UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234510
UNIVERSAL
LIBRARY

نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء

کتاب شریف وصحیفه لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمه مشکوة المصابیح اعنی

ربع ثانی

مظاهر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیه همه دان مولانا ولوی محمد قطب الدین خان دهلوی مرحوم ومغفور

منشی مطبع نولکشور مقام لکهنؤ مین طبع هوا

فہرست جلد دوم یعنے علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۲	کتاب جنازون کا	۱۶۳	باب دیکھنے چاند رمضان کا	۳۰۶	باب استغفار و توبہ کا
ایضاً	باب پوچھنے بیمار کا اور ثواب بیماری کا	۱۶۷	باب مسائل متفرقہ روزون کا کہ انمین ہر بیان صحیح کا	۳۱۸	باب بیچ بیان ان حدیثون کے کہ متعلق پہلے باب کے ہین
۲۵	باب آرزو کرنے موت کا اور فضیلت یاد کرنے اسکے کا	۱۷۱	باب پاک کرنے روزون کا غیبت وغیرہ سے	۳۲۴	باب ان دعاون کا کہ پڑھے وقت صبح شام اور سونے کے
۳۲	باب اس چیز کا کہ رکھی جاتی ہے نزدیک اسکے کہ حاضر ہوئی اسکو موت	ایضاً	فصل فاسد ہونے کی اور قضا کفارہ لازم آنیکی	۳۳۴	باب دعاون متفرق کا بیچ وقتون مختلف کے
				۳۴۵	باب پناہ مانگنے کا
۴۳	باب بیچ بیان غسل میت کے اور کفنانے کے	۱۷۳	فصل بیچ بیان کفارہ اور ساقط ہونے کفارہ کے	۳۵۱	باب ان دعاون کا کہ جامع ہین
۴۸	باب جلدی کا ساتھ جنازے کے اور نماز پڑھنے کا اسپر	۱۷۴	فصل بیچ بیان چیزون توڑنے والیون روزے کے اور فقط قضا آنیکے	۳۵۸	کتاب حج کا
				۳۶۶	باب احرام باندھنے کا اور لبیک کہنے کا
۶۱	باب دفن کرنے مردون کا	۱۷۶	فصل مکروہات اور غیر مکروہات روزے کے	۳۷۰	باب قصہ حجۃ الوداع کا
۶۹	باب رونے کا میت پر	ایضاً	فصل ان چیزون کی کہ روزہ توڑنا درست ہے انکے سبب سے	۳۷۸	باب داخل ہونیکا مکی مین اور طواف کرنیکا
۸۴	باب زیارت کرنے قبرون کا	۱۸۳	باب روزہ مسافر کا	۳۸۵	باب بیچ ٹھہرنے کے حوزہ مین۔
۸۸	کتاب زکوٰۃ کا	۱۸۵	باب بیچ بیان قضا روزے کے	۳۸۸	باب بیچنیکا عرفات و مزدلفہ سے
۱۰۱	باب اس چیز کا کہ واجب ہوتی ہے اسمین زکوٰۃ	۱۸۷	باب روزہ نفل کا	۳۹۲	باب پھینکنے کنکریون کا مناره پر
۱۱۱	باب صدقہ فطر کا	۱۹۷	باب بیچ بیان تمتہ اور لواحق باتون پہلی کے	۳۹۴	باب ہدے کا
۱۱۳	باب اس شخص کا کہ نہین حلال ہے اسکو زکوٰۃ کھانی اور لینی	۲۰۰	باب لیلۃ القدر کا	۳۹۹	باب سر منڈانیکا
		۲۰۵	باب اعتکاف کا	۴۰۰	باب حدیثون متعلقات پہلے باب کے کا
۱۱۸	باب اس شخص کا کہ نہین درست سوال کرنا اسکو اور اس شخص کا کہ درست ہے اسکو	۲۱۰	کتاب فضیلت قرآن کا	۴۰۲	باب خطبہ دن نحر کے اور پھینکنے کنکریون کا ان تین دنون مین اور طواف وداع کرنیکا۔
		۲۴۲	باب بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے	۴۰۹	باب ان چیزون کا بیچے اٹھنے محرم
۱۲۵	باب فضیلت خرچ کرنے مال کی اور برائی بخل کا	۲۵۰	باب استفتاحات قرآن کا	۴۱۴	باب اسکا کہ بیچے محرم ہوسکتا ہے
۱۳۰	باب فضیلت صدقہ کا	۲۵۸	کتاب دعاون کا	۴۱۷	باب دیکھنے محرم اور فوت ہوجانے حج کا
۱۴۹	باب بہتر صدقہ کا	۲۶۷	باب کرامت کا اور نزدیکی حاصل کرنیکا اسکے	۴۲۰	باب بیچ بیان حرمت کے کے
۱۵۳	باب بیچنا کرنیوالے صدقہ اپنے خاوند کے مال سے	۲۷۷	کتاب بیچ بیان نامون اللہ تعالےٰ کے	۴۲۵	فصل بیچ بیان مسائل متفرقہ حج کے اور اسمین فصل ہے تکبیر تشریق اور مسائل متعلقہ منیٰ کی کے
۱۵۸	باب اس شخص کا کہ نہ لیوے تہمت دے ہوئے اپنے کو	۲۹۵	باب ثواب کہنے سبحان اللہ والحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا	۴۲۹	فصل دعا مکین حج کی
۱۶۰	کتاب روزہ کا			۴۳۱	باب حرم مدینہ کا
				۴۴۴	فی فضائل مدینہ منورہ کا

نُورٌ عَلٰی نُورٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ یَّشَآءُ

کتاب شریف و صحیفهٔ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمهٔ مشکوٰة المصابیح اعنی

ربع ثانی

مظاهر حق

من تصنیفات

العالم النبیل فاضل جلیل محدث فقیه همه دان ملا مولوی محمد قطب الدین خان دهلوی حرسهم المنعم المغفور

منشی مطبع نولکشور مقام لکهنؤ طبع هر

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْجَنَائِزِ کتاب جنازون کے بیان مین ف جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زیر جیم کے اور زبر جیم کے بمعنی میت کے کہ تخت پر ہو اور ساتھ زیر کے فصیح تر ہی اور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتھ زبر جیم کے بمعنی میت کے اور زیر سے بمعنی تخت کے کہ جسپر میت کو رکھ کر لیجاتے ہین اور بعضون نے بالعکس کہا ہی یعنے جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کے زبر سے تخت کو کہتے ہین ۱۲ ح **بَابُ** عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ باب ہی جمع بیان پوچھنے بیمار کے اور ثواب بیماری کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رح روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنے مضطر و مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑاؤ قیدی کو یعنے دشمن کے ہاتھ سے روایت کی یہ بخاری نے ف یہ سب اوامر واسطے وجوب علی الکفایہ کے ہین پس اگر ایک بجالاوے ساقط ہوتا ہی گناہ اور ون کے ذمہ سے لیکن تارک سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار ہونگے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ نے لکھا ہی کہ بھوکے کو کھلانا سنت ہی اگرچہ اضطرار یعنے ہلاکت کو نہ پہونچے اور فرض ہی اگر اضطرار کو پہونچے اور فرض کفایہ ہی اگر متعین نہو کوئی یعنے مثلاً ایک شہر مین کئی آدمی قدرت رکھتے ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنے مثلاً ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکھتا ہو اور مفلس معین اور بیمار پرسے بھی سنت ہی اگر کوئی خبر گیران بیمار کا ہو اور واجب ہی اگر کوئی خبر گیران اسکا نہو **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازہ کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بھی حقوق اسلام سے ہی چنانچہ آگے حدیث مین آویگا لیکن سنت افضل فرض سے ہی اسلیے کہ اسمین تواضع ہی اور سبب ہی ادائے واجب کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازے کے اور اہل بدعت مستثنیٰ ہین الا کے یعنے روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچھے نہ اُنکے جنازے کے ساتھ جاوے اور قبول کرنا دعوت کا یعنے اگر کوئی بلاوے

مدد کرنیکے لیے تو قبول کرے اور جاوے: اور بعضون نے کہا کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اسمین گناہ نہو اور امام غزالی نے کہا کہ جو کھانا ازراہ مفاخرت اور نام و نمود کے پکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنے صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اسکو اور جواب دینا چھینک والے کا یعنے اگر وہ الحمد للہ کہے تو اسکے جواب مین کہے یرحمک اللہ کما ہو شرح السنۃ مین کہ یہ سب حق اسلام کے ہین برابر ہین اسمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنے گنہگار غیر متبوع گو خاص کیا جاوے نیک ساتھ اشاعت اور مصافحہ کے نہ فاجر علی الاعلان گنہ کرنے والا ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَسَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسمین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنے مدد کرنیکے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیرخواہی چاہے تجھسے پس خیرخواہی کر واسطے اسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اسکو یعنے یرحمک اللہ کہ اور جب بیمار ہو پس پوچھ اسکو اور جسوقت مرجاوے ساتھ جا اسکے یعنے نماز و دفن کے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگرچہ ایکبار ہو اور یہ جو شہور ہی کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوے کچھ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیرخواہی کا زیادہ ہی اور اسمین حقوق مسلمان کے مسلمان پر جو فرمائے اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچھ کچھ انمین سے بیان فرمائے ہین اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ یہ احکام وحی مین بتدریج یعنے ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئے ہون یعنے پہلے پانچ نازل ہوے ہون پھر چھ ع ح وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براہ عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو سات عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانے والے کے اور سچا کرنے قسم کھانے والے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے انگوٹھی سونے کی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور لاہی کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے باسن چاندی کے سے اور ایک روایت مین ہی پینے سے چاندی کے باسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اسمین دنیا مین نہ پیویگا اسمین بیچ آخرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سچا کرنے قسم کھانے والے کے یعنے اگر کوئی شخص قسم کھاوے ایکبار آیندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پوری کرنے قسم اسکی کے اور اسمین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کھاوے کہ مین تجھسے جدا نہین ہونیکا یہان تک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہو اسکے کرنے پر پس کرتا کہ اسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہ کام کر تو مستحب ہی اسکو کہ کرے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہی داخل ہی اسمین مسلمان اور ذمی اور کبھی ہوتی ہی مدد ساتھ قول کے اور کبھی ساتھ فعل کے اور مشیرہ اس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہی اسمین اور اسکو

زمین پر ڈال کر بیٹھتے ہیں اسکو مذبذبین کہتے ہیں عادات عجم سے ہو کہ وہ ازار ریشمی کے حریر و دیبا وغیرہ سے بناتے ہیں پس وہ اگر حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہے اور اگر حریر کا نہ ہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہے اور نہیں تو نہیں اور قسی نام ایک کپڑے کا ہے کہ ریشم اور کتان سے بنا جاتا ہے منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہے مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونے کے باسن کا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہے انکا استعمال کرنا اور یہ چیزیں جو مذکور ہوئیں مردوں کو منع ہیں سوائے باسن چاندی کے کہ مردوں اور عورتوں کو دونوں کو استعمال انکا درست نہیں اور نہ پیویگا یعنی آخرت میں ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ وہ پینے کا نہیں آخرت میں مدت عذاب اپنے تئیں یا وقت وقوف اور حساب کے یا بہشت میں ایک مدت تک نہیں پینے کا پھر پیویگا اور ایسی ہی مراد نہ پہننے ریشم سے ہے اس حدیث میں من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ اور ایسی ہی نہ پینے شراب سے اس حدیث میں من شربہا فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ع ح ع عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہے بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہے چیدہ میوہ خوری بہشت کے یہاں تک کہ پھرے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب سعی کرنیکے طرف عیادت بیمار کے لائق عجت اور میوہ خوری انکے کے ہوتا ہے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال ما علمت انا عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما علمت انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا میں پس نہ پوچھا تو نے مجکو لیگا اے رب میرے کسطرح پوچھتا ہوں تجکو اور تو پالنے والا ہے عالموں کا یعنے اور پاک ہے بیماری سے فرماویگا اللہ تعالے کیا نجانا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس نہ پوچھا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پوچھتا تو اسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اسکے یعنے رضا میری اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا میں نے تجھسے پس نہ کھلایا تو نے مجکو کہیگا اے رب میرے کسطرح کھلاتا میں تجکو اور تو رب پالنے والا عالموں کا یعنے اور تو کسی کا محتاج نہیں فرماویگا اللہ تعالے کیا نجانا تو نے یہ کہ کھانا مانگا تھا تجھسے بندے میرے فلانے نے پس نہ کھلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر کھلاتا اسکو البتہ پاتا تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا میں نے تجھسے پس نہ پلایا تو نے مجکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پلاتا میں تجکو اور تو پالنے والا عالموں کا ہے یعنے تجکو کسی چیز کی احتیاج نہیں نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجھسے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پلاتا اسکو پاتا تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے روایت کی یہ مسلم نے ف عیادت مریض کی کرنے میں اللہ تعالے نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا مجکو نزدیک اسکے اور کھلانے اور پلانیکے حق میں فرمایا تا ثواب اسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہے کھلانے اور پلانے سے ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ وکان اذا دخل علی مریض

یَعُوْدُہٗ قَالَ لَا بَاسَ طَہُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَقَالَ لَہٗ لَا بَاسَ طَہُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ کَلَّا بَلْ حُمّٰی تَفُوْرُ عَلٰی شَیْخٍ کَبِیْرٍ تُزِیْرُہُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اسکی کے اور تھے حضرتؐ جب جاتے بیمار پر کہ پوچھیں اسکو فرماتے نہیں کچھ ڈر یعنی غم نکھا اس بیماری سے اس لیے کہ پاک کرنیوالی ہے بیماری یعنے گناہوں سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرتؐ نے واسطے اعرابی کے نہیں کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہے یہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہیں یوں بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہے بوڑھے بڑے پر ملا دیگی یہ تپ اسکو قبروں سے یعنے مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہاں اسی طرح سے ہوگا اب روایت کی یہ بخاری نے

ف اس حدیث سے کمال تواضع حضرتؐ کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہے امت کے لیے کہ ادنی ادنی کی خبر پرسے کیا کریں اور ہاں اطی جسے ہوگا یعنے غصہ ہوے حضرتؐ اسپر کہ نہیں نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر وشکر کی بتائی اور باوجود اسکے تو نے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یوں ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہے اس لیے کہ نہیں ہے جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اس نعمت سے اور احتمال ہے کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علمانے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اجڈ گنوار تھا بسبب شدت درد کے بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹھا ع

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَکٰی مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَہٗ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ اَذْہِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم میں سے کوئی آدمی پھیرتے اسپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیوں کے اور شفا دی تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْہَا قَالَتْ کَانَ اِذَا اشْتَکَی الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ مِنْہُ اَوْ کَانَتْ بِہٖ قَرْحَۃٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُصْبُعِہٖ ہٰکَذَا وَوَضَعَ سُفْیَانُ بِاُصْبُعِہٖ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَہَا بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اُنہیں عائشہؓ سے کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنے کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کسی کا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکر ساتھ اُنگلی اپنی کے برکت حاصل کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے یہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب بعضے ہمارے کے کہتے ہیں ہم یہ تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اُنگلی پر لگاتے اور رکھتے اسکو خاک پر پھر رکھتے اُنگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے جاتے اسکو اس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے بیچ علاج پھوڑوں اور زخموں کے اس سر کو حضرت ہی جانتے ہوں گے ہماری عقلیں قاصر ہیں اسکے معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے ازراہ احتمال کے بیان کیا ہے کہ طب سے معلوم ہوتا ہے کہ لعاب دہن کو تاثیر ہے بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہے بیچ حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہے حکمانے کہ مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باسن میں ڈال دے اور وہ پانی پیتا رہے تا امن میں رہے تغیر مزاج سے پس اسلیئے حضرت یہ عمل کرتے ہوں اور اور بھی شارحین نے وجہیں اسکی بیان کی ہیں یہ سب احتمالات ہیں حقیقت وہی ہے جو پہلے مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جب تک کہ اسمیں کوئی حرام چیز نہو مانند سحر

اور کلمۂ کفر کے اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اسکے معلوم نہوں پڑھنا درست نہیں کہ شاید الفاظ کفر کے نہوں مگر ایک منتر بچھو کا حدیث میں آیا ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑھنا اسکا درست ہے اگرچہ معنی اسکے معلوم نہیں ۱۲ ح ۔ **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعُهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور روایت ہے انھیں عائشہؓ سے کہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنے جہاں تک پہونچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوے اس بیماری میں کہ وفات کیے گئے اسمیں تھی، میں دم کرتی حضرتؐ پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرتؐ دم کرتے اور پھیرتی میں ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنے اسطرح کہ میں پڑھتی معوذات اور حضرتؐ کے ہاتھوں پر دم کرتی اور دونوں ہاتھ اُنکے بدن مبارک پر پھیرتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے تھے حضرتؐ جب بیمار ہوتا کوئی گھر والوں میں سے دم کرتے اسپر معوذات ف معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ہیں لفظ جمع کا باعتبار آیتوں کے کہا یا اقل جمع کے دو ہیں یا دو سورتیں یہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینوں کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہے اور بعضوں نے کہا قل یا یہی اسمیں داخل ہے اور مسلم کی دوسری روایت میں ذکر ہاتھ پھیرنے کا نہیں ہے پس احتمال ہے کہ پھیرتے ہونگے حضرتؐ لیکن ذکر اسلیے نکیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھوں کا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہ بھی ہے کہ حضرتؐ ترک کرتے ہوں اسکو کبھی اور اکتفا کرتے ہوں دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہے اور اولے یہی ہے کہ دونوں باتیں کرے اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ کلام اللہ کی آیتیں پڑھکر دم کرنا سنت ہے ۱۲ ع ۔ **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ انھوں نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتے تھے اسکو اپنے بدن میں پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ ہاتھ اپنا اس جگہ پر کہ دکھتی ہے بدن تیرے سے اور کہ بسم اللہ تین بار اور کہ سات بار پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ عزت اللہ کے اور قدرت اسکی کے برائی اس چیز کی سے یعنے درد کی سے کہ پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں میں یعنے زیادتی اسکی سے آیندہ کو کہا عثمانؓ نے پس کیا میں نے پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمدؐ کیا بیمار ہے تو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ہاں کہا جبرئیل نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہوں تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دیتی تجھکو برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنیوالی کی سے اللہ شفا دے تجھکو ساتھ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہوں تم پر نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ

وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلَى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ساتھ اس دعا کے پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہین ہر برائی ہر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کے سے اور فرماتے حضرت کہ تحقیق باپ تمھارے یعنے حضرت ابراہیم پناہ مین دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمٰعیل و اسحٰق کو روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہمزہ ف مراد کلمات اللہ تعالیٰ کے سے یا معلومات اسکے ہین یا نام پاک اسکے یا کتابین اسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑھجانے والی کی برائی سے خواہ وہ جنات مین سے ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اس جانور زہریلے کو کہتے ہین کہ جسکے کاٹے سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہین اسکو سامہ کہتے ہین مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہین اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ بعضی ہر طرف دو کلمون کے کہ جبر من داخل ہوا ہو لیکن یہ تکلف ہوا سلیے کہا ہو طیبی نے کہ یہ بسبب سہو لکھنے والے کے ہی صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کی ہو بخ **وعن** ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے بھلائی کا ہو جاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہ بخاری نے ف مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس ہو پہنچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر ہی کے نہین ہو بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہو کہ گناہ جھڑتے ہین اس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اسپر علامت مہر کی ہو اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہو بخ **وعن** ابی سعید الخدریؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہنچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ ہم اور نہ ایذا اور نہ غم یہان تک کہ کانٹا ہو پہنچایا جاتا ہے اسکو مگر جھاڑتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اسکے گناہ اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپسمین قریب قریب ہین اور فرق ہم و غم مین یہ ہے کہ ہم امر خیر مین ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل درپیش رکھتا ہو اور بقصد کرنے اسکے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہے حاصل یہ کہ کسی طرح کا رنج مسلمان کو پہونچے باعث جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے بخ **وعن** عبد اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسَسْتُهٗ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرتؐ بخار مین تھے پس لگایا مین نے اُنکو ہاتھ اپنا پھر کہا مین نے ای رسول خدا کے آپ کو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصون کے تم مین سے کہا ابن مسعود نے پس کہا مین نے یہ اسواسطے کہ ہو واسطے تمھارے دگنا ثواب پس فرمایا ہان پھر فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان کہ ہو پہنچے اسکو ایذا مرض سے اور وہ غیر کہ سوا اسکے مگر

دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اسکے گناہ اسکے جیسے کہ جھاڑتا ہی درخت پتے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن عائشۃ** قالت ما رأیت احدا اشد علیہ الوجع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی مائشہؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے کسیکو کہ بیماری اسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی بخاری اور مسلم نے **وعنہا** قالت کان یمر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برمیۃ وہو یوعک فمسستہ فقلت انک لتوعک وعکا شدیدا فقال اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قلت ذلک بان لک اجرین قال اجل ذلک کذلک ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ لہ سیاتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا رواہ البخاری اور روایت ہی انہین عائشہؓ سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جگہ میرے کے اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کے واسطے کسی کے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے وفات ہوئی حضرتؐ کی اس حال مین کہ تکیہ کیے ہوے تھے مجھ پر پس مین خوب جانتے ہون شدت موت انکے کی پس نہین مکروہ جانتی مین الخ یعنے مین گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہی بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرتؐ کی وفات کی جانا مین نے کہ سختی موت کی نہین ہی علامت بری ہونے خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہی واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہی بزرگی والا حضرتؐ کو بطریق اولے ہوتی ہی ع **وعن کعب بن مالک** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامۃ من الزرع تفیئہا الریاح تصرعہا مرۃ وتعدلہا اخری حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق کمثل الارزۃ المجذیۃ لا یصیبہا شیء حتی یکون انجعافہا مرۃ واحدۃ متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل پٹھے تر و تازہ کھیتی کے ہی جھکاتی ہین اسکو باوین گرا دیتے ہین اسکو کبھی اور سیدھا کر دیتے ہین کبھی یہان تک کہ آتی ہی اسکو موت یعنی اسی طرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہی حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست کر دیتی ہی تندرستی اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہی کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہین پہونچتی اسکو کوئی چیز یعنی بسبب باؤ کے نہ جھکتا ہی نہ گرتا ہی یہان تک کہ ہوتا ہی اکھڑنا اسکا ایک دفع یعنی اسی طرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور بیماری کے ایکبارگی ہی گر پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سے یا کسی مال سے یا ذلت سے اور یہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان اور مصیبتین تاکہ نہ حاصل ہو اسکو کفارہ اور نہ ثواب ع **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الزرع لا یزال الریح تفیئہ ولا یزال المؤمن یصیبہ البلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارزۃ لا تہتز حتی تستحصد متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہی ہمیشہ رہتی ہین باوین جھکاتی اسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہونچتی ہی اسکو بلا اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہی کہ نہین ہلتا یہان تک کہ اکھاڑا جاتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اسی طرح منافق کو بلا کم پہونچتی ہی دنیا مین تاکہ نہ لکھا ہو عذاب سے عقبیٰ مین ع **وعن جابر** قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ام السائب فقال مالک تزفزفین قالت الحمی لا بارک اللہ فیہا فقال لا تسبی الحمی فانہا تذہب خطایا بنی آدم کما یذہب الکیر خبث الحدید رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہی واسطے تیرے کانپتی ہی کہا اس نے تپ ہی نہ برکت دے اللہ اسمین پس فرمایا حضرتؐ نے مت برا کہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا

نقل کی یہ مسلم نے ف ایک روایت مین آیا ہو کہ اللہ تعالی دور کرتا ہو مومن سے تمام خطا مین اسکی بسبب تپ ایک شب کی اور ابو داود سے آیا ہو کہ تپ ایک رات کی جھاڑتی ہو گناہ ایک برس کے ۵ ع ۵ **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ مثل ما کان یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری اور روایت ہو ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہو بندہ یا سفر کرتا ہو لیخے اور فوت ہوتے مین اس سے بسبب اسکے نوافل و اوراد لکھا جاتا ہو واسطے اسکے مانند اس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر مین تندرست نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادۃ لکل مسلم متفق علیہ اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہو ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہو اور بھاگتا نہین اور اسمین جاتا ہو ثواب شہید کا سا پاتا ہو اور طاعون کہتے ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہو جاتی ہو بسبب اسکے ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہین کہ زخم پڑ جاتے ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کے اور گرد انکے سیاہی ہوتی ہو یا سبزی ۵ ع ۵ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہما سے تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا پانچوان شہید ہے راہ خدا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈوبنے والا ظاہر یہ ہو کہ درجہ شہادت کا اس ڈوبنے والے کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید آخرت ہی کا ہو اور حکمی ہین یعنے انکو بھی ثواب شہیدون کا سا ملتا ہو جاننا چاہیے کہ شہدا حکمی کہ وارد ہوے ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہو انکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور اور یہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مرے اور عورت جو مرے ساتھ جمع کے یعنی پیٹ سے یا جنکر یا بکارہ اور عورت کہ مرے حمل سے تئین تک یا دودھ چھٹانے تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر اور مسافر کہ پڑے سواری پر سے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنے والا سرحد اسلام پر اور گر پڑنے والا گڑھے مین اور جسکو کھا جاوے درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا مظلمہ کے یعنی حق کے اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سے مرجاوے اور رغبت کرنے والا شہادت مین کہ مرجاوے بچھونون پر اور حضرت علی رض سے روایت ہو کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مرجاوے قید خانہ مین پس وہ شہید ہو اور جو مارا جاوے ظلم سے پھر مرجاوے اسی مارنے مین پس وہ شہید ہو اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہو اور انس سے روایت ہو بطریق مرفوع کے کہ تب شہادت ہو اور عبیدہ بن الجراح سے روایت ہو کہ کہا انہون نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہو اللہ کے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کھڑا ہو طرف امام ظالم کے پس کہے اسکو امر بالمعروف اور منع کرے اسکو منکر سے پس مار ڈالے وہ امیر اسکو اور اسی سے ہو کہ جسکو کچل ڈالے گھوڑا یا اونٹ یا مرے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہو اور ابن عباس سے ہو کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چھپایا محبت کو پھر مر گیا پس وہ شہید ہو اور روایت ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قے آوے اسکو اجر شہید کا ہو اور ابن مسعود سے ہو بطریق مرفوع کے اللہ تعالی نے لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس

حبسے[۳۳] صبر کیا اُن عورتون مین سے یعنی سوکن کے ہونے پر ہوگا اُسکو ثواب شہید کا اور[۳۴] حضرت عائشہ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جسنے کسی دن مین پچیس بار یہ دعا اللھم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا کچھ ہونے اپنے پر دیتا ہی اُسکو اللہ ثواب شہید کا اور[۳۵] روایت ہی ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جس نے نماز پڑھی ضحے کی اور روزے رکھے تین دن کے مہینے مین اور نہ چھوڑے وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکھا جاتا ہی اُسکو ثواب شہید کا اور[۳۶] شہید یہ ہین چکل مارنے والا ساتھ سنت کے نزدیک فسادامت کے اور[۳۷] جو کہ مرے طلب علم مین اور مراد طلب علم سے یہ ہی کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین اور حاضر ہو مجلس علم مین[۳۸] اور جو کوئی جیتا رہے اس حالت مین کہ مدارات کرنے والا ہو لوگون کے پس وہ شہید ہی اور جو لاوے[۳۹] غلہ طرف مسلمانون کے اور[۴۰] جو کوئی کماوے اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لئے پس وہ شہید ہی اور مرتث[۴۱] یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکے فائدہ اُٹھاوے شہید ہی اور ایسے ہی جنبے[۴۲] اگر مار ڈالین اسکو کافر لڑائی مین اور شریق یعنے جس کے گلے مین پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مر گیا اور حدیث[۴۳] مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنے مرض مین پڑھے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مرے اپنے اسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہوتا ہی اچھا ہوتا ہی اس حال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اسکی اور[۴۴] آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتھ ہوگا دن قیامت کے اور[۴۵] جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہی اور[۴۶] آیا ہی کہ مؤذن بعد اذان دینے والا مانند شہید کے ہی کہ لوٹتا ہوا اپنے خون مین اور جب مرتا ہی تو نہین کیڑے پڑتے اسکی قبر مین اور[۴۷] آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جس نے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر دس[۴۸] بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر دس بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر سو بار لکھتا ہی اللہ درمیان دونون آنکھون اسکے کے براءۃ یعنے خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکھیگا اسکو اللہ دن قیامت کے ساتھ شہیدون کے اور[۴۹] آیا ہی کہ جو کوئی کہے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آیتین اخیر سورۂ حشر کے متعین کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ اسکے ستر[۵۰] ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اسپر شام تک پھر اگر مر جاتا ہی اس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑھتا ہی شام کو یہی ثواب پاتا ہی اور[۵۱] آیا ہی کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی پڑھے اخیر سورۂ حشر کا اور فرمایا اگر مرے گا تو شہید مرے گا اور[۵۲] جو کوئی مرتا ہی مرگی سے شہید ہوتا ہی اور[۵۳] جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باد ضو شہید ہی اور[۵۴] ایسے ہی رمضان کے مہینے مین یا مرے بیت المقدس یا[۵۵] مکے یا مدینہ مین شہید ہی یا مرے وبا[۵۶] ہیضہ کی بیماری سے اور[۵۷] جسکو پہونچے آفت اور مرے وہ صبر کرنے والا ضرر اور بڑی بلا پر شہید ہی اور دعاء مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اسکی حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑھے صبح تمام شہید ہی یا[۵۸] مرے بیٹے دس برس کا ہو کر یا آسیب[۵۹] زدہ یا مرے اور ماں باپ اسکے اس سے راضی ہون[۶۰] اور بیوی نیک بخت کہ مرجاوے اور خاوند اس سے راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور[۶۱] حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور[۶۲] جو کوئی مدد کرے ساتھ ایک کلمہ کے یا چلنے کیواسطے مسلمان ضعیف کے شہید ہی ۵ وطوالع الانوار حاشیۂ درمختار **وعن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی سے پس خبر دی مجھکو یہ کہ عذاب ہی بھیجتا ہی اسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ نے گردانا ہی اسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہین اسپر نہین کوئی کہ ہو مگر

طاعون یعنے اسکے شہر مین پھر ٹھہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنے والا اور طلب کرنے والا ثواب کا یعنے ثواب ہی کے لیے ٹھہرا رہا نہ اور غرض کے لیے جانتا ہی یہ کہ نہین پہونچے گی اسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہی اللہ نے واسطے اسکے مگر کہ ہوتا ہی واسطے اسکے مانند ثواب شہید کے روایت کی یہ بخاری نے **وعن** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَۃٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہی بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اُن لوگون پر کہ پہلے تمسے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلے بات کہے یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اُسمین اور جسوقت کہ ہو ایک زمین مین اور ہو تم اُسمین پس نہ نکلو بھاگ کر اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ مین کہ جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اُنھون نے فرمایا اللہ تعالے نے فانزلنا علیہم رجزا من السماء کہا ابن مالک نے پس بھیجا اللہ نے اُون پر طاعون پس مر گئے ایک ساعت مین اُنمین سے چوبیس ہزار بڑے بوڑھے اُنکی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکھا ہی اور جانا وہان اسلیے منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بھاگے نہین اسلیے کہ تقدیر سے بھاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہووے وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگے نہین جو کوئی بھاگے گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہی وہ اور سواے وبا کے اور بعضی جگہون مین بھاگنا آیا بھی ہی جیسے کوئی ایک گھر مین ہوا اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے یا دیوار ٹیڑھی کے نیچے بیٹھا ہوا اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بھاگنا وہان سے ۱۲ ۵ ۵ **وعن** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا بِحَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُہٗ مِنْہُمَا الْجَنَّۃَ یُرِیْدُ عَیْنَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریون اُسکے کے پھر صبر کرتا ہی وہ بدلے اُن دونون کے بہشت ارادہ کرتے تھے حضرت دو پیاریون سے اُنکھین اُسکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جبکو اندھا کرتا ہون اُسکو اُسکے عوض مین بہشت دیتا ہون یعنے داخل کرون گا بہشت مین ساتھ نجات پاے ہوئونکے یا منازل مخصوصہ دونگا اُسمین پس جو مبتلا ہووے اسمین اُسکو چاہیے کہ صبر کرے اور ظاہر و باطن مین بُرا نجانے اُسکو اور جانے کہ اندھا ہونا از راہ غضب الٰہی کے نہین ہی بلکہ واسطے دور کرنے گناہون کے اور بلند ہونے درجات کے اور بچانے بد نظر سے ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندھے ہو گئے تو فرماتے تھے کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تھا اب حاصل ہوئی ہی ۱۲ ۵ ۵ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہ عاکرتے ہین اسکے لئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ صبح ہووے اور ہوتا ہی واسطے اُسکے باغ بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **وعن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِعَیْنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب درد کے کہ تھا آنکھوں میری میں نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادت کرنی آنکھوں کے دکھنے میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بیماریاں ہیں کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب اُنکا رمد والا یعنے جسکی آنکھ دکھے اور ڈاڑھ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہ حدیث جامع وغیرہ میں لکھی ہے پس ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہوا تطبیق انمیں یوں دیجاے کہ نہ عیادت کرے اُنکی وہ شخص کہ تکلف کرے واسطے اسکے بیمار اور گران ہو اسپر آنا اسکا پس محتاج ہوگا طرف کھولنے آنکھ کے رمد میں اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنیکے ڈاڑھ کے درد میں اور اس سے بہت ضرر ہوگا اسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹھنے کے اچھی ہیأت پر ساتھ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت میں کہ گران نہ ہو اسکو پس نہیں مخالفۃ عیادت کا حاصل یہ کہ روایت متن کی محمول ہے صورت اخیر پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہے پہلی صورت پر ۱۲ مولانا عبدالعزیز رح **وعن انس** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَھَنَّمَ مَسِیْرَۃَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت کرے بھائی اپنے مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہے دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادت کے لئے سنت ہے اور حکم وضو کا شاید اسلئے فرمایا کہ عیادت عبادت ہے اور وضو سے عبادت کامل وافضل ہوتی ہے اور اس حال میں دعا کریگا تو خوب قبول ہوگی ۱۲ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا شُفِیَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے یہ کہ شفا دیوے تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے وہ مگر یہ کہ حاضر ہوا اجل اوسکی یعنی یہ مرض لاعلاج ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُھُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّھَا اَنْ یَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ عَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا غَرِیْبٌ حَدِیْثٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ وَھُوَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے انمیں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے تھے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ واسطے سب دردوں کے یہ کہ کہیں یعنی بیمار ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرمی آگ کے سے نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہے حدیث میں ف رگ جوش مارنے والی کی سے یعنی خون جو جوش مارے رگ میں پناہ چاہے اس سے اسلئے کہ جب خون غالب ہوتا ہے ایذا دیتا ہے کہ تپ اور امراض پیدا ہوتے ہیں اور یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور تصحیح کی ہے اسکی بعضے دعوات میں ۱۲ ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اشْتَکٰی مِنْکُمْ شَیْئًا اَوِ اشْتَکَاہُ اَخٌ لَہٗ فَلْیَقُلْ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَائِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَأُ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہوتم میں سے کچھ یا بیمار ہوا

اسکا پس چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان میں ہے یعنے رحمت اسکی یا امر اسکا یا بڑی سلطنت اسکی آسمان میں ہے یا وہ ایسا ہے کہ عبادت کیا جاتا ہے آسمان میں جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہے زمین میں پاک ہے نام تیرا یعنے سب نقصانوں سے حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان میں اور زمین میں جیسا کہ رحمت تیری آسمان میں ہے پس کر دان رحمت اپنی زمین میں بخشش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہے بڑھنے گا پاکیزوں کا یعنے محبوبوں کا سے اتارنے والے کہ رحمت یعنے رحمت عظیمہ اپنی رحمت میں سے یعنے جو کہ پھیلی ہے ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** جیسا کہ رحمت تیری آسمان میں ہے یعنے سب جگہ اور سب وہاں کے رہنے والوں پر ہے بخلاف زمین اور زمین والوں کے کہ رحمت خاص بعضوں پر ہوتی ہے اور بعضوں پر نہیں یعنے مومنوں پر ہوتی ہے نہ کافروں پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہے بحسب قول اللہ تعالیٰ کے رحمتی وسعت کل شیٔ اور مراد پاکیزوں سے مومن ہیں پاک شرک سے یا متقی چونکہ بچتے ہیں بڑے افعال واقوال سے ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللھم اشف عبدک ینکایک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے آدمی عیادت کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو ایذا دیتا ہے تجھ کو یا وے واسطے تیرے دشمن کو یعنے دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیرے کے طرف جنازہ کے یعنے تابع کے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** علی بن زید عن امیۃ انہ سالت عائشۃ عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ ومن یعمل سوءا یجز بہ فقالت ما سالنی عنہا احد منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعہا فی کم قمیصہ فیفقدہا فیفزع لہا حتی ان العبد لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر رواہ الدارمی اور روایت ہے علی بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ سے یہ کہ اس نے پوچھے عائشہؓ سے معنی قول اللہ عزوجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ اسکو حساب کرے گا تم سے ساتھ اسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالیٰ کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاوے گا ساتھ اسکے یعنے دنیا میں یا عقبے میں پس کہا حضرت عائشہؓ نے نہیں پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جیسے کہ پوچھا تھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہیں ان دونوں آیتوں میں عتاب کرنا خدا کا ہے بندے پر ساتھ اس چیز کے کہ پہونچتی ہے اسکو تپ سے اور رنج سے یہاں تک کہ کوئی چیز مال میں سے رکھتا ہے اسکو بیچ آستین کرتے اپنے کے پس نہیں پاتا اسکو پھر غمگین ہوتا ہے بسبب اسکے اور رنج کے دور کیے جاتے ہیں اس سے گناہ اسکے ہمیشہ یہی حال ہوا رہتا ہے یہاں تک کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے بھٹی سے سونا اور چاندی ف یعنے بسبب پڑنے کے آگ میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونوں آیتوں کا یہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہے کہ بندے حساب کیے جاتے ہیں دلوں کے خطروں اور برے اندیشوں پر اور دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ سزا دیے جاتے ہیں ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہ امر ہمارا پر اور متحیر ہوئے کہ کیا کریں اب ہے یہ کہ نہیں ہیں پرہیز کرنا اس سے پس امیہ نے حضرت عائشہؓ سے مطلب ان آیات کا پوچھا انھوں نے جواب دیا حاصل اسکا یہ ہے کہ معنی آیتوں کے یہ نہیں ہیں کہ حساب لیگا اللہ مومنوں سے تمام دل کی باتوں پر اور عذاب کرے گا بسبب تمام گناہوں اُنکے دن قیامت کے بلکہ اس محاسبہ و جزا سے مراد یہ ہے کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا میں کرتا ہے کہ بخار اور رنج میں گرفتار کرتا ہے تا پاک ہو گناہوں سے اور معنی عتاب کے یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر میں بسبب کسی بے ادبی کے کہ ہوا ہے

اس سے اور دل مین اسکی محبت ہو ع ح **وعن** ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبدا نکبۃ فما فوقہا او دونہا الا بذنب وما یعفو اللہ عنہ اکثر وقرا وما اصاب ابو موسیٰ من مصیبۃ فما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی موسیٰ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی بندے کو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ اُسنے یعنے بغیر سزا دینے کے اُنپر دنیا اور آخرت مین زیادہ مین اُن گناہون سے کہ سزا دیتا ہی اُنپر اور پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت اور جو چیز کہ پہونچتی ہی تمکو مصیبت سے پس بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمھارے نے یعنے ذالتون تمھاری نے اور معاف کرتا ہی بہت سے یعنے بہت گناہون سے یا بہت گنہگارون سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مصیبت سے یعنے مرض وسختی وغیرہما بسبب اعمال بد تمھارے کے ہی یہ خاص ہی گنہگارون کے لیے اور غیر گنہگارون کو پہونچتی ہی مصیبت واسطے بلند ہونے درجون اُنکے کے لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کے جانتے ہین نقل ہی کہ ایک بزرگ کے لقمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہی مین نے کہ سزا اسکی یہ پائی مین نے ع ح **وعن** عبد اللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ او اکفتہ الیّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین تادرہوتا اس عبادت پر کہا جاتا ہی یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واسطے فرشتے کے کہ متعین ہی ساتھ اُسکے یعنے نیکی لکھنے کے لیے لکھو واسطے اُسکے مانند عمل اُسکے کے جسوقت کہ تھا تندرست یہان تک کہ تندرست کرون اُسکو یا ملالون اُسکو اپنی طرف یعنے مرے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہما فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتھ بیماری کے بیچ بدن اپنی کے کہا جاتا ہی واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھو واسطے اُسکے اچھا عمل اُسکا جو کہ تھا کرتا یعنے پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دی اُسکو اللہ نے دھوتا ہی اُسکو اور پاک کرتا ہی اُسکو یعنے گناہون سے اور اگر مارتا ہی اسکو بخشتا ہی واسطے اُسکے اور رحم کرتا ہی اُسکو نقل کین یہ دونون حدیثین بغوی نے شرح السنہ مین **وعن** جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہید رواہ مالک وابو داؤد والنسائی اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین سات ہین سوائے مارے جانے کے راہ خدا مین جو وبا مین مرے شہید ہی اور جو ڈوبے شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہی یعنے استسقاء ہو یا دست آوین وغیرذالک اور جل کر مرے شہید ہی اور وہ شخص کہ مرے دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہی اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا بکارہ شہید ہی روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** شہادتین یعنے حکمیات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسا کہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پھنسیان اندر ہلکی تر دیک دل وسینہ کے ہوتی ہین اور علامت اسکی یہ ہوتی ہی کہ دم رُکتا ہی اور تپ اور کھانسی رہتی ہی ع ح **وعن** سعد قال سئل

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ابتلی علی حسب دینہ فما یبرح البلاء بالعبد حتی یترکہ یمشی علی الارض ما علیہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے سعد سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیوں میں سخت تر ہے از روی بلا کے یعنے محنت ومصیبت کے فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو انبیا کے پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کے مبتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اپنے دین میں سخت سخت ہوتی ہے بلا اسکی اور اگر پڑتی ہے اسکے دین میں نرمی ہل کی اور کم کیجاتی ہے اسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہے یعنے سخت دین والا اسی طرح سے یعنے گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہے اسکی بسبب اسکے یہاں تک کہ چلتا ہے زمین پر نہیں ہوتا واسطے اسکے کوئی گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف انبیا بہت مبتلا سے بلا ہوتے ہیں اسلیے کہ وہ لذت پاتے ہیں ساتھ بلا کے جیسکہ اور لوگ لذت پاتے ہیں ساتھ نعمتوں کے اور پھر بہت مشابہ انکے یعنے اولیا اور صلحا بلا میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن ان سے کم تاکہ ثواب بہت پاویں پھر جو کم ہوتے ہیں انسے درجے میں بلا میں بھی کم گرفتار ہوتے ہیں اور سخت دین والے کی بلا بھی سخت ہوتی ہے اس لیے کہ یقین والا ہوتا ہے پس صبر کرتا ہے اسپر اور جانتا ہے کہ میں لایق اسی کے ہوں بسبب گناہوں کے اپنے کامل ہوتا ہے ایمان اسکا اور قوی ہوتی ہے محبت اسکی اور دور ہوتے ہیں گناہ اسکے اور بلند ہوتے ہیں درجات اسکے اور نرم دین والے پر بلا کم ہوتی ہے تاکہ وہ بے صبری نکرے اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب نہ قوی ہونے ایمان کے ۱۲ ح وعن عائشۃ قالت ما رأیت احدا اشد علیہ الموت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو ساتھ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی میں نے سختی موت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یعنے اوّل آرزو کرتی تھی میں آسانی موت کی جیسے کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہ رہی اور اعتقاد کیا میں نے کہ بھلائی سختی موت میں ہے نہ آسانی میں ۱۲ وعنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدیہ فی القدح ثم یمسح وجھہ بالماء ثم یقول اللھم اعنی علی سکرات الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات میں اور نزدیک اسکے پیالہ تھا کہ اسمیں تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے میں پھر پھیرتے اپنے منہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف پانی سے ہاتھ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہیں شارحین نے لکھی ہیں ایک انمیں یہ ہے کہ یہ سختی واسطے تسلی امت کے تھی کہ جب دیکھیں گے نقل ہونے روح پاک حضرت کی میں یہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی میں ۱۲ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافی بہ یوم القیامۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہے واسطے اسکے سزا گناہوں کی دنیا میں

وجہ سے وقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ بندے اپنے کے برائی کا بند رکھتا ہے اس سے یعنی سزا کو سبب گناہ اسکے کے یہاں تک کہ پوری سزا دے گا اسکو سبب گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے ف پہلے کو دنیا میں سزا دیتا ہے اسلیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کی کم ہے نوع گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا دینے میں توقف رکھتا ہے اسلیے کہ عذاب وہاں کا اشد ہے ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انھیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کے اور تحقیق اللہ عزوجل جس وقت کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے اسکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنے ساتھ بلا کے پس واسطے اسکے رضا ہے یعنے اللہ کے اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اسکے غصہ ہے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جب دوست رکھتا ہے مبتلا کرتا ہے ایک قوم کو اسی طرح جب دشمن رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے انکو یہ شق نہیں ذکر کی اسلیے کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کما فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہ کہ رضا اور غصہ بندے کا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں سوال کرتے تھے کہ کس طرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالیٰ کا بندے سے جواب دیتے تھے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہے خدا بھی اس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بھی اس سے ناراض ہے ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ مَا تَرَكَ عَلَيْهِ خَطِيْئَةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا پہونچتی ہے مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اسکی کے اور مال اسکی کے اور اولاد اسکی کے یہاں تک کہ ملتا ہے اللہ سے یعنے مرتا ہے اس حال میں کہ نہیں ہوتی اسپر کوئی خطا یعنے بخشی جاتی ہیں سب خطائیں بسبب بلاؤں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اسکے دادا سے یعنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جس وقت کہ مقدر ہوتا ہے واسطے اسکے اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ یعنے مرتبہ عالی جنت میں کہ نہیں پہونچ سکتا اس مرتبہ کو اپنے عمل سے مبتلا کرتا ہے اسکو اللہ بدن اسکے میں یا مال اسکے میں پھر عطا کرتا ہے اسکو صبر اس پر یہاں تک کہ پہونچاتا ہے اسکو اس مرتبہ میں کہ تھا مقدر واسطے اسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کے بلا پر اس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہے کہ بسبب طاعت اور عبادت کے نہیں پہونچتا ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اس حال میں کہ طرف پہلو اسکے کے یعنے قریب اسکے ننانوے بلائیں مہلکہ ہیں اگر چوک گئیں اس سے یعنے نہ پہونچیں اسکو بلائیں واقع ہوتا ہے بڑھاپے میں یہاں تک کہ مرتا ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف یعنے آدمی گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بے اندازہ مین ہی کہ خلاصی نہین اُسکے اور اگر نادر اخلاصی پائے اُسکے بڑہاپے مین کہ درد بے دوا اور بلاے بے انتہا ہی اور آخر کو اُسمین مرنے سے نہین بچتا حاصل یہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہی مومن کو یہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اُسپر کہ مقدر کیا ہی اللہ نے اُسکے لیے حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے جو نہ صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتھ قضا میری کے پس ڈھونڈھے رب سواے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہی بے صبر اور ناشکر پر اور اُسپر کہ راضی بقضا نہو اللھم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضاء ع ح ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِیْنَ یُعْطَی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ غَرِیْبٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرینگے اہل عافیت کی یعنے جو کہ دنیا مین سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرینگے دن قیامت کے اُسوقت کہ دیے جاوینگے مبتلاے بلا ثواب بہت کاٹے تھے جنکے چمڑے اُنکے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنے تا ثواب ملتا اُنکا سا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَہُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْہُ کَانَ کَفَّارَۃً لِمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَمَوْعِظَۃً لَہٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُخْلِیَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَھْلُہٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْہُ فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْہُ وَلِمَ اَرْسَلُوْہُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا السَّقَمُ وَاللّٰہِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت پہونچتی ہی اُسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہی اُسکو اللہ عزوجل اس بیماری سے جو ہوتی ہی بیماری کفارہ واسطے گذرے ہوے گناہون اُسکے کے اور نصیحت ہوتی ہی واسطے اُسکے یعنے تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اُونٹ کے کہ باندھا اُسکو مالک اُسکے نے پھر چھوڑ دیا اُسکو پس نہ جانا اُونٹ نے کہ کسواسطے باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا اُسکو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہی نہین بیمار ہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اُٹھ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے پس نقل کی یہ ابوداؤد نے ف تحقیق مومن الخ یعنے جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون کے ہوئی تھی پس نادم ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہی جیسے اُونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا یعنے منافق کو تنبہ نہین ہوتا اور نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اُسکو بیماری نہ گذشتہ گناہون کا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور نہین تو ہم مین سے یعنے اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہی اسلیے کہ نہین مبتلا ہوا ہمارے سے بلاؤن مین ع ح ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَیُطَیِّبُ بِنَفْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو

تم بیمار پر یعنے خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اسکا بیچ مدت زندگانی اسکی کے یعنے کہو کہ غم نہ کھا کچھ ڈر نہین شفا پاوے گا تو درازہوگی عمر تیری اسلیے کہ یہ نہین پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہی اور خوش ہوجاتا ہی دل اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف کہا ہی بعضون نے مستحب ہی مریض کے لیے مسواک کرنی جب کہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے منقول ہی صحیحین مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہی بعضون نے کہ اس سے سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسی طرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسی طرح مستحب ہی پہننا پاکیزہ کپڑون کا اور اسی طرح پڑھنا نماز کا اور اسی طرح نہانا مستحب ہی ع **وعن** سلیمان بن صرد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والدارمی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ نہ مارا اسکے نے یعنے پیٹ کی بیماری سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستون وغیرہما کے نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف اسلیے کہ بسبب سختی اس مرض کی جھڑ جاتے ہین گناہ اور یہ شہید مرتا ہی جیسے کہ اوپر گذر ہی چکا ہی اور شہید کے حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہی کہ شہید کے لیے بخشی جاتی ہی ہر چیز یعنے سب گناہ سوائے دین کے یعنے حقوق آدمیون کے واللہ تعالے اعلم ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال کان غلام یھودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند رأسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وھو عندہ فقال اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول الحمد للہ الذی انقذہ من النار رواہ البخاری روایت ہی انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اسکی پس بیٹھے نزدیک سر اسکے کے پھر کہا واسطے اسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس اسکے پس کہا باپ اسکے نے اطاعت کر ابا القاسم کی یعنے حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے تعریف ہی واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنے بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہ بخاری نے

ف بیٹھنے نزدیک سر اسکی کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہی عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سے اور جائز ہی عیادت اسکی اور کتاب خزانہ مین لکھا ہی کہ نہین مضائقہ ساتھ عیادت یہود کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ عیادت مجوسی کے اور فاسق کے بھی عیادت کرنے مین اختلاف کیا ہی اور صحیح تر یہ ہی کہ کچھ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا مؤید ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہین اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہی اور لکھا ہی علما نے کہ نام اس لڑکے کا عبد القدوس تھا ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا نادی منادٍ من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہی پکارنے والا یعنے فرشتہ آسمان سے خوشی ہو جیو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچھا ہووے چلنا تیرا آخرت مین یاد دنیا مین اور پکڑے تو بہشت سے ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ عیادت کے لیے پیادہ پا جانا افضل ہی ع **وعن** ابن عباس قال لما اخرج من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووجع الذی توفی فیہ قال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اصبح بحمد اللہ بارئا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اس بیماری حضرت کے کہ وفات پائی اسمین پس کہا لوگون نے اے ابو الحسن کہ کیونیت حضرت علی کی ہی

کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا اچھی ہونے والی بیماری سے یعنے شکر ہو کہ آج اچھے ہین نقل کی یہ بخاری سے

ف یعنی یہ ہین کہ قریب بصحت ہین یہ انھون نے موافق گمان اپنے کے کہا یا بطریق فال نیک کے ادب یہی ہو کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچھے اسی طرح جواب نیک دے ع ع **وعن** عطاء بن ابی رباح قال قال لی ابن عباس الا اریک امرأۃ من اھل الجنۃ قلت بلی قال ھذہ المرأۃ السوداء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ لی فقال ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف فدعا لھا متفق علیہ اور روایت ہو عطا بن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤن مین تجکو ایک عورت اہل بہشت مین سے کہا مین نے ہان کہا یہ عورت کالی آئی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہن کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہ کہ شفا دی تجکو پس کہا عورت نے صبر کرون گی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ نہ کھلون مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف نام اس عورت کا سعیرہ تھا یا ثقیرہ یا شکیرہ ساتھ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ کنگھی کرنے والی حضرت خدیجہ کی تھی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھ صبر کرنے کے بلا پر اور راضی ہونے کے قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتھ صبر کے افضل ہے عافیت سے لیکن بہ نسبت بعض افراد کے یعنے اسکے لیے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانون کی سے اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتھ حدیث ابی داود کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اسلیے کہ اللہ تعالی نے نہین پیدا کی ہو کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہے اسکی دوا سوا ایک بڑھاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین اسلیے کہ اسمین کرنا اسباب کا ہے اور حضرت نے بھی دوا کی ہے حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا ازراہ توکل کے جیسے کیا حضرت ابوبکرؓ نے فضیلت ہے ع ع **وعن** یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ھنیئا لہ مات ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک فان اللہ ان یبتلہ بمرض فکفر عنہ من سیئاتہ رواہ مالک مرسلا اور روایت ہے یحیی بن سعید سے کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اسکو موت یعنے اچانک بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنے نہ تعریف کرنہ بیمار ہونیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مانا اسکو ساتھ بیماری کے پس دور کرتا برائیان اسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **وعن** شداد بن اوس والصنابحی انھما دخلا علی عبادۃ بن الصامت یعودانہ فقال لہ کیف اصبحت قال اصبحت بنعمۃ قال شداد اکثر بکھا رات السیئات وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یقول اذا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تعودون لہ وھو صحیح رواہ احمد اور روایت ہے شداد بن اوس اور صنابحی سے یہ کہ داخل ہوے دونون ایک شخص ہمارے پر عیادت کرتے تھے اسکی پس کہا دونون نے اسکو کسطرح صبح کی تو نے کہا صبح کی مین نے ساتھ نعمت کے یعنے نعمت رضا و تسلیم بقضاء کے اور حال خوش رکھتا ہون کہا شداد نے خوشخبری ہو تجکو

جھڑنے گناہون کے اور دور ہونے خطاؤن کے اسلیے کہ تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندۂ مومن کو اپنے بندون مین سے پس تعریف کرتا ہی میری اوپر مبتلا کرنے میرے کے اسکو پس تحقیق وہ کھڑا ہوتا ہی اس خوابگاہ اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہون سے مانند اسدن کے کہ جنا تھا اسکو مان اسکی نے پاک گناہون سے اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مین نے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اسکو پس جاری رکھو اوپر اسکے واسطے اسکے وہ عمل کہ تھے تم جاری کرتے اوپر اسکے واسطے اسکے اس حالت مین کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ خیرا عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافی بہ یوم القیامۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وروی بعضھم ھذا الحدیث عن ابی بکرۃ ولم یرفعہ وھکذا روی عن ابن ابی عدی عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن ابی بکرۃ موقوفا ولم یرفعہ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان اللہ اذا احب قوما ابتلاھم فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی وابن ماجۃ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ھم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکھا الا کفر اللہ بھا من خطایاہ رواہ البخاری ومسلم **وعن** ابی سعید وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یشاک شوکۃ فما فوقھا الا کتب اللہ لہ بھا حسنۃ او حط عنہ بھا خطیئۃ رواہ مسلم **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی رواہ مسلم

حدیث غریب ہی **ف** لفظ ولینغص بیان ہی فلیستنقع کا اور یہ عبارت احتمال رکھتی ہی کہ تین غوطے تین روز مین ہون اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہر روز تین ہون اور یہ علاج مخصوص ہی ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کی کہ اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیے کہ بعض بدن کو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت ہوتا ہی پس نہین لایق ہی مریض کو اسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ مارا پانی مین بسبب ہونے تپ کے پس رک گئی حرارت اندر بدن اسکے کے پس سخت بیمار ہوا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا بری ایک بات منھ سے نکالی کہ اسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہ نہ سمجھا کہ اس مہلکہ مین بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے پڑا یعنے یہ نہ جانا کہ یہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہین ہی **ف** ج **وعن** ابی ھریرۃ قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبھا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبھا فانھا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ ابن ماجۃ احمد روایت ہی

ابی ہریرہ سے کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزد ایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس برا کہا اسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو اسکو اسلیے کہ یہ تپ دور کرتی ہے گناہون کو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف پس شکر گزاری چاہیے نہ کہ ناشکری کا کہا ہے مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا مین بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت مین اسلیے کہ بلا نازل کرنے مین بھی مہربانی خفیہ ہے ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انہی سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوشوقت ہو اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تپ آگ ہے میری غالب کرتا ہون اسکو اپنے بندے مومن پر دنیا مین تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان ف یعنے یہ جو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے نہین کوئی تم مین سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنے قیامت کے پس مومن کو تپ ہوتی ہے دنیا مین بدلہ اس داخل ہونیکے یہ حصہ اسکا ہے اس سے یعنے عذاب جو بسبب داخل ہونیکے ہوگا اس سے امن مین رہیگا اسکے بدلے یہان تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے کہ پل صراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اسپر سے سب گذرین گے لیکن مومن کے ساتھ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنے یہ بات مومن کامل کے لیے ہوتی ہے یہ اسلیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوین گے ساتھ آگ کے پس وہ اس قید سے نکل جاوین گے ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُقْرِ بَيْتِهٖ فِيْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین نکالون گا مین کسی کو دنیا مین سے کہ ارادہ کرتا ہون مین کہ بخشون مین اسکو یہان تک کہ پورا کرون مین بدلا ہر گناہ کا کہ اسکی گردن پر ہے بسبب بیماری کے بیچ بدن اسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اسکے کے نقل کی یہ رزین نے ف یعنے گناہ جو اسکے ذمہ ہوتے ہین بدلا اسکا دنیا مین دے دیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشتا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے مقصود یہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتے ہین گناہون کو ۱۲ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِيْ لِاَنَّهٗ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمْرَضَ فَتَعْلَمُهٗ مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا بیمار ہوے عبداللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے انکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگون نے انپر یعنے اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سے روتے ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا واسطے بیماری کے اسلیے کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سوا اسکے نہین کہ روتا ہون مین اسلیے کہ پہونچی مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنے بڑھاپے کے اور نہین پہونچی مجکو حالت قوۃ یعنے جوانی مین اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے واسطے بندے کے ثواب جیسوقت کہ بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اسکے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اس بندے کو اس عمل سے بیماری نے نقل کی یہ رزین نے ف یعنے ایام جوانی کی حالت صحت مین عمل بہت ہوتے ہین بیماری مین بھی بہت لکھتے ہین اور بڑھاپے کی حالت صحت مین عمل کم ہوتے ہین بیماری مین بھی کم لکھتے ہین کاشکے

ہوا فی مین بیمار ہوتا کہ اہل بیت لکھتے ہ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادت کرتے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف جمہور علماء اسپر ہین کہ عیادت مقید ساتھ کسی حد کی نہین جب چاہے کرے خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہی ہ وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلت علی مریض فمروہ یدعو لک فان دعاءہ کدعاء الملائکۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اسکی مانند دعا فرشتون کے ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مانند دعا ملائکہ کے ہی اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہی بسبب بچنے کے گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے ہ وعن ابن عباس قال من السنۃ تخفیف الجلوس قلۃ التصفح فی العیادۃ عند المریض قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کثر لغطہم واختلافہم قوموا عنی رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہی کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف حضور مین اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی یہ رزین نے ف یعنے اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ روایت ہی ابن عباس سے کہ جب حضرت کے انتقال کا وقت قریب پہونچا اور لوگ گھر مین بہت تھے چنانچہ انمین حضرت عمر بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنے دوات وغیرہ لکھون مین تمھارے لیے خط یعنے وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد انکے پس کہا حضرت عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی کافی ہی تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے پاس یعنے دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمھارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا انمین سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمر نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے یہ روایت بخاری و مسلم مین ہی رافضی اس سے یہ نکالتے ہین کہ حضرت خلافت کے مقدمہ مین کچھ لکھتے حضرت عمر نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہ لکھا ہی کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دلمین آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کے ہی پس چھوڑ دیا حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے انمین اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھے حضرت پاس عمر اور نہ اور صحابہ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی رض اور عباس کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرت بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اسکو علاوہ اسکے اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ مین ساتھ اس چیز کے کہ قریب نصف جملی کے تھی یعنے امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگون کے لیے اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علی رض نے سبھون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرنیکے ابی بکر رض سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کرین ہم انکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسی کو حضرت ابوبکر رض کے پاس کہ نماز پڑھا لوگون کو اور مین بیٹھا ہوا تھا انکے پاس دیکھتے تھے مجھے یعنے اور باوجود اسکے مجھے امام نہ کیا اور ابوبکر رض

اُنمین سے ہین کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے جنکے حق مین لایخافون لومۃ لائم - اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علیؓ سے اگر چاہے تو تو البتہ بھر دون میدان مدینہ کا ابو بکر کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوے اُسپر حضرت علیؓ اور پڑا کہا اور ڈانٹا اُسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہ کہ ابو بکرؓ ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیۃ خلافت اُنکی کے ع ۱۲ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ قراط قارۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کے مقدار اُس زمانے کے ہی کہ درمیان دو دودھ دوھنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی وہ عیادت ہی کہ اسمین جلدی اُٹھ کھڑا رہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف حاصل پہلی روایت کا یہ ہی کہ اونٹنی کا دودھ دوہا یا تین بار کر کر دوھتے ہین ایکبار دوھا پھر ذرا اٹھر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دودھ خوب اُترے پھر دوھا پس اس دوبار دوھنے درمیان مین زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہی پس فرمایا کہ افضل یہ ہی کہ عیادت کے لیے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار تکلیف نپاوے ایک شخص کہتے ہین کہ ہم سرے سقطے کی عیادت کو گئے اُنکے مرض الموت مین پس سب بیٹھے ہم اُنکے پاس اور اُنکے پیٹ مین درد تھا پھر کہا ہمنے اُنکو دعا کرو ہمارے لیے اُنھون نے کہا یا الٰہی سکھا اُنکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرض کہ اُنھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس سبب اُسکی عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہی بسبب یارانے کے یا تبرک کے یا خدمت کرنیکے تو وہ مستثنیٰ ہی یعنے اس صورت مین جلدی اُٹھنا افضل نہین ع ۱۲ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتھی قال اشتھی خبز بر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتھی احدکم شیئا فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اُسکے کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہی تیرا کہا اُسنے دل چاہتا ہی میرا گیہون کی روٹی کھانے کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بھیج دے طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ کھلا دے اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مراد خواہش سے خواہش صادق ہو اور وہ نشانی صحت کی ہی اور یہ بھی ہی کہ کبھی نقصان نہین کرتا یعنے بیمارون کو کھانا اُس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہی ولیکن یہ بات اس چیز مین ہی کہ ضرر اُسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہ کہ یہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہی یعنے سبکے لیے نہین ہی بعضون کے لیے ہی اور طیبی نے کہا کہ یہ مبنی ہی توکل پر یا ناامیدی پر حیات سے یعنے جسکے جینے کی توقع نہو دے اسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کھلا دو اُسکو ع ۱۲ وعن عبد اللہ بن عمر وقال توفی رجل بالمدینۃ ممن ولد بھا فصلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذلک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ رواہ النسائی وابن ماجہ اور روایت ہی عبد اللہؓ بن عمرو سے کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ مین از اُن شخصون مین سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑھی اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہ پیدائش اپنی کے عرض کیا صحابہ نے اور کسواسطے یہ امر رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی

حسب وقت رہتا ہو غیر وطن اپنے میں ناپا جاتا ہو واسطے اسکے وطن اسکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اسکے کے جنت میں نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے جب آدمی سفر میں مرتا ہو تو جتنی مسافت اسکے وطن میں اور اس جگہ میں کہ مرا ہو ہوتی ہو اسقدر جنت میں جگہ اسکو ملتی ہو اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہو کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہو یعنے جہاد وغیرہ وع عبد دمولاہ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت غربۃ شہادۃ رواہ ابن ماجہ اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا مسافرۃ میں شہادت ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات مریضا مات شہیدا ووقی فتنۃ القبر وغدی وریح علیہ برزقہ من الجنۃ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے بیمار ہوکر مرتا ہو شہید اور بچایا جاتا ہو فتنہ قبر کے سے اور دیا جاتا ہو وقت صبح کے اور وقت شام کے یعنے ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف صحیح نسخوں میں لفظ مریضا ہی کا واقع ہوا ہو اور بعضے نسخوں میں متغیر کرکر غریبا لکھدیا ہو بدلے مریضا کے لیکن واقع ہوا ہو صحیح ابن ماجہ میں مرابطا اسی لیے لکھا ہو میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ میں صوابہ مرابطا یعنے صواب لفظ مرابطا کا ہو پھر اسکے نیچے لکھا ہو کذا فی سنن ابن ماجہ فی باب ما جاء من مات مرابطا شہیدا پھر بعضوں نے مرض سے مرض عام مراد لیا ہو اور بعضوں نے مرض خاص یعنے استسقاء مراد لیا ہو اور بعضوں نے اسہال اور کہتا ہوں میں یعنے ملا علی قاری کہتے ہیں کہ ان قیدوں کی کچھ حاجت نہیں بلکہ حدیث میں غلطی کی ہو راوی نے ساتھ اتفاق حفاظ کے کہ حدیث میں مات مرابطا ہو نہ مات مریضا ع وعن العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یختصم الشہداء والمتوفون علی فرشہم الی ربنا عز وجل فی الذین یتوفون من الطاعون فیقول الشہداء اخواننا قتلوا کما قتلنا ویقول المتوفون اخواننا ماتوا علی فرشہم کما متنا فیقول ربنا انظروا الی جراحہم فان اشبہت جراحہم جراح المقتولین فانہم منہم ومعہم فاذا جراحہم قد اشبہت جراحہم رواہ احمد والنسائی اور روایت ہو عرباض بن ساریہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑیں گے شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہیں اپنے بچھونوں پر یعنے گھروں میں مرے ہیں اور شہید حقیقی نہیں ہوئے طرف اپنے پروردگار عزوجل کے بیچ حق ان لوگوں کے کہ مرے ہیں طاعون یعنے وبا سے پس کہیں گے شہید یہ یعنے جو کہ طاعون سے مرے ہیں بھائی ہمارے ہیں یعنے مشابہ ہمارے ہیں پس ہوں وہ ساتھ ہمارے مرتبہ ہمارے میں بیان مشابہت کا یہ ہو کہ قتل کیے گئے جیسے قتل کیے گئے ہم اور کہیں گے وہ کہ وفات دیے گیے بھائی ہمارے ہیں یعنے مانند ہمارے ہیں مرے اپنے بچھونوں پر جیسے مرے ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخموں انکی کے پس اگر مشابہ ہوں زخم انکے زخم مارے گیوں کے پس تحقیق وہ انہیں سے ہیں یعنے ملحق ساتھ انکے ہیں ثواب میں اور ساتھ انکے ہیں یعنے حشر و مرتبہ میں پس دیکھیں کے تو ناگہاں زخم انکے مشابہ ہونگے زخموں انکے کے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف قتل کیے گیے ہیں جیسے ہم قتل کیے گئے یعنے جیسے ہم زخمی ہوکر کفار کے ہاتھ سے مرے ویسے ہی یہ بھی جنات کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مرے لکھا ہی علماء نے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہو کہ کسی نے انکو نیزے سے مارا اسی لیے طاعون نام ہوا طعن سے بمعنی نیزہ مارنے کے

اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہیدوں میں سے ہے اور ساتھ ہوا اُنکے ﴿ح﴾ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْہِ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری طاعون یعنے وبا کی سے مانند بھاگنے والے کے ہے لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنے والا اسمیں واسطے اسکے ہے ثواب شہید کا نقل کی یہ احمد نے ف کہا طیبی نے کہ مشابہ دی گناہ کبیرہ ہونے میں انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگوں گا تو ضرور مرجاؤں گا اور اگر بھاگوں گا تو سلامت رہوں گا تو کفر ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون میں ثواب شہید کا ہوتا ہے اگرچہ نہ مرے ﴿ح﴾

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِکْرِہٖ

باب ہے بیچ حکم آرزو کرنے موت کے اور فضیلت یاد کرنے اسکی کے ف آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کے مکروہ ہے اسلیے کہ علامت بے صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونیکے اس سرائے فانی اور محبت اسکی سے اور پہونچنے کے ملک آخرت اور نعمتوں اسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اور اسی طرح مکروہ نہیں واسطے خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضای اسکے اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھ مفید نہیں بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہے جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ تعالے کا ساتھ غفلت کے نسأل اللہ العافیۃ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہے تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنے بسبب درازگی عمر کے اور اگر ہے بدکار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سے یعنے ساتھ توبہ کرنیکے اور ادائے حقوق لوگوں کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِہٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہٗ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمُ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُہٗ اِلَّا خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی یعنے دل سے اور نہ دعا کرے ساتھ موت کے یعنے زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اسکو موت تحقیق جبوقت مرتا ہے منقطع ہوتی ہے امید اسکی یعنے زیادہ بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اسکے کی مگر بھلائی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب صبر کرنے کے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتوں پر اور راضی ہونے کے تقدیر پر اور فرمان برداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہے ﴿ح﴾ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی بسبب ضرر کے کہ پہونچے اسکو یعنے مالی ہو یا بدنی پس اگر ہے ضرور آرزو کرنے والا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنے مرنے سے اور مار مجکو جبوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنے جینے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فتوے دیا نووی نے کہ نہیں مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کے بلکہ مستحب ہے

اور نقل کی ہی اسلیے آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ جملے سے اور اسی طرح مستحب ہی آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا مین اسلیے کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمرؓ وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سے کہ انھون نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواسکی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہوا ور مسلم ہین ہی کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے دیا جاتا ہی شہادت لیکن اگرچہ نہ پہونچی شہادت اسکو اور مستحب ہی آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ مین اسلیے کہ بخاری مین ہی کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب مرا بالعکس ہو یعنے گناہ زیادہ ہون طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سے تو مرنا بہتر ہی جینے سے ۲ع وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا کسی اور نے حضرتؐ کی بی بیون مین سے کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہین مرنے کو فرمایا نہین ہی یہ ولیکن مؤمن جسوقت آتی ہی اسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہی ساتھ راضی ہونے خدا کے اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالی کے اسکو پس نہین کوئی چیز یعنے دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہی یعنے مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہی مؤمن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہی اسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتھ عذاب خدا کے یعنے قبر مین اور سزا اسکی کے یعنے عذاب دوزخ کے پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہی پس ناخوش رکھتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہی اللہ اسکی ملاقات کو یعنے دور کرتا ہی اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہؓ کے اور موت پہلی ملاقات اللہ کی

ف مشہور یہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت نہین ہی بلکہ بھرنا طرف دار آخرت کے اور طلب کرنا اس چیز کا کہ اسکے پاس ہی اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کے پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہی کہ وسیلہ اسکا ہی اور حضرت عائشہؓ یہی سمجھین تھین کہ مراد ملاقات خدا تعالے سے موت ہی حضرتؐ نے اسکو بیان فرمایا ساتھ لفظ لیس الامر کذلک کے یعنے نہین مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا اور مشتاق اسکی ملاقات کا ہوتا ہی ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہی اور اثر اسکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ولکن المؤمن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنے نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالے کا پہلے موت کے

بلکہ بعد اسکے یا مراد یہ ہی کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہی موت کو اسلیے کہ پہونچتا ہی بسبب اسکے طرف ملاقات خدا کے اور یہ معنے موقوف ہین وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمین دلالت ہی اوپر کہ ملاقات غیر فوت کی ہی ح ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْہُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْہُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْیَا وَاَذَاھَا اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْہُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے یہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہ راحت پانے والا ہی یا اس سے اور ون کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کون ہی راحت پانے والا اور کون ہی جس سے اور ون کو راحت ہوتی ہی پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنے کے رنج دنیا کے سے اور ایذا اسکی سے اور جاتا ہی طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنے گنہگار راحت پاتے ہین شر اسکے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف رنج دنیا کے سے یعنے مشقت جو بسبب اعمال واحوال کے اٹھاتا ہی مرنے سے اس سے راحت پاتا ہی اور ایذا دنیا کی سے یعنے گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اسلیے کہا مسروق نے کہ نہین رشک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہی قبر مین امن مین ہوتا ہی عذاب اللہ کے سے اور راحت پاتا ہی دنیا سے اور کہا ابوداؤد نے دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنے کے اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہون کے اور دوست رکھتا ہون فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنے کے اور راحت پاتے ہین بندے یون جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ انکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے اپنے دین ودنیا کو اب جو مرا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پائی شہرون وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہونے گناہ وظلم کے حاصل ہوتا ہی فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہی ارکان دین مین اور دشمن رکھتا ہی اسکو خدا تعالے پس ایذا اٹھاتی ہی بسبب اسکے زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہی اور بسبب شومی گناہ اسکی کے مینھ نہین برستا جب مرا مینھ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائی سبھون نے

ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْکِبَیَّ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ وَمِنْ حَیَاتِکَ لِمَوْتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنے واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے سچھ فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذرنے والا راہ کا اور کہتے ابن عمرؓ کہ جسوقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کرے تو پس انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے

ف لفظ بمنکبی ساتھ سکون حرف ی کے ہی مفرد اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید حرف ی کے ہی تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنے رغبت نکر طرف دنیا کے اسلیے کہ تو سفر کرنے والا ہی اس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ اسکے بلکہ تو ان اسکی کے اور یکسو ہو لوگون سے اور خلط ہونے سے ساتھ انکے اسلیے کہ تو جدا ہو ویکا انسے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتھ اسکے

کہ نہین تعلق پکڑتا ساتھ اسکے مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہوا سمین ساتھ اس چیز کے کہ نہین مشغول ہوتا ساتھ اسکے مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہی جانے کا طرف اہل اور وطن اپنے کے اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہی اسلیے کہ مسافر تو کبھی سکونت بھی اختیار کرلیتا ہی شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کرے تو انتظار نہ کھینچ ہووے موت شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر دن کے عمل کو رات تک اور رات کے عمل کو دن تک ع غنیمتے شمر ای شمع وصل پروانہ ✽ کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ✽ اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اور ما بعد اسکا کلام ابن عمرؓ کا ہی موقوفاً لیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعاً اور غنیمت جان تندرستی کو یعنے تندرستی مین جسقدر عمل ہوسکے کر تا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاویگا اگرچہ وہ عمل نہ کرسکے گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنے عمل کر اسمین جو ہوسکے تا ثواب بعد موت کے پاوے ع غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را ✽ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد ✽ ع ج: وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات انکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے امیدوار کرم اور مغفرت اسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدے کریم کے پر لکھا ہی علماء نے کہ نشان سعادت کا یہ ہی کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب مرگ کے قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہ بھی لکھا ہی کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہی یعنے اچھے کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچھا ہو گمان تمھارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اسلیے کہ جیسے کہ عمل برے ہونگے پہلے موت کے برا ہوگا گمان اسکا نزدیک موت کے اور یہ بھی لکھا ہی کہ حقیقت امید کی یہ ہی کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر اسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہون پر وہ امید نہین ہی بلکہ آرزو اور غرور ہی کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہی ایک تمھارا اچھا رکھتا ہون گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹھ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ع ج: **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ بِمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اس چیز کی کہ اول فرماویگا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت کے اور اس چیز کے کہ پہلے کہینگے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہنے کہ ہان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنون کو کیا دوست رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہینگے ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تم نے ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمھارے بخشش میری نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین ف احتمال ہی یہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہ

بھی احتمال ہے کہ مراد ملاقات سے رویت ہو اور بعد لفظ کے کہ ابن ملک نے لائی سبب ذنبہم یعنے کیون گناہ کیا تھا اور صحیح یہ ہے لم احبب لقائی یعنے کیون دوست رکھا تھا میرا ملنا ۱۲ ﴿وعن﴾ ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد کھو دینے والی لذتون کی کہ موت ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف صحیح یہی ہے کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے یعنی قطع کرنے والی کے اور بعضون نے ذال مہملہ سے یعنی رکھنے والی کے جو نقل کیا ہے ترجیح نہین کسی راوی کی کر خطا ہوگئی ہے اور موت کے یاد کرنے سے غفلت دور ہوتی ہے اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہے اور رجوع کرتا ہے طرف طاعت کے کہ توشہ آخرت ہے اور زیادہ کیا ہے نسائی نے یہ الفاظ فانہ لا یذکر کثیر الا قللہ ولا قلیل الا کثرہ یعنے نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کے مگر کہ کم کر دیتی ہے اسکو یعنے بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہے سبب بے رغبتی اور فانی جاننے اسکے کے اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کر دیتی ہے اسکو یعنے جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہے تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہے اسکو ﴿وعن ابن مسعود قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذاک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیتذکر الموت والبلی ومن اراد الاخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنے جیسے کہ واجب اور لائق ہے حیا کرنی یعنے ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی خدا کے یعنے کہ لاتے ہین ہم اوامر اور نواہی اسکے فی الجملہ اور تعریف ہے واسطے اللہ کے یعنے اوپر توفیق دینے اسکے کے ہمکو اسپر فرمایا حضرت نے نہین حق حیا کا یہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالے سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اس چیز کی کہ سر مین ہے اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی کہ جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور بڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرۃ کا چھوڑتا ہے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ یعنے جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف محافظت کرے سر کی یعنے نہ استعمال کرے اسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے لوگون کے دکھانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سوائے خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہان جھک جھک کر سلام کرتے ہین بڑا ہے اور نہ بلند کرے سر کو ازراہ تکبر کے اور اس چیز کے کہ سر مین ہے یعنے زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹھ وغیرہ نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھے اور کان سے کسی کی غیبت اور جھوٹھ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنے حرام اور شبہ کی چیزین نہ کھاوے اور اس چیز کے کہ جمع کیا ہے پیٹ نے یعنے جو چیزین کہ متصل پیٹ کے ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھ اور دل کے انکو بھی گناہ سے بچاوے کہ ستر سے حرام کاری نہ کرے اور پاؤن سے گندی جگہ مین مانند میلے اور تماشے اور

ناح رنگ کے بجاوے اور ہاتھون سے کسی کو مارے نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کرکرلے اور نہ ہاتھ لگاوے نامحرم کو اور دل مین عقیدہ برا اور برے خطرے اور یاد غیر خدا کے نرکھے اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی زہد کرتا ہی اسمین اور چھوڑ دیتا ہی لذات اور شہوات اسکے جیسے کہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ آخر تک یعنے جو کوئی آخرۃ کے ثواب کو اور نعمتون اسکی کو چاہتا ہی تو چھوڑ دیتا ہی زینت دنیا کو اسلیے کہ یہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اور بوجہ کمال کے یہان تک کہ اتقیاء کے لیے بھی یعنے اولیا کے لیے اور کہا نووے نے کہ مستحب ہی بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ۱۲ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۔ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے مومن کے حق مین مرنا بمنزلہ تحفہ کے ہی اللہ تعالے کی طرف سے کہ اسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہونچتا ہی ۱۲ ۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی بریدہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہی ساتھ پسینے پیشانی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی جان کنی کی شدت سے کہ اسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ کنایہ ہی اس سے کہ مشقت اٹھاتا ہی مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہی عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نے کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے علامت بھلائی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہی بسبب موت کے سوائے عرق پیشانی کے واللہ اعلم ۱۲ ۔ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ اَخْذَۃُ الْاَسَفِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ اَخْذَۃُ اَسَفٍ لِلْکَافِرِ وَرَحْمَۃٌ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور روایت ہی عبداللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطے کافر کے ہی اور رحمت ہی مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہی یعنے مرنا ناگہانی نشانیون غضب الٰہی سے ہی بندے پر اسلیے کہ نہ مہلت دی اسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا لیے توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہی علماء نے کہ یہ بات کافرون کے لیے ہی اور انکے لیے کہ اچھے طریقے پر نہین ہین جیسا کہ آگے کی روایت مین آیا ہی حاصل یہ کہ ناگہان مرنا نیکون کے لیے نیک ہی اور بدون کے لیے برا ۱۲ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَابٍّ وَھُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ فَقَالَ اَرْجُو اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْا وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس رضؓ سے کہ کہا داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرتؐ نے کسطرح پاتا ہی تو اپنے کو یعنے کسطرح اپنے دل کو پاتا ہی اسوقت آیا امیدوار رحمت خدا کا یا ترسناک

اسکے غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اے رسول خدا کے یعنے پاتا ہون اپنے کو امیدوار اسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہونے خوف و امید بندے کے دل مین بیچ مانند اسوقت کے مگر کہ دیتا ہی اسکو اللہ تعالے وہ چیز کہ امید رکھتا ہی یعنے رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہی اسکو اس چیز سے کہ ڈرتا ہی یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف بیچ مانند اسوقت کے مراد یہ ہی کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہی اور مانند اسوقت کے وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہو ائمین حکما جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند اسکے کے ع ۲ **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت فان ہول المطلع شدید وان من السعادۃ ان یطول عمر العبد ویرزقہ اللہ عز وجل الانابۃ رواہ احمد روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے کوئی تم مین مرنے کی اسلیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سے ہی یہ کہ دراز ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہ احمد نے ف مطلع کہتے ہین بلند جگہ کو کہ اسپر چڑھکر کسی چیز کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اسکے ہین کہ اوّل اسمین آدمی گرفتار ہو لیتا ہی جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہ کہ فائدہ آرزوی موت مین کچھ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کے کرتا ہی پس مرتے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الٰہی کا بھی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بے صبری اور تنگدلی کے منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الٰہی کے اور محبت اس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنے موت کی سے یہ دوسری علت اسکی ہی یعنے آرزو موت کی نہ کرو اسلیے کہ وہ خود آنے والی ہی چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنے دنیا کھیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آوینگے ع ۳ ح ۲ **وعن** ابی امامۃ قال جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا وذکرنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء فقال یا لیتنی مت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد اعندی تتمنی الموت فردد ذلک ثلث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنۃ فما طال عمرک وحسن من عملک فہو خیر لک رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنے بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پھر کہا اے کاش کے مین مرجاتا یعنے لڑکپنے مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے سعد کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا اے سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیرے لیے نقل کی یہ احمد نے ف کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی یعنے بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ بھی ہو سکتی ہی میرے ہوتے ہوے کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکھنا جمال بے کمال میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہو وین تجکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین وہان کی

غرض کچھ میرے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہیں پہونچ سکتی کہ یہ دنیا میں سہنت اقدہ ہو ایک درویش سے پوچھا کہ مومن کو دنیا بہتر ہے یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ بنوت کے جینا بہتر تھا اور بعد اسکے مرنا بہتر اور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہو یعنی وان کنت خلقت للنار فلا خیر فی ترکک ولا تحسین الا سراع الیہ یعنے اور اگر تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہیں بھلائی مرنے میں اور نہیں اچھی ہو جلدی کرنی طرف اسکے ع ۱۲ **وعن** خارجۃ بن مصعب قال دخلت علی خباب وقد اکتوی سبعا فقال ما لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یتمنین احدکم الموت لتمنیتہ ولقد رایتنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما املک درہما وان فی جانب بیتی الان لاربعین الفا ومنہم من قال اربعین الفا اتی بکفنہ فلما راہ بکی وقال ولکن حمزۃ لم یوجد لہ کفن الا بردۃ ملحاء اذا جعلت علی راسہ قلصت عن قدمیہ واذا جعلت علی قدمیہ قلصت عن راسہ حتی مدت علی راسہ وجعل علی قدمیہ الاذخر رواہ احمد والترمذی الا انہ لم یذکر ثم اتی بکفنہ الی اخرہ اور روایت ہو خارجہ بن مصعب سے کہ کہا گیا میں جناب خباب کے پاس اس حال میں کہ داغ لیے تھے انھوں نے سات جگہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا میں اسکی اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں مالک تھا میں ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میرے کے اب چالیس ہزار درہم ہیں کہا حارث نے سچ لایا گیا جناب کے پاس کفن انکا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اسکو رو دیے اور کہا اگر چہ جائز ہو یہ ولیکن حمزہ نہیں پس ابھا واسطے اسکے کفن مگر چادر سفید وسیاہ خطوں کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدموں سے اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤں پر کوتاہی کرتی سر اسکے سے یہاں تک کہ کھینچی گئی اسکے سر پر اور رکھی گئی اسکے پاؤں پر اذخر انتہی کی یہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہیں ذکر کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک ف جناب بن ارث صحابی قدیم الاسلام ہیں اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول ہی ایذا دیے گئے ہیں اور حاضر ہوے بدر میں اور اور جہادوں میں اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہی پس کہا بعضوں نے کہ منع اسلیے فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہی اور جس صورت میں اعتقاد کرے کہ یہ سبب ہی اور شافی اللہ ہی پس کچھ مضائقہ نہیں اسکا یا نہی محمول ہی اسپر کہ نہ تھا اسکی ضرورت اور آرزو موت کی کی جناب نے یا تو بیقراری میں بسبب شدت مرض کے کہ جسکے لیے داغ کھائے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکے سبب سے آخر کو گنہ میں نہ گرفتار ہو جاؤں اور ظاہر دوسری ہی بات ہی چنانچہ مؤید ہی اسکا جملہ مابعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہدا رچچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہی خوشبودار چھتوں کے تختوں پر بھی بچھاتے ہیں اور اور بہت کام آتی ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے اسلیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ع ۱۲ **باب ما یقال عند من حضرہ الموت** باب ہی بیچ بیان اس چیز کے کہ کہی جاتی ہی نزدیک اسکے کہ حاضر ہو کسی کو موت ف یعنے علامت موت کی لکھا ہی علماء نے کہ علامت موت کی یہ ہی کہ پاؤں سست ہو جاتے ہیں کہ اگر کھڑے ہیں تو گر پڑیں اور سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑھا ہو جاتا ہی اور کنپٹیاں بیٹھ جاتی ہیں اور پوست بیضتین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ما یقال اس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ کی اور انا للہ پڑھنا اور دعا خیر کرنی اور پڑھنا الیس کا

اور مانند انکی کے ہو جیسے کہ حدیثون مین مذکور ہین ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی سعید** اسے
هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقنوا موتاکم لا الٰه الا الله رواه مسلم روایت ہو ابی سعید
اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اُن شخصون کو کہ قریب مرنے کے ہین کلمہ لا الٰہ الا اللہ
نقل کی یہ مسلم نے ف تلقین کے معنی ہین سمجھانا اور یہان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہو روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی سُنکر پڑھے
حکم نہ کرے اسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہو ع **وعن ام سلمة** قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملٰئکة یؤمنون علی
ما تقولون رواه مسلم اور روایت ہو ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے
پاس یا قریب المرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اس چیز پر کہ تم کہتے ہو کہئے دعا بھلی کرتے ہو یا بُری
نقل کی یہ مسلم نے ف مراد میت سے یا تو میت حکمی ہو یعنے قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہو تو اوشک بداوی کا ہو
اور اگر میت حقیقی مراد ہو تو او تنویع کے لیے ہو اور کہو بھلائی لیتے دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور میت کے لیے
مغفرت کی ع **وعنها** قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم تصیبه مصیبة فیقول
ما امره الله به انا لله وانا الیه راجعون اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها الا اخلف الله
له خیرا منها فلما مات ابو سلمة قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمة اول بیت هاجر الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم ثم انی قلتها فاخلف الله لی رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه مسلم اور روایت ہو انھین ام سلمہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اسکو مصیبت یعنے تھوڑی ہو یا بہت پس کہے
وہ چیز کہ حکم کیا اسکو اللہ نے یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون یا الٰہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کے اور بدلا دے
واسطے میرے بہتر اُس سے یعنے اُس چیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہے اللہ تعالے بدلا واسطے اُسکے بہتر
اس سے پس جب کہ مرے ابو سلمہؓ کہا مین نے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرت کی طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پھر مین نے کہے یہ کلمے پس دیا اللہ تعالی نے مجھے عوض مین ابو سلمہؓ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے حضرتؐ نے
نکاح مین آپ نقل کی یہ مسلم نے ف معنی انا للہ آخر تک کے یہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہو ملک اور پیدائش خدا کے ہین
اور ہم اُسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین پس اُس آیت مین تسلیم اور اقرار ہو اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہو اور جو چیز
منسوب ہو طرف ہمارے عاریت ہین مالک وہی ہو اور اُسی سے ابتدا ہماری ہو اور اُسی کی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے
دل مین یہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پہونچے اسکو آسان ہوتی ہو اُسپر مصیبت اور نرے الفاظ اسکے
پڑھنے ساتھ جزع و فزع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہان ہو کہ کہان کس وہ چیز کہ حکم
کیا اسکو اللہ نے جواب یہ کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہو گویا حکم ہی کیا ہو اور لفظ اجرنی ساتھ
جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہو اور معنے دونون کے ایک ہی ہین اور جب مرے
ابو سلمہؓ الخ ام سلمہؓ کہتی ہین کہ مین نے یہ حدیث حضرتؐ سے سُنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے حضرتؐ کے ساتھ مرے

تو بقصد بجالانے امر حضرتؐ کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہا مین نے کہ یہی کلمات پڑھون پھر اپنے دل مین خیال کیا مین نے کہ ابوسلمہؓ سے کونسا شخص بہتر ہوگا جسکو اللہ تعالیٰ بدلے اسکے خاوند میرا کرے گا بعد ازان ابوسلمہؓ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنے عیال سمیت جو لوگ ہجرت کر کر کے سے مدینہ مین گئے تھے انمین سے سب سے پہلے ابوسلمہؓ ہی عیال سمیت ہجرت کر کر حضرتؐ پاس حاضر ہوے تھے اور یہ حضرتؐ کے بھائی تھے رضاعی یعنے دودھ شریک اور حضرتؐ کی پھوپھی کے بیٹے بھی تھے پھر ام سلمہؓ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کے مین نے یہی کلمات پڑھے اسکے سبب سے حضرتؐ کے نکاح مین آئی کہ افضل بشر ہین ع ۔ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغٰبِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انھین سے کہ کہا داخل ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہؓ پاس حال مین کہ تحقیق پھٹ گئی تھین آنکھین اسکی پس بند کیا آنکھون انکی کو پھر فرمایا تحقیق روح جب قبض کیجاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتھ اسکے بینائی پس چلا لے لوگ اہل اسکے سے یعنے اسلیے کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھ بھلائی کے یعنے واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین اس چیز پر کہ کہتے ہو تم یعنے تمھاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بری پھر فرمایا حضرتؐ نے یا الٰہی بخش واسطے ابی سلمہ کے اور بلند کر درجہ اسکا بیچ اُنکے کہ سب بھی راہ دکھلائے گئے ہین اور جانشین یعنے کارساز ہو اسکا بیچ پس ماندون اسکے کے باقی ہین بیچ باقی کے وہی ہوے لوگون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے اسکے اے پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اسکی مین اور روشنی کر اسکے لیے اسمین نقل کی یہ مسلم نے ف تحقیق روح الخ یہ علت ہی اغماض یعنے آنکھین بند کرنے کی یعنے بند کیا مین نے آنکھون کو اسلیے کہ روح جب قبض کی جاتی ہی بینائی بھی اسکے ساتھ جاتی رہتی ہی پس نہین فائدہ آنکھین کھلی رکھنے مین ع ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُيِّرَ تُوُفِّيَ بِبُرْدِ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھ چادرین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اَلْفَصْلُ [illegible] وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ [illegible] رواہ ابوداؤد اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا ہووے آخری کلام اس لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مراد یہ ہی کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہے وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانے کے بقدر گناہون کے اور اوّل ظاہر تر ہی تاکہ امتیاز ہو اسکو بسبب اسکے اور مومنین سے کہ جسکا آخری کلام یہ کلمہ نہ تھا اور ظاہر یہ ہی کہ کلام شامل ہی لسانی اور لفسانی کو یعنے خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے ہر ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان دل سے دونون سے کہنا افضل ہی ع ۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو سورہ یٰسین اپنے مردون پر نقل کی

یہ احمد اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف مراد مردوں سے قریب المرگ ہیں شاید حکمت اسکے پڑھنے میں یہ ہو کہ تا قریب المرگ لذت اٹھاوے ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں ہو یعنے ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوائے اسکے عجیب عجیب مضمون ہیں اسمیں اور احتمال ہو کہ مردوں سے مراد حقیقی مردے ہوں پڑھے اسکے گھر میں پڑھے پہلے دفن کے یا پڑھے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی میت یعنے قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اسکے کے پس آگر کر آسانی کرتا ہو اللہ اسپر اور نقل کی ہو حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی ماں کی یا باپ کی ہر جمعہ میں پھر پڑھے نزدیک اسکے سورہ یٰسین آمغفرت کیجاتی ہو واسطے اسکے بقدر گنتی تمام حرفوں اسکے کے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا ہو یا سارا ہفتہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اس حالت میں کہ وہ میت تھا اور حضرت روتے تھے یہاں تک کہ بہے آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف مہاجرین میں سے اول انتقال مدینہ منورہ میں عثمان بن مظعون ہی کا ہوا اور اول بقیع میں بھی دفن کیے گئے بعد اسکے دفن کے وہ قبر ٹھہرا دی حضرت نے دست مبارک سے پتھر اٹھا کر اسکی قبر پر رکھا نشان کے لئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنے کے یعنے پہلے دفن سے اور رونا اسپر آنسوؤں سے جائز ہی ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو انہیں عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق ابو بکر صدیقؓ نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوقت کہ انکی وفات ہو چکی تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے انکی پس فرمایا تحقیق میں نہیں گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتھ مرنے انکے کے یعنے تا آ لگا اور نماز اوپر پڑھونگا اور جلدی کرو یعنے بیچ تجہیز و تکفین دفن کے پس تحقیق نہیں لائق واسطے مردے مسلمان کے یہ کہ روک رکھا جاوے درمیان لوگوں اسکے کی یہ ابو داؤد نے ف اگر دیر کر دفن کریں تو خوف ہو سڑ جانے کا اور عار ہو لگا تو لوگ نفرت کھاوینگے اسمیں حقارت اور بے عزتی انکی ہو اور مومن کو اللہ تعالے نے معظم و مکرم کیا ہو پس اسلیے فرمایا کہ جلد دفن کریں ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجَلْ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہو عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگوں کو یہ کلمہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہو اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکھلانا اسکا تندرستوں کو

فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف روایت کی ہے ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سنے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے جو کہ انکو تردیک وفات اپنی کے داخل ہوگا جنت میں وہ یہ ہیں لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازاں تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر ع ۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ تَحْضُرُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَۃً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَۃً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَنْتَھِیَ اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ فِیْھَا اللّٰہُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ قَالَ اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَۃً وَّاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَکْلِہٖ اَزْوَاجٍ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیُقَالُ فُلَانٌ فَیُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَۃً فَاِنَّہٗ لَا تُفْتَحُ لَکِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہے آتے ہیں اسکے پاس فرشتے پس جسوقت کہ ہو مرد نیک کہتے ہیں یعنے ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک میں نکل اس حالت میں کہ تعریف کی گئی ہے یعنے نزدیک خدا اور خلق کے اور خوشوقت ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت میں اور ساتھ ملاقات رب غیر غضب ناک کے پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہا جاتا ہے اسکو یہ یعنے جو کہ ہوا یہاں تک کہ باہر نکلتی ہے یعنے خوش پھر لیجاتے ہیں اسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان کا واسطے اسکے یعنے بعد کھلوانے فرشتوں کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنے دربان آسمان کے کہتے ہیں کون ہے یہ پس کہتے ہیں فرشتے جو کہ اسکو لیجاتے ہیں فلانا شخص ہے یعنے روح فلانے کی ہے کہ نام و نشان انکا ذکر کرتے ہیں پس کہا جاتا ہے خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک میں داخل ہو اس حالت میں کہ تعریف کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ ملاقات پروردگار کے کہ نہیں غصے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہاں تک کہ پہونچتی ہے اس آسمان تک کہ اسمیں ہے رحمت خاص خدا کی یعنے عرش پس جبکہ ہوتا ہے آدمی برا یعنے کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن بد میں نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھ اور عذابوں طرح طرح کے مانند اسکے یعنے جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہاں تک کہ نکلتی ہے یعنے ساتھ کراہت کے پھر لیجاتے ہیں اسکو طرف آسمان کے یعنے واسطے ظاہر کرنے ذلت اسکی کے پس کھلوائے جاتے ہیں واسطے اسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہے کون ہے یہ پس کہا جاتا ہے فلانا شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک میں پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہیں کھولے جاویں گے تیرے لیے دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہے آسمان سے پھر پھر آتی ہے طرف قبر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف آتے ہیں اسکے پاس فرشتے قبر میں ظاہر تر یہ ہے کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونوں ہوتے ہیں پھر اگر نیک دیکھتے ہیں فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہیں اور اگر بدکار دیکھتے ہیں فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہیں اور مراد صالح سے یا تو مومن ہے یا وہ شخص کہ ادا کرے حقوق

اللہ تعالیٰ کے اور حقوق اسکے بندوں کے اور فاسق مسکوت عنہ ہے یعنے اسکا ذکر نہیں کیا جیسا کہ طریقہ کتاب وسنت کا ہے تاکہ رہے وہ درمیان خوف ورجا کے اور پھر آتی ہے طرف قبر کے اور ہوتی ہے ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین میں بخلاف روح مؤمن کے کہ وہ سیر کرتی ہے آسمان وزمین میں اور میوے کھاتی ہے جنت میں جہاں چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلوں کے نیچے عرش کے اور اسکو تعلق رہتا ہے اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کلی اسطرح کہ پہچانتا ہے وہ قرآن اپنی قبر میں اور نماز پڑھتا ہے اور چین کرتا ہے اور سوتا ہے مانند سونے دولہ کے اور دیکھتا ہے طرف منازل اپنی کے جنت میں بحسب مقام اور مرتبے اپنے کے پس امر روح کا اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا تمام خوارق عادات یعنے خلاف عادات سے ہے پس مؤمن مشکل نجانے اگلوے ع ۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہیں اسکو دو فرشتے لے چڑھتے ہیں اسکو کہا حماد نے کہ راوی حدیث کا ہے ابی ہریرہؓ سے پس ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابی ہریرہؓ نے خوشبوئی اس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنے کہا کہ آتی ہے اس سے بو مشک کی اسلیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھے یاد نہ رہے فرمایا حضرتؐ نے اور کہتے ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی طرف سے بعد ازاں روح کو خطاب کر کر کہتے ہیں رحمت بھیجے اللہ تجھ پر اور تیرے بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اسکو پس لیجاتے ہیں اسکو طرف پروردگار اسکے کے یعنے عرش پروردگار اسکے کے پھر فرماتا ہے پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرتؐ نے اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہے روح اسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے بدبو اسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے ہیں اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کی طرف سے پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابوہریرہؓ نے پس رکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنے کونہ چادر کا کہ تھی حضرتؐ پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے ف لیجاؤ اسکو یعنے تاکہ ٹھہرے جنت میں یا نزدیک اسکے آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہے اور مراد اجل سے یہاں مدت برزخ ہے اور برزخ اس عالم کو کہتے ہیں کہ درمیان میں مرنے اور قیامت کے ہے اور اسطرح سے یعنے ابوہریرہؓ نے چادر ناک پر رکھ کر بتائی کہ اسطرح سے حضرت رکھے اور حضرتؐ کو گویا ازراہ مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھا ع ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ الْمُؤْمِنَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَآءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً عَلَيْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَآءَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حَضَرَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ

بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحٍ جِيفَةٍ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهَا بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهَا أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آتی ہے مؤمن کو موت لاتے ہیں فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے ہیں روح کو نکل تو اس حال میں کہ راضی ہو تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجھسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کے اور طرف پروردگار کے کہ نہیں غضب پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کے یہاں تک کہ تحقیق لیتے ہیں اس روح کو بعضے فرشتے بعضوں سے یعنے ہاتھوں ہاتھ لیجاتے ہیں ازراہ تعظیم و تکریم کے یہاں تک کہ لاتے ہیں اسکو دروازوں آسمان پر پس کہتے ہیں فرشتے آپسمیں کیا خوب ہے یہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کی طرف سے پھر لاتے ہیں اسکو طرف ارواح مؤمنوں کے یعنے جہاں انکی ارواحیں رہتی ہیں علیین میں یا جنت میں یا دروازہ جنت پر یا نیچے عرش کے بسبب مرتبہ اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہیں بسبب آنے اس روح کے ایک تمھارے سے ساتھ غایت خوشی کے کہ آتا ہے اسکے پاس لینے جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اسکے گھر کے لوگ اس سے نہایت خوش ہوتے ہیں اسی طرح سے اس مومن کی روح جانے سے اور روحیں خوش ہوتی ہیں پھر پوچھتی ہیں ارواحیں مؤمنوں کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے نے یعنے کیا حال ہے فلانے فلانے شخصوں کا یعنے نام لیکر پوچھتی ہیں احوال انُ اشیاء دون کا کہ دنیا میں اُنکو چھوڑ کر دے تھے پس کہتی ہیں ارواحیں آپسمیں چھوڑ دو اسکو اسلیے کہ یہ تھی غم دنیا میں یعنے جب راحت پاوے گی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہ روح یعنے بعد راحت پانے کے کہ تحقیق مرگیا یعنے فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہیں آیا تمھارے پاس پس کہتی ہیں وہ روحیں کہ تحقیق لے گئے اسکو طرف ماں اسکی کے کہ آگ دوزخ ہے اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہے اسکو موت لاتے ہیں اسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہیں فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کے ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت بدبودار کے یہاں تک کہ لاتے ہیں اسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہیں فرشتے کیا بری ہے یہ بو یہاں تک کہ لاتے ہیں اسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہ احمد و نسائی نے **ف** ریشمی کپڑا جو لاتے ہیں شاید روح کو اسمیں لپیٹ کر لیجاتے ہیں اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصوں کا یعنے طلب کرتے ہیں ناخوش ہو دین سنکر اور دعا کریں اُنکے لیے ساتھ استقامت کے یا گناہ کرتے ہیں تاکہ غمگین ہو دین اسپر اور بخشش مانگیں اسکے لیے اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے طرف دروازے آسمان و زمین والے کے کہ پہلا آسمان ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر اوپر کی حدیث ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَى السَّمَاءِ اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازے کے زمین پس رد کیجاتی ہے طرف اسفل السافلین کے کہتا ہوں میں یعنے ملا علی کہتے ہیں کہ یہی صواب یعنے بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ اُنکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہ کا ہے بیچ گھر اور جہنم کے ۱۲ **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلٰى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي إِقْبَالٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِدْبَارٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا

فِي يَدِهِ طَرَفُهُ عَيْنِي حَتَّى يَأْخُذُوهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذٰلِكَ الْحَنُوطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وَجَدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الحدیث اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہنچے ہم طرف قبر کے اور ہنوز نہیں دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سروں پر جانور تھے پرند یعنے سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور دائیں بائیں تو دیکھتے تھے اور حضرت کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اسکے زمین میں یعنے جیسے متفکر کرتے ہیں پھر اٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا بیشک بندہ مومن جبکہ وقت کہ ہوتا ہے جی منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکے طرف آخرۃ کی یعنے قریب مرنے کے پہنچتا ہے تو اترتے ہیں طرف اسکے فرشتے آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہیں منہ انکے گویا کہ منہ انکے ہیں آفتاب ساتھ انکے کفن ہوتا ہے کفنوں یعنے ریشمی کپڑوں بہشت کے سے اور خوشبو ہوتی ہے خوشبویوں بہشت کی سے یعنے مشک وعنبر وہاں کی یہاں تک کہ بیٹھتے ہیں سامنے انکے جہاں تک کہ پہنچے نگاہ یعنے اسطرح بیٹھتے ہیں بسبب کمال ادب کے منتظر ہوتے ہیں روح نکلنے کے پھر آتے ہیں ملک الموت علیہ السلام یہاں تک کہ بیٹھتے ہیں نزدیک سر اسکے کے پس کہتے ہیں اے جان پاک نکل طرف بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اسکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہے جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہے قطرہ پانی کا مشک میں سے یعنے بسہولت و نرمی پس لیتے ہیں اسکو ملک الموت پس جب لیتے ہیں اسکو ملک الموت نہیں چھوڑتے اور فرشتے اس جان کو ملک الموت کے ہاتھ میں ایک پلک مارتے یعنے بسبب اشتیاق کے جلدی سے اسکو لے لیتے ہیں یہاں تک کہ لیتے ہیں اسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہیں اسکو اس کفن میں اور اس خوشبو میں اور نکلتی ہے اس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبویوں مشک کے کہ پائی جاوے روئے زمین پر یعنے تمام زمین پر ابتدائے پیدائش دنیا سے فنا ہونے اسکے تک ف اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہے اور روایت میں آیا ہے کہ مومن پر بھی بڑی سختی ہوتی ہے اسوقت تطبیق اسمیں یوں دی گئی ہے کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہے اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہے بخلاف روح کافر کے کہ اسکی روح نکلتی بھی دشواری سے ہے واللہ اعلم مؤلفہ قَالَ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ يَعْنِي بِهَا عَلَى الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هٰذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فُلَانِ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ فرمایا حضرت نے پس لے چڑھتے ہیں فرشتے اس جان کو پس نہیں گذرتے فرشتے یعنے ساتھ اس جان کے کسی جماعت پر فرشتوں سے یعنے وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہیں مگر کہ کہتے ہیں کون ہے یہ روح پاک پس کہتے ہیں فرشتے لانے والے فلانا بیٹا فلانے کا یعنے اسکی روح ہے بیان کرتے ہیں اسکو ساتھ بہترین ناموں یعنے وصفوں اور لقبوں اسکے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اسکو ساتھ اسکے دنیا میں اسی طرح سوال وجواب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہنچتے ہیں اسکو آسمان دنیا تک یعنے پہلے تک پھر کھلواتے ہیں فرشتے دروازہ اسکے لیے پس کھولا جاتا ہے آسمان یعنے دروازہ

اسکا اُنکے لیے پس ساتھ ہوتے ہین اسکے ہر آسمان سے مقرب خدا کے کہ اس آسمان مین ہین اس آسمان تک کہ متصل ہے اسکے یہان تک کہ پہونچایا جاتا ہے
اسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل لکھو یعنے ثابت رکھو نامۂ اعمال بندے میرے کا علیین مین اور پھیر لیجاؤ اسکو طرف زمین کے یعنے
بدن اسکے کے کہ مدفون ہے زمین مین تا متعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال وجواب کے اسلیے کہ تحقیق مین نے زمین ہی سے
پیدا کیا ہے اُنکو یعنے بدنون بنی آدم کے کو اور اسمین پھر پھیجتا ہون اُنکو یعنے بدنون اور اروانون اُنکی کو اور اسی سے نکالون گا اُنکو دوسری بار
فرمایا حضرت نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اسکی اسکے بدن مین پھر آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے یعنے منکر نکیر پس بٹھلاتے ہین اسکو پھر
کہتے ہین اسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہین اسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہین
اسکو کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہے وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہین فرشتے
اسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنے رسول ہونا اُنکا پس کہتا ہے پڑھی مین نے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ اسکے اور سچ جانا مین نے
یعنے دل سے پس اُس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے یعنے زبانی اللہ تعالے کے یہ کہ سچا ہے بندہ
میرا پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اسکو لباس بہشت کے اور کھول دو اسکے لیے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت نے
پس آتی ہے اسکو ہوا اسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہے اسکے لیے قبر اسکی مین بقدر پہونچنے نگاہ اسکی کے ف اور ایک روایت مین
آیا ہے کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہون اور
اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اسمین نامۂ اعمال نیکون کے رہتے ہین اور کون ہے یہ
شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہے نبی تیرا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہے مولانا رح

قَالَ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ
تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ
حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرت نے اور آتا ہے اسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار پس کہتا ہے خوشوقت ہو ساتھ
اس چیز کے کہ خوش کرے تجھکو یعنے وہ نعمتین تیرے لیے مہیا ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین یہ وہ دن ہے کہ وعدہ
دیا جاتا تھا تو یعنے دنیا مین پس کہتا ہے میت اسکو کون ہے تو پس چہرہ تیرا کامل ہے حسن وجمال مین لاتا ہے بھلائی کو اور خوشخبری دیتا ہے
اسکی پس کہتا ہے وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہے میت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت
اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل ومال اپنے کے ف مراد اہل سے حورعین اور خادم ہین اور مال سے محل اور
باغ جنت کے اور اونچی نہرین وغیرہا کی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مؤمن ہین اور مال سے حور وقصور وغیرہ ہیع قَالَ وَإِنَّ
الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ
فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلَى
سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهُ
فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ
بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ

یستوی بہا فی الدنیا حتی ینتہی بہا الی السماء الدنیا فیستفتح لہ فلا یفتح لہ ثم قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط فیقول اللہ عز وجل اکتبوا کتابہ فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا ثم قرا ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق فتعاد روحہ فی جسدہ ویاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فیقولان لہ ما دینک فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فیقولان لہ ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فینادی منادٍ من السماء ان کذب فافرشوہ من النار وافتحوا لہ بابا الی النار فیاتیہ من حرہا وسمومہا ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ اضلاعہ۔ فرمایا حضرتؐ نے اور تحقیق بندہ کافر جبکہ وقت کہ ہوتا ہی چلنے منقطع ہونے کے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے اوترتے ہین اسکی طرف آسمان سے فرشتے لیجانے عذاب کے ساتھ سیاہی ساتھ اسکے ہوتے ہین ٹاٹ پس بیٹھتے ہین روبرو اسکے جہان تک کہ پہونچے نگاہ پھر آتا ہی ملک الموت یہان تک کہ بیٹھتا ہی نزدیک سر اسکے کہے پس کہتا ہی اے جان خبیث نکل طرف عذاب اللہ کی طرف سے فرمایا حضرتؐ نے پس پراگندہ ہوتی ہی جان بیچ بدن کافر کے یعنی جھجکتی پھرتی ہی ناخوش رکھتی ہی نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہی آثار اسکے بخلاف روح مؤمن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہی خوشی سے بسبب دیکھنے انوار واثار کرم کے پس کھینچتا ہی ملک الموت اس روح کو یعنے نکالتا ہی ساتھ سختی اور زور کے جیسا کھینچا جاتا ہی آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے اس صوف مین سے کچھ اسکو لگا آتا ہی یعنے اسی طرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہی انتہا اور رگون سے ساتھ سختی اور قوت کے تو ایسا حال ہوتا ہی کہ جیسے کہ اسکے ساتھ نکل آیا رگون مین سے کچھ پس لیتا ہی ملک الموت اسکو پس جب لیتا ہی اسکو نہین چھوڑتے فرشتے روح کو اسکے ہاتھ مین قدر جھپکنے آنکھ کے یہان تک کہ رکھتے ہین اسکو بیچ اون ٹاٹون کے اور پھیلتی ہی اس روح سے نہایت بوی بدمانند بوی مردار کے کہ پائی جاوے روی زمین پر پس چڑھتے ہین اسکو پس نہین گذرتے ساتھ اسکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتے ہین فرشتے کون ہی یہ روح ناپاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہی ذکر کرتے ہین ساتھ بدترین صفون اسکے کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھ اسکے دنیا مین یہان تک کہ پہونچایا جاتا ہی اسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہی اسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہین کھولا جاتا واسطے اسکے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے سند کے لیے یہ آیت نہین کھولے جاتے واسطے کافرون کے دروازے آسمان کے یعنے کوئی دروازہ دروازون مین سے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنے جیسے یہ امر نہین ہوسکتا ہو دشوار ہو ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین بھی نہین ہوسکیگا محال ہی اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین پس فرماتا ہی اللہ عزوجل لکھو نامۂ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہ کا ہی نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہی پس پھینکی جاتی ہی روح اسکی پھینکنے کر پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا آسمان سے منہ کے بل یعنے بلندی ایمان وتوحید سے پستی کفر وشرک مین پڑا پس اوچک لیتے ہین اسکو پرندے یعنے ہلاک ہوتا ہی یا پھینک دیتی ہی اسکو باد بیچ مکان دور کے یعنے دور ہوتا ہی رحمت خدا سے پس پھر ڈالی جاتی ہی روح اسکی بدن اسکے مین اور آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین واسطے اسکے کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اسکو کون ہی یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان کی طرف سے یہ جھوٹا ہی پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھولو اسکے لیے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہی اسکو گرمی اسکی اور لو اور گرم اسکی اور تنگ کی جاتی ہی

اسپر قبر اسکی سیان تک کہ ملکر اوسمرا اودھر نکل آتی ہین فبرمین سلیان اسکی ف سجین ایک جگہ ہو گمراہو دوزخ مین ساتوین زمین کے نیچے اسمین نامۂ اعمال دوزخیون کے رکھے جاتے ہین اور اسمین اشارہ ہو اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہو اور بیچ مکان دور کے اسمین اشارہ ہو اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے اسکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قریب سے اور یہ آیۃ یعنے دوسری سند ہو نری اس قول حضرتؐ کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہ کہ بیان ہو حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہو کہ متحیر بولتا ہو اور قبر کافرون کو تو سطح بھیچتی ہو جیسے کہ مذکور ہوا اور بعض مؤمنون کے لیے بلکہ اکابر موحد کے لیے یعنے اولیاء اللہ کے لیے ضغطۂ قبر کا یعنے بھینچنا یون ہوتا ہو کہ زمین ملتی ہو جیسے ماں اشتیاق والی اپنے بچے کو گلے لگاتی ہو ع وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہو اسکے پاس ایک شخص بدشکل بُرے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہو خوشوقت ہو تو اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہ وہ دن ہو جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہو مردہ کون ہو تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہو لاتا ہو برائی پس کہتا ہو مین ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہو مردہ ای پروردگار میرے نہ قایم کر تو قیامت کو وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوُهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ يَعْرُجَ بِرُوحِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْغَرْقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ لَا يَعْرُجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور بیچ ایک روایت کے مانند اسکے اور زیادہ ہو اسمین جو وقت کہ نکلتی ہو روح مومن کی رحمت بھیجتا ہو اسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہو اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہو اور کھولے جاتے ہین اسکے لیے دروازے آسمان کے اور نہین کوئی دروازے والے یعنے ہر آسمان کے دروازے والے مگر کہ وہ دعا مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ چڑھائی جاوے روح اسکی انکی طرف سے یعنے تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھ چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہو جان اسکی یعنے کافر کی ساتھ رگون کے پس لعنت کرتے ہین اسکو سب فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنے آسمان دنیا مین اور بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والے یعنے آسمان دنیا کے دروازون مین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ نہ چڑھائی جاوے روح اسکی ہماری طرف سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ رگون کے یہ اشارہ ہو اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہو جان اسکی اور سبب کھینچکر نکالتے ہین اسکو اور کمال التعلق ہوتا ہو اسکو بدن کے ساتھ ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكِ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعَلَّقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهُوَ ذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہو عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کے موت آئی انکے پاس بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا ای ابا عبد الرحمن کہ کیفیت ہو کعب کی اگر ملے تو یعنے بعد مرنے کے فلانے سے پس کہہ اسکو میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشے اللہ تجکو ای ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے ای ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کھاوینگی میوے درختون بہشت کے سے

کہا ہان کہا ام بشر نے پس وہ ہو یعنے یہ وہ فضل و کرامت ہو کہ امید رکھی جاتی ہو تیرے لیے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ف عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹی تھین انھون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانے کو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اس سے ظاہر یہ ہو کہ نام لیا ہو اسنے براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا نہیں تجکو اللہ یہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے ہین کہ کہنی نہ چاہیے تھی یعنے کیا کہتی ہو تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہ وہان کسی کو پہچانین اور سلام و پیام کسی کا پہونچائین یعنے مین اپنے ہی حالمین گرفتار ہون گا کہ اپنی بھی خبر نہونگی چہ جاے خبر اورون کی اور اسی طرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگے حاصل یہ کہ وہان کون آپ مین ہوگا کہ کسی کو سلام پہونچاوے اور وہ پھر جواب دیوے آگے اس عذر کا جواب دیا ام بشر نے کہ تو انھین سے نہین ہو کہ گرفتار ہونگے بلکہ تو مومنون مین سے ہو کہ جن کے حق مین حضرت نے ایسا اور ایسا فرمایا ہو یعنے نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہو کہ ارواح مومنون کی بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین اور کھاوینگی میوے وہان کے اور پیوینگی پانی وہان کے اور جگہ بگیرینگی سونے کی قندیلون کے بیچ عرش کے بیچ ح وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہو عبد الرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے نہین کہ روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کھاتی ہو بیچ درختون بہشت کے یہان تک کہ پھر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اسکے کے اسدن کہ اٹھاویگا اسکو یعنے قیامت کو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ف اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اشکار تبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہ کہ روح کو جانور کے بدن کے ساتھ ایسا تعلق نہین ہوتا ہو کہ جیسا اس بدن کے ساتھ ہوتا ہو اور تصرف اسمین کرتی ہو بلکہ ایسا ہوتا ہو کہ جیسے جواہر صندوق مین کھدیتے ہین احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اسکی تعظیم و تکریم ہی ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ یہ بات خاص شہدا کے لیے ہو اور بعضے کہتے ہین دفنون کے لیے ہو ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہو ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اِقْرَاْ عَلَىَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہو محمد بن منکدر سے کہ کہا گیا مین جابر بن عبد اللہ کے پاس اور وہ تھے قریب مرنے کے پس کہا مین نے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ

باب ہو بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اسکے کے ف یعنے اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہو سب علما کے نزدیک یعنے اگر بعضے نہلا دینگے سب کے ذمہ سے فرضیت اوترا دیگی والا سب گنہگار ہونگے اور اختلاف ہو اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہو یا نہین ظاہر یہ ہو کہ شرط ہو کہا یہ شیخ ابن ہمام نے ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہو ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا اسنے ہمارے پاس رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تین بیٹی اُنکی کو یعنے حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ اُنکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنے اگر احتیاج ہو اُسکی ساتھ پانی کے اور بیچے بیری کے یعنے پانی مین بیچے جوش کرو اور اس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہی اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنے اُنکو پس ڈالا طرف ہمارے حضرت نے تہبند اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو اُسکے اس تہ بند کو یعنے کفن کے نیچے رکھ دو اسطرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت مین ہی کہ غسل دو اُسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اُسکے دائین طرف سے اور اعضا وضو اُسکے سے اور کہا ام عطیہؓ نے پس گوندھین ہمنے بالوں اُنکی کی تین چوٹیان پھر ڈالا ہمنے اُنکو اُنکے پیچھے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف لفظ اَوْ کا اسمین ترتیب کے لیے ہی نہ تخییر کے لیے اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل مین تو مستحب ہی تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین مستحب ہی پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہین آیا اگر زیادتی کرین اُسپر تو مکروہ ہی کذا ذکر القاضی وابن ملک وغیرہما اولی یہ ہی کہ دو بار تو بیری کے پتون کے پانی سے نہلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد مین ہی ابن سیرین سے کہ اُنھون نے غسل سیکھا تھا ام عطیہؓ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتون سے دو بار اور تیسری بار ساتھ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہ ہی اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملاوے چنانچہ معمول یہی کہتے ہین اور کوئی کہتے ہین کہ کافور حنوط مین یعنے میت کی خوشبو مین ڈالے اور بعد نہلانے اور خشک کرنے بدن کے بدن کو لگا دے اور لکھا ہی علمانے کہ اگر کافور نہ ہاتھ لگے تو مشک قائم مقام اُسکے ہوتا ہی اور بیری کے پتون سے میل خوب دور ہوتا ہی اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتے ہین اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہبند حضرتؐ نے صاحبزادے کے لیے عنایت کیا تا برکت اُسکی اُنکو پہونچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی برکت ڈونڈھنی ساتھ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسے کہ پہلے موت کے ہی لیکن یہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑون سے زیادہ نہوا اور شروع کرو اُسکے دائین طرف سے یعنے دائین ہاتھ اور پہلو اور پاؤن سے ابتدا کرو اور واو مواضع الوضوء مین مطلق جمع کے لیے ہی پس اعضا وضو کے پہلے دھونے چاہیین پھر اور اعضا اور مراد اعضاء وضو سے وہ ہین کہ جنکا دھونا فرض ہی پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہی اور مستحب کہا ہی بعضے علمانے یہ کہ نہلانے والا اُنگلی پر کپڑا لپیٹے اور ملے اُس سے دانتون کو اور تالو کو اور دونون کلون کو اندر سے اور نتھنون کو اور اسپر عمل ہی لوگون کا اب اور مختار یہ ہی کہ مسح کرے سر پر اور پاؤن بعد غسل کے نہ دھوئے جاوین بلکہ پہلے جب اور اعضا وضو کے دھووے پاؤن بھی دھووے اور نہ دھووے پہلے ہاتھ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اسلیے کہ جنبی ہاتھ پاک کرتا ہی اور اعضا دھونے کے لیے اور میت نہلایا جاتا ہی اور کے ہاتھ سے اُسکے ہاتھون کے دھونے کی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بال عورت کے کھلے ہی رہنے دی گوندھے نہین ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گیے تین کپڑون سفید یمن کے اور سحول کے بنے ہوئے روئی کے نہ تھا اُنمین کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اور نہ تھا اُنمین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکے یہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرتؐ کے کفن مین نہ تھے اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑون مین نہ تھے بلکہ سوائے تین کپڑون کے تھے اس صورت مین لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ نہ تھے حضرتؐ کے کفن کے مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہی اختلاف علما کا اُنمین

کہ آیا مستحب ہے یہ کہ ہون کفن مین قمیص وعمامہ یا نہ ہون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے کہ تین لفافہ ہون نہون انمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنفیہ نے کہ تین کپڑے ہون ازار یعنے لنگی اور قمیص یعنے کفنی اور لفافہ یعنے لپیٹ کی چادر پس حدیث مین جو لفظ قمیص کی ہے وہ تاکین یہ تاویل کرتے ہین کہ سیا ہوا قمیص تھا بغیر سیا تھا جسکو یہان کفنی کہتے ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کی طرف اور سحول نام ایک بستی کا ہے یمن مین ۱۲ ح ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمھارا اپنے بھائی کو پس چاہیے کہ اچھا دے کفن اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف روایت کی ابن عدی نے کہ اچھے دو کفن موتا اپنے کو اسلیے کہ وہ ملاقات کرتے ہین آپسمین قبرون اپنی مین اور کفن اچھا یہ ہے کہ پورا ہو اور لطیف وسفید ہو بغیر اسراف کے پس اچھے سے یہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف والے کفن دیتے ہین ازراہ ناموری اور تکبر کے کہ وہ اشد حرام ہے اور نیا کپڑا اور دھویا ہوا دونون برابر ہین ہمین اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفون نے جو اختیار کیا ہے کہ کپڑے بہت بھاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرع مین منع ہے واسطے ضائع ہونے مال کے ۱۲ ح ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گر دی توڑی اسکی اونٹنی اسکی نے اور وہ تھا محرم یعنے حج کی نیت کیے ہوے پس مر گیا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو ساتھ پانی اور بیری کے اور کفناؤ اسکو دو کپڑون اسکے مین اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اسکا سر پس تحقیق وہ اٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی اسی کے لباس مین بطور لباس محرمون کے دے اور خوشبو نہ لگاوے چنانچہ مذہب شافعی واحمد یہی ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے کہ اس محرم کو دو کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تھا کہ وہ سوا ان کپڑون کے اور کپڑا نہ رکھتا تھا اور خوشبو لگانے اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اسی کے لیے تھا نہ سبکے لیے واللہ علم ۱۲ وسنذکر حدیث خباب قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب انشاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ سر اسکا یہ ہے قتل مصعب بن عمیر ہے باب جامع مناقب کے اگر چاہیے اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

صاد دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ مَوْتَاكُمْ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہتر ہین کپڑون تمھارے مین اور کفناؤ سفید کپڑون مین اپنے مردون کو اور بہتر ہے سرمہ تمھارے مین اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہے بالون کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو نقل کی یہ احمد وابوداؤد وترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ موتاکم تک ف کفناؤ سفید کپڑون مین یہ امر استحباب کے لیے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اولیٰ سفید ہے اور ذرنا اقمہ نہین ہے یعنے چادر یمن کا اور کتان کا واسطے کفن مردون کے اور جائز ہے عورتون کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور رنگین کہ جسکو چوچیز زندگی مین پہننی جائز تھی کفن مین بھی اسکا لیجانا جائز ہے اور اثمد کہتے ہین اسے سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتے ہین اور افضل یہ ہے کہ اسکو سوتے وقت لگاوے اسلیے اتباع حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے ح ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهُ يُسْلَبُ

سَلْبًا سَرِیْعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن میں پس تحقیق وہ چھینا جانا ہے چھینا جلد نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جلدی پرانا اور خراب ہو جاتا ہے پس کیا حاجت ہے فضیل اور بیجا ری قیمت کی غرضکہ منع ہے اسراف کرنا کفن میں اور مستحب ہے خوب ہوا وسط کے درجہ کا ہے ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَہَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَیِّتُ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ جب آئی انکو موت منگوائے نئے کپڑے پھر پہنا انکو پھر کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اٹھایا جاتا ہے ان کپڑوں میں کہ مرتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ابوسعید نے جو کپڑے پہنے واسطے عمل کرنے کی اس حدیث پر پہنے اور مراد اس سے ظاہر معنی اسکے ہیں کہ مردہ کپڑوں میں اٹھے گا لیکن یہ ہے مشکل اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ اٹھیں گے لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤں پس معنی اسکے علماء نے یہ لکھے ہیں کہ مراد کپڑوں سے حدیث میں وہ اعمال ہیں کہ مرتا ہے اُنپر آدمی عرب اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہیں اسلیے کہ جیسے کہ کپڑے بدن سے لگے رہتے ہیں ویسے ہی عمل بھی متعلق بدن سے ہوتے ہیں چنانچہ تاویل آیۃ ثیابک فطہر کی بھی بعضوں نے یہ کی ہے کہ اعمال اپنے پس درست کر اور ابوسعید نے جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستھرائی اور طہارت کے پہنے تھے اسوقت میں اتفاقاً یہ حدیث بھی حضرت کی انکو یاد آگئی بیان کردی نہ یہ کہ نئے کپڑے پہننے کی سند کے لیے بیان کی اور یا یہ کہ قبروں سے اٹھیں گے کپڑے پہنے ہوئے اور مشہور ننگے ہونگے ۱۲ ع وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ اللِّفْنِ الْحُلَّۃُ وَخَیْرُ الْاَضْحِیَۃِ الْکَبْشُ اَقْرَنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہتر میں کفن حلہ ہے اور بہتر میں قربانی دنبہ سینگوں والا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے ف حلہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں کہ لنگی اور چادر ہو اور قمیص یعنے کفنی کے اور یہ کفن سنت ہے یا یہ کہ بدوں قمیص کی مراد ہوں اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا کرے بلکہ دو کپڑے بہتر ہیں کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہیں اور اگر تین دین سنت اور مرتبہ کمال کا ہے اور دنبہ سینگوں کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہے اسلیے اسکو بہتر فرمایا ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْتَلَ اُحُدٍ اَنْ یُّنْزَعَ عَنْہُمُ الْحَدِیْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ یُّدْفَنُوْا بِدِمَائِہِمْ وَثِیَابِہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق شہداء احد کے یہ کہ اوتارا جاوے انسے لوہا یعنے زرہیں اور ہتیار اور چمڑے یعنے پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوئیں خون کی اور یہ کہ دفن کیجاویں خون سمیت اور کپڑوں سمیت یعنے جو کپڑے کہ خون میں بھرے ہوں نقل کی یہ ابوداؤد وابن ماجہ نے ف امام شافعی کے نزدیک غسل کرے شہید کے لیے اور نہ نماز اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک غسل نہیں لیکن نماز ہے ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِیَ بِطَعَامٍ وَکَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَھُوَ خَیْرٌ مِنِّیْ کُفِّنَ فِیْ بُرْدَۃٍ اِنْ غُطِّیَ رَاْسُہٗ بَدَتْ رِجْلَاہُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاہُ بَدَا رَاْسُہٗ وَاُرَاہُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَۃُ وَھُوَ خَیْرٌ مِنِّیْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اَعْطَیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اَعْطَیْنَا وَلَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ عبدالرحمن صحابی کے پاس لائے کھانا یعنے وقت افطار کے اور وہ تھے روزے سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھ سے کفنائے گئے ایک چادر میں اگر ڈھانکا جاتا تھا سر انکا کھل جاتے تھے پاؤں انکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤں کھل جاتا تھا سر انکا یعنے پھر سر ڈھانکے یا اور پاؤں

اذخر رکھ دی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ یہ بھی کہا اور مارے گئے حمزہؓ اور وہ تھے بہتر مجھسے یعنے اُنکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسے کہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے دنیا اسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہین ہم یہ کہ ہووے ثواب نیکیون ہماری کا جلدی تیار واسطے ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنے بسبب اسی ڈر کے جو مذکور ہوا یہان تک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہ بخاری مین ف عبدالرحمن عشرہ مبشرہ سے ہین اور صعب بڑے جلیل القدر اور فضلای صحابہ اور اہل بدر سے ہین اور احد مین شہید ہوئے اور حالت کفر مین بڑی فراغت والے تھے جب مسلمان ہوئے نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایکبار یہ حضرتؐ پاس حاضر ہوئے لتمسہ کرین باندھے ہوے فرمایا حضرتؐ نے صحابہ کو کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نے دل اُسکا ساتھ ایمان کے دیکھا مین نے اسکو مکہ مین کہ مان باپ اسکے اسکو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور دیکھا مینے کہ دو سو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا و رسولؐ کی مین اپنے تئین اس حال کو پہونچایا اور حضرت حمزہؓ عن ابی طلب چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرتؐ نے اُنکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہدا احد سے ہین اور ڈرتے ہین ہم یعنے رہتے ہین اس سے کہ داخل ہوجاوین اُن لوگون مین کہ جنکے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہی دنیا کا جلدی دیتے ہین ہم واسطے اُسکے دنیا مین وہ چیز کہ چاہتے ہین ہم واسطے اُسکے کہ چاہتے ہین ہم پھر گردانتے ہین ہم اُسکے لیے دوزخ داخل ہوگا اُسمین بُرائی کیا گیا راندہ ہوا از بسکہ اُنپر خوف غالب تھا یہ خیال آیا کہ مبادا اُنمین داخل ہوجاؤن والا معنی آیت کے یہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوائے اسکے کچھ اسپر انعام کرتے ہین دنیا مین جو کچھ کہ چاہتے ہین ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہی واسطے اُسکے کہ چاہتے ہین نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہ کہ یہ آیت ہیچ حق بڑے طالب دنیا وغیرہ کے فرمائی ہی عبدالرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ بسبب اس فراغت کے ہم بھی کہین اُنھین مین نہون اور چھوڑ دیا کھانا باوجود شدۃ احتیاج کے کہ روزے سے تھے اسلیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہی باز رکھتا ہی مائل ہونے سے طرف لذتون کے اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کے جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہی ع ح ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر مین پھر حکم فرمایا اُسکے نکالنے کے لیے یعنے قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اُسکو حضرتؐ نے اپنے گھٹنون پر پس ڈالا مُنھ اُسکے مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابرؓ نے اور تھا عبداللہ بن ابی پہنایا تھا عباس کو کرتا نقل کی یہ بخاری و مسلم ف عبداللہ بن ابی رئیس تھا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کے تھے رو در بدر کے بندی کر لائے تھے تو وہ تنگ تھے اور پیراہن کسی کا اُنکے ٹھیک نہ آتا تھا بسبب دراز قد ہونے اُنکے کے عبداللہ بن ابی نے کہ یہ بھی دراز قد تھا کرتا اپنا اُنکو پہنایا پس حضرتؐ نے کرتا اپنا اُسکو پہنایا اسی کرتے کے بدلا اوتارنیکے لیے تا منافق کا احسان اُنپر نہ رہجاوے اور اسمین ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ قرآن مجید مین اللہ تعالے نے فرمایا ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنے دعا نکر کسی منافقون مین سے کہ مرگیا ہی اور مت کھڑا ہو اُسکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرت عبداللہ کی گور پر تشریف لے گئے اور کرتا پہنایا اور آب دہن اُسکے مُنھ مین ڈالا جواب اسکا علمانے یہ لکھا ہی کہ یہ واقعہ پہلے اُترنے آیت کے تھا اور حضرتؐ کو غرض اس سے بدلا اُتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا و التالیف

اور خاطر داری اسکے بیٹے کی کہ وہ مؤمن متقی پاک نفاق سے اور بہت سے اسکے جواب لکھے ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھ لے ح ف
جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کردے اسطرح کہ چت لٹا دے اور پاؤن قبلہ کی طرف کرے اور سر اونچا کردے تا قبلہ رخ ہوجاوے اور تلقین کرے
شہادت یعنے اسکے پاس پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جب مرے تو باندھ دے کلا اسکا تا منھ بند ہوجاوے اور کوئی جانور
منھ مین نہ گھس جاوے اور بند کردے آنکھین اسکی اور مستحب ہی جلدی دفن کرنا اسکو اور جب ارادہ کرین نہلانے کا تو تختہ کو دھونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اسپر
اسکو لٹا دے اور کپڑے اوتارے اور ستر اسکا ڈھانک دے ایک کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کروا دے بغیر کلی اور ناک
مین پانی دینے کے اور نہلا دے ایسے پانی سے کہ جوش کی ہوون اسمین بیری کی پتی یا اشنان اگر بہم پہونچین والا خالص پانی سے اور دھووے
سر اور ڈاڑھی اسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دھووے اور لٹا دے پہلے بائین کروٹ پھر نہلا دے یہان تک کہ پہونچے
پانی اس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہی پھر دائین کروٹ لٹا کر نہلا دے اسی طرح سے کہ پانی بائین کروٹ تک پہونچے پھر بٹھا دے مردے کو اور ملے
پیٹ اسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دھو ڈالے اور پھر کر غسل اور وضو نکروا دے اور پونچھے اسکے بدن کو کپڑے سے اور لگا دے حنوط
یعنے خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑھی کو اور کافور اعضا کو لگا دے کہ سجدے مین زمین کو لگتے ہین یعنے پیشانی وغیرہ اور کنگھی نکرے بالون اور
ڈاڑھی کو اور نہ کترے ناخون اور بال اسکے اور نہ ختنہ کرے جسکا ختنہ نہوا ہو پھر کفنا دے اور کفن مسنون مردے کے لیے یہ ہی کہ کفنی ہو مونڈھون تے قدم
تک ازار اور لفافہ یعنے دو چادرین سر سے قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہ ہی کہ کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور
سینہ بند اور اوڑھنی لنبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لنبا اور چوڑا کہ اسکا بغلون کے نیچے سے گھٹنے تک اور
باقی تین کپڑے ویسے ہی ہون جیسے مردے کے کفن مین مذکور ہوے پس جو کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے اسنے ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا
ازار اور اوڑھنی اور لفافہ اور ضرورت کے وقت ایک بھی کپڑا کافی ہی اور نہ اقتصار کرے ایک پر بلا ضرورت اور دھونی دے کفن کو خوشبوئی
کی طاق پہلے پہنانے کے اور کفناوے یون کہ اول لفافہ یعنے پوٹ کی چادر پھیلاوے پھر اسپر ازار یعنے اندر کی چادر پھر کفنی پہنا کر ازار پر لٹاوے
اور ہاتھ دونون طرف پھیلا دے سینہ پر نہ رکھے پھر لپیٹے ازار بائین طرف اسکی سے پھر دائین طرف سے پھر لفافہ یون ہین لپیٹے اور عورت کو
پہنا دے کفنی اور اسکے بالون کو دو حصے کر کر اسکے سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑھنی اوڑھا دے پھر ازار لپیٹے پھر لفافہ پھر سینہ بند سب کے
اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤن کی طرف سے کفن باندھ دیا جاوے اگر خوف ہو کھل جانیکا ملتقی الابحر اور بحر شرح ملتقی اور چلپی **باب المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا** باب ہی بیچ بیان چلنے کے ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑھنے اسکی کے ف جنازے کے ساتھ
پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہی اور سوار کو چاہیے کہ جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ کو آگے بھی
چلنا روا ہی اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہی اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہی یعنے اگر بعض پڑھ لینگے سبکے ذمہ سے فرضیت ساقط
ہوجائیگی والا سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اسکی اور نہ رکھنا جنازے کا آگے مصلی کے پس اس قید
سے جائز نہین ہی غائب پر اور نہ اسپر کہ جانور کی پیٹھ پر ہو یا لوگون کے کندھون پر اور نہ اسپر کہ مصلی کی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہو
اور اگر بغیر نہلائے دفن کر دیا جائے اور ممکن نہو باہر نکالنا اسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہوجاتی ہی شرط طہارت کی اور نماز ادا
کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دین اور نماز پڑھین اور اگر نا واقفیت سے بغیر غسل کے نماز پڑھی اور بعد
قبر کھودنے کے نکال کر غسل دیا پھر کر پڑھین نماز نہج **الافضل الاول فضل** پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہو جنازہ یعنے میت نیک پس بھلائی ہو یعنے بھلائی ہو اسکے لیے پہونچاؤ اسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہو غیر اسکے پس بد ہو رکھو اسکو اپنی گردنوں سے نقل کی بخاری و مسلم نے ف جلدی کرو ساتھ جنازے کے یعنے جنازہ دفن کے لیے لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہیں مراد ہے بیچ کی چال چلے کہ جلد جلد قدم اٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل یہ کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنے اگر ہے حال اس میت کا اچھا پس جلدی لے چلو اسکو تاکہ پہونچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اسکا برا ہے تو بھی جلدی لیچلو تاکہ پھینکو برے کو اپنی گردنوں سے ع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاہلہا یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیء الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ پس اٹھاتے ہیں اسکو لوگ اپنی گردنوں پر پس اگر ہوتا ہے نیک بخت کہتا ہے جلدی لیچلو مجھکو یعنے طرف منزل میری کے اور اگر ہوتا ہے بدبخت کہتا ہے اپنے لوگوں کو ہائے مصیبت کہاں لیجاتے ہو اسکو یعنے مجھکو سنتی ہے آواز اسکی ہر چیز سوائے آدمی کے اور اگر سنے آدمی البتہ مرجاوے یا بیہوش ہو جاوے ف مؤمن جلدی چلنے کو کہتا ہے اسلیے کہ نعمتیں جنت کی دیکھتا ہے اور بدبخت بسبب دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہے اور میت کلام حقیقی کرتا ہے اگرچہ روح نکل جاتی ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے اسپر یہ ایسا ہی ہے جیسے قبر میں زندہ کیا جاتا ہے سوال کے لیے ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعہا فلا یقعد حتی توضع متفق علیہ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پس کھڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتھ ہو اسکے یعنے بعد نماز کے پس نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جاوے جنازہ یعنے لوگوں کے کندھوں سے زمین پر رکھا جاوے یا قبر میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنے جب جنازہ گھر میں سے نکلے تو دیکھکر کھڑے ہو جاؤ واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اسکے کے یا بسبب ہول موت کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ اسوقت بے پروا نہونا چاہیے بلکہ بیقرار ہو کر اور دوڑ کر اٹھ کھڑا رہے اور جب تک رکھا نہ جاوے زمین پر بیٹھے نہیں بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جب ارادہ کرے جنازے کے ساتھ جانیکا تو اٹھ کھڑے رہنا مکروہ ہے اکثروں کے نزدیک اور بعضوں نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہے چاہے بیٹھا رہے اور بعضوں نے کہا دونوں مستحب ہیں اور کہا جمہور نے کہ یہ حدیثیں منسوخ ہیں ساتھ حدیث حضرت علیؓ کے کہ آگے آتی ہے ع وعن جابر قال مرت جنازۃ فقام لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انہا یہودیۃ فقال ان للموت فزعا فاذا رایتم الجنازۃ فقوموا متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اٹھ کھڑے ہوئے اسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ اسکے پس کہا ہم نے اے رسول خدا کے یہ ہے جنازہ یہودیہ کا یعنے نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کے لیے اٹھیں پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق موت ہے گھبراہٹ اور ڈر کی ہے پس جب دیکھو جنازہ اٹھ کھڑے ہو یعنے اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعن علیؓ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازۃ رواہ مسلم وفی روایۃ لہما ولابی داؤد قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا دیکھا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم

یعنے بیچ دیکھنے جنازے کے نقل کی یہ مسلم نے اوپر روایت مالک کے اور ابی داؤد کے یہ ہو کہ کھڑے ہوے جنازے کے لیے پھر بیٹھے پیچھے اسکے ف پہلی روایت کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ کھڑے ہوے حضرتؐ جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوے اور جب گذر گیا اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرتؐ اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہو گیے پھر بیٹھے رہتے اور نہ اُٹھتے پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہو جانا سا فعل اخیر کے لیے یہ حکم پہلے تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونون معنے ہین اور دوسرے معنے ظاہر ہین ۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازے مسلمان کے بسبب لانے ایمان کے یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے ساتھ اسکے یہان تک کہ نماز پڑھے اسپر اور فراغت پاوے دفن اسکے سے پس تحقیق وہ پھرتا ہی اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند احد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر پھر پھر جاوے پہلے دفن اسکے سے پس وہ پھرتا ہی ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصہ کو اور یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہی یعنے ڈھیر بڑا ۳ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ خَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچائی خبر نجاشی کے مرنے کی لوگون کو جسدن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی ساتھ اُنکے اور تکبیر کہین چار نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرتؐ نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول دین اسلام پر تھا پھر ایمان لایا حضرتؐ پر اور صحابہؓ جو ہجرت کر کر وہان گئے تو خوب خدمت گذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرتؐ نے وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑھی اسکے جنازے کی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت مین اسلیے کہ فرمایا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد مین نہ پس نہین ثواب واسطے اسکے اور کہا ابن ہمام نے کہ خلاصہ مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی نماز برابر ہی کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انتہی اور بعضون نے کہا کہ نہین مکروہ ہی جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضون نے کہا ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور بعضون نے کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہ نکالتے ہین کہ نماز جنازے کی غائب پر جایز ہی اور حنیفہ کے نزدیک نہین جایز وہ کہتے ہین کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرتؐ کے آگیا ہو اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حائل تھے ہٹا دیے ہون اور حضرتؐ کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہ خصوصیت حضرتؐ کی ہوئی اور کونہین درست چنانچہ منقول ہی حضرت ابن عباسؓ سے بغیر اسناد کے کہ کہا ابن عباسؓ نے کہ کھولا گیا سریر یعنے جنازہ نجاشی کا یہان تک کہ دیکھا اسکو اور نماز پڑھی اسپر بخ ۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ كَانَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُكَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاَنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتے ہمارے جنازون پر چار اور اُنھون نے تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہمنے اُنسے کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تھے آج پانچ کیون کہین پس کہا اُنھون نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتے نقل کی یہ مسلم نے ف پانچ تکبیرین کہتے یعنے کبھی کبھی یا ابتدا مین

اجمع

اجماع ہے سب علماء کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ بھی منقول ہین لیکن لکھا علماء نے کہ اخر الامر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوائے چار کے جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کے قائل نہون تو کچھ ضرر اجماع مین نہین آتا ہے ۱۲ **وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ** قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف تابعی سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابن عباس کے جنازہ پر پس پڑھی سورۂ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولیٰ کے اور کہا پڑھی مین نے سورۂ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ سنت ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا امام ابوحنیفہ نے کہ مراد سنت سے یہ ہے کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب ہین انتہی یعنے فاتحہ اگر پڑھی جاوے مکان ثنا کے تو قائم ہوتی ہے مقام سنت کے اور کما ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۂ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کے اور ہین ثابت ہوا صفت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور موطا مین ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازے مین انتہی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہے پس مراد سنت سے انکے نزدیک یہ ہے کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین سے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی ہوئی ۱۲ **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ** قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلِ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی مین نے دعا پڑھنی حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر یعنے قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اسے یعنے تقصیرات اسکی اور بتر کر معافی اسکی یعنے بخت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے یعنے پاک کر گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سے جیسے کہ پاکیزہ کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر یعنے اس عالم مین بہتر گھر اسکی سے یعنے اس عالم مین اور اہل یعنے خادم بہتر اہل سے اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین یعنے ابتدا ہی اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنے متحیر ہونے سے فرشتون کے جواب مین اور عذاب آگ سے کہا عوف نے کہ جب مین نے یہ دعا حضرت سے اس میت کے لیے سنی تو رشک نے کیا مین یہان تک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوتا مین میت یعنے تو کہ حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے نقل کی یہ مسلم نے **ف** بی بی بہتر بی بی اسکی سے یعنے حوریں اور عورتون دنیا مین سے بھی پس نہ اشکال ہا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حورون سے بسبب نماز روزے اپنے کے جیسا کہ وارد ہوا ہے یہ حدیث مین اور فقہ مین لکھا ہے کہ مستحب ہے امام کا آہستہ پڑھنا اور حضرت کے کبھی کبھی پڑھنا تعلیم کے لیے اور یہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور بخاری نے لکھا ہے کہ دعائین جو میت کے لیے وارد ہوئی ہین ۱۲ سبون سے صحیح تر ہے ۱۲ **وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ** اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوْا الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نے داخل کرو اکو مسجد مین تاکہ نماز پڑھون مین اوپر پس انکا رکیا گیا یہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اوپر دونوں بیٹوں بیضار کے مسجد میں یعنے سہیل اور بھائی اُنکے کی نقل کی یہ مسلم نے ف نام سہیل کے بھائی کا سہل تھا اور بیضا اُنکی ماں کا نام ہے اور نماز جنازے کی مسجد میں پڑھنی نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے بموجب اس حدیث کے کہ اسمیں ذکر ہے انکار کا کہ حضرت عائشہؓ پر انکار کیا صحابہؓ نے اسواسطے کہ معمول نہ تھا حضرتؐ کا کہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھیں جنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہ مقرر تھی کہ وہاں نماز جنازہ پڑھتے اور ابو داؤد میں منع کی حدیث بھی موجود ہے مضمون اسکا یہ ہے کہ جو کوئی پڑھے نماز جنازے کی مسجد میں پس نہیں ثواب اسواسطے اُسکے اور حضرت عائشہؓ نے جو یہ حدیث ذکر کی کہ حضرتؐ نے نماز پڑھی تو یہ بسبب عذر کے تھا کہ مینہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت میں یہ صریح آیا ہے کہ حضرت معتکف تھے اسلیے مسجد میں پڑھی ع ع ۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جنازے ایک عورت کے کہ مر گئی تھی بیچ نفاس اپنے کے پس کھڑے ہوئے بیچ میں اُسکی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف شافعی کہتے ہیں کہ عورت کے کولہوں کے سامنے کھڑا ہووے نماز پڑھنے کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے پس یہ حدیث سند اُنکی ہے ع ع حق نماز عورتوں کے اور دوسری بات اور حدیث سے ثابت کی ہے اور ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ کھڑا ہووے سامنے سینہ کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہ حدیث منافی سینہ کے سامنے کھڑے ہونیکی نہیں اسلیے کہ سینہ وسط ہے یعنے درمیان میں بڑا ہے اعضا کے اسلیے کہ اوپر اُسکے سر اور ہاتھ ہیں اور نیچے اُسکے پیٹ اور پاؤں اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کے سامنے کھڑے ہوئے ہوں مائل طرف کولوں کے راوی نے بسبب نزدیک ہونے دونوں چیزوں کے آپسمیں گمان کیا کہ درمیان میں اُسکے سامنے کولوں کے کھڑے ہوئے اور شمنی نے کہا کہ روایت ہے ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ سے بھی کہ کھڑا ہووے امام عورت کے کولوں کے سامنے ع ع ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِي قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مرد اسمیں رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہے یہ عرض کیا صحابہؓ نے کہ آجکی رات فرمایا پس کیوں نہ خبر کی تم نے مجکو عرض کیا صحابہؓ نے کہ دفن کیا ہے اسکو بیچ اندھیری رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپکا پھر کھڑے ہوئے حضرتؐ پس صف باندھی ہمنے پیچھے حضرتؐ کے پس نماز پڑھی اُسپر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا ع ع ۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِي قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوَّةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِي عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک عورت تھی کالی جھاڑو دیتی تھی مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں یا تھا ایک جوان یعنے جھاڑو دیتا تھا پس نہ پایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہاں گیا عرض کی صحابہؓ نے کہ مر گیا یا مر گئی فرمایا پس کیوں نہ خبر کی مجکو یعنے تا نماز پڑھتا اُسکی کہا ابو ہریرہؓ نے پس گویا کہ صحابہؓ نے حقیر جانا حال اُس عورت کا یا اُس شخص کا یعنے یہ خیال کیا کہ یہ ایسے کے لیے حضرتؐ کو تکلیف دینی پس حقیقت میں بعظیم حضرتؐ کی منظور تھی پس فرمایا بتلا دو مجکو قبر اُسکی پس بتلائی اُنکو پس نماز پڑھی اُسپر پھر فرمایا تحقیق یہ قبریں بھری ہوتی ہیں تاریکیوں سے مردوں پر اور تحقیق اللہ تعالیٰ روشن کرتا ہے قبروں کو واسطے مردوں کو بسبب نماز میری کے اُنپر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے ف یا تھا ایک جوان یہ شک راوی ہے کہ عورت جھاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا

اور یہ قبریں مراد ہیں کسے وہ قبریں ہیں کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑھنا حضرت کا اور اختلاف ہے اسمیں کہ نماز پڑھنی قبر پر جائز ہے یا نہیں جمہور علما اسپر ہیں کہ مشروع ہے خواہ پہلے پڑھ چکے ہوں یا نہ پڑھ چکے ہوں اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر ہیں کہ اگر پہلے نہ پڑھ چکے ہوں تو درست ہے اور اگر پڑھ چکے ہوں تو نہیں درست لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک ایک شرط یہ ہے کہ اگر پھٹ نہ گیا ہو میت قبر میں تو درست ہے اور پھٹ گیا ہو تو نہیں درست بعضوں نے اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہے کہ تین دن سے کم کا ہو تو جانے کہ نہیں پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ حدیثوں میں جو نماز پڑھنا حضرت کا قبروں پر آیا ہے خصوصیات حضرت کے سے ہے کہ حضرت قبروں کے نورانی ہونے کے لیے پڑھتے تھے اور کو مطلق نہیں درست ع ح

وَعَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ اُمِّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَتِ الصَّلٰوۃُ وَالصِّیَامُ وَالصَّدَقَۃُ فَقَالَ بِاَیِّ ذٰلِکِ اَظُنُّ اَنَّ اَجْتَمَعَ لَھَا مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا النَّاسُ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ تَقُوْلُھُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْھَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَھُمُ اللّٰہُ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے کریب مولی ابن عباس سے کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سے یہ کہ مرا لگا بیٹا قدید میں یا عسفان میں کہ نام جگہوں کا ہے قریب مکے کے پس کہا ابن عباس نے اے کریب دیکھ کس قدر جمع ہوئی ہیں لوگ اسکی نماز کے لیے کہا کریب نے پھر نکلا میں پس نا گہاں لوگ بہت جمع ہو گئے تھے اسکے لیے پس خبر دی میں نے اسکو پھر کہا کیا کتنا ہے تو یعنے گمان کرتا ہے کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہاں کہا ابن عباس نے کہ نکالو جنازے کو پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس پڑھیں جنازے اسکے پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتے ہوں ساتھ اللہ کے کسی کو مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ شفاعت انکی میت کے حق میں نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَیِّتٍ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ اُمَّۃٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَۃً کُلُّھُمْ یَشْفَعُوْنَ لَہٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کوئی میت کہ نماز پڑھے اسپر ایک جماعت مسلمانوں سے کہ پہنچیں سو کو شفاعت کریں واسطے اسکے مگر کہ قبول کیجاتی ہے شفاعت انکی میت کے حق میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہلی حدیث میں چالیس آدمی فرمائے اور اسمیں سو ظاہر یہ ہے کہ اول سو کی جمع ہو پھر اللہ کی فضیلت اتری ہووے پھر از راہ فضل و کرم کے اپنے بندوں کے حال پر چالیس کے جمع ہونے کی بھی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہے کہ مراد دونوں عددوں سے کثرت ہووے نہ عدد خاص ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ ھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَہُ النَّارُ اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا گذرے صحابہ ایک جنازے پر پس ثنا کی اسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذرے ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ ثنا کی تم نے اسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اسکے لیے جنت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تم نے برائی کا پس واجب ہوئی اسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ مومن گواہ ہیں اللہ کی زمین میں **ف** واجب ہوئی جنت یعنے ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونے اس چیز کے کہ تعریف کی اسپر یا اگر مراد حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونے برائی کے کہ ذکر کی یا اگر مراد اس حالت پر اور کہا مظہر نے کہ یہ حکم عام نہیں ہر ہر شخص کے حق میں کہ گواہی دین اسکے حق میں ایک جماعت ساتھ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہے نہ پہلے کے لیے

اور نہ خوف ہی دوزخ کا دوسرے کے لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہونے جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہو انکو اللہ تعالیٰ نے اسپر اور کمانیں عرب کے کہ ذکر کرنا کسیکو ساتھ بھلائی اور برائی کے واجب نہیں کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہ علامت ہو انکے جنتی اور دوزخی ہونیکی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیک بختوں اور متقیوں کا ہو کہ وہ بغیر سماعت لغۃ اینہ کے کہتے ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہو والا اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کرے یا ایک نیک بخت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کے ہو یہ بات باعتبار اکثر کے قوانین کے اکثر آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالیٰ لوگون سے کہواتا ہی پس کہنا انکا علامت واقع مین ہونیکی ہی اور یہ معنی نہین ہین کہ جو کچھ کہین صحابہ اور مؤمن بیچ حق ایکشخص کے کہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہی تو یون ہین ہوتا ہی جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہی نہین ہوتا دوزخی بسبب کہنے انکے اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہی انکے کہنے سے جنتی نہین ہو جاتا کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ نہین جائز ہی کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دین اسکی لیے جماعت کثیر بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اسکے لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ بھلائی کے اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا اسکے لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ برائی کے ع بج ۔ **وعن** عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم شہد لہ اربعۃ بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلثۃ قال وثلثۃ قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسألہ عن الواحد رواہ البخاری اور روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دین واسطے اسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اللہ اسکو بہشت مین کہا ہمنے اور اگر تین شخص گواہی دین یعنے تو بھی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دین تو بھی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر دو گواہی دین فرمایا اور دو بھی بیچھ نہ پوچھا ہمنے اُنسے حال ایک کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** داخل کریگا جنت مین یعنے بسبب فضل اپنی کے اور بھلائی اسکی کے اور کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ بخش دیتا ہی اللہ تعالیٰ گناہ اسکے اور داخل کرتا ہی اسکو جنت مین واسطے سچ کرنے گمان مؤمنون کے بیچ ہونے اسکے کے صالح بنا چہ اسلیے کہا گیا ہی انتہ الخلق اقلام الحق یعنی زبانین خلق کی قلم حق کی ہین ع بج ۔ **وعن** عائشۃؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فانہم قد افضوا الی ما قدموا رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردون کو اسلیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ جزا اس چیز کے کہ آگے بھیجی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** نہ برا کہو یعنے لعن و طعن اور گالیان وغیرہ نہ دو مردون کو اگرچہ ہون فاجر و کافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقیناً معلوم ہو تو مضائقہ نہین مانند فرعون اور ابوجہل اور ابولہب کے اسلیے کہ جیسا انھون نے کیا اسکا بدلا پایا اگر نیک کار تھے ثواب ملا انکو برا کہنا نجا ہیے اور اگر بدکار تھے شاید کہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمھین اُنکے برا کہنے مین کیا فائدہ ع بج ۔ **وعن** جابرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول ایہم اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر لہ الی احدہما قدمہ فی اللحد وقال انا شہید علی ہؤلاء یوم القیامۃ وامر بدفنہم بدمائہم ولم یصل علیہم ولم یغسلوا رواہ البخاری اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے دو شخصون کو شہداء احد مین سے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون سے کو انمین سے زیادہ قرآن یاد ہی پس جب اشارہ کیا جاتا ہی واسطے حضرتؐ کے طرف ایکدے کے انمین سے آگے کرتے اسکو قبر مین یعنے جانب قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا طالب بقاری ہونیکے اور فرماتے کہ مین گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا مین مارے گیے ہین اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے انکی کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی انپر اور نہ نہلائے گئے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کپڑے کی وہان قلت تھی واسطے ضرورت کے ایک ایک کپڑے مین دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے معلوم ہوا شہداء کے لیے نہ غسل ہی نہ نماز بیچھ نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہی سب اماموں کا اور نماز نہ پڑھنے مین اختلاف ہی امام شافعی

کہتے ہیں کہ نہ پڑھے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ پڑھے سند انکی بہت حدیثیں ہیں ۱۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مَعْرُوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے اس پر اس وقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد حضرتؐ کے انقل کی یہ مسلم نے ف جاتے وقت سوار نہ ہوئے اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتے ہیں سوار ہونا مناسب نہیں اور پھرتے ہوئے سوار ہوئے پس اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ پھرتے ہوئے سوار ہونا مکروہ نہیں ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے اور آگے اسکے اور دائیں اسکے اور بائیں اسکے پاس پاس اسکے اور کچا بچا نماز پڑھی جاوے اس پر اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ اسکی کے ساتھ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہوں دونوں مسلمان نقل کی یہ ابوداؤد نے اور یہ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی ہے یوں ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جس طرف چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازے کی پڑھی جاوے اس پر اور مصابیح میں یہ روایت مغیرہ بن زیادہ سے ہے ف سوار چلے پیچھے جنازے کے یہ یا تو محمول ہے عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادے کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہے اور آگے چلنا افضل ہے شافعی کے نزدیک اور دائیں بائیں چلنا جائز ہے اور چاروں طرف چلنے میں افضل یہ ہے کہ پاس رہے تا مددگار رہے اٹھانے میں جنازے کے اور کچا بچا جو نکل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک نماز جیسے پیر پر پھنی آتی ہے کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونے کے مانند آواز کرنیکے یا حرکت کرنے عضو کے اور پھر مرجاوے، اور امام احمد کے نزدیک نماز پڑھی جاوے اس پر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہو اگرچہ وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ معتبر اسمیں یہ ہے کہ اکثر اسکا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنے اگر آدھے سے زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو نماز پڑھی جاوے اور کم میں نہیں اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ کے الخ مستحب ہے ہمارے نزدیک کہ بعد تکبیر اولیٰ کے پڑھے سبحانک اللھم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھے جو کہ التحیات میں پڑھتے ہیں اور بعد تیسری تکبیر کے پڑھے اللھم اغفر لحینا آخر تک اور لڑکے کے جنازے پر پڑھے اللھم اجعلہ لنا فرطًا واجعلہ لنا ذخرًا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت میں بجای سقط کے لفظ طفل کا واقع ہوا ہے ظاہر اسمراد وہی سقط یعنے کچا بچا ہے والا لڑکے پر نماز پڑھنے میں کیا کلام ہے اور مصابیح میں مغیرہ بن زیاد ہے لکھا ہے علمائے کہ یہ تحریف ہے معلوم نہیں کہ کیونکر یہ تحریف واقع ہوئی اسلیے کہ پایا نہیں گیا ہے مغیرہ بن زیاد اصلاً نہ صحابہ میں اور نہ تابعین میں اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے مغیرہ بن شعبہ سے ۱۲ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَكْثَرُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يُرْوُوْنَهُ مُرْسَلًا اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی سالم سے اور اسنے اپنے باپ سے نقل کی یعنے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا عبداللہ نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو چلتے تھے آگے جنازے کے نقل کی یہ احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث کے گویا جانتے ہیں اس حدیث کو مرسل ف یہ حدیث دلیل شافعیؒ و احمدؒ کی ہے کہ انکے نزدیک آگے چلنا

۱۸۸۱۲

افضل ہی اور امام ابو حنیفہؒ نے حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہی کہ پیچھے چلنا افضل ہی اور پیچھے چلنے مین فائدہ یہ ہی کہ عبرت پکڑتے ہین لوگ جنازہ کو دیکھکر اور مستعد رہتے ہین کندھا دینے کے لیے اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنے والون کے ہین اور مکروہ ہی جنازے کے ساتھ چلنے والے کو کلام کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دلمین اور اہل حدیث احدیث کو مرسل جانتے ہین کہ راوی اسکا زہری ہی یا سالم کہ تابعین سے ہین اور واقع مین یہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمرؓ سے ہی اور وہ صحابی ہین ع ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَازَۃُ مَتْبُوْعَۃٌ وَلَا تَتْبَعُ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَقَدَّمَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُو الْمَاجِدِیُّ رَجُلٌ مَجْہُوْلٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچھے اسکے چلین اور نہین تابع کہ وہ پیچھے لوگون کے رہے نہین ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اس سے یعنے ثواب ہمراہی کا نہین پاتا پورا نفل کی یہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجد راوی مردمجہول ہی ف حدیث مؤید ہی ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازے کے افضل ہی اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان جواز کے لیے کرتے ہون اور ابو ماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا نہین مضر کہ تا مجتہد کو یعنے ابو ماجد امام اعظمؒ سے پیچھے ہی اسکا مجہول ہونا مضر نہین اسلیے کہ ان تک راوی اچھے ہین ع ؛ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَۃً وَحَمَلَھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ مِنْ حَقِّھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَۃَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَیْنَ الْعُمُوْدَیْنِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہووے جنازے کے اور اٹھاوے اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اسپر تھا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ مین یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازے کے ف تین بار یعنے مدد کرے اٹھانے والون جنازے کی راہ مین پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اٹھاوے تھوڑی دور راہ مین اسی طرح کرے تین بار ادا کیا حق اسکا یعنے مومن کا جو مومن پر حق ہی کہ ساتھ جنازے کے جاوے اور مدد گار رہے اٹھانے مین وہ حق اسطرح اٹھانے مین ادا ہو جاتا ہی نہ یہ کہ اور حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کے ادا ہو جاتے ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازے کے یہ تہذیب شافعی ہی کہ اٹھاوین جنازے کو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک تو آگے جنازے کے درمیان مین دونون لکڑیون کے یعنے دونون ڈنڈون کے اور دو آدمی پیچھے اسکے ہر ایک ان دونون مین سے رکھے لکڑی کندھے پر یہ بات وقت اٹھانے جنازے کے کرے پھر مضائقہ نہین اسکا کہ مدد کرے اسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور افضل نزدیک ابو حنیفہؒ کے ترع ہی یعنے اٹھاوین اسکو چار آدمی اور رکھین لکڑیان اسکی کندھون پر روایت کیا گیا ہی یہ ابن مسعودؓ سے اور احتمال ہی کہ اٹھانا تین آدمیون کا جو روایت کیا گیا کیا ثابت خاص ہین کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کے یا قلت اٹھانے والون کے ع ح ؛ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَرَاٰی نَاسًا رُکْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ اِنَّ مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ عَلٰٓی اَقْدَامِھِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰی ظُھُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ نَحْوَہٗ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا ف روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگون کو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اپنے قدمون پر ہین اور تم اوپر پیٹھ جانورون کے ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ ثوبان سے موقوف ف اور پر ایک حدیث مین گذرا ہی کہ چلے سوار پیچھے جنازے کے اور اس سے مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم

ہوتا ہی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ وہ معذور کے حق مین ہی کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھ اور عذر رکھتا ہو تو اسکو پیچھے جنازے کے سوار ہو کر چلنا جائز ہی اور یہ غیر معذور کے حق مین ہی اسلیے روایات فقہ مین آیا ہی کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور مرفوعاً یعنے یہ قول ثوبان کا ہی حضرتؐ کی حدیث نہین لیکن یہ بھی صحیح مرفوع کے ہی اسلیے کہ بغیر سننے کے حضرتؐ سے وہ نہین ایسی خبر دے سکتے ع ع ہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَی الْجَنَازَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** یعنے سورۂ فاتحہ نماز جنازے مین پڑھے جیسے کہ حدیث ابن عباسؓ کی مین گذرا جنازے پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑھی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہی منکر الحدیث ہی جو کچھ کہ اسمین ثابت ہوا ہی قول ابن عباسؓ ہی کا ہی کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہی یعنے نماز جنازے مین اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ قول صریح نہین ہی رفع کے یعنے اس قول سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت نے سورۂ فاتحہ پڑھی ہو ع ہ

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز میت پر پس خالص کرو اسکے لیے دعا، یعنے کسی کے دکھانے سنانے کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرو نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے

وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ الْاَشْھَلِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَانْتَھَتْ رِوَایَتُہٗ عِنْدَ قَوْلِہٖ وَاُنْثَانَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ وَفِیْ اٰخِرِہٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑھتے نماز جنازے پر فرماتے یا الٰہی بخش کر واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور عورتون ہماری کے الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہمارے مین سے پس زندہ رکھ اسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار اسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکھ ہمکو ثواب اسکے سے یعنے ثواب کے بسبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہی اس سے محروم نکر اور نہ فتنے مین ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ ان نے نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت اسکی لفظ انثانا تک اور بیچ روایت ابی داؤد کے پس زندہ رکھ اسکو ایمان پر اور مار اسکو اسلام پر اور اخیر مین اسکے یہ ہی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے

وَعَنْ وَاثِلَۃَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہ کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس سنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہی یعنے اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور چنگل مارنے والا ہی ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہی پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے یعنے عذاب

اسکے سے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچھ کہ کہتا ہی اور کرتا ہی حق ہی یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی روایت کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف لفظ جنازہ کے کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہین اور اخیر کو لکھا ہی کہ ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہون کہ وہ تعلق پکڑنے والا اور چنگل مارنے والا ساتھ قرآن کے تھا پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہی جیسے کہ اس آیت مین واعتصموا بحبل اللہ یعنے چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جوار سے امان ہی اور اضافہ اسمین بیانیہ ہی یعنے قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اسکے باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان درمعرفت وغیر ذلک کا یہ حدیث وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیان اپنے مردون کی اور بند ہو ذکر کرنے برائیون انکی سے روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے ف یاد کرو نیکیان اپنے موتی کی اسلیے کہ وقت ذکر کرنے صالحین کے اوترتی ہی رحمت اور یہ امر استحباب کے لیے ہی اور بند ہو ذکر کرنے برائیون انکی سے یہ امر وجوب کے لیے ہی یعنے واجب ہی کہ برائی انکی نہ ذکر کرو کہا ہی حجۃ الاسلام نے کہ غیبت میت کی اشد ہی غیبت زندہ سے اسلیے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہی دنیا مین بخلاف میت کے کہ اس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب ازہار مین لکھا ہی کہ کہا علماء نے کہ جب دیکھے تعلانے والا میت مین کوئی اچھی چیز مانند روشن ہونے چہرہ اسکے کے اور خوشبو آنے کی اسمین سے تو مستحب ہی بیان کرنا اسکا اور اگر دیکھے اسمین بری چیز مثلاً بو آتی ہو اسمین سے یا کالا ہو جاوے منہ یا بدل جاوے صورت اسکی تو حرام ہی بیان کرنا اسکا ع ج وَعَنْ نَافِعٍ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَلٰی جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَاْسِہٖ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَۃِ اِمْرَاَۃٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا یَا اَبَا حَمْزَۃَ صَلِّ عَلَیْہَا فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ فَقَالَ لَہُ الْعَلَاءُ بْنُ زِیَادٍ ھٰکَذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْجَنَازَۃِ مَقَامَکَ مِنْہَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَکَ مِنْہُ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبُوْدَاوٗدَ وَنَحْوُہٗ مَعَ زِیَادَۃٍ وَفِیْہِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِیْزَۃِ الْمَرْاَۃِ اور روایت ہی نافع سے کہ کنیت اسکی ابی غالب ہی کہا کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے ایک شخص کے یعنے عبد اللہ بن عمرؓ کے پس کھڑے ہوئے مقابل سر اسکی کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سے پس کہا اے ابا حمزہ کہ کنیت ہی انس کی نماز پڑھ اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اسکے علاء بن زیاد نے کہ اسی طرح دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوئے جنازے پر یعنے عورت کے جنازہ پر بیچ جگہ کھڑے ہونے تیری کے اس عورت سے اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیری کے مرد سے یعنے حضرتؐ کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوئے جنازے مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل درمیان کے کہا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اسکے ساتھ زیادتی کے اور اسمیز یہ ہی کہ پس کھڑے ہوئے نزدیک کولہے عورت کے ف اسمین جو اختلاف کیا ہی امامون نے مذکور انشاء اللہ فصل مین ہو چکا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّۃِ فَمُرَّ عَلَیْھِمَا بِجَنَازَۃٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَھُمَا اِنَّھَا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَھْلِ الذِّمَّۃِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرَّ بِہٖ جَنَازَۃٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّھَا جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ فَقَالَ لَیْسَتْ نَفْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی عبد الرحمٰنؓ بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹھے ہوئے قادسیہ مین پس گذارا گیا اوپر ایک جنازہ

پس کھڑے ہوگئے دونوں پھر کہا گیا انکو کہ تحقیق یہ جنازہ زمیندارون سے ہے یعنے ذمیون سے پس کہا دونون نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا ان پاس جنازہ پس کھڑے ہوئے پس کہا گیا انکو کہ تحقیق یہ جنازہ یہودی کا ہے فرمایا کیا نہین ہے یہ جان نفس کی یہ بخاری و مسلم نے ف قادسیہ نام ہے ایک جگہ کا کہ پندرہ کوس ہے کوفہ سے اور ذمیون سے یعنے زمیندارون سے مراد ذمی ہین کہ زمیندار کہا بسبب رزالت اور کم رتبہ ہونے انکے کے یا بسبب اسکے کہ مسلمانون نے مقرر رکھا انکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہین ہے جان نفس سے موت اسکی کے ڈرے اور عبرت پکڑے حاصل یہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہے اسلیے اٹھ کھڑا ہوا مین اور اوپر گذرنے کے کہ میت ہوا اٹھ کھڑا ہوا ساتھ روایت حضرت علیؓ کے پس شاید کہ ان دو صحابیون کو علم منسوخ ہونے کا معلوم ہوا ہو ع ۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَمَرَّ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ كَذٰلِكَ نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبَشِيْرٌ رَافِعُ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حیسوقت کہ جاتے ساتھ جنازے کے نہ بیٹھتے یہان تک کہ رکھا جاتا قبر مین پس بر وایا حضرتؐ کے ایک عالم یہودیون مین سے پس کہا اے محمدؐ کو کہ تحقیق ہم اسی طرح سے کرتے ہین ای محمدؐ یعنے کھڑے رہتے ہین یہان تک کہ رکھا جاتا ہے مردہ قبر مین کہا راوی نے پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بعد اسکے کھڑے نرہتے دفن کرنے تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیون کی روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بشیر بن رافع کہ راوی ہے حدیث کا نہین قوی وَعَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ کھڑے ہوجانے کے وقت دیکھنے جنازے کے پھر بیٹھے پیچھے اسکے اور فرمایا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے نقل کی یہ احمد نے ف ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکروہ ہے کھڑے ہوجانا بعد اسکے ع ۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَةَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علیؓ اور ابن عباسؓ پر پس کھڑے ہوئے حسن اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباسؓ پھر کہا حسنؓ نے کیا نہین کھڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے جنازہ یہودی کی کہا ابن عباسؓ نے ہان کھڑے ہوے پھر بیٹھے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنے پہلے اسطرح تھا کہ حضرت جنازے کو دیکھکر اٹھ کھڑے رہتے بعد ازان بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسنؓ کو یہ نسخ ہونا نہ پہنچا ہوگا اسلیے انکار کیا ع ۴ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جعفر محمدؐ سے یعنے جعفر صادقؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے محمد باقرؒ سے یہ کہ حسنؓ بن علیؓ تھے بیٹھے ہوے پس گذرا گیا اوپر جنازہ پس کھڑے ہوے لوگ یعنے وہ کہ جنکو نسخ نہین پہنچا تھا یہان تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسنؓ نے سوائے اسکے نہین کہ گذارا گیا جنازہ یہودی کا اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کے بیٹھے ہوے اور مکروہ جانا یہ کہ بلند ہو سر اسکے سے جنازہ یہودی کا پس کھڑے ہوے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنے حضرتؐ کہ بسبب کھینچے جنازہ

یہودی کے کھڑے ہوئے تھے سبب یہ تھا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہو یہ انکار کیا حضرت حسنؓ نے لوگوں کے کھڑے ہونے پر جنازہ کے لیے برعکس پہلے انکار کے کہ ابن عباسؓ پر کیا تھا بسبب کھڑے ہونیکے پس شاید کہ یہ پچھے ہوا اس قضیہ کے کہ بعد تلاش و تحقیق کے یہ ثابت ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے کبھی بسبب ڈرنے کے کھڑے ہوتے اور کبھی واسطے بزرگی ملائکہ کے اور کبھی واسطے ناخوش کھنے اسکے کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ امام محمد باقرؒ نہیں تھے حضرت حسنؓ کے زمانہ میں ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَرْتُ بِکَ جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ اَوْ نَصْرَانِیٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَھَا فَلَسْتُ لَھَا نَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَھَا مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبوقت کہ گذرے تجھ پر جنازہ یہودی کا یا نصاریٰ کا یا مسلمان کا پس کھڑے ہو جاؤ اسکے لیے پس نہیں تم اسکے لیے کھڑے ہوتے سوائے اسکے نہیں کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے اسکے کہ ساتھ جنازے کے ہیں یعنے فرشتے نقل کی یہ احمد نے ف سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث میں ہو چکا ہے اور یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا وَعَنْ مَالِکِ بْنِ ھُبَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَکَانَ مَالِکٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَھْلَ الْجَنَازَۃِ جَزَّاھُمْ ثَلٰثَۃَ صُفُوْفٍ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ ھُبَیْرَۃَ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَیْھَا جَزَّاھُمْ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ اور روایت ہے مالک بن ہبیرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھیں نماز پر اسکے تین صفیں مسلمانوں کی مگر کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت اور مغفرت اسکے لیے پس تھے مالک جبوقت کہ کم جانتے آدمیوں کو تقسیم کرتے انکو تین صفیں بموجب اس حدیث کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ روایت ترمذی کے یوں ہے کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جبوقت کہ نماز پڑھتے جنازے پر یعنے ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا پس کم جانتے لوگوں کو اسپر کرتے لوگوں کو تین حصہ یعنے تین صفیں پھر کہتے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑھیں تین صفیں واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو مسئلہ ہے عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہ کہ اعتقاد کرے کہ نہیں واجب اللہ پر کچھ اور بیان فرمایا کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو پس ان دونوں باتوں میں منافاۃ ہوئی جواب یہ ہے کہ واجب ہونا از راہ فضل اور وعدے اسکے کی ہے پس یہ واجب بغیر ہے اور منع جو ہے واجب لذاتہ ہے نہ یہ اور کرمانی نے لکھا ہے کہ نماز جنازے میں سب صفوں سے افضل پچھلی صف ہے واسطے تواضع کے اور سوائے جنازے کے اور نمازوں میں اول کی صف افضل ہے اور نہ دعا کرے میت کے لیے بعد نماز جنازے کے اسلیے کہ یہ شاذ ہوتا ہے ساتھ زیادتی کے نماز جنازہ میں ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازے میں یہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہے تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کے اور تو نے قبض کی روح اسکی اور تو داناتر ہے ساتھ باطن اسکے کے اور ظاہر اسکے اور آئے ہیں ہم شفاعت کرنے والے پس بخش اسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَلٰی صَبِیٍّ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَۃً قَطُّ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابی ہریرہؓ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اسنے کوئی گناہ ہرگز پس سنا میں نے ابوہریرہؓ کو کہ کہتے تھے

یعنے نماز مین یا آلہی پناہ دے اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہ مالک نے ف کہا ابن حجر نے کہ جملہ اخیر خطیۃ قط صفۃ کا شفہ ہے لفظ صبی کی اسلیے کہ نہین متصور ہو غیر بالغ مین کہ ناگناہ کا انتہی اور پناہ دے عذاب قبر سے کہا ہو یعنے علمانے کہ نہین مراد ہو ساتھ عذاب قبر کے یہان عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہو نزاع بسبب غم وحسرت اور وحشت اور ضغطہ کے اور یہ سبکو ہوگیا لڑکون کو اور غیر لڑکون کو کذا ذکرہ الیعولی اور علمانے اختلاف کیا ہو بیچ سوال جو نے لڑکون کے قبر مین صحیح یہ ہو کہ نہین ہونے کا اسلیے کہ عذاب ہو انہین مکلف کو خلاف ہو فائدہ شرع کے واللہ اعلم ۱۲ ۔ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ يَقُوْمُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَيَحْتَجُّ الْكِتَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَاَجْرًا اور روایت ہو بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنے نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کے کہا پڑھتے تھے حسن بصری اوپر جنازے لڑکے کے سورۂ فاتحہ یعنے بتکبیر اولی کے جگہ سبحانک اللھم کے اور کہتے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا آلہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب ف سلف وہ مال ہو کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے آگے جاکر بھرنے آب وداند وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہان مراد دونون سے یہ ہو کہ یہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے اور ذخیرہ وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کے کام آوے ۱۲ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلطِّفْلِ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوَرَّثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوَرَّثُ اور روایت ہو جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا یعنے کچا بچہ نہ نماز پڑھی جاوے اسپر اور نہ وارث ہووے کسی کا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا یہان تک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے یعنے جب تک کہ نہ ظاہر ہووے نشانی زندگی کی جیسے کہ اوپر گذرا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا ولا یورث وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ اور روایت ہو ابی مسعود انصاری سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہو امام یعنے تمامی اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے اسکے ہون یعنے نیچے اس سے ہون روایت کی یہ دارقطنی نے مجتبی ہین بیچ کتاب جنائز کے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہوا اور لوگ اونچی تو طریق اولی منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازون مین ہو خصوصیت نماز جنازے کی نہین اور لفظ حدیث بھی حرص نہین لیکن جمال اسپر کرکر اسباب مین لائے ہین گو کہ ورود حدیث کا اسمین تھا شاید لوگون کو عادت ہو کہ نماز جنازے مین اسطرح کرتے ہون پس منع کیے گئے اس سے واللہ اعلم ۱۲ ۔ بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ باب ہو بیچ بیان دفن کرنے مردون کے فصل پہلی عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ الْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو عامر بن سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا بیچ اس مرض کے کہ وفات ہوئی اسمین بناؤ میرے دفن کے لیے لحد اور کھڑی کرو مجھپر کچی اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے حضرتؐ کی قبر پر روایت کی یہ مسلم نے ف لحد کہتے ہین اسکو کہ قبر مین قبلہ کی طرف کا طاق کرتے ہین جسکو یہان بغلی قبر کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہو مگر کہ ہو ضرورت یعنے زمین نرم ہو اور خوف ڈھے جانے کا ہو تو شق کرے یعنے جیسے یہان قبرین بنتی ہین اور کھڑی کرو مجھپر کچی اینٹین یعنے اینٹون سے اسکا طاق کو بند کر دینا اور لکھا ہو علمانے کہ حضرتؐ کی قبر کا طاق تو اینٹون سے بند ہوا تھا ۱۲ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سرخ روایت کی یہ مسلم نے ف شقران چیلے آنحضرتؐ کے نے اس لوئی کو بغیر کہے صحابہ کے قبر مین رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا مین نے کہ یہ استعمال

کرے اسکو کوئی پیچھے حضرت کے اور کہا بعضے عالمون نے کہ یہ رکھنا لوئی کا خصائص آنحضرتؐ کے سے تھا اور کہا بعضے عالمون نے کہ جھگڑے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ قثم ان سے بسبب لحد کے اسکی کے قبر بنانے اور کہا ابن عبد البر نے کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سے پہلے ڈالنے مٹی کے اور علماء نے مکروہ کیا ہی کپڑا بچھانا مردے کے نیچے اسلیے کہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہی ع ہیچ ۔ وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سفیان تمار سے کہ دیکھی انھون نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی یہ بخاری نے ف امام مالک اور امام ابوحنیفہؒ اور احمدؒ نے دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے اور اور حدیثون صحیح کے اسپر کہ بطور کوہان کے بنانا قبر کا افضل ہی مسطح بنانے سے اور امام شافعی نے کہا مسطح افضل ہی ع وَعَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الہیاج اسدی تابعی سے کہ کہا فرمایا مجکو حضرت علیؓ نے کیا نہ بھیجوا مین تجکو اوپر اس کام کے کہ بھیجا مجکو اسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہی کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دے اسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دے اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہی علماء نے کہ تصویر رکھنی حرام ہی اور بنانا اسکا واجب ہی اور نہین جائز ہی بیٹھنا اوپر اسکے اور برابر کر دے یعنے پست کر دے ایسی کہ قریب زمین کے ہو اسقدر کہ نمود اسکی باقی نہ رہے کہ مقدار اسکی بقدر بالشت کے ہی جو کہ سنت ہی از بار مین لکھا ہی کہ کہا علماء نے کہ مستحب ہی یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہی زیادہ اس سے اور مستحب ہی ڈھا دینا زیادہ کا ع ہیچ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کے سے اور عمارت بنانے سے قبر پر اور بیٹھنے سے قبر پر روایت کی مسلم نے ف لکھا ہی از بار مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہی اور یہ بھی دونون صورتون کو شامل ہی خواہ چنائی اس سے کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے اور عمارت بنانے قبر پر درست نہین اور واجب ہی ڈھا دینا اسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا تورپشتی نے کہ بناء محتمل ہی دونون چیزون کو خواہ قبر پر مکان پتھر وغیرہ سے بناوے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونون مین کیونکہ کچھ فائدہ نہین پھر کہا تورپشتی نے کہ اسکے منع ہونے کا یہ بھی سبب ہی کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی یعنے تھے کافر کہ سایہ کرتے تھے میت پر برسون دن تک اور قبر پر بیٹھنے سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ منافی ہی اکرام مومن کے اسمین حقیر جاننا اسکا لازم آتا ہی اور بعضون نے کہا بیٹھنے سے یہ مراد ہی کہ غم کے مارے قبر پر بیٹھا رہے جیسے یہان بعضے آدمی فقیر ہو بیٹھتے ہین قبر پر اس سے منع فرمایا ہی ۔ وَعَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبرون پر اور نہ نماز پڑھو طرف قبرون کی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی بیٹھنا قبر پر اور روندنا اسکو یعنی یہ جو لوگ کرتے ہین کہ جب کوئی اقربا مین سے ایک جائی دفن کیا جاتا ہی اور اسکے گرد اور مردے مدفون ہوتے ہین تو انکو روندتے ہوئے اپنے قرابتی کی قبر پاس پہونچتے ہین یہ مکروہ ہی اور نہین مکروہ روندنا قبر کا حاجت کے لیے یعنے قبر کھودنیکے لیے یا دفن کرنیکے لیے قبرون پر پاؤن رکھکر جانا جائز اور مستحب ہی کہ تنگ پاؤن قبرون مین جاوے کذا فی شرح الاسلام اور مکروہ ہی سونا تردیک قبر کے اور تکیہ کرنا اسپر اور استنجا کرنا پاس اسکے نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ منافی ہو مقصود دفن کے نہایت سنت سے اور مقصود سنت سے نہین ہی مگر زیارت اسکی اور دعا کرنی پاس اسکے کھڑے ہو کر جیسے کہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کے طرف بقیع کے اور کہتے السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیۃ اور نہ نماز پڑھو طرف قبر کے اگر زمانہ تعظیم قبر یا قبر کے

پڑھتا ہو تو صحیح کفر ہو والا مکروہ تحریمی ہو اور یہی حکم ہو جنازے کا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ اہل سمین زیادہ ہو اصح یہاں کہ بھی گرفتار ہوتے ہیں کہ قطار باندھ کر جنازے کعبہ کے پاس رکھ دیتے ہیں اور پھر انکی طرف نماز پڑھتے ہیں ۵۲ اگر کوئی کہے کہ ملا علی قاری نے جو کہا کہ یہ ہیں معہود سنت سے مگر زیارت اور دعا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قرأت قرآن کی بھی قبر پر سنت نہیں اور مکروہ ہو باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہو چنانچہ انھوں نے بھی وہ حدیثیں تیسری فصل میں بیہقی شرح حدیث ابن عمر کے نقل کی ہیں جواب یہ کہ قرأت قرآن کی داخل ہو دعا میں اسلیے کہ وہ بھی دعا ہو پس وہ مکروہ نہیں ۱۲ منہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر رواہ مسلم اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ بیٹھے ایک تمھارا انگارے پر کہ جلاوے کپڑے اسکے پس پہونچے انگارا طرف بدن اسکے کے بہتر ہو واسطے اسکے اس سے کہ بیٹھے جادے قبر پر نقل کیا یہ طرح نے **ف** یعنے اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑے کو جلا کر جلد تک پہونچ جاوے تو وہ سہل ہو قبر پر بیٹھنے سے یعنے ضرر اسکا زیادہ ہو اسکے ضرر سے

الفصل الثانی **عن** عروۃ بن الزبیر قال کان باالمدینۃ رجلان احدھما یلحد والآخر لا یلحد فقالوا ایھما جاء اولا عمل عملہ فجاء الذی یلحد فلحد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ فی شرح السنۃ روایت ہو عروۃ بن زبیر سے کہ کہا تھے مدینہ میں دو شخص یعنے گورکن کہ ایک یمن سے یعنے ابوطلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنے بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا ابوعبیدہ بن جراح نہ لحد کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنے جیسے یہاں قبر بنتی ہو پس کہا صحابہ نے یعنے اتفاق کیا بعد وفات حضرت کے اسپر کہ جو ہمارا آدمی یہ آوے پہلے کرے کام اپنا یعنے اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھودے حضرت کے لیے اور اگر شق والا پہلے آوے شق کھودے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس لحد کی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف** ابوعبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہو لیکن شق بھی مشروع ہو اسلیے کہ اگر نا مشروع ہوتی تو ابوعبیدہ کاہے کو کھود اکرتے ۱۲ منہ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ ورواہ احمد عن جریر وابن عبداللہ اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہو اور شق واسطے غیر ہمارے کی روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ احمد نے جریر بن عبداللہ سے **ف** علماء نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہیں لیکن ظاہر تر یہ ہیں کہ لحد واسطے ہمارے یعنے جماعت انبیاء کے اور شق جائز ہو واسطے غیر ہمارے کے ۱۲ منہ **وعن** ہشام بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلثۃ فی قبر واحد وقدموا اکثرھم قرآنا رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی ورواہ ابن ماجۃ الی قولہ واحسنوا اور روایت ہو ہشام بن عامر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احد کے کہ کھودو قبریں اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنے ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کرو دو کو اور تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنے جانب قبلہ کے اسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو اُنمیں قرآن روایت کی یہ احمد و ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کے یعنے جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہداء کا تو فرمایا کھودو قبریں یہ امر وجوب کے لیے ہو اور باقی استحباب کے لیے اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہو اسلیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہو میت درندوں سے اور کہا منظر نے کہ قیراطی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سر الگلیوں کے کنارے قبر کے برابر ہوں اور ایک قبر میں دو تین کو دفن کرنا وقت ضرورت کے درست ہو اور بے ضرورت نہیں درست اور یہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اسکو آگے کرو تو اسمیں اشارہ ہو

طرف تعظیم کرنے عالم باعمل کی زندگی مین بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہو ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہو پس جب جمع ہون کئی جنازے تو چاہیے علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑھے چاہے سب کو رکھ کر ایک نماز پڑھ لے پھر آگے رکھنے مین چاہے آگے پیچھے رکھے جانب قبلہ کے اور چاہے طول مین رکھے قطار باندھکر اور افضل کے پاس کھڑا ہو ع ۲ ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَصَارِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہو جابرؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین پھوپھی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کرین انکو مقبرہ ہمارے مین پس پکارا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیرو تم شہیدون کو طرف جگہ شہید ہونے اُنکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد و نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہین ف جبکہ ہوا دن احد کا یعنے جب جنگ احد ہوئی اور بعضے مسلمان شہید ہوے اور میرا باپ بھی شہیدون مین سے تھا لائی میری پھوپھی میرے باپ کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان مین کہ بقیع تھا یعنی حضرتؐ کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہان مارے گئین ہین وہین دفن کرو اور اسی طرح جو کوئی مرے ایک شہر مین نقل نہ کیا جاوے طرف دوسرے شہر کے کہا بعض علماء ہمارے نے اور انہارین لکھا ہو کہ یہ قوی تر دلیل ہو بیچ تحریم نقل کرنے مردون کے اور یہ صحیح ہو نقلہ السید اور ظاہر یہ ہو کہ یہی نقل کی خاص ہو ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہ ہو کہ حمل کیجاوے یہی نقل کرنے اُنکی کے بعد دفن اُنکے پر اور بغیر عذر پر یعنے بعد دفن کر چکنے بغیر عذر نقل کرنا منع ہو اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہو نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت روا نہین اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کرین یعنے لیجاوین اُسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اسلیے کہ قبر سے اتنی دور ہوا کرتی ہین اور مستحب ہو کہ دفن کیا جاوے بیچ مقبرہ اس شہر کے کہ مرا ہو اسمین حضرت عائشہؓ کے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکرؓ ایک منزل پر تھے مکہ سے وہان مرگئے پھر جنازہ اُنکا لائے مکہ مین پس جب حضرت عائشہؓ اُنکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کے وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین اور دفن کرتی اسی جگہ کہ جہان مرا تھا اور بعد دفن کرنے اوخاک ڈالنے کے درست نہین ہو کھودنا قبر کا بیچ تھوڑی مدت کے اور نہ میت کے مگر بعذر اور عذر یہ ہو کہ ظاہر ہوے کہ زمین غصب کی تھی یا لیا ہوے اسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہ مین سے زمین کفرستان مین دفن کیے گئے اور وہان سے نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے پہونچتا ہو اسکو اور یہ بھی عذر ہو کہ لحد مین مال کسی کا یا کپڑا کسی کا رہ جاوے یعنے اس صورت مین بھی کھودنا جائز ہو اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہین مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنے کے اور وہ عورت وہان حاضر تھی پھر بے صبری کرتے ہوا در چاہتے ہو نقل کرنا تو گنجائش نہین رکھتا کہ نقل کرے پس جائز نہ رکھنا بعض متاخرین کا اسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نے یعنے اپنی کسی کتاب مین سوائے ہدایہ کے کہ جب مر جاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہو نقل کرنا اُسکا طرف دوسرے شہر کے اسلیے کہ مشغول ہونا ہو بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہو دفن مین اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو نکالا نجاوے باتفاق اور دفن نکیا جاوے گا مین کہ رہتا تھا اسمین اسلیے کہ یہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ع ۲ ۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ کہا نکالے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے وقت رکھنے کے قبر مین اپنی سر کی طرف سے روایت کی یہ شافعیؒ نے ف صورت اسکی یون تھی کہ رکھا گیا جنازہ پائینتی قبر کے پھر نکالے گئے حضرتؐ سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر مین شافعیؒ کے ہان یونہین رکھتے ہین اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہو کہ رکھا جاوے جنازہ قبر کے قبلہ کی طرف اور اُٹھا کر رکھا جاوے قبر مین اور حضرتؐ اسی طرح مردے کو رکھتے تھے قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین

آیا ہو اور حضرت کو جو اسطرح رکھا سبب یہ تھا کہ حجرۂ شریفہ میں اسقدر وسعت نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اوتارتے اسلیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی ہو اور ایک جواب حنفیوں کی طرف سے یہ ہو کہ حضرت کا اوتارنا قبر میں مضطرب آیا ہو چنانچہ ابوداؤد نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیے گیے قبر میں جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہیں نکالے گیے اور مانند اسکے ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہو پس جب تعارض ہوا دونوں حدیثوں میں ساقط ہوئیں دونوں ع ع ۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرَ لَیْلًا فَاَسْرَجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک قبر میں رات کو لیعنے ایک شخص کے دفن کرنیکے لیے پس روشن کیا گیا حضرت کے لیے چراغ پس لیا حضرتؐ نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونے والا بہت خوف خدا کے اور بہت تلاوت کرنے والا قرآن کا لیعنے ان دونوں چیزوں کے سبب سے مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا شرح السنہ میں اسناد اسکی ضعیف ہو ف کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو اور اس باب میں حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ بعضوں نے لکھا ہو اور یہ حدیث سند ہو حنفیہ کی کہ انکے ہاں قبلہ کی طرف سے اوتارنا میت کو سنت ہو ع ع ۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَیِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی اَبُوْدَاوٗدَ الثَّانِیَةَ اور روایت ہو ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ داخل کرتے میت کو قبر میں کہتے رکھتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایک روایت میں اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابوداؤد نے روایت دوسری ف دوسری روایت میں لفظ سنت ہو بجاے ملۃ کے وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَثٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْهِ جَمِیْعًا وَاَلْقٰی رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْهِ حَصْبَاءَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَی الشَّافِعِیُّ مِنْ قَوْلِهٖ رَشَّ اور روایت کی امام جعفر صادقؒ بیٹے محمد باقرؒ کے نے اپنے باپ سے یعنے امام باقرؒ سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالیں میت پر تین لپیں ساتھ دونوں ہاتھوں اپنی کے اکھٹا کر کر اور تحقیق حضرتؐ نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے اور رکھے قبر پر سنگریزے یعنے نشان کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی شافعی نے لفظ رش سے ف روایت کی احمد نے ساتھ اسناد ضعیف کے کہ حضرتؐ کہتے تھے ساتھ ہر ایک مٹی خالتنا کم اور ساتھ دوسرے لپ کے وفیہا نعیدکم اور ساتھ تیسرے کے ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہو واسطے اسکے کہ حاضر ہو میت کے ساتھ قبر پر یہ کہ لپ بھر کر ڈالے مٹی قبر میں بعد بچھاؤ کے اور سنت ہو چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہو کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب میں کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا وزن کی گئیں نیکیاں میری پس غالب آئیں برائیاں نیکیوں پر پس گری ایک ہتھیلی نیکیوں کے پلہ میں پس جھک گیا وہ پس کھولا میں نے ہتھیلی کو پس ناگاہ اسمیں مٹی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی میں نے ایک مسلمان کی قبر میں ذکرہ فی المواہب ع ع ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّكْتَبَ عَلَیْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو جابرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ گچ کیا جاوے قبروں اوپر اور یہ کہ لکھا جاوے اوپر اور یہ کہ روندی جاوے قبر نقل کی یہ ترمذی نے ف گچ کرنے سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمیں ایک طرح کی زینت اور تکلف ہو اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہو اور مکروہ ہو

لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا جو پیتا ہو اور پامال ہوں اور پیشاب نکریں اُنپر حیوان اور کہا ہے بعضے عالموں ہمارے نے کہ اسی طرح مکروہ ہے لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مسجد وغیرہا پر اور اسی طرح مکروہ ہے پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھکر کھڑا کرنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام میت کا خصوصاً صالح کا لکھنا جائز ہے تاکہ پہچانا جاوے بعد گذرنے مدت کے ۱۲ منہ ﴿وَعَنْهُ﴾ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ يَبْدَأُ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پر اوپر تھا وہ شخص کہ جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کے بلال بن رباح ساتھ مشک کے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہاں تک کہ پہونچا دیا پاؤں تک روایت کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ﴿وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ﴾ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أُعَلِّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اُسکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس پتھر لینے بڑا پتھر تا علامت کے لیے رکھا جاوے پس نہ اُٹھا سکا وہ شخص اوس پتھر کو پھر کھڑے ہوئے طرف اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینیں چڑھائیں دونوں ہاتھوں کی کہا مطلب راوی نے کہ کہا اُس شخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف سفیدی دونوں ہاتھوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوقت کہ کھولا اُن دونوں کو پھر اُٹھایا اسکو پس کہا اسکو سرہانے قبر عثمانؓ کے اور فرمایا نشان کیا میں نے ساتھ اسکے اپنے بھائی کی قبر کا اور دفن کرونگا میں پاس اُسکے اُس شخص کو کہ مرے گا اہل میرے سے روایت کی اسکو ابوداؤد نے ف مطلب بن وداعہ صحابی ہیں اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب حاضر ہونیکے اسوقت اور عثمان بن مظعونؓ بھائی تھے حضرت کے دودھ شریک اسلام لائے بعد تیرہ آدمیوں کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور مدینہ میں اول یہی مرے ہیں مہاجروں میں سے اور اُنکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیم صاحبزادے حضرت کے اور لکھا ہے ازہار میں کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہ کہ رکھی جاوے قبر پر نشانی پہچان کے لیے اور ایک جا گاڑے جاویں اقوام ۱۲ منہ ﴿وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ﴾ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهْ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہؓ پاس پس کہا میں نے اے ماما میری کھول دو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونوں یاروں اُنکے کی یعنے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے پس کھول دیں میرے لیے تینوں قبریں نہ تھیں بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنے بلکہ بلند بالشت بالشت بھر تھیں بچھی ہوئی تھیں کنکریاں سرخ میدان کی یعنے جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کے ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف کھول دیں یعنے یہ قبریں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تھیں اور جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے کہ مشرف ساتھ زیارت کے ہوتے پردہ اُٹھاکر اندر جاتے ۱۲ منہ ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ﴾ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِہٖ کَانَ عَلِیٌّ یُسَمِّیْ الطَّیْرَ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہونچے ہم طرف قبر کے اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ بعنی قبر نہ کھدچکی تھی پس بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنے گرد انکے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے یہ کہ گویا ہمارے سر ہیں پر ہمارے جانور یعنے نہایت چپ اور سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے ف یہ حدیث باب ما یقال عندہ من حضر الموت کی تیسری فصل میں گذر چکی ہے اور وہ دراز ہے اس سے وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنے گناہ میں نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہے جیسے کہ منع ہے حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہے مانند زندہ کے ع ۲ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَہِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْہِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ ھَلْ فِیْکُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِھَا فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا حاضر تھا میں اسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے ام کلثوم بیوی حضرت عثمانؓ کی دفن کیجاتی تھیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھیں میں نے آنکھیں حضرتؐ کی کہ آنسو بہاتی تھیں پھر فرمایا کیا ہے تم میں کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آج کی رات پس کہا ابوطلحہ نے میں ہوں فرمایا پس اتر اسکی قبر میں پس اترے قبر میں روایت کی یہ بخاری نے ف کیا ہے تم میں کوئی شخص الخ کہا حضرتؐ نے یہ یا ارادہ اسکے کہ معلوم کریں یہ کہ عثمانؓ نے کسی عورت سے صحبت کی ہے یا نہیں پس نہ کہا حضرت عثمانؓ نے کہ نہیں صحبت کی میں نے یعنے پس معلوم ہوا کہ انھوں نے اپنی کسی لونڈی یا اونی بی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اور اسمیں خوب ہے کہ حضرتؐ نے یہ اسلیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہیں ہے لیکن نکرنے میں ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہے ملائکہ کے ساتھ تو حضرتؐ نے چاہا کہ جسنے عنقریب صحبت نکی ہو اور اس سے مشابہ بالملائکہ کے ہو وہ دفن کرے اور ابوطلحہ اجنبی نے جو اتارا یہ خصوصیات اسکے سے تھا یا اشارہ بخاطر طرف بیان جواز کے کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر میں اور نہ نکالے اسکو کوئی سوائے مردوں کے اسلیے کہ جیسا اجنبی کا عورت کو ساتھ حامل کے یعنے کپڑے وغیرہ کے وقت ضرورت کے جائز ہے اسکی زندگی میں اور اسی طرح بعد مرنے اسکی کے پس سب مرد ہوے عورت اور نہ محرم ہو کوئی اسکا دفن کریں اسکو نیک بخت ضعیف ہے سایہ اسکی کے پھر اگر نہوں ضعیف پس جوان نیک بخت دفن کریں اور اگر ہو محرم اگرچہ دودھ کے سبب سے ہو یا سسرال کا ہو وہ اوتر کر دفن کرے اور اگر کوئی کہے کہ علماء لکھتے ہیں کہ خاوند اور محارم اوتارہیں نیک بخت بیگانوں سے پس انکو حضرت عثمانؓ اور آنحضرتؐ نے کیوں نہ دفن کیا جواب یہ کہ احتمال ہے کہ حضرتؐ کو اور حضرت عثمانؓ کو کچھ عذر ہوگا اسلیے نہ اوترے ع ۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِہٖ وَھُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَۃٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا یُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَیُقْسَمُ لَحْمُھَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِہٖ رُسُلَ رَبِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ کہا اپنے بیٹے کو یعنے عبداللہ کو اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھے جسوقت کہ مروں میں پس نہ ہو ساتھ میرے کوئی نوحہ کرنے والے اور نہ آگ پس جب دفن میرے کا کرو پس ڈالو مجھ پر مٹی ڈالنا بسہولت یعنے تھوڑی تھوڑی پھر ٹھہرے رہو گرد قبر میری کے یعنے واسطے دعا ثابت رہنے وغیرہ کے بقدر اس چیز کے

کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے گوشت اسکا یہان تک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمھارے اور جانون مین بسبب بلا وحشت کے کیا جاوے تم ہون فرشتون پر بوجھ کار اپنے کے کو روایت کی یہ مسلم نے ف اور نہ اگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ اگ ساتھ میت کے لیجاتے تھے واسطے فخر اور ریا کے اور تا خوشبوئی جلاوین اور اور کام مین آوے اس سے منع فرمایا پس جیسے یہان بیٹھے جنازون کے ساتھ اگر سوزین اگر جلاتے جاتے ہین یا مشعلین اور پنج شاخے بلا ضرورت جلاتے ہین یا کلڑوا اگ لیے ساتھ رہتے ہین منع ہی اور بسبب تمھارے یعنے بسبب دعا اور اذکار اور قرات اور استغفار تمھارے کے چنانچہ حدیث ابی داؤد کے مین آیا ہی کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن کسی شخص کے سے کھڑے ہوتے اسپر اور فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو اسکے لیے ثابت رہنا اسلیے کہ وہ اب پوچھا جاتا ہی ع ج ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَأَسْرِعُوْا بِهٖ إِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ مرے ایک تمھارا پس نہ بند رکھو اسکو اور جلدی پہونچاؤ اسکو طرف قبر اسکی کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اسکی کے ابتداء سورہ بقر یعنے منظون تک اور نزدیک پاؤن اسکی کے خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہ ہی کہ موقوف ہی عبداللہ بن عمرؓ پر ف نہ بند رکھو یعنے تاخیر نکرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہی جلدی کرنے تجہیز میت مین جسوقت سے کہ وہ مرے اور آگے کا جملہ یعنے واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی یا اشارہ ہی طرف اسکے کہ جنازہ لیکر چلنے مین جلدی چلنا سنت ہی یعنے بیچ کے جال چلنے نہ دوڑے اور نہ آہستہ چلے اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنے آمن الرسول سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑھو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس پہونچتا ہی طرف انکے اور یعقوب زیارت قبور سے زیارت کرنے والے کے لیے یہ ہی کہ عبرت پکڑے اور مردون کے لیے یہ ہی کہ فائدہ اٹھاوین اسکی دعا سے انتہی اور حضرت علیؓ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جو گوئی گذرے سے مقابر پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اسکا مردون کو دیا جاتا ہی تو اب بقدر عدد مردون کے اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو مقابر مین پھر پڑھے فاتحہ الکتاب و قل ہو اللہ احد و الہکم التکاثر پھر کہے کہ مین نے گردانا ثواب اس چیز کا کہ پڑھے مین نے کلام تیرے سے واسطے اہل مقابر کے مومنین اور مومنات سے تو ہوتے ہین اموات شفیع اسکے لیے طرف اللہ تعالی کے اور کہا حماد نے کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکے کے پھر دیکھا مین نے سرا نپا ایک قبر پر اور سورہا مین پس دیکھا مین نے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہین پس کہا مین نے قایم ہوئی قیامت کہا انھون نے نہین ولیکن ایک شیخ فضلے ہمارے بھائیون مین سے پڑھی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اسکا پس ہم بانٹتے ہین یا سکو مدت ایک برس سے اور انس سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین پس پڑھے سورہ یٰسین ہلکا کرتا ہی اللہ عذاب اسسے اور ہوتی ہین واسطے اسکے نیکیان بقدر گنتی مردون کے کہ آئے ہین اور لکھا ہی سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہی پہونچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنے صحابہؓ وغیرہم اگلے علما اور تینون امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پہونچتا ہی اور ہمارے امام شافعیؒ نے اختلاف کیا ہی انتہی ۵۸ پھر جو کچھ کہ امام شافعیؒ سند لائے ہین سیوطی نے کئی جواب اسکے لکھکر پہونچنا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہے اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکھ لے وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ حُمِلَ إِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ شَعْرٌ وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّيْ وَمَالِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ

وَلَوْ شَهِدَ تِلْكَ مَا مُرَّ وَقَدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات ہوئی عبدالرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشہ کے اور وہ ہی ایک جگہ پھر لائے گئے طرف مکہ کے پھر دفن کیے گئے مکہ مین جبکہ آئین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مین حج کے لیے آئین قبر عبدالرحمن بن ابی بکر کے پاس کہ بھائی اُنکے تھے پس کہا اور تھے ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے حد انتہی کے بیسمین مدت مدید زمانے سے یہان تک کہ گیا ہر گز نہ جدا ہونگے پس جب جدا ہوئے ہم گویا مین اور مالک یا وجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہین گذاری ہے ایک رات اکٹھے پھر کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت مرنے کے نہ دفن کیا جاتا تو مگر اسی جگہ کہ مرا تھا تو لیعنے اسلیے کہ انتقال کرنا مکان موت سے سنتا اور افضل ہے اور اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت وفات کے نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہ ترمذی نے ف جذیمہ نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے اور بعضون نے کہا ہے کہ ایک منزل ہے مکہ سے اور پس کہا یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ بیتین پڑھین جو سجال اپنے بھائی کے فراق مین پڑھے یہ بیتین تمیم بن نویرہ نے کہی تھین بیچ مرثیہ بھائی اپنے مالک بن نویرہ کے کہ اسکو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مار ڈالا تھا یعنی بیتون کے یہ ہین کہ تمیم کہتا ہے کہ تھے ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے مدت مدید زمانے سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہے کہ عراق اور جزیرہ عرب اپنے تصرف مین رکھتا تھا اور اس بادشاہ کے دو ہمنشین تھے مالک و عقیل کہ چالیس برس تک دونون ہمنشین اور ندیم اسکے رہے اور اُنکو نعمان نے مار ڈالا اُنکے قتل کا بھی قصہ عجیب ہے مقامات حریری مذکور ہے پس تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ مین کہتا ہے کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت رکھنے والے رہتے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے کہ وہ اسطرح پر اخلاص اور ہمنشینی ایک مدت سے رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونیکے مدت دراز سے کہتے تھے کہ یہ ہرگز جدا نہونگے پھر تمیم کہتا ہے کہ پس جب جدا ہوئے ہم یعنے مین اور مالک بسبب مرنے مالک کے تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی ساتھ نہ رہے تھے یعنے وہ مدت دراز آپس مین بود و باش کرنی یعنے دوبارہ اسلیے کہ حضرت نے لعنت کی ہے عورتون زیارت کرنے والیون قبرون کی کو دلیکن ابتدا مین اجازت دی تھی پھر منسوخ ہوگئی

ہوئے ہے وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰی قَبْرِہٖ مَاءً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو خیازے مین سے سر کی طرف سے اور چھڑکا اُنکی قبر پر پانی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یہ سند ہے امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک محمول ہے ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کی مین ہو چکا ہے ؛ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحُثِیَ عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ ثَلَاثًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر پھر آئے نزدیک قبر کے پس ڈالین اسپر سر کی طرف سے تین لپین مٹی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن حزم سے کہ کہا دیکھا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اسکو روایت کی یہ احمد نے ف شاید مراد یہ ہو کہ اسکی روح ناخوش ہوتی ہو تکیہ لگانے سے اسلیے کہ اسمین حقارت اسکی لازم آتی ہو ؛

بَابُ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب ہے رونے کا میت پر ف رونا مرد ے پر بغیر نوحہ اور چلانے کے جائز ہے مکروہ یہ ہے کہ چلاوے اور نوحہ کرے اور تعریف میت کی بافراط کرے جیسے کہ عادت اہل جاہلیت کے تھی اور اصل نوحہ کا ذکر اُنکی خوبیون کا کرنا ہے یعنے بیان کی نہی مکروہ تنزیہی ہے مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کے یہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہے اور تسلی کرے اُسکی اور [illegible] خاص تیسرے روز کا اور اور تکلفات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق یتیمون مین سے بدعت ہے اور حرام ہے [illegible] سفر السعادت مین لکھا ہے کہ عادت نہ تھی کہ میت کے لیے سوائے وقت نماز جنازے کے جمع ہون اور قرآن پڑھین اور ختمات پڑھین گور پر اور نہ مسجد گور پر اور یہ سب بدعت ہین اگر گھر مین یا مسجد مین بیٹھنا جائز ہے اسلیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہونچی تو

مین غمگین بیٹھے اور لوگ آتے تھے تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ مین کرتے ہین نہ تھی اور بہت علماے متاخرین کہتے ہین کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کے اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹھے دروازے گھر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیے کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن سے فارغ ہوکر پھرین تو متفرق ہون اور اپنے کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو بھی چاہیے کہ اپنے کام مین مشغول ہوجاوے گرد حلقہ باندھکر قرآن پڑھنا مکروہ ہی حق فی الترجمہ وشرح سفر السعادات ف۲ تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنے سے تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد اسکے مگر یہ کہ موانع تعزیت کرنے والا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب ملے جبھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد دفن کے اولی ہی دفن کے پہلے سے اور یہ سبب ہی کہ نہ دیکھے انمین جزع فزع شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جزع فزع کرتے ہین پہلے ہی دفن کے بہتر ہی اور مستحب ہی کہ عام تعزیت کرے سب اقارب میت کے چھوٹون کو اور بڑون کو اور مردون کو اور عورتون کو مگر یہ کہ عورت جوان تو نہ تعزیت کرے اسکو مگر محرم اسکی اور مستحب ہی کہ کہے صاحب تعزیت کو بخشے اللہ تعالی میت تیری کو اور درگذر کرے اس سے اور ڈھانکے اسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کرے تجکو صبر اسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجکو اسکے مرنے پر اور بہترین الفاظ تعزیت کے وہ ہین کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّی یعنے اللہ ہی کی ملک ہی جو چیز کہ لی اور اسیکی ملک ہی جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اسکے ساتھ وقت مقرر کے ہی اور اگر کافر مرجاوے اور قرابتی اسکا مسلمان ہو تو اسکو یون تعزیت کرے بہت دے اللہ تعالے ثواب تجکو اور اچھی دی تسلی تجھے اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہے اچھی دے اللہ تسلی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یون نہ کہے کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونون کافر ہون تو کہے بدلہ دے تجکو اللہ اور نہ کم کرے لوگ تیرے اور شہرون عجم کے مین جو رسم ہی کہ بچھونے بچھاتے ہین اور کھڑے رہتے ہین راہون پر بہت بری رسم ہی اور بیٹھنا مصیبت کے لیے تین روز تک جائز ہی اور ترک اسکا اولی ہی اور مکروہ ہی مردون کے لیے سیاہ کپڑے پہننے اور بچھانے کپڑے وقت مصیبت کے اور نہین مضائقہ سیاہ کپڑے پہننے عورتون کو اور رکاوٹ کرنا منہ اور ہاتھون کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا منہ کا اور بکھیرنا بالون کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سے ہی اور باطل اور غلو اور نہین مضائقہ یہ کہ کھانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کے لیے اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن ✽ عالمگیری ف۳ جو کچھ لوگ تکلفات کرتے ہین تیسرے دن کہ فرش بچھاتے ہین اور خیمے کھڑے کرتے ہین اور خوشبوئی بانٹتے ہین اور مانند اُنکے یہ سب امور بدعت اور برے اور نامشروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المؤمنین اور نصاب مین لکھا ہی کہ لوگون نے سوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانے کی اسمین مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہی کہ وہ سوگ اوتارنے کے لیے تیسرے روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیے اس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہی کہ خوشبو ہی بلکہ اسلیے ہی کہ اس عمل مین اُسوقت مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کے یہ ہین کہ سلام مصافحہ کرے صاحب مصیبت سے اور تواضع کرے اور کلام بہت نکرے اور مسکراوے نہین ✽ شیخ الاسلام

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفٍ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّھَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَھَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سے کہ داخل ہوے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابی سیف لوہار کے اور وہ تھا انکا ابراہیم کا پس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا اُنکا اور سونگھا اُنکو یعنے رکھی ناک اور مُنہ اُنکے مُنہ پر جیسے کوئی

سو فقط ہوا

سو نگھتا ہو پھر گئے ہم اُنکے پاس بعد کے لیے بعد چند روز کے اور ابراہیم تھے حالت نزع مین پس ہوئین دونون آنکھین حضرتؐ کی کہ جاری ہوے آنسو اُنسے پس عرض کیا حضرت سے عبدالرحمن بن عوفؓ اور تم رونے ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرتؐ نے اے بیٹے عوف کے تحقیق یہ رحمت ہے پھر اس کے بعد پھر رویے پھر فرمایا تحقیق آنکھین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہوا ور نہین کہتے ہم ماجو دا سکے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے اے ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابوسیف کا نام ہبار تھا اور اُنکی بی بی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دائی تھین حضرت ابراہیم کی اور اُنکے ہان کسب لوہار کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس اس حدیث مین بیان ہوا اُنکی حالت نزع کا کہ حضرتؐ اسوقت تشریف لے گئے اور بیمار کیا اور رونے لگے پس کہا عبدالرحمن نے کہ لوگ تو روتے ہین آپ بھی روتے ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کے حضرتؐ نے فرمایا کہ رحمت ہے یعنے اُسکو مبتلا اس حال مین دیکھکر رحم آتا ہے یہ رونا اثر اُسکا ہے نہ کہ بسبب بے صبری کے ہم جیسا کہ لوگ خیال کیا اور دل غمگین ہوا اسمین اشارا ہے اسکی طرف جو غمگین نہ ہووے پس بیگدلی کے ہوا اور جو روے نہین پس بسبب قلت رحمت کے ہے پس حال یعنے غم کرنا اور رونا کامل تر ہے نزدیک اہل کمال کے حال اُسکے سے کہ مرے بیٹا اُسکا اور وہ ہنستا ہو پس عمل یہ ہے کہ دیوے ہر ذی حق کو حق اُسکا انتہا ۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَائْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنے حضرت زینب نے اُسکی طرف حضرتؐ کے کہ بیٹا میرا مرتا ہے پس آیئے میرے پاس پس بھیجا حضرتؐ نے اُسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لی اور اُسکے لیے ہے جو چیز کہ دی یعنے اولاد وغیرہ پس اُنکے ہلاک ہونے مین جزع فزع نہ چاہیے اسلیے کہ امانت اپنی لیتا ہے اور ہر چیز نزدیک اُسکے ساتھ مدت معین کے ہے یعنے زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پس چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب چاہے پھر بھیجا یعنے دوبارہ بیٹی حضرتؐ کی نے آدمی طرف حضرتؐ کے قسم دی حضرتؐ کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوے حضرتؐ اور ساتھ حضرتؐ کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ مین سے پس اُٹھایا گیا طرف حضرتؐ کے لڑکا یعنے حضرتؐ کی گود مین دیا نواسے کو اور روح اُنکی حرکت کرتی تھی یعنے جانکنی کی حالت تھی پس بہنے لگین دونون آنکھین حضرتؐ کی پھر کہا سعد نے اے رسول خدا کے کیا ہے یہ پس فرمایا یہ رحمت ہے پیدا کیا اُسکو اللہ نے اپنے بندون کے دلون مین پس رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اللہ تعالیٰ اپنے بندون مین سے مگر رحمت کرنے والون پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گمان کیا سعد نے کہ اسطرح رونے کے حرام ہین اور حضرتؐ نے بیان کیا کہ رونے کے دو قسم ہین پس اگاہ کیا حضرتؐ نے اُسکو کہ رونا آنسوون سے نہین حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہے اور حرام جو ہو نوحہ ہوا و گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قَضٰى قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا بیمار ہوے سعد بن عبادہ بیماری کہ کہ تھی اُنکو یعنے اُنکو معلوم نہین کہ کیا بیمار تھے پس آئے اُنکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی عیادت کرنے کو

سعد عبدالرحمن بن عوف کے اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبداللہ بن مسعود کے پس جب گئے انکے پاس پایا انکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرتؐ نے کیا تحقیق
مر گیا کہ صحابہؓ نے کہا نہین یا رسول اللہ پس رویے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ازراہ مہربانی کے اسپر پس جب دیکھا اصحابہ نے رونا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا رونے پھر فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم یعنے سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھ آنسوون آنکھون کے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے ولیکن
عذاب کرتا ہے ساتھ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہے یعنے اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا بے ادبی کے جناب الٰہی مین بولا یا نوحہ کیا
مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور اگر محض رونا آنسو ڈبڈا جانے لائق رحمت اور ثواب کے ہوتا ہے اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے لوگون اسکی کے
اوپر روایت کی بخاری اور مسلم نے ف بسبب رونے لوگون اسکے کے یعنے آواز بلند کر کر رونے سے عذاب کیا جاتا ہے اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین
آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ
الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے خسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنے وقت رنجو کے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعاً مانند نوحہ اور واویلا
کرنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیٹے خسارے اور پھاڑے گریبان اسی کے حکم مین ہے وہ کہ پگڑی پھینک دے اور سر پیٹے اور بال نوچے ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ
اور روایت ہے ابی بردہؓ سے کہ کہا بیہوش ہوئے ابی موسیٰ پس شروع کیا اُنکی عورت ام عبداللہ نے کہ چلا کر روتی تھی پھر ہوش مین آئے ابو موسیٰؓ پر
کہا کیا نہین جانا تو نے اور حال یہ کہ حدیث کرتے تھے اسکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اس سے کہ منڈوائے بال سر کے
یعنے مصیبت مین اور چلا کر روئے اور پھاڑے کپڑے اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے ف یہ افعال ایام جاہلیت
مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتے تھے مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہیے اُنسے کہ حضرتؐ بیزار ہوتے ہین ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ
وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ
مِّنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت
مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگے اُنکو یعنے اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارون کے اور نوحہ کرنا
اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جو فوت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنے کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے موقف مین اور اوپر ہوگا کرتا قطران
کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہ مسلم نے ف فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اُن خصلتون کو کہ اچھا جانتا ہے اُنکو آدمی اپنے مین مانند شجاعت
اور فصاحت پیدہ کے اور طعن کرنا لوگون کے نسب مین یعنے عیب کرے لوگون کے نسب مین کہ فلانے کا باپ برا تھا فلانے کا دادا برا تھا ان چیزون مین تنظیم اپنی اور حقارت لوگون کی لازم آتی ہے اور یہ دونون امر مین گو بسبب اسلام اور کفر کے یعنے بسبب اسلام کے اپنے کو بزرگ جانے اور
بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جانے تو جائز ہے اور پانی طلب کرنا بسبب ستارون کے یعنے توقع مینھ کی کرنی بسبب ستارون کے یعنے فلانا ستارا فلانی
منزل مین آویگا تو مینھ برسے گا حاصل یہ کہ یہ اعتقاد کرنا کہ مینھ برسے گا بسبب انکے فلانے ستارے کے یہ حرام ہے واجب یہ ہے کہ کہے برسائے گا تم
بسبب فضل و رحمت اللہ تعالیٰ کے اور نوحہ کرنا یعنے واویلا کرنا اور اچھی میت کی شمار کرنی مثلاً کہے بڑا شجاع تھا اور ایسا تھا اور قطران

ایک دوا ہی بدبودار سیاہ نکلتی ہی درخت اسبل سے کہ ہندی مین اسکو ہوبیر کہتے ہین اور اسکو اونٹون خارشتی کو ملتے ہین اور آگ اسمین بہت اثر کرتی ہی اور جلدی بھڑکتی ہی پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہ ہی کہ مسلط ہوگی اسپر خارش اور اسپر لپین گے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذاً باللہ منہ ﴿۲﴾ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْہُ فَقِیْلَ لَھَا اِنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَہٗ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کے کہ آواز سے روتی تھی ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنے نوحہ مت کرو الا عذاب کی جائیگی اور صبر کر کہا عورت نے ایک طرف ہو مجھسے اسلیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اس عورت نے حضرتؐ کو پھر کہا گیا اسکو کہ تحقیق یہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ پایا نزدیک دروازہ کے دربانون کو یعنے جیسے بادشاہون کے اور امیرون کے دروازون پر ہوتے ہین پس کہا نہ پہچانا تھا مین نے آپکو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور اس عورت نے حضرتؐ کو بغیر پہچانے جواب دیا اور پھر پشیمان ہوی غافل تھی اس قول سے کہ کسی نے کہا ہی کہ دیکھ طرف اس کلام کے کہ کہے اور نہ دیکھ طرف اس شخص کے کہ کہتا ہی اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہی کہ ابتدا ی مصیبت مین کرے والا اخیر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیون کا شمار کرنا مثلاً کہے کہ کیا کڑیل جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا خسارون کا اور پھاڑنا گریبان کا اور بکھیرنا بالون کا اور مونڈنا بالون کا اور نوچنا بالون کا اور کالا کرنا منہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے ہی اور کلمہ کرنے کہ دلالت بے صبری پر کرین ﴿۳﴾ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَۃٌ مِنَ الْوَلَدِ فَیَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہوا گ مین مگر واسطے کھولنے قسم کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اللہ تعالے نے کلام اللہ مین فرمایا ہی وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا تقدیر اسکی یون ہی وَاِنْ مِنْکُمْ وَاللّٰہِ اِلَّا وَارِدُھَا یعنے نہین کوئی تم مین سے قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوے مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنے پل صراط اسپر کھڑا ہوگا اور سب اسپر سے گذرینگے بدایذا یا دینگے اور نیک کچھ ایذا نہین پاوینگے پس فرمایا کہ جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہین داخل ہونے کا مگر اسی قدر کہ یہ قسم سچ ہوجاوے یعنے فقط گذرہی پل صراط پر سے ہوویگا اس قسم کے سچ ہونیکے لیے اور عذاب نہین پانے کا عرب کہا کرتے ہین کہ یہ کلم کیا مین نے واسطے کھولنے قسم کے یعنے اسی قدر کیا کہ بسبب اسکے عہدہ سوگند سے برا ؤن اور اسکے لیے ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کرے کافی ہی ﴿۴﴾ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنْکُنَّ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُہٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْھُنَّ اَوِ اثْنَتَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَوِ اثْنَتَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھُمَا ثَلٰثَۃٌ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتون کے انصار مین سے کہ نہین مرتے واسطے کسیکے تم مین سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے انمین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے یعنے فرمایئے کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نہ رکھیے فرمایا حضرتؐ نے یا دو مرین تو بھی یہی بشارت ہی روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کی مین یون ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہونچے ہون حد بلوغ کو

یعنے جب ثواب مذکور پاوین گے ف چاہے ثواب یعنے نوحہ نکرے اور پیٹے نہین صبر کرکر رضای الٰہی پر شاکر رہے اور کہے انا للہ وانا الیہ راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنے پہلے ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کے یا شفاعت کرنے اُنکی کے اور فرمایا یا دومرین احتمال ہو کہ اسی وقت جی اُٹھی ہو دو کی بسبب توجہ حضرتؐ کے درگاہ معبودیت مین یا دعا کی ہو حضرتؐ نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اسلیے لگائی کہ چھوٹے لڑکون کے ساتھ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہو اور اُنکے مرنے کا رنج بہت ہوتا ہو اور لڑکے تابع اور ملحق اُنکے ہوتے ہین بخلاف بڑون کے ۶۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہو اللہ تعالے نہین واسطے بندے مومن میری کے نزدیک میرے جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیارے اُسکے کو اہل دنیا سے پھر جاوے ثواب یعنے صبر کرے مگر بہشت روایت کی یہ بخاری نے ف پیارے اُسکے کو یعنے فرزند یا باپ یا سوائے اُنکے اور لوگ کہ دوست رکھتا ہو اُنکو اہل دنیا سے اور اہل دنیا کی دیدے معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مرے گا تو اس سے بھی زیادہ ثواب پاوے گا کہ اللہ راضی ہوگا اُس سے اور راضی ہونا اُسکا سب سے افضل ہو ۔ ۔ ۔

عمل نیک پر اور اب محروم ہوے اس عادت سے اور یہ بات سمجھی جاتی ہے آیت مذکورہ سے اسطرح کہ ایمین کافرون کے حق مین فرمایا ہے کہ نہ روئے اُنپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتے ہین ۳۲ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئے ہون واسطے اسکے دو فرزند پہلے بالغ ہونیکے امت میری مین سے داخل کرے گا اسکو اللہ بسبب اُن دونون کے بہشت مین پھر کہا عائشہؓ نے پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند آپ کی امت مین سے فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہوا ہے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہؓ نے پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اسکے ایک بھی فرزند امت آپ کی سے یعنے تو وہ کیا کرے فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہونچائی گئی مانند مصیبت میری کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف فرط اسکو کہتے ہین کہ قافلہ سے پہلے جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلے لیے تیار کرتا ہے اور مراد یہان سوائے فرط اخیر کے وہ فرزند ہے کہ پہلے بالغ ہونیکے مرجاوے اسکو فرط اسلیے کہا کہ پہلے جاکر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہے ماں باپ کے لیے یعنے شفاعت کرکر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بھلائیون کی اور اچھی باتون کی پوچھنے کی حضرتؐ نے اس لقب جامع فضائل وکمالات سے حضرت عائشہؓ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنے پہلے اُنسے جاتا ہون اور شفاعت کرکر جنت مین لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بعد مشقت کے ہوتا ہے پس میرا اُٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا اُنکے حق مین اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہین سکتی ۳۳ ۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِبْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مرتا ہے فرزند کسی بندے کا یعنے مومن کا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتون اپنے کو یعنے ملک الموت اور تابع دارون اُسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ قبض کیا تمنے میوہ دل اُسکے کا پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالےٰ کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالےٰ کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بڑا بہشت مین اور نام رکھو اُسکا بیت الحمد روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اُس گھر کا نام بیت الحمد اسلیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہے بدلے مین حمد وتسلیم کے کہ مصیبت مین کی تھی ۳۴ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ ابْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ هٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اسکے ہے مانند ثواب اُسکے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کے سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعضے محدثون نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف ابن مسعودؓ پر ف

مصیبت زدہ عام ہو خواہ کسی کے مرنے کی مصیبت مین گرفتار ہو یا سوائے اسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہتا ہو اور تسلی دیتا ہو خواہ اسکے پاس جاکر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہو جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہو اسلیے کہ یہ باعث ہوا ہو صبر پر الدال علی الخیر کفاعلہ یعنے جو اچھی بات کا رستا بتاتا ہو اسکو بھی ثواب مانند کرنے والے اسکے کے ہوتا ہو اور موقوف ہو ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع مین ہو اور قوت دیتی ہو اسکو حدیث ابن ماجہ کی مامن مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الاکساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنے نہین کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت مین مگر کہ پہناوے گا اسکو اللہ جوڑون بزرگی کے سے دن قیامت کے سند اسکی حسن و مرفوع ہو ع وَعَنْ اَبِیْ بُرْزَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہو ابی برزہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے اس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگون جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہو انکو وہ چیز کہ باز رکھتی ہو انکو کھانا پکانے سے یعنے خبر جعفر کے مرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث مین دلیل ہو اسپر کہ مستحب ہو قرابتیون اور ہمسایون کو کھانا پکاکر بھیجنا اہل میت کے لیے اور کھانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاوین ایک رات و دن اور بعضون نے کہا کہ حلال ہو تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہین اور اختلاف کیا ہو علمانے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اس کھانے کو اور ابوالقاسم نے کہا کہ مضائقہ نہین اسکے لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی مین پھر جب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہو کہ بہت کہے انکو کھانے کے لیے تا ضعف نہ ووے انکو بسبب نہ کھانے کے از راہ حیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور یہ کھانا بھیجنا واسطے عورتون نوحہ کرنے والیون کے سخت حرام ہو اسلیے کہ مدد کرنی ہوتی ہو گناہ پر اور تیار کرنا کھانے کا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگون کے بدعت مکروہ ہی بلکہ ثابت ہوا ہو جریر سے کہ گنتے تھے ہم اسکو نیاحۃ سے یعنے نوحہ کرنے سے اور اس سے صحیح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہو اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہو کھانا اس سے کہتا ہون مین یعنے ملا علی قاری کہتے ہین کہ یہ جب ہو کہ نہو مال یتیم یا غائب کے سے اور اگر یتیم یا غائب کے مال مین سے ہوگا تو وہ حرام ہو بلا خلاف ع ہ

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہو مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہو پس تحقیق وہ عذاب کیا جاوے گا بسبب نوحہ کیے جانیکے دن قیامت کے روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعَتْ عَائِشَۃَ وَذُکِرَ لَھَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ عَلَیْہِ فَقَالَتْ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّہٗ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّہٗ نَسِیَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَھُوْدِیَّۃٍ یُبْکٰی عَلَیْھَا فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنَّھَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو عمرہ بیٹی عبدالرحمن کی سے یہ کہ کہا عمرہ نے کہ سنا مین نے حضرت عائشہؓ سے اور ذکر کیا گیا روبرو انکے یہ کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہو بسبب رونے زندہ کے اسپر کہتی تھین حضرت عائشہؓ بخشے اللہ ابوعبدالرحمن کو

کہ کنیت ہے عبداللہ بن عمرؓ کی خبردار ہو تحقیق عبداللہ نہیں جھوٹ بولا ولیکن وہ بھول گیا یعنے جو کچھ کہ حضرتؐ سے سُنا کہ یہ صورت خاص مین فرمایا تھا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائے اسکے نہین کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کے کہ رویا جاتا تھا اسپر پس فرمایا تحقیق اہل اسکے روتے ہین اسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کی جاتی ہے اپنی قبر مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بخشے اللہ یہ کلمہ وہان بولتے ہین کہ کوئی ایکبات کہنے مین خطا کرتا ہے اور وہ عذاب کیجاتی ہے قبر مین پس حضرتؐ نے خاص اُس یہودیہ کے حق مین فرمایا تھا اور اور کفار بھی اُسیکے حکم مین ہیں اور اُسکے لیے بھی یہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے اُنکے کے عذاب کیجاتی ہے بلکہ یہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہے اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کافرون کا ہوتا ہے اور یہ روتے ہین اور اُسکو عزیز رکھتے ہین اور مرحوم جانتے ہین پس حاصل حضرت عائشہؓ کے اعتراض کا یہ ہے کہ حضرتؐ نے اس عورت کو بسبب کفر کے فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہے اور ابن عمرؓ سمجھے کہ حضرتؐ نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے زندون کے قبر مین عذاب کیا جاتا ہے پس یہ اعتراض حضرت عائشہؓ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہ ثابت ہوئی ہے ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمرؓ سے اور اورون سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہان رہی اور اسمین جو علماء نے اختلاف کیا ہے آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ج ﴿ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ تُوُفِّیَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ اَلَا تَنْهٰی عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالْبَیْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَیْبٌ فَقَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهُ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُهَیْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَیْبٌ یَبْكِیْ یَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْكِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَلٰكِنْ اِنَّ اللّٰهَ لَیَزِیْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰی قَالَ اَبُوْ اِدْرِیْسَ وَاَبُوْ مُلَیْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا ﴾ متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفانؓ کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اُسکے مین اور حاضر ہوئے اُسکے لیے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی پس تحقیق مین بیٹھا ہوا تھا درمیان اُن دونون کے پس کہا عبداللہ بن عمرؓ نے واسطے عمرو بن عثمانؓ کے کہ وہ سامنے تھے اُنکے کیا نہین منع کرتے تم یعنے اپنے اہل کو رونے سے یعنے ساتھ آواز اور نوحہ کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے اہل اُسکے کے اوپر پس کہا ابن عباسؓ نے کہ تحقیق تھے حضرت عمرؓ کہتے تھے کچھ اسمین سے یعنے اسمین عام رونا منع معلوم ہوتا ہے اور وہ خاص رونے کو منع کرتے تھے کہ جو ساتھ آواز کے یا نوحہ کے ہو نزدیک قبر میت کے پھر حدیث کی ابن عباسؓ نے پس کہا پھر اپنی ساتھ حضرت عمرؓ کے مکہ سے یہان تک کہ جبوقت ہو پہنچے ہم بیداء مین کہ نام ایک موضع کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس ناگہان عمرؓ نے ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے پس کہا یعنے مجکو جاؤ پس دیکھو کون ہین اس قافلہ مین پس دیکھا مین نے پس وہ

صہیب یعنے امیر وہ تھے اور اور انکے ہمراہی تھے کہا ابن عباسؓ نے پس خبر پہونچائی مین نے انکو پس کہا عمرؓ نے بلا انکو پھر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمرؓ سے پس جب زخمی کیے گئے عمرؓ داخل ہوے صہیب روتے ہوے کہتے ای بھائی میرے ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمرؓ نے اے صہیب کیا روتا ہی تو مجھپر یعنے ساتھ آواز اور بیان کرنیکے اور حال یہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مردہ یعنے مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب یعنے رونے اہل اسکی کے اسپر یعنے جو رونا کہ ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہا ابن عباسؓ نے پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمرؓ کی ذکر کیا مین نے یہ یعنے قول عمرؓ کا روبرو حضرت عائشہؓ کے پس کہا عائشہؓ نے رحم کرے اللہ عمرؓ کو قسم ہی خدا کی نہین اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر یعنے نہ مطلق رونے سے اور نہ بعض رونے سے ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر اور کہا حضرت عائشہؓ نے کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا کہا ابن عباسؓ نے نزدیک اسکے مضمون آیۃ کا اور اللہ ہنساتا ہی اور رلاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نے پس کہا ابن عمرؓ نے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم ف زخمی کیے گئے عمرؓ یعنے جب مدینہ مین آئے اور زخمی ہوے محراب مسجد مین اور انکو گھر مین اٹھالائے اور لوگ خبر کو گئے تو آئین صہیب بھی تھے وہ رونے لگے یہ کہکر کہ ای بھائی میرے ای صاحب میرے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ نوحہ ہوا اسلیے کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بلند آواز سے ہو اور یہ ایسا نہ تھا اور اسکو بھی حضرت عمرؓ نے منع فرمایا احتیاطا کہ کہین حد سے بڑھ جاوے اور حضرت عائشہؓ نے جو نفی کی حدیث کی قسم کھاکر تو یہ نفی اسکی کی ہی کہ جو عمرؓ سمجھے اسلیے کہ حدیث صحیح ہی بے شبہہ اختلاف لعین مراد مین ہی عمرؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہین کہ عذاب بسبب رونے کے ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہؓ کہتی ہین کہ یہ کافر کے حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی رووین یا نہ رووین ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر اور سبب اسکا یہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتھ رونے کے بلکہ بعضے وصیت کر جاتے تھے ساتھ رونے اور نوحہ کے بعد ازان دلیل پکڑی حضرت عائشہؓ نے اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتھ اس آیت کے وَلَا تَزِرُ آخر تک یعنے گناہ کسی کا کسی پر نہین لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکھنے لگے اور کیون عذاب کرنے لگے اسکو بسبب اسکے آگے ابن عباسؓ نے بھی تائید کی کلام عائشہؓ کی اور نفی کی مذہب ابن عمرؓ کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم اور شادی اسکی خدا کی طرف سے ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر انکے اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال بندون کے اللہ ہی نے پیدا کیے ہین اور کرتا بندہ ہی اور پھر اسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دونون باتین ہوتی ہین اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور مسخرے کے ہنستا ہی تو گنہگار رہتا ہی اسی طرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتے ہین ثواب دیا جاتا ہی اسپر آدمی اور کبھی برے ہوتے ہین عذاب کیا جاتا ہی اور پس ابن عباسؓ کا قول جب بنے گا کہ ہنسنا اور رونا بے اختیاری ہون اور جب اختیاری ہونگی ثواب و عذاب مین دخل ہی اور جب ہو رہنا ابن عمرؓ کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ انھون نے یہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جھگڑا جیسے کہ شان اہل عرفان کی ہی ۱۲ ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ بِالتُّرَابِ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ ۱۲ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر مارے جانے زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ

مین شہید ہوے بیٹھے یعنے مسجد مین پہچانا جاتا تھا حضرت کے چہرہ مبارک مین غم اور مین دیکھی تھی سوراخ دروازے کے سے یعنے در زدن دروازے کے سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتی ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اُنکا پس حکم فرمایا حضرتؐ نے اُنکو یہ کہ منع کرے اُنکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرتؐ کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نے کہنا اُسکا پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ منع کر اُنکو پھر آیا حضرتؐ کے پاس تیسری بار یعنے وہ گیا اور منع کیا اور اُنھون نے نہ مانا پھر آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتون نے ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ فرمایا حضرتؐ نے پس ڈال اُنکے منھ مین مٹی پس کہا مین نے یعنے عائشہؓ نے اُس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہیں بجا لاتا جو کچھ کہ حکم کرتے ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چھوڑا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہونچانے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈال اُنکے منھ مین مٹی ظاہر یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ چھوڑ دے اُنکو بحال خود واسطے نفع دینے نصیحت کے اُنکو بحالت جزع وفزع مین اور لفظ ارغم اللہ سے آخر تک کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تو نے حضرتؐ کو اور نہ چھوڑا رنج پہونچانا حضرتؐ کا حضرتؐ کو رنج ہوتا ہے اسکے سننے سے کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور باز نہین رہتین منع کرنے سے کیون نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا تا حضرتؐ کو ایذا نہ ہوتی ۱۲ ﴿وعن ام سلمۃ قالت لما مات ابو سلمۃ قلت غریب وفی ارض غربۃ لابکینہ بکاء یتحدث عنہ فکنت قد تھیأت للبکاء علیہ اذا قبلت امراۃ ترید ان تسعدنی فاستقبلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ترید ین ان تدخلی الشیطان بیتا اخرجہ اللہ منہ مرتین فکففت عن البکاء فلم ابک رواہ مسلم﴾ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا جبکہ مرے ابو سلمہ کہ خاوند اول تھے ام سلمہ کے کہا مین نے کہ ابو سلمہ تھے مسافر اور بیچ زمین مسافرت کے البتہ روؤنگی مین اُنکو رونا کہ نقل کیا جاوے گا وہ رونا یعنے لوگون مین کہ ایسا روئی کہ کوئی نہین رویا پس تھی مین تحقیق تیاری کی رونے کی اُنپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہو میرے یعنے رونے مین پس سامنے آئے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اُس گھر مین کہ نکالا اُسکو اللہ نے اُس گھر مین سے دو بار پس بند رہی مین رونے سے پس نہ روئی مین یعنے جو رونا کہ برا تھا یعنے نوحہ کر کر روایت کی یہ مسلم نے ف تیاری کی رونے کے یعنے قصد کیا رونے کا اور مہیا کیا اسباب رونے کا یعنے سیاہ کپڑے وغیرہ اور شاید کہ اُنکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور مراد دو بار سے یا تو یہ ہے کہ ایکبار جسوقت کہ مسلمان ہوے اور دوسری بار جبکہ دنیا سے با اسلام نکلے یا دو بار سے مراد یہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرۃ مکہ سے طرف حبشہ کے کی اور دوسری بار جبکہ وہان سے ہجرۃ کر کر مدینہ مین داخل ہوے ۱۲ ﴿وعن النعمان بن بشیر قال اغمی علی عبد اللہ بن رواحۃ فجعلت اختہ عمرۃ تبکی واجبلاہ واکذا واکذا تعدد علیہ فقال حین افاق ما قلت شیئا الا قیل لی انت کذلک آلآن فلما مات لم تبک علیہ رواہ البخاری﴾ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن اُنکی عمرہ نے رونا اور یہ کہنا اے پہاڑ فسوس اے ایسے اور ایسے گنتی تھی اُسپر یعنے خوبیان اُسکی پس کہا عبد اللہ نے جسوقت کہ ہوش مین آئے یعنے بہت سے کہ نہین کہا تو نے کچھ مگر کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے ایسا ہے تو یعنے اگر کسی نے مثلاً واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہے کہ پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرے عبد اللہ نہ روئی بہن اُسپر روایت کی ہے یہ بخاری نے ف بیہوشی ڈالی گئی یعنے ایک دفعہ بیمار ہوئی کہ قریب گ کے پہونچی اُسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مری نہین اس بیماری مین بلکہ شہید ہوئی غزوہ موتہ مین ۱۲ ﴿وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیھم فیقول واجبلاہ

واسیدہ وتخوفہ الا وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اہکذا کنت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب حسن

اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونے والا اسمین سے اور کہے ای پہاڑا وای سردار اور مانند اسکے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ میت کے دو فرشتے کہ مکے مارتے ہین اسکے سینہ مین اور کہتے ہین کیا ایسا ہی تھا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہی ف مراد میت سے میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نے شرح الصدور مین بعد ذکر کرنے اس حدیث کے ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ عذاب ہونے میت کے بسبب رونے اہل اسکی کے اشہر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہ کہ یہ حدیث ظاہر اپنے پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیر فرلک کے نہین بہرحال پکار کر رونے اور نوحہ کرنے اہل کے سے عذاب ہوتا ہی اور یہی رای عمرؓ اور ابن عمرؓ کی بھی ہی دوسرا یہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونے کے مطلق نیسرا یہ کہ ب واسطے حال کے ہی یعنے وہ عذاب عذاب کیا جاتا ہی حالت رونے انکے مین اشہر اور عذاب بسبب گنا ہون اسکی کے ہوتا ہی نہ بسبب رونے کے چوتھا یہ کہ خاص یہ کافر کے حق مین ہی اور یہ دونون قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہین اور پانچوان یہ کہ یہ خاص ہی ساتھ اسکے کہ ہو نوحہ طریقہ اسکے سے اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چھٹا یہ کہ یہ اسکے حق مین ہی کہ وصیت کر جاوے ساتھ اسکے یعنے جو کہ جاوے دارثون سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اسکو عذاب ہوگا اسلیے کہ یہ اسی کا فعل ہی اور ساتوان یہ کہ یہ اسکے حق مین ہی کہ نہ وصیت کرے ساتھ ترک اسکی کے پس ہوگی وصیت اسکی نکرنے کی واجب جبکہ جانے حال اہل اپنی کے سے کہ کرینگے یہ آٹھوان یہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب ان باتون کے کہ بیان کر کر روتے ہین اہل اشہر اور وہ ہون بری شرعًا جیسے کہ کہتے تھے اہل جاہلیت ای بیوہ کرنے والی عورتون کی اور ای یتیم کرنے والے اولاد کی اور ای خراب کرنے والے گھرون کی نوان یہ کہ مراد ساتھ عذاب کرنیکے غصہ کرنا ملائکہ کا ہی اسکو ساتھ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہین اہل اسکے جیسے کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہ کہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب نوحہ کے قبر مین انتہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتھ عذاب کے یہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب برے رونے اہل اسکی کے اشہر جیسے کہ رنج ہوتا ہی بسبب سننے اور گنا ہون انکی کے اور خوشی ہوتی ہی بسبب سننے اچھے اعمال کے اور حاصل یہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنے وصیت کر جاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتھ اسکے پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا محمول ہوگا رنج اٹھانے پر برابر ہی کہ ہو نزع کے وقت یا بعد موت کے اور برابر ہی اسمین کافر اور مومن اور اس سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس آیت مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی ہین ع؛ وعن ابی ہریرۃ قال مات میت من اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمع النساء یبکین علیہ فقام عمر ینہہن ویطردہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہن یا عمر فان العین دامعۃ والقلب مصاب والعہد قریب رواہ احمد والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا مر گیا ایک مرد اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنے حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد مین نام انکا صریح مذکور ہی پس جمع ہوئین عورتین رونے لگین پس اشہر پس کھڑے ہوے حضرت عمرؓ منع کرتے انکو یعنے اقربا کو اور ہانکتے مار کر انکو یعنے احمقون کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے ای عمر کسواسطے کہ آنکھین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنے کا تردیک ہی روایت کی یہ احمد اور نسائی نے

ف ظاہر یہ ہی کہ وہ عورتین کچھ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا انکو حضرت عمرؓ نے کہ کہین ایسا نہو کہ اس سے بڑھ کر نوحہ جو منع ہی شروع مین وہ کرنے لگین پس حضرت نے حضرت عمرؓ کو منع فرمایا اور عذر انکا بیان کیا ع؛ وعن ابن عباس قال مات زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکت النساء فجعل عمر یضربہن بسوطہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یدیہ وقال مہلا یا عمر ثم قال ایاکم ونعیق الشیطان ثم قال انہ مہما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عز وجل ومن الرحمۃ فما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان رواہ احمد اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونے لگیں عورتیں پس شروع کیا حضرت عمر نے مارنا انکو ساتھ کوڑی اپنے کے پس کہا یا عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر پھر فرمایا عورتوں کو دور رکھو اپنے کو اور شیطان کی سے یعنے چلا کر اور بیان کر کے رونا پھر فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے یعنے آنسو اور دل سے یعنے غم پس وہ اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت کا ہے یعنے پسندیدہ ہیں اسکو یہ چیزیں اور جو ہو ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہ احمد نے ف جو ہو ہاتھ سے یعنے منہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنے اور زبان سے یعنے چلانا اور نوحہ یعنے بیان کرنا یا وہ باتیں کہ نہیں کہ سکتا ہوں پسند ہوں پس وہ شیطان سے ہے یعنے اسکے بہکانے سے ہے یا وہ پسند کرنا ہے ان چیزوں کو ۱۲

وعن البخاری تعلیقا قال لما مات الحسن بن علی ضربت امرأتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول لاحہل وجدوا ما فقدوا فاجابہ اٰخر بل یئسوا فانقلبوا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنے بغیر سند کے کہ جب مرے حسن بن حسن بیٹے حسن بیٹے علی کے کھڑا کیا عورت انکی نے خیمہ انکی قبر پر برس روز پھر اٹھا لیا پھر سنا آواز کرنے والے کو یعنے ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار ہو کیا پایا اس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ ناامید ہوئے اور پھر گئے ف خیمہ کھڑا کیا اور آپ بھی وہیں رہیں برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق انکے کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ خیمہ انھوں نے کھڑا کیا اسلیے کہ جمع ہوں دوست ذکر کرنے کے لیے اور قرأت قرآن کے لیے اور آویں لوگ دعا مغفرت اور رحمت کے لیے ۱۲ **وعن** عمران ابن حصین وابی بن زرۃ قالا لخرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای قوما قد حلوا ازرتہم یمشون فی قص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفعل الجاہلیۃ تاخذون او ربما صنع الجاہلیۃ تتشبہون لقد ہممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صوارکم قال فاخذوا ازرتہم وقالوا ذلک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عمران بن حصین اور ابی بن زرہ رض سے کہ کہا دونوں نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصوں کو کہ بھینک دیں تہبند انھوں نے اپنی چادریں چلتے تھے کرتوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ بددعا کروں تم پر ایسی دعا کہ پھرو تم طرف گھروں اپنی کے غیر صورتوں اپنی میں یعنے بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نے پس البتہ ان شخصوں نے اپنی چادریں اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں رسم تھی کہ چادر کرتے پر اوڑھتے تھے اور رسم جاہلیت کی یہ تھی کہ جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر نہ اوڑھتے یہ اشارہ تھا پر بیٹھنا حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنی تغیر پر یعنے چادر اوتار کر چلنے پر یہ وعید شدید وارد ہوئی تو کیا حال ہوگا اکثر رسمیں بری برتنی پر ۱۲ **وعن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتبع جنازۃ معہا رنۃ رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا جاوے اس جنازے کے کہ اسکے ساتھ نوحہ کرنے والے ہوویں نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف جنازے کے ساتھ چلنا سنت ہے لیکن بسبب ساتھ ہونے اس فعل بد کے ترک کرے اسکو اور اسی طرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہ حدیث اصل مضبوط ہے اسکی کہ جس مجلس دعوت میں خلاف شرع بات ہو وہاں نہ جاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب ہونے فعل بد کے ترک کرے اسکو

ع ع وعن ابی ہریرۃ ان رجلا قال لہ مات ابوک فوجدت علیہ فہل سمعت من خلیلک صلوات اللہ علیہ وسلامہ شیئا یطیب بہ نفسنا عن موتانا قال نعم سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم تقل صغارہم دعامیص الجنۃ یتلقی احدہم ابا ہو فیاخذ بناحیۃ ثوبہ او قال یدہ کما اٰخذ انا فارقم حتی یدخلہ الجنۃ رواہ مسلم واحمد واللفظ لہ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ کو کہ مر گیا بیٹا میرا اپنے چھوٹا بیٹا پس غم کیا میں نے اوپر کیا سنی تو نے دوست اپنے سے یعنے آنحضرت سے خوشی ہوں اللہ کی اوپر اور سلام اللہ کا اوپر کوئی چیز کہ خوش کردے ہمارے دلوں کو ہمارے مردوں کی طرف سے یعنے جو کہ جنس اولاد سے چھوٹی مر گئی کہ آیا وہ کچھ کام آوینگے کہا ابو ہریرہ نے کہ ہاں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوٹے لڑکے مسلمانوں کے جانور دریا کے سے ہونگے بہشت میں ملیگا ایک انکا باپ اپنے سے پس پکڑے گا کونا کپڑے اسکے کا یا اپنے جدا ہوگا اس سے یہاں تک کہ داخل کرے گا اسکو بہشت میں روایت کی یہ مسلم واحمد نے اور لفظ ہیں واسطے احمد کے ف دعامیص جمع دعموص کی ہو دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہو کہ پانی میں غوطہ مارتا ہو اور پھر نکل آتا ہو اسکو ہندی میں بیلا یا کہتے ہیں اور دعموص اس شخص کو بھی کہتے ہیں کہ دخیل ہوتا ہو بیچ امور بادشاہوں اور امرا کے یعنے یہ لڑکے سیر کرتے پھرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں نہیں منع کیے جاتے ہیں کسی جگہ کے جانے سے جیسے کہ لڑکے دنیا کے نہیں روکے جاتے کسیکے گھر میں جانے سے اور نہیں پردہ کیا جاتا انسے اور اسمیں ذکر باپ ہی کا کیا اسلیے کہ ذکر اسی کا ہوا ہوگا اور ماں کو بھی اسی طرح لے جاویگا چنانچہ بعض حدیثوں میں ماں اور باپ دونوں مذکور ہوے ہیں ع ع وعن ابی سعید قال جاءت امراۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ذہب الرجال بحدیثک فاجعل لنا من نفسک یوما تاتیک فیہ تعلمنا مما علمک اللہ فقال اجتمعن فی یوم کذا وکذا فی مکان کذا وکذا فاجتمعن فاتاہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمہن مما علمہ اللہ ثم قال ما منکن امراۃ تقدم ثلاثۃ من ولدہا الا کان لہا حجابا من النار فقالت امراۃ منہن یا رسول اللہ واثنین فاعادتہا مرتین ثم قال واثنین واثنین رواہ البخاری اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے بہرہ مند ہوے مرد ساتھ حدیثوں آپ کی کے پس مقرر کیجیے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ آن کر حاضر ہوں ہم آپکے پاس اس دن میں تا سکھلاوے ہمکو اس چیز سے کہ سکھلایا آپکو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو و تم فلانے دن میں اور فلانے وقت میں مکان فلانے میں یعنے مسجد میں یا گھر میں اور جگہ فلانی میں یعنے آگے کے جانب مکان کے یا اخیر کی جانب اسکے پس جمع ہوئیں عورتیں پھر آئے انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا انکو اس چیز سے کہ سکھلایا انکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہیں تم میں سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہوں اپنی اولاد سے تین یعنے لڑکے یا لڑکیاں مگر کہ ہونگے اسکے لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے انمیں سے اے رسول خدا کے فرمائیے یا دو بھیجے ہوں پس دوبار کہی اسنے یہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھیجے ہوں یا دو یا دو یعنے جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہ بخاری نے وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یتوفی لہما ثلثۃ الا اٰخلہما اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاہما فقالوا یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذی نفسی بیدہ ان السقط لیجر امہ بسرہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ رواہ احمد وروی ابن ماجۃ من قولہ والذی نفسی بیدہ اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان یعنے ماں اور باپ مریں ان دونوں کے تین فرزند مگر داخل کریگا انکو اللہ بہشت میں ساتھ فضل رحمت اپنی کے ان دونوں کو پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمائیے یا دو پس فرمایا کہ ہاں یا دو عرض کیا فرمائیے یا ایک فرمایا ایک بھی

پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق کہ کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کھینچیگا مان اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے ساتھ بہشت کے جبکہ صبر کرے اور گنے مان اسکی اسکے مرنے کو ثواب نقل کی یہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے ف ساتھ آنول نال کے یہ اشارہ ہے طرف علاقہ کے کہ درمیان اسکے اور مان اسکی کے ہے گویا آنول نال ماننددسی کے ہو جائیگی کہ کھینچے گا ساتھ اسکے اسکو طرف بہشت کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکے ساتھ دل کو تعلق نہیں ہوتا اسکا یہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دل کو تعلق ہوتا ہے اسکا کیا کچھ ثواب ہوگا انتہی ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَۃً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ کَانُوْا لَہٗ حِصْنًا حَصِیْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ قَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّاَنَا مُنْذِرٌ سَیِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجے ہوں اپنی اولاد میں سے کہ نہ پہنچے ہوں حد بلوغ کو یعنے پہلے مرے ہوں اسکے مرنے سے ہونگے واسطے اسکے نیاد مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابوذر نے آگے بھیجے میں نے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت اسکی ابوالمنذر ہے سردار قاریوں کے آگے بھیجا میں نے ایک فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنے ایک بھی نباہ ہوگا آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ قُرَّۃَ الْمُزَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ ابْنٌ لَّہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَبَّکَ اللّٰہُ کَمَا اُحِبُّہٗ فَفَقَدَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِیَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ اِلَّا وَجَدْتَّہٗ یَنْتَظِرُکَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَہٗ خَاصَّۃً اَمْ لِکُلِّنَا قَالَ بَلْ لِکُلِّکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے قرہ مزنی سے یہ کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہوتا اسکے ساتھ بیٹا اسکا پس فرمایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے تو اسکو یعنے بہت کہ تیرے ساتھ ہی رہتا ہے کہا اسنے یا رسول اللہ دوست رکھے مجھکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو پھر نہ پایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اسکے ساتھ اسکے پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلاں کا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اسکے باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہیں دوست رکھتا تو اسکو کہ نہ آوے گا کسی دروازے سے دروازوں بہشت کے سے مگر کہ پاویگا تو اسکو منتظر ہوگا تیرا یعنے تاکہ شفاعت کرے تیری اور لیجاوے ساتھ اپنے بہشت میں پس کہا ایک شخص نے اے رسول اللہ کے اسی کے لیے ہے یہ بشارت یا ہم سبکے لیے پس فرمایا تم سبکے لیے نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَیُرَاغِمُ رَبَّہٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَیْہِ النَّارَ فَیُقَالُ اَیُّھَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّہٗ اُدْخُلْ اَبَوَیْکَ الْجَنَّۃَ فَیَجُرُّھُمَا بِسَرَرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَھُمَا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑے گا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار مان باپ اسکے کو آگ میں یعنے ارادہ کریگا داخل کرنے کا پس کہا جاویگا اسی کچے بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر مان باپ اپنے کو بہشت میں پس کھینچیگا انکو ساتھ آنول نال اپنے کی میان تک کہ داخل کریگا انکو بہشت میں روایت کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لِابْنِ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو یعنے بلا پر

اور ثواب ہمیشہ وقت صدمہ پہلے کے میں راضی ہوا میں تیرے لیے ثواب کا سوائے بہشت کے یعنے اسکے بدلے میں بہشت ہی میں داخل کرونگا روایت کیا اس کو بیہقی نے اور حسین رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حسین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مرد مسلمان نہیں پہنچتا کسی مصیبت کو اگرچہ بہت زمانہ گذرا ہو اس مصیبت پر کہ نئی کرے اس کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مثل اجر اس کے کہ مصیبت پہنچی ہو اس کو اسی روز کہ مصیبت پہنچی تھی اس کو روایت کیا اس کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع احدکم فلا یستبدل بہ میں المصابیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ یا پوش ایک تمہاری کا پس چاہیے کہ نہ بدلے اس کو انا للہ وانا الیہ راجعون اسلیے کہ یہ بھی مصیبتوں سے ہے **ف** شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہو یعنے اگر ادنی مصیبت پہنچے تو بھی بیتابی نہ چاہیے ایک روایت میں آیا ہے کہ پوچھی حضرت نے یہ آیت وقت چراغ گل ہونیکے **وعن** ام الدرداء قالت سمعت ابا الدرداء یقسم سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تبارک وتعالیٰ قال یا عیسیٰ انی باعث من بعدک امۃ اذا اصابہم ما یحبون حمدوا اللہ وان اصابہم ما یکرہون احتسبوا وصبروا ولا حلم ولا عقل فقال یا رب کیف یکون ہذا لہم ولا حلم ولا عقل فقال اعطیہم من حلمی وعلمی رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ام درداء سے کہ کہا سنا میں نے ابو درداء سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا حضرت عیسیٰ کو اے عیسیٰ تحقیق میں پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک امت جس وقت کہ پہنچیگی انکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہیں یعنے کوئی نعمت شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پہنچے انکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہیں یعنے کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہ کہ نہیں ہے بردباری اور نہ عقل یعنے ایسی بردباری وعقل کہ کسی ہوں یا کامل پس کہا حضرت عیسیٰ نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہ واسطے انکے حالانکہ نہ بردباری ہے اور نہ عقل فرمایا دونگا میں انکو اپنے حلم میں سے اور علم میں سے روایت کی یہ دونوں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یہاں مراد امت سے صلحاء حضرت کے امت کے ہیں اور نہیں ہے بردباری اور نہ عقل حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری اور عقل جاتی رہینگی اور باوجود اسکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے یعنے یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ بسبب انکے آدمی تامل کر کر رجوع فزع کرنے سے باز رہتا ہے اور نفع اور ضرر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتا ہے پس باوجود نہونے انکی کے صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسیٰ نے عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہونگی تو کیونکر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے فرمایا کہ دونگا میں حلم اور علم اپنا یعنے علم اور حلم اپنے پاس سے پس بسبب دونگا کہ بسبب انکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے **باب زیارۃ القبور** (باب ہے بیان زیارت کرنے قبروں کے یعنے فضائل اور آداب اور مقصود اسکی کے) **الفصل الاول** (فصل پہلی) **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا رواہ مسلم روایت ہے بریدہ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت کرنے قبروں کے سے پس زیارت کرو انکی اور منع کیا تھا میں نے تمکو کھانے گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے اور منع کیا تھا میں نے تمکو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب پاسنون میں اور نپیو چیز نشے کی روایت کی مسلم نے **ف** منع کیا تھا میں نے تمکو لینے ابتداء اسلام میں حضرتؐ نے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتیں قبروں پر نکریں کہ باعث کفر کی ہوں جب دیکھا کہ اسلام دلوں میں مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبروں کی مستحب ہی سب علماء کے نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور بہت فائدے ہین اوعمدہ فائدہ یہ ہی کہ مردون کے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہی اور سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہان کے مردون پر اور استغفار کرتے تھے انکے لیے اور علماء نے اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتون کے حق مین بھی باقی ہی یا انکو بھی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہ ہی کہ عورتین سواے حضرتؐ کے مزار کی اور قبروں کی زیارت نکرین چنانچہ مسئلہ باب مواقع الصلوٰۃ مین بیچ فائدے حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کی مفصل مع روایات فقہیہ کے لکھا گیا ہی جو چاہے وہان دیکھ لے اور کہا نووے نے کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے ہی پس اسکے لیے تو کافی ہی دیکھنا قبروں کا بغیر پہچاننے مردون انکی کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس وہ مسنون ہی ہر مسلمان کے لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکے لیے تو پس وہ زیارت اچھے لوگون کی قبروں کی ہی اسلیے کہ انکے لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین ان کنت اور چوتھے واسطے ادا حق دوست اور قرابتی کے ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کرے ماں باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کے تو ہوتی ہی مانند حج کے اور پانچوین مہربانی اور انسیکے لیے ہوتی ہی جیسے کہ آیا ہی حدیث مین کہ جو کوئی گذرتا ہی اوپر قبر مومن بھائی اپنے کے اور سلام کرتا ہی اسپر تو وہ پہچانتا ہی اسکو اور جواب سلام کا دیتا ہی اور آداب زیارت کے یہ ہین کہ منہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کر کر سامنے میت کے منہ کے کھڑا ہووے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھ نہ لگاوے اور چومے نہین اسکو اور جھکے نہین اور منہ خاک پر نہ ملے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہی اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہین اور مستحب ہی کہ وقت زیارت کے پڑھے سورۂ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب اسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دنون سے خصوصًا اول روز مین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ مین معلی اور بقیع مین زیارت کے لیے جاتے ہین اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دنون سے اور زیادہ پہچانتا ہی اسمین زیارت کرنے والے کو اور دنون سے اور مکروہ ہی روندنا قبروں کا بغیر ضرورت کے اور مستحب ہی کہ لید دیا جاوے میت کی طرف سے بعد مرنے کے سات دن تلک اور منع کیا تھا میں نے کھانے گوشت قربانی کے سے یعنے ابتداء اسلام مین لوگ محتاج تھے قدرت قربانی کی ہر کوئی نرکھتا تھا اسلیے حضرتؐ نے قربانی کرنے والون کو فرما دیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نرکھا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجون کو لید دے دیا کرین پھر جب فراخی کی اللہ تعالے نے لوگون پر اور احتیاج انکو نرہے اجازت دی حضرتؐ نے کہ جتنے دنون تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا میں نے نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتے ہین بعد ازان پیتے ہین یہ حلال ہی جب تک کہ نشا کرنے والی نہووے پس حضرت نے ابتداء اسلام مین فرما دیا تھا کہ نبیذ مشک مین رکھی جایا کرے اسلیے کہ مشک پتلی ہوتی ہی اسمین جلدی گرم ہو کر نشا کرنے والی نہین ہوتی اور باسنون مین رکھنے سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنون وغیرہ مین نرکھی جاوے اسلیے کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کے جلدی متغیر ہو کر نشا کرنے والی ہو جاتی ہی اور ان ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ بھر

نشے کی حد نہ پہنچے لیکن بعد اذان کہ امر تحریم خمر کا مقرر ہوا اور احتراز اس سے لازم ہوا احتمال اسکے ارتکاب کا نہ رہا ہر باسن مین پینے کے لیے اجازت فرمادی کیونکہ باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد نشے کو نہ پہنچے جیسے کہ فرمایا ولا تشربوا مسکرا یعنے نہ پیو کوئی نشے کی چیز حاصل یہ کہ منع نشا کرنے والی ہر نہ باسن سے ہے ۱۲ منہ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰی وَاَبْكٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر ماں اپنی کی اور روئے اور رلایا ان لوگون کو کہ گرد انکے تھے پھر فرمایا کہ پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے اسبات مین کہ بخشش مانگون واسطے اسکے پس اذن دیا گیا میرے لیے اور پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کرون مین قبر اسکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرون کی اسلیے کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہے موت کو روایت کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ کی ماں کا نام آمنہ تھا حضرت جب چھ برس کے ہوے تو وہ حضرتؐ کو لیکر مدینہ کو گئین اسنے ننہال کے لوگون کی ملاقات کو وہان سے پھر کر مکہ کو آتی تھین جب ابواء مین کہ نام ایک جگہ کا ہے پہونچین تو وہان انتقال انکا ہوا اور وہین قبر انکی بنی پس جب ایک دفعہ حضرتؐ وہان پہونچے تو روئے انکی جدائی پر اور رلایا انکو کہ گرد حضرتؐ کے تھے یعنے حضرتؐ اتنا روئے کہ رونے نے لوگون مین بھی تاثیر کی کہ حضرتؐ کو روتے دیکھکر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ کی والدہ کافر مرین مذہب متقدمین کا تو یہی ہے لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہے اسلام حضرتؐ کی والدین کا پھر اسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھین یا انکو دعوت اسلام کی نہین پہونچی ایام فترۃ مین تھین اسی مین مرین پہلے زمانۂ نبوت کے یا زندہ کیا اللہ تعالی نے انکو حضرتؐ کی دعا سے پھر ایمان لائین وہ اگرچہ حدیث حضرتؐ کی والدین کے زندہ کرنے کی ثابت ضعیف ہے لیکن ساتھ تعدد طرق کے تصحیح و تحسین کے ہے اسکی یہ بات گو متقدمین سے چھپی ہوئی تھی بعد اذان ظاہر کی اللہ تعالی نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسمین رسالے تصنیف کیے ہین اور اسکو دلیلون سے ثابت کیا ہے اور مخالفون کے شبہون کے جواب دیے ہین جو جاے وہان دیکھے اور صحیح یہ ہے کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہے ۱۲ منہ

وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے مسلمانون کو جبکہ نکلین طرف قبرون کے کہین سلام ہے تمپر اے گھر والون مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالی ساتھ تمھارے البتہ ملینگے مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت یعنے خلاصی مکروہات سے روایت کی یہ مسلم نے ف قبرون کی جگہ کو حضرتؐ نے گھر فرمایا اسلیے کہ رہتے ہین مردے انمین مانند زندون کے گھرون مین ۱۲ منہ

الفصل الثانی ضمن دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوے انپر ساتھ منھ اپنے کے اور فرمایا سلام ہے تمپر اے صاحب قبرون کے بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور تم پہلے ہمپر پہونچے ہو ہم ہے اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف متوجہ ہوے انپر ساتھ منھ کرنے کے اسمین دلالت ہے اسپر کہ مستحب ہے حالت سلام کرنے مین میت پر یہ کہ ہو منھ سامنے منھ میت کے اور دعا کرنے مین بھی اسی طرح ہے

اور اسی پر عمل ہی تمام مسلمین کا سوائے ابن حجر کے کہ انھون نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہ ہی کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منھ کرے اور کہا مظہر نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اسکی کے ہی حالت حیات اسکی مین منھ کرے سامنے منھ اسکی کے پھر اگر تھا زندگی مین کہ جب ملتا تھا اس سے بیٹھتا تھا دور سبب ہونے اسکی کے عظیم القدر پس اسی طرح زیارت اسکی مین کھڑا رہے یا بیٹھے دور اس سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اس سے حالت حیات اسکی مین اسی طرح بیٹھے قریب اسکے جب نیابت کرے اسکی اور جب یارت کرے پڑھے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا کرے اسکے لیے اور نہ ہاتھ لگاوے قبر کو اور نہ بوسہ دے اسپر اسلیے کہ یہ عادت نصاری کی ہے ۱۲ مرا عظیم القدر سے یہ ہی کہ وہ یا تو نانے مین بڑا ہو مانند والدین وغیرہا کے یا دین مین بڑا ہو مانند استاد وغیرہ کے ۱۲ مؤلفہ

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی نوبت رات کی انکے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرۂ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہی تمپر اے قوم مومنین اور آئی تمھارے پاس وہ چیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے لینے ثواب و عذاب کل کو یعنے قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو لینے مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے ملنے والے ہین یا آلہی بخش بقیع غرقد والون کو روایت کی یہ مسلم نے ف بقیع نام ایک جگہ کا ہی باہر مدینہ کے کہ اسمین قبرین مدینہ والون کی ہین اور اسمین پہلے درخت غرقد کے کہ نام ایک درخت کا ہی بہت تھی اسلیے اسکو بقیع غرقد کہا ۱۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد رکھتی تھی اس سوال سے کیا کہون مین جبکہ زیارت کرنے قبرون کے فرمایا کہ سلام ہی اوپر صاحب گھرون کے مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنے والون پر اور پیچھے رہنے والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے البتہ ملنے والے ہین روایت کی یہ مسلم نے ف اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی کہ گذرے اپنے بھائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تھا اسکو دنیا مین پھر سلام کرے اسپر مگر کہ پہچانتا ہو وہ اسکو اور جواب دیتا ہی اسکو سلام کا ۱۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی محمد بن نعمان سے پہونچا تے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کے قبر کی یا ایک کی انمین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اسکے اور لکھا جاتا ہی لینے دیوان اعمال مین نیکی کرنے والا ساتھ ماں باپ کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو قبرون کی پس تحقیق زیارت کرنا انکی رغبت کرتا ہی دنیا سے اور یاد دلاتا ہی آخرت کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف بے رغبت کرتا ہی دنیا سے کہ جب انجام کار یہ ہی تو اسمین دل لگانا بیجا ہی اور یاد دلاتا ہی آخرت کو

کہ سوائے اس علم کے ایک اور ہو کہ وہان جانا ہوا اسسے معلوم ہوا کہ قبرون مین جاکر نظر عبرت سے دیکھے اور موت یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا توڑنے والا لذتون کا ہو اور آسان کرنے والا کروتون کا ع ہم **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ** رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وقال تذاکرہ بعض اھل العلم ان ھذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارۃ القبور فلما رخص دخل فی رخصتہ الرجال والنساء وقال بعضھم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء لقلۃ صبرھن وکثرۃ جزعھن ثم کلامہ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون پر زیارت کرنے والیون قبرون کی کو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور کہا ترمذی نے کہ گئے ہین بعضے اہل علم اسپر کہ تحقیق یہ یعنے لعن کرنا تھا پہلے اسکے کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ زیارت کرنے قبرون کے پس جبکہ اجازت دی داخل ہوے ہیچ اجازت کے مرد و عورت اور کہا بعضے عالمون نے سوائے اسکے نہین کہ مکروہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبرون کا عورتون کے لیے واسطے کم صبر کرنے انکی کے اور بہت جزع فزع کرنے انکی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ دُفِنَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ وَاَنَا اَضَعُ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ** رواہ احمد اور روایت ہو عائشہ رضؓ سے کہ کہا تھی مین داخل ہوتی اپنے گھر مین کہ اسمین مدفون تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اور ابو بکرؓ بھی مدفون تھے اس حالت مین کہ تحقیق مین رکھتی یعنے اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنے چادر اور کہتی مین یعنے اپنے دل مین سوائے اسکے نہین شان یہ ہو کہ مدفون ہین خاوند میرے یعنے حضرت اور باپ میرا یعنے ابو بکرؓ اور دونون اجنبی نہین ہین پس جبکہ دفن کیے گیے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ انکے یعنے اس مکان مین پس قسم ہو اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گھر مین مگر مین باندھے ہوے ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا رکے عمرؓ سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہ احمد نے ف اسمین دلیل ہو اسپر کہ لحاظ میت کا کرے وقت زیارت کے مانند لحاظ اسکی کے حالت حیات اسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہو عتبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر روندون مین گے یا باتون رکھون تیزی تلوار کی پر یہان تک کہ کٹ جاوے پانون میرا محبوب تر ہو طرف میرے اسسے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور پرا ہو میرے نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنے لوگون کے کہ لوگ دیکھتے ہون اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عفیر سے روایت کی ہو کہ وہ گذرے ایک مقبرے پر اس حال مین کہ انکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگون نے اسکو کہ اوتر کر پیشاب کرلو کہا سبحان اللہ قسم ہو اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سے جیسے کہ حیا کرتا ہون زندون سے انتہی تمام ہوی کتاب الصلوٰۃ فضل و کرم خدا تعالیٰ کے سے صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ع ہم

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ

کتاب ہیچ بیان زکوٰۃ کے ف زکوٰۃ نماز کے ساتھ مذکور ہو کلام مجید مین بیاسی جگہ پس یہ دلیل ہو اوپر کمال اتصال کے ان دونون مین اور فرض کی گئی ہی زکوٰۃ دوسرے سال ہجری مین پہلے رمضان کے اور نہین واجب ہو یہ ابتدا پر بالاجماع اور زکوٰۃ کے معنی ہین بڑھنا اور پاک کرنا پس اسکو زکوٰۃ زکوٰۃ اسلیے کہتے ہین کہ اسسے مال بڑھتا ہو اور پاک ہوتا ہو بسبب نکلنے حق غیر کے یعنے فقراء کے اسسے اور بڑھتا ہو ثواب دینے والے کا اور پاک ہوتا ہو وہ گناہون سے اور زکوٰۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ دلیل ہو دینے والے کی صدق پر ہیچ دعوی صحت ایمان کے اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری مین اور زکوٰۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوٰۃ کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا اشد گنہگار ہو قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا کذا فی محیط السرخسی و واجب ہوتی ہی علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہان تک کہ گنہگار

ہوتا ہو اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی مین ہو کہ علی التراخی ہو یہان تک کہ گنہگار رہوتا ہو نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی ہو کذا فی التہذیب اور زکوۃ فرض ہو مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین رہے اور فارغ ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقۃً خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اسمین پس نہین واجب ہو کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکے پر اور نہ اس مال پر کہ نصاب ہو کہ برس نہ گذرے اسپر اور اگر لگا سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوۃ دینی آویگی اسلیے کہ یہ بھی سارے ہی سال کے حکم مین ہو اور نہین فرض ہو زکوۃ مضمار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور پہونچے حد نصاب کو واجب ہوگی اسمین زکوۃ اور قرض مین یہ بھی قید ہو کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ اسکا کر سکے پس دین نذر اور کفارات اور نظر واجب انتدا نکے کا مانع وجوب زکوۃ کا نہین اسلیے کہ انمین مطالبہ بندون مین سے کسیکو نہین پہونچتا اور دین زکوۃ کا کہ حاکم کو اسکا مطالبہ پہونچتا ہو اللہ تعالی کی طرف سے وہ بھی مانع ہو وجوب زکوۃ کا اور حاکم کے مطالبہ پہونچتا ہو مال ظاہری مین یعنے مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوے یا شہر سے لیجاوے اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب کو ہو کا ہو اور دوسرا نہین اور اگر عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہو والا نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہو کہ دین مانع ہو زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اوپر مذہب معتمد کے اور دین مطلق مانع ہو خواہ مؤجل ہو اور مؤجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہو اسلیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہو والا نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہو دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہو غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر یہ صاحبین کے نزدیک ہو اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کے نہین اعتبار کیجاتی ہو غنیہ بسبب اسکے کہ کہا گیا ہو کہ یہ اختلاف درمیان انکے مہر مجل مین ہو اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کیجاتی ہو غنیہ اتفاقاً اور یہ ہو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے گھر ہو رہنے کا اور کپڑے بدن کے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کے اور کتابین علم کی اہل علم کے لیے اور اوزار حرفہ کے اہل حرفہ کے لیے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا نیت تجارت سے اور پھر اسمین رہنے لگا زکوۃ اسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سے لے اور فارغ ہو اسکے رہنے سے اسمین زکوۃ واجب ہو اسی طرح اور چیزون کو سمجھ لے اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور انمین نیت تجارت کی نہو تو زکوۃ انمین واجب نہین آور یہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہ ہو کہ مالک ہو اصل اس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوۃ فرض نہین اسلیے کہ مالک ہو تصرف کا نہ اصل اس چیز کا اور مال ضمار مین بھی زکوۃ نہین اسلیے کہ اصل اس چیز کا مالک ہو اور اسکے تصرف مین نہین اور مال ضمار اسکو کہتے ہین کہ اس تک آدمی پہونچ نہ سکے وہ کئی قسم پر ہو ایک تو وہ مال کہ جاتا رہے اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہ اسکی بھول گیا اور تیسرے وہ کہ دریا مین ڈوب جاوے اور چوتھے وہ کہ کوئی غصب کرلے اور گواہ نہون اسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نے بطریق ڈنڈ کے لیا اور چھٹے وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اسپر پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتھ لگے تو اسمین زکوۃ پچھلے دنون کی نہین ہو بخلاف اس مال کے کہ گھر مین دفن کر کر بھول گیا وہ جب نکلے گا تو پچھلے دنون کی زکوۃ دیوے گا اور بخلاف اس قرض کے کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہون اسکے اور یا قاضی جانتا ہو اسمین زکوۃ دینی آویگی اس تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدلے مال تجارت کے ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا لیعنے بقدر ساڑھے سات تولہ سونے کی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کے وصول ہون تو پچھلے دنون کی زکوۃ دے اور جو قرض کہ بدلے مال تجارت کے نہو جیسے کہ گھر کے سونے

ہو اور اسکے پاس اور مال بھی ہو جو نصاب کو پہونچتا ہو تو اسکو بھی ملا لیوے اور اگر اور مال نہو تو اسکو بھی ملا لیوے اور اگر اور مال نہو تو اسکو بھی ملا لیوے

بیچے یا غلام خدمت کا بیٹھا یا گھر رہنے کا اور انکا مول لینے والے کے ذمہ قرض رہا پس اسمین جب زکوۃ پچھلے دنون کی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے لینے دو سو درہم کہ جسکے ساڑھے باون روپے سیدھی کل کے ہوتے ہین وصول ہوا اور جو قرض بدلے اس چیز کے ہو کہ مال نہین جیسے مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کے اسمین جب زکوۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہوا اور برس اسپر گزر جاوے یعنے پچھلی زکوۃ نہین دینی آویگی بلکہ اس برس کی کہ اسکے قبضہ مین رہا دیوے گا اور یہ حکم اسکے لیے ہو کہ پہلے سے صاحب نصاب نہوا اور اگر صاحب نصاب ہو پہلے سے تو اُسکے حق مین یہ مال بمنزلہ مال مستفاد کے ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکے بھی زکوۃ دے گا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوۃ کی یہ ہو کہ دینے وقت نیت کرے کہ زکوۃ دیتا ہون یا جسوقت زکوۃ نکالے مال مین سے اوسوقت نیت کرلے اور اگر سارا مال بلا دے اور نیت نہ کرے زکوۃ کی تو زکوۃ ساقط ہوجاتی ہے بشرطیکہ کسی اور واجب کی نیت سے نہ دے اور اگر تھوڑا سا مال دے گا تو جتنا دیا ہے اُسکی زکوۃ امام محمدؒ کے نزدیک ادا ہو جائیگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اسکی بھی نہین ادا ہونیکی اور مکروہ ہے جبکہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوۃ کے اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت لینے کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہو جاتا ہے اسمین زکوۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہین ہوجاتا جبتک کہ بیچے نہین جب بیچے گا تو اسکے مول مین زکوۃ دینی آوے گی اور نصاب زکوۃ کی اسقدر مال کو کہتے ہین کہ اسمین زکوۃ دینی واجب ہو اور اس سے کم مین نہو مثلاً چاندی یا مال تجارت کا دو سو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگے سب کے نصابین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہے نامی اور غیر نامی یعنے بڑھنے والی اور نہ بڑھنے والی پھر نامی دو قسم پر ہے حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہے کہ نفع سے بڑھتا ہے اور جانور کہ بسبب بچون کے بڑھتے ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑھتا نہین لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان اور اسباب سوائے حاجت اصلی کے پھر نصاب نامی کے ہونے سے زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے اور ذکوہ لینی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی پر زکوۃ دینی نہین آتی مگر زکوۃ کا مال اور نذر کا اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے ع ح ۔ ملتقی الابحر و بحر و درمختار و عالمگیری و مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ** ابن عباسؓ **اَنَّ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **بَعَثَ** معاذ **اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ** تاتی قوما اھل کتاب **فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ** قد **فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْيَوْمِ وَلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ** متفق علیہ روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنے امیر یا قاضی وہان کا کر کر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہے ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنے یہود و نصاریٰ پاس پس بلا اُنکو طرف گواہی دینے اسکے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین پس اگر انھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے اُنکو کہ اللہ نے فرض کیے ہین اُنپر پانچ نمازین دن رات مین پھر اگر مانا انھون نے اسکو پس خبردار کر اُنکو کہ اللہ نے فرض کی ہے اُنپر زکوۃ لیجاوے اُنکے غنیون سے یعنے جو کہ مالک نصاب کے ہین اور دیجاوے اُنکے فقیرون کو پھر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو لینے اچھے مال اُنکے سے یعنے پہچانٹ کر اچھا مال انکا لیجیے بلکہ اُنکے مال کو تین حصہ کیجیے اچھا برا بیچ کا زکوۃ مین بیچ کا

مال لیجے اور بیچ تو بددعا مظلوم کے سے لینے زکوٰۃ کے لینے مین اور اور چیزون مین لینے نہ لے وہ چیز کہ واجب نہین اسپر یا آنیا نہ دے اسکو زبان سے تنا بددعا نہ کرے اسواسطے کہ نہین درمیان دعاء مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اللہ کے اسکو کوئی پردہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اہل کتاب کے پاس وہان مشرک اور ذمے بھی تھے مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اسلیے انھین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے لیکن یہ جب ہے کہ نہ پہونچے انکو دعوت یعنے بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پہونچ جاوے انکو دعوت پس نہین واجب بلکہ مستحب ہے ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُكْوٰی بِهَا جَنْۢبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اس سے حق اسکا کہ زکوٰۃ ہے مگر جبکہ ہوگا دن قیامت کا بنالے جاوینگے واسطے اسکے تختے آگ کے یعنے تختے سونے چاندی کے بنین گے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوین گے ساتھ ان تختون کے پہلو اسکے اور پیشانی اسکی اور پیٹھ اسکی جبکہ جدا کیے جاوین گے یعنے بدن سے اور ڈالے جاوین گے آگ مین پھر لائے جاوین گے یعنے جبکہ ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوین گے گرم کرنیکے لیے اور نکال کر پھر داغ دینگے ہمیشہ یون ہین کرتے رہین گے اس دن مین کہ ہے مقدار اسکے پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یا طرف دوزخ کے ف مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یعنے کافرون کو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارون کو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ انکی کے اور مومن کاملون کو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یعنے اگر اسکے ذمہ اور گناہ نہوگا سوائے اسکے اور یہ عذاب گناہ ترک زکوٰۃ کا چھوڑ دے گا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنے اگر اسکے ذمہ اور گناہ ہوگا سوائے اسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوٰۃ کا نہ چھوٹیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے عذاب مین ہونگے اور باقی خلق حساب مین ۱۲ ع قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُولٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰیهَا فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ وَاِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ انہا گیا یا رسول اللہ یہ حکم تو گدھا اور اونٹون کا کیا حکم ہے یعنے انکی زکوٰۃ نہ دے تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو انمین سے حق انکا یعنے زکوٰۃ نہ دے اور بعضے حق انکے سے دودھ دوہنا ہے دن پانی پلانے انکی کے مگر جبکہ وقت کہ ہوگا دن قیامت کا منکا منہ کے بل ڈالا جاوے گا مالک اونٹ کا اور بڑے اونٹون کے بیچ میدان ہموار کے اس حالت مین کہ ہونگے اونٹ کامل ترکمتی مین اور بڑاپے مین نہ کم کرے گا مالک اونٹ کا انمین سے ایک بچہ اونٹ کا یعنے سب اونٹ اسکے وہان موجود ہونگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہون گے انکے اور اونٹ خوب فربہ ہونگے تا روندنے مین تکلیف زیادہ ہو کچلین گے اسکو ساتھ پاؤن اپنے کے اور کاٹینگے اسکو ساتھ دانتون اپنے کے جبکہ گذرے گی اسپر پہلی جماعت لائی جاوینگی اسپر پچھلی جماعت یعنے اسی طرح سے چلا جاوے گا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹون کی کیجاوے گی اس دن مین کہ ہے مقدار

اُسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاوے گا درمیان بندون کے پس دیکھے گا راہ اپنی طرف بہشت کے اور یا طرف دوزخ کے ف دودہ دوہنا دن پانی پلانے کے تیسرے دن یا چوتھے دن اونٹون کو پانی پلائے لیجاتے ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور مالک اونٹون کے اُنکو دودھ دوہ کر پلاتے تھے پس حق واجب اونٹون کا اگرچہ وہی زکوۃ ہی لیکن منجملہ حقوق اُنکے سے حق مستحب یہ بھی ہی کہ حسبدن اونٹ پانی پینے کو جاوین تو دودھ دوہ کر مسکینون کو پلاوے پس یہ ہی مستحب لیکن ازراہ مروت اور ادای شکر حق کے گویا کہ حکم واجب کا رکھتا ہی اسلیے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہوگا ح ح قیل یارسول اللہ فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیامۃ بطح لہا بقاع قرقر لا یفقد منہا شیئا لیس فیہا عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحہ بقرونہا وتطوہ باظلافہا کلما مر علیہ اولہا رد علیہ اخرہا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ امالی الجنۃ واما الی النار کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکری کا فرمایا اورنہین مالک گائین کا اور نہ مالک بکری کا کہ نہ ادا کرے اُسکے حق اُنکا مگر کہ جسوقت ہوگا دین قیامت کا ڈالا جاوے گا میدان ہموار مین نہ کم کرے گا انمین سے کچھ نہ ہوگی انمین کوئی بکری گائین کہ مڑے ہون سینگ اُنکے اور نہ منڈے اور نہ سینگ ٹوٹے لیعنے سبھون کے سینگ سلامت ہونگے تا خوب سینگ مارین مارین گے اسکو ساتھ سینگون نیچے کے اور کچلین گے اسکو ساتھ کھرون نیچے کے جبکہ گذرے گی اخیر پہلی جماعت لائی جاوے گی اخیر پچھلی جماعت اسدن مین کہ ہوگی مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے گا راہ اپنی یا طرف بہشت کے اور یا دوزخ کے قیل یارسول اللہ فالخیل قال الخیل ثلثۃ ہی لرجل وزر وہی لرجل ستر وہی لرجل اجر فاما التی ہی لہ وزر فرجل ربطہا رباء وفخرا ورئاء علی اہل الاسلام فہی لہ وزر واما التی ہی لہ ستر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ ثم لم ینس حق اللہ فی ظہورہا ولا رقابہا فہی لہ ستر واما التی ہی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ لاہل الاسلام فی مرج وروضۃ فما اکلت من ذلک المرج او الروضۃ من شیء الا کتب لہ عدد ما اکلت حسنات وکتب لہ عدد ارواثہا وابوالہا حسنات ولا تقطع طولہا فاستنت شرفا او شرفین الا کتب اللہ لہ عدد اثارہا وارواثہا حسنات ولا مر بہا صاحبہا علی نہر فشرب منہ ولا یرید ان یسقیہا الا کتب اللہ لہ عدد ما شربت حسنات کہا گیا یا رسول اللہ کیا حکم ہی گھوڑون کا فرمایا پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے اسکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو ریا اور فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے اہل اسلام سے پس گھوڑے اسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اسکے لیے پردہ ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین پھر نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اُنکی کے اور نہ گردنون اُنکی کے پس وہ گھوڑے اسکے لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اسکے لیے موجب ثواب کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین اہل اسلام کے لیے بیچ چراگاہ کے اور سبزے کے پس نہین کھاتے ہین اُس چراگاہ سے یا سبز سے کچھ مگر لکھی جاتی ہین اسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اُس چیز کے کہ کھائی لیعنے گھاس وغیرہ اور لکھے جاتے ہین اسکے لیے مقدار گنتی لید اُنکی اور پیشاب اُنکے کی نیکیان لیعنے اسلیے کہ یہ چیزین بھی اُسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین توڑتے وہ گھوڑی رسی لیعنے دست بندانے کو پھر دوڑتے ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی اسکے لیے نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اُنکے اور لید اُنکی کے یعنی اس حالت مین

جوکنوئیں میں اونٹ نہیں گذرتا انکو مالکہ انکا نہر پر پس پیوین اس سے اونٹ نہیں اور کہتا تھا کہ پلا دے انکو مگر کیا تھا اونٹ نے اسلئے کہ یہ اونٹ
موافق عادت اسکے پیچھے کہ **پیاف** یعنے وہ نیت پانی پلانیکی نہیں رکھتا تھا بلکہ بغرض منع انکے پانی پیا انکا یہ ثواب ہوگا اگر نیت کرکے پلاتا تو
کیا کچھ ثواب ہوتا اور آپ سے پوچھا فرمایا پس گھوڑے الخ اسکو جواب علی اسلوب الحکیم کہتے ہین یعنے گویا حضرت نے فرمایا کہ اسے حال سے حق واجب
گھوڑوان کا بلکہ پوچھ وہ بھی اور جو کچھ کہ ہو پوچھا ہی نفع اور ضرر انکے مالک دار کو اور ایکی ہوتے ہین آدمی کے لیے ہر دو کہ انکے ہر دو آدمی کا ڈھکا ہوا ہی
لوگ نہین جانتے کہ فقیر محتاج ہی اور محفوظ رکھتے ہین سوال کرنے سے اور اظہار حاجت سے ہر دو لوگون کا اور ریا اور فخر کے لیے نہیں لوگون کے
دیکھنے کے لیے کہ دیکھین حشمت اسکی اور مانگن کہ یہ مجاہد ہی اور وافق ہین ایسا نہین اور فخر سے مراد یہ ہی کہ گھوڑا پالے اس نیت سے کہ اپنے سوار کے پر
شرا بیان کرے گا اور اسکا **دوسری** قسم ہین جو کہ ارادہ خدا ہین لوٹنا اور سیر حیا نہین ہی بلکہ ارادہ یہ ہی کہ اپنی نیت اور اپنا کام کی
خبدان پروری ہین کام آوین لیئے اپنی سواری کے لیے باندھے تا حاجت توڑ شروع کے لیے سوار ہو سے اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سے چھپاوے
جیسا کہ اور روایت ہین آیا ہی **لظہا تغنیا و تعففا** یعنے باندھے گھوڑے غنا حاصل کرنیکے لیے اور بچنے کے لیے مانگنے سے لیئے اسپر چڑھکر
سوداگری کے لیے جاوے یا کھیتی ہر اور وقت جانے وہان کے اور اور کسی ضرورت کے کسی سے مانگنا نہ پڑے پس ہوگا وہ ہر دو کہ محفوظ رکھیگا
سوال و اظہار حاجت سے اور راوندست یہ مراد اسلیے لی کہ تا تکرار نہ لازم آوے کہ تیسری قسم ہین راہ خدا سے جہاد مراد ہو اور نہ سوا حق اللہ کا بیچ
پیٹھون انکی کے لیئے سوار ہوا اپنے کامون کے لیے اور نہ دیا سواری کے لیے اور گھوڑیون پر چھوڑنے کے لیے اور نہ گردنون انکی کے لیئے
زکوٰۃ انکی ادا کی آدمی شافعیہ کہتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ خبر گیری انکی کی ساتھ گھاس دانہ وغیرہ کے اور دور کیا ضرر انسے اور یہ اختلاف اسلیے ہی
کہ ہمارے نزدیک گھوڑون مین زکوٰۃ ہی اگر جنگل مین چرین پھر گھوڑوان کو اختیار ہی کہ ہر گھوڑے پیچھے ایک دینار دیوے یا قیمت مشخص کرے
انکی اور ہر دو سود رہمون مین سے پانچ درہمون دے جیسا کہ حساب زکوٰۃ کا ہی اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑون مین زکوٰۃ نہین ہی
دلیل انکی یہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین مسلمان پر اسکے غلام مین اور گھوڑے مین صدقہ اور دلیل ابو حنیفہ کی یہ حدیث ہی کہ فرمایا
حضرت نے ہر گھوڑے کہ جنگل مین چرے ایک دینار ہی اور قیمت مشخص کرنی گھوڑے کی روایت کی گئی ہی حضرت عمر رضی سے اور شافعی نے
جو حدیث روایت کی ہی اوپر گھوڑے غازی کے معمول ہی کہ سوار ہوتا ہی اسپر اور ایسے ہی غلام خدمت کرنیوالا مراد ہی اور راہ خدا مین
واسطے اہل اسلام کے کہ جہاد کرے اسپر اور اور مسلمانون کو دے تا سوار ہو کر جہاد کرین ع ح **قیل** یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا
اُنْزِلَ عَلَیَّ فِی الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْفَاذَّۃُ الْجَامِعَۃُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا
یَّرَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہی حکم گدھون کا فرمایا نہین اوتارا گیا مجھپر گدھون کے مقدمہ مین کچھ حکم مگر یہ آیت
کیتا جامع سب نیکیون اور بدیون کی پس جو شخص کہ عمل کریگا مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اسکو اور جو شخص کہ عمل کریگا مقدار
ایک ذرہ کے برائی دیکھیگا اسکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اگر کسیکا گدھا مانگے کو دیگا سوار ہونے کے لیے واسطے اپنے نیک کام کو ثواب
پاویگا اور اگر گناہ کرنیکے لیے سوار ہونے کو دیگا گنہگار ہوگا ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاہُ
اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُلْزَقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ
یَعْنِیْ شِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس ادا کی زکوٰۃ اسکی بنایا جاویگا

اسکے لیے مال اسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اسکی گردن مین دن قیامت کے پھر پکڑیگا وہ دونون طرفین منھ اسکے کی یعنی دونون باچھین اسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر پڑھی یہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے **ف** سانپ گنجا یعنے اسکے سر پر بال نہین ہونیکے یہ علامت ہے بہت زہریلی ہونے اور درازی عمر اسکے کی اور آیہ حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سند اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح فرماتا ہے ساری آیت یون ہے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنے اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنے مال اپنا کہ وہ بہتر ہے انکے لیے بلکہ برا ہے انکے لیے قریب ہے کہ طوق ڈالے جاوینگے اس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھ اسکے دن قیامت کے یعنے وہ مال طوق ہوکر پڑیگا گردنون مین ع **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِیَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَا یَکُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا کُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰىهَا رُدَّتْ عَلَیْهِ اُوْلٰىهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطے اسکے اونٹ یا گائین یا بکری نہ دے حق انکا یعنے زکوٰۃ مگر کہ لائے جاوینگے وہ دن قیامت کے اس حالت مین کہ وہ بہت بڑے ہونگے اور بہت موٹی کچلین گی اسکو ساتھ پاؤن اپنے کے اور ماریگے اسکو ساتھ سینگون اپنے کے جبکہ گذرینگے آخر انکے پھر لائے جاوین اسپر پہلے انکے یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَهُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے تمھارے پاس زکوٰۃ لینے والا یعنے امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور عامل کہتے ہین پس چاہیے کہ پھرے تم سے اس حالت مین کہ وہ تم سے راضی ہو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے زکوٰۃ پوری ادا کرو تا وہ تم سے راضی ہووے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا اَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتے انکے پاس قوم زکوٰۃ اپنی فرماتے یا الٰہی رحمت بھیج فلانے شخص پر پس لایا حضرت کے پاس باپ میرا زکوٰۃ اپنی پس فرمایا الٰہی رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ اپنی کہتے یا الٰہی رحمت بھیج اسپر **ف** دعا کرنی کسیکے لیے ساتھ لفظ صلوٰۃ کے تنہا درست نہین سوائے انبیا کے اور انبیا کے ساتھ کسی پر صلوٰۃ بھیجے تو درست ہے پس حضرت جو زکوٰۃ لانے والون پر صلوٰۃ بھیجتے تھے یہ خصائص حضرت کے سے ہے اور کو نہین درست ہمولانا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا

بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو اپنے عامل کر کر زکوٰۃ لینے پر پس کہا گیا یعنے خبر دی کسی نے کہ زکوٰۃ نہ دے ابن جمیل نے اور خالد بن ولید صحابی نے اور عباس نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین انکار کیا ابن جمیل نے مگر اسلیے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اسکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنے اسواسطے کہ نہین ہی اسپر زکوٰۃ اسلیے کہ اسنے تحقیق وقف کر رکھی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائیکا یعنے ہتھیار اور جانور اور اور سباب لڑائی کا خدا کی راہ مین لیکن اور تم اسکو سوداگری مال جانتے ہو اور عباس پر زکوٰۃ اسکی مجھپر ہی اور مثل اسکے ساتھ اسکے پھر فرمایا اے عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اسکے کے ہی یعنے پس عباس کو بجای باپ میرے کے جان اور تعظیم اسکی کر اور مانند امت دے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابن جمیل پہلا منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اسنے حضرت سے التماس دعا کی کہ مجھے ثروت ہووے مین شکر گذاری کرونگا پس حضرت نے اسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اسکو شکر کرنا اسنے کفران نعمت کیا کہ زکوٰۃ کا بھی انکار کیا حضرت نے اسپر ازراہ زجر کے کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اسکے نے حضرت نے غنی کرنے کو نسبت اپنی طرف اسلیے کیا کہ حضرت کی دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباس چچا تھے حضرت کے اُنکی زکوٰۃ جو حضرت نے اپنے ذمے فرمائی سبب اسکا یہ تھا کہ حضرت نے اسنے دو سال کی زکوٰۃ لیلی تھی ایک تو اسی سال کی کہ جسکی مانگتے تھے اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلہا معہا یعنے اور مانند زکوٰۃ حال کے ساتھ اسکے کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہی ۱۲ **وعن** ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الازد یقال لہ ابن اللتبیۃ علی الصدقۃ فلما قدم قال ہذا لکم وہذا اہدی لی فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی استعمل رجالا منکم علی امور مما ولانی اللہ فیاتی احدہم فیقول ہذا لکم وہذہ ہدیۃ اہدیت لی فہلا جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر ایہدی لہ ام لا والذی نفسی بیدہ لا یاخذ احد منہ شیئا الا جاء بہ یوم القیامۃ یحملہ علی رقبتہ ان کان بعیرا لہ رغاء او بقرا لہ خوار او شاۃ تیعر ثم رفع یدیہ حتی راینا عفرۃ ابطیہ ثم قال اللہم ہل بلغت اللہم ہل بلغت متفق علیہ اور روایت ہر ابی حمید ساعدی سے کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے پر ایک شخص کو قوم ازد مین سے کہا جاتا تھا اسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنے مدینہ مین کہا یعنے مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطے تمھارے ہی یعنے نہ زکوٰۃ اموال کی ہی مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر تحفہ بھیجا گیا ہی میرے لیے پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے تحقیق مین عامل کرتا ہون کسی شخصون کو تم مین سے اوپر کامون کے اون کامون مین سے کہ حاکم کیا ہی مجھکو اللہ نے پھر آتا ہی ایک اُنکا یعنے اس کام سے پس کہتا ہی یہ تمھارے لیے ہی اور یہ تحفہ دیا گیا ہی مجھکو پس کیون نہ بیٹھا اپنے باپ کے گھر مین یا اپنی ماں کے گھر مین پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی اسکو یا نہین قسم ہی اس ذات کی کہ جان میری ہی ہاتھ قدرت اسکی کے ہی نہین لے گا کوئی اسمین سے کچھ مگر لاویگا اسکو دن قیامت کے اس حال سے کہ اُٹھائے ہوگا اسکو اپنی گردن پر یعنے رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اسکے آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطے اسکے آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پھر اوٹھائے حضرت نے دونون دست مبارک اپنے یہان تک کہ دیکھی ہمنے سفیدی حضرت کی بغلون کی یعنے بہت اونچے اٹھائے ہاتھ پھر فرمایا یا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا یعنے جو تو نے فرمایا تھا یا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی یعنے یہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہی اسکے لیے بسبب عامل کے ہی اگر عامل نہ ہوتا اور گھر مین بیٹھا رہتا کوئی نہ بھیجتے اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجے کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اسکے لیے تحفہ بھیجتا تھا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہی لینا اسکا جیسا کہ

بیچ کھنڈا وغیرہ کے کہا گیا ہو اور کہا ابن ملک نے لینے نہیں جائز عامل کو یہ کہ قبول کرے تحفہ اسلیے کہ نہیں دیتا ہو اسکو کوئی کچھ مگر واسطے طمع اسکے کہ چھوڑ دے وہ کچھ زکوٰۃ میں سے اور یہ جائز نہیں انتہی ف ۲ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهِ هَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ كُلَّ مَنْ يُنْدَبُ إِلَيْهِ عَمَلٌ مِنْ هَذِهِ الْأَعْمَالِ الَّتِي هِيَ مِنْ أَعْمَالِ الْوِلَايَاتِ فَإِنَّهُ مَحْظُورٌ عَلَيْهِ قَبُولُ الْهَدِيَّةِ مِمَّنْ يَرَى أَنَّ لَهُ حَاجَةً إِلَى مَسْأَلَتِهِ وَالنَّظَرِ فِي أَمْرِهِ وَكَذَلِكَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْوِلَايَةِ وَالْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لَهُ

یہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہیں فرض کی زکوٰۃ مگر اسلیے کہ پاک کرے اس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمھارے سے اور سوائے اسکے نہیں کہ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطے اس شخص کے کہ پیچھے تمھارے ہی پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمر نے یعنے بسبب خوشی کے کہ دفع ہونے اس مشکل کے سے حاصل ہوے پھر فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین اس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ یہ ہی عورت نیکبخت جبکہ دیکھے طرف اسکے خوش کرے اسکو اور جبکہ حکم کرے اسکو فرمان برداری کرے اسکی اور جب غائب ہو اس سے محافظت کرے اسکی روایت کی یہ ابوداود نے ف ساری آیت یوں ہی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ یعنی جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا میں پس خبر دے اُنکو عذاب دردناک کی یعنے انکو آگ دوزخ کی میں گرم کرکے داغینگے انسے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین انکی پھر جب یہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اسلیے کہ وہ ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہی پھر حضرت عمر نے عرض کیا حضرت سے جو کہ مذکور ہوا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تو اسلیے فرض کی ہی کہ مابقی مال پاک ہوجاوے پس جب زکوٰۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین اس آیت مذکورہ میں جو وعید آیا ہی مال کے جمع کرنے پر تو وہ اسی صورت میں ہی کہ زکوٰۃ نہ دے اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید میں نہین اور ذکر کیا کلمہ یہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرت نے بعد خواہ انما فرض المواریث کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یاد مجھے اسی قدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث اسلیے فرض کی ہی کہ ہو میراث طیب تمھارے پچھلون کے لیے کہ وارث ہین یعنے اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالیٰ زکوٰۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرت نے صحابہ سے کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی جبتک کہ زکوٰۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب سکے رغبت دلانی انکو طرف اس چیز کے کہ وہ بہتر ہی مال سے کہ وہ عورت ہی نیکبخت وخوبصورت اسلیے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکے تیرے پاس سے بخلاف بیوی کے کہ وہ جبتک ساتھ تیرے ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہی تجکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہی اُس سے اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیرے مال واولاد کی کرتی ہی اور اولاد اس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوۃ بازو ہوتی ہی حیات میں اور جانشین ہوتی ہی بعد مرنیکے اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع میں آیا ہی کہ جسنے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا۔ ح ح

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَارْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ط وروایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا تمھارے پاس چھوٹا سا قافلہ یعنے عامل آوینگے زکوٰۃ لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہین یعنے بحکم طبیعت کے لوگ انکو دشمن رکھتے ہین اسلیے کہ مال لینے کو آتے ہین پس جو وقت آوے تمھارے پاس پس کہو انکو مرحبا یعنے خوشوقت آئے تم اور خالی کرو درمیان اُنکے اور درمیان اس چیز کے کہ طلب کرین یعنے مال زکوٰۃ کا انکے روبرو حاضر کردو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نہ رکھو پس اگر زکوٰۃ لینے مین عدل کرینگے پس اپنے لیے کرینگے یعنے ثواب عدل کا پاوینگے اور اگر ظلم کرینگے پس وبال انپر ہی اور راضی کرو زکوٰۃ لینے والونکو اسلیے کہ پوری زکوٰۃ تمھاری رضا انکی ہی اور چاہیے کہ دعا کرین عامل تمھارے لیے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اگر ظلم کرینگے مراد یہ ہی کہ اگرچہ ظالم جانو انکو بحسب اعتقاد اور گمان اپنے کے یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃً ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہوسکتا ہی اور راضی کرو یعنے خوب کوشش کرو انکے راضی کرنے مین حتی الامکان کہ دو انکو زکوٰۃ واجب بغیر ٹھیل اور خیانت کے اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ

ساتھ ادائے مال کے ادا ہو جاتی ہے ولیکن راضی کرنا کمال اسکا ہے اور مستحب ہے زکوٰۃ لینے والے کو کہ دعا کرے زکوٰۃ دینے والے کے لیے۔ ع

وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنَا نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے جریر بن عبداللہ رضؓ سے کہ کہا آئے کتنے آدمی یعنے گنوارون مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے لوگ زکوٰۃ لینے والون مین سے آتے ہین ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہین ہم پر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والون کو عرض کیا انھون نے یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کرین ہم پر فرمایا راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والو نکو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے راضی کرو انکو اگرچہ بھارے اعتقاد مین ظلم ہو بسبب محبت مال کے ۔ ع ۔ **وَعَنْ** بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ مِنَّا اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہنے لگے ہم پیغمبر خدا کو کہ تحقیق زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہین ہم پر یعنے مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہین کیا چھپا دین ہم اپنے مالون مین سے اسقدر کہ زیادتی کرتے ہین فرمایا کہ نہین روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرت نے چھپانے کی اجازت اسلیے ندی کہ شاید وہ بسبب اپنے گمان کے زیادتی جانتے تھے اور واقع مین ایسا نہ تھا ۔ **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کے ہے راہ خدا مین یہان تک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** ساتھ حق کے یعنے عامل ہوتا ہے واسطے طلب ثواب کے اور ازراہ صدق و اخلاص کے اسکو ثواب غازی کا ہوتا ہے ۔ ع ۔ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے اُن نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کھینچو انگانا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جارہے مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانون اُنکے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** مراد جلب سے یہ ہے کہ عامل زکوٰۃ دینے والون کے مکانون سے دور اوترے اور وہان مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ لینے کے لیے اور جنب یہ ہے کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جارہے اور عامل تکلیف اُٹھاکر وہان جاوے ان دونون باتون سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مین رنج زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہے اور دوسری مین زکوٰۃ لینے والے کو آگے اسکے جملہ تاکید اسکی ہے حاصل یہ کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والون کے اوترے اور اُن کے گھرون مین جاکر نوبت بنوبت زکوٰۃ لے لیا کرے ۔ ع ۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلٰى ابْنِ عُمَرَ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہین ہے اوپر اُس مال کے زکوٰۃ یہان تک کہ گذرے اُسپر برس روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق اُنھون نے موقوف کیا ہے اس حدیث کو ابن عمرؓ پر یعنے قول ہے ابن عمرؓ کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو اور درمیان برس کے کچھ اور مال اسکو ہاتھ لگے اسی جنس کا تو جبتک اُسپر برس نگذرے زکوٰۃ اُسپر واجب نہین یہ مذہب امام شافعی کا ہے اور امام اعظم کے نزدیک برس گذرنا

اصل مال پر چاہیے اسپر برس گذرے یا نہ گذرے مثلاً ایک کے پاس اسی بکریاں تھین گذرے اوپر چھ مہینے پھر ہاتھ لگین اسکو اگنا لیس بکریان اور مول کو یا ارث مین یا اور طرح تو نہین واجب اسپر اگنا لیس بکریون کی زکوۃ نزدیک شافعی اور احمد کے یہان تک کہ تمام ہوا اوپر برس خرید کے وقت سے یا ارث کے وقت سے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ہوگا مال مستفاد لینے جو کہ پیچھے ہاتھ لگا تابع اصل مال کے پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہونگی دو بکریان یعنے سبب ان اسلیے کہ نصاب بکریون کی چالیس ہین کہ چالیس بکریون مین ایک بکری دینی آتی ہو ایک سو بیس تک اور جب ایک سو اکیس ہوتی ہین تو دو بکریان دینی آتی ہین سو صورت مذکورہ مین اکسو اکیس ہوئین دو بکریان اسمین دنگے پس حنفی اس حدیث کے معنی یہ لیتے ہین کہ جو کوئی پاوے اور حاصل کرے مال ابتداءً تو اسپر زکوۃ نہین حبتک کہ برس پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہین ہے ۱۲ +

وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تَعْجِیْلِ صَدَقَتِہٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتابی ادا کرنے زکوۃ اپنی کے پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی انکو اسمین روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ہمارے نزدیک اور اور اکثر امامون کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوۃ دینی درست ہی نیسر طیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ۱۲

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِیَ یَتِیْمًا لَہٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْہِ وَلَا یَتْرُکْہُ حَتّٰی تَاْکُلَہُ الصَّدَقَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰی بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِیْفٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ سے کہ کہا اسنے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کے لیے مال ہو یعنے بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اس مال کی اور نہ چھوڑے اسکو بے تجارت یہان تک کہ کھا جاوے اسکو صدقہ دینا یعنے زکوۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے پر اسناد اسکی کے گفتگو ہی اسلیے کہ مثنی بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہی ف لڑکے کے مال مین فرض ہونا زکوۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہی اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکے کے مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض نہین اسلیے کہ ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ اٹھایا گیا ہی قلم تکلیف کا تین شخصون سے ایک سونے والے سے یہان تک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہان تک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانے سے یہان تک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہی ۱۲

الفصل الثالث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰہَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئے ابو بکر بعد اُنکے اور کافر ہوے وہ لوگ کہ کافر ہوے عرب سے کہا عمر بن الخطاب نے ابی بکر کو یعنے جبکہ انھون نے ارادہ لڑنے کا کیا کس طرح لڑتے ہو تم لوگون سے یعنے اہل ایمان سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہان تک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنے اسلام لاوین پھر جسنے کہا لا الہ الا اللہ

بچایا میرے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اسکا اللہ پر ہو پس کہا ابو بکر صدیقؓ نے قسم ہی اللہ کی البتہ لڑونگا اس شخص سے کہ فرق کرے درمیان نماز و زکوٰۃ کے اسلیے کہ تحقیق زکوٰۃ حق مال کا ہی یعنے جیسی نماز حق نفس کا ہی قسم ہی اللہ کی اگر نہ دینگے مجھکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا کرتے اسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو لڑونگا مین انسے ندینے اسکے پر کہا عمرؓ نے پس قسم ہی اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر کہ جانا مین نے یہ کہ اللہ نے کھول دیا دل ابی بکرؓ کا یعنے ساتھ الہام کے واسطے لڑنیکے پس جانا مین نے یہی یعنے لڑنا حق ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے یعنے عطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوٰۃ ندی حضرت ابو بکرؓ نے انکو کافر کہا یا تو اسلیے کہ انھون نے انکار کیا وجوب زکوٰۃ کا پس مرادکفر سے کفر حقیقی ہوگا اسلیے کہ وجوب زکوٰۃ کا قطعی ہی پس انکار اسکا کفر ہی یا اسلیے کافر کہا کہ انھون نے انکار کیا زکوٰۃ کے دینے کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کے ہوگا پس حضرت ابو بکرؓ نے اُنسے ارادہ لڑنے کا کیا حضرت عمرؓ نے اوّل ظاہر حال انکا دیکھکر انکے کفر مین تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابو بکرؓ پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئے ساتھ ابی بکرؓ کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہی جو ابو بکرؓ فرماتے ہین اور جنے کہا لا الہ الا اللہ مراد اسسے کلمۂ توحید ہی کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ نر لا الہ الا اللہ کہنا معتبر ہی اسلام مین اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کیسکا کسی پر کچھ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگے اور حساب اسکا اللہ پر ہو یعنے جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اسسے ترک کرینگے اور تفتیش نہین کرینگے باطن اسکے کی کہ آیا مخلص ہی یا نہین حال باطن اسکے کا سپرد کرینگے علم الٰہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اسنے دل سے کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کے اور فرق کرے درمیان نماز اور زکوٰۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہوا اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے اور عناق کہتے ہین بکری کے بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہ کہا از راہ مبالغہ کے ہیچ طلب کرنے حق واجب کے حقیقت اسکی نہین مراد اسلیے کہ بکری کا بچہ زکوٰۃ مین نہین دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوٰۃ ہی ادنی درجہ یہ ہی کہ مسنہ یعنی برس برس دن کے ہون اور اگر بچے بڑون کے ساتھ ہونگے تو انمین زکوٰۃ دینی آویگی مگر دینا بہر حال مسنہ ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گائین اور اونٹولکا ہی کہ مسنہ چاہیے اور گائین مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہی اور اونٹ مین پانچ برس کا اور لڑونگا مین ندینے اسکے پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانے انکی کے اگر منکر ہون وجوب زکوٰۃ کے یا واسطے محافظت شعار اسلام کے اور سد باب فتنہ کے اگر نہ دی ہو بغیر انکار کے اور اور روایتون مین آیا ہی کہ اور صحابہؓ نے حتی کہ حضرت علیؓ نے بھی منع کیا حضرت ابو بکرؓ کو اور کہا کہ اوّل عہد خلافت کا ہی اور مخالف ہیت ہین مبادا افتور اسلام مین پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ اگر سب لوگ ایک طرف ہون اور مین تنہا ایک طرف ہون تو بھی لڑونگا یہ کمال شجاعت حضرت ابو بکرؓ کی تھی ع ع ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ لِكُنْزِ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ اِصْبَعَهُ رَوَاهُ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمھاری کا دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگے گا اسسے مالک اسکا اور وہ ڈھونڈھتا ہوگا اسکو یہان تک کہ لقمہ کریگا انگلیون اسکے کو روایت کی یہ احمد نے ف گنج سے مراد وہ مال ہی کہ جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسیکے حکم مین ہین سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کے مضمون مین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اسلیے کہ ہاتھ سے مال کمایا کر جمع کر رکھا اور زکوٰۃ ندی اس صورت مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے منھ مین انگلیان اپنی دیدے گا جیسے عادت ہی کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ سے انگلیان اسکے منھ مین دیدیتے ہین لیکن دوسرے مضمون مین کلام ہی ع ع ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ ثُعْبَانًا اَقْرَعَ فَرَاَيْنَا مِصْدَاقَهٗ

مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی شخص کہ نہ ادا کرے زکوٰۃ مال اپنے کی مگر گردانے گا اللہ لیعنے لگاویگا دن قیامت کے بیڑی گردن اسکی کے ایکسانپ بچھو پڑھی ہم مطابق اسکی کتاب البیعین سے یہ آیت اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہیں ساتھ اسکے کہ دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے آخر آیت تک روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف پہلی فصل میں تمام آیت لکھی گئی ہے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ وَزَادَ قَالَ یَکُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْکَ صَدَقَۃٌ فَلَا تُخْرِجُھَا فَیُھْلِکُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَلَّ مَا یَتَغَیَّرُ ذٰلِکَ الزَّکٰوۃُ بِالْعَیْنِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِہٖ اِلٰی عَائِشَۃَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ اَنَّ الرَّجُلَ یَاْخُذُ الزَّکٰوۃَ وَھُوَ مُوْسِرٌ اَوْ ھُوَ فَقِیْرٌ وَاِنَّمَا ھِیَ لِلْفُقَرَاءِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں ملتی زکوٰۃ کسی مال میں کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہے اسکو روایت کی اس کو شافعیؒ نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنے مراد اس حدیث کے نقل کی کہ بخاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہے تجھپر زکوٰۃ پس نہیں نکالتا تو اسکو یعنے پس زکوٰۃ ملی رہے اس مال میں پس ہلاک کرتا ہے حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے یعنے بموجب تفسیر مذکور کے اس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہے متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے نہ ذمہ پر اسی طرح متقی میں ہے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت عائشہؓ تک اور کہا احمد نے بیچ لفظ خالطت کے کہ تفسیر اسکی یعنے معنی اسکے یا تاویل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہے زکوٰۃ اور ہے وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکے نہیں کہ زکوٰۃ فقیروں کے لیے ہے ف ہلاک کر دیتی ہے یعنے وہ مال ضائع ہو جاتا ہے یا نقصان آجاتا ہے اسمیں یا برکت جاتی رہتی ہے یا لائق نفع اٹھانے کے نہیں رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کے نہیں شرعًا اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے یعنے امام شافعیؒ اور اور امام کہتے ہیں کہ تعلق زکوٰۃ کا ساتھ عین مال کے ہے ذمہ پر نہیں یعنے جس مال کی زکوٰۃ دے تو اسی مال میں سے دے قیمت اسکی دینی جائز نہیں پس یہ بات انھوں نے لفظ خالطت سے نکالی ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک زکوٰۃ ذمہ پر ہے تعلق اسکا ساتھ عین مال کے نہیں اور یا غنی یہ شک راوی ہے کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوے ایک تو یہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دے اور زکوٰۃ مال میں ملی رکھے اور دوسرے یہ کہ غنی یعنے مالک نصاب کا ہو کر زکوٰۃ نہ دے تو دونوں صورتوں میں مال زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہے اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی چلے ہی مضمون پر ہے مع مسئلہ مذکورہ میں جو اختلاف کیا ہے علمانے دلیلیں حنفیوں کی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہا اللہ نے خوب خوب لکھی ہیں بخوف درازگی کے اس کتاب میں نہیں لکھیں جو چاہے انکی شرحوں میں دیکھ لے **بَابُ مَا یَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ** باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ واجب ہوتی ہے اسمیں زکوٰۃ ف اتفاق رکھتے ہیں [illegible] واجب ہوتی ہے زکوٰۃ کے چار پایوں میں یعنے اونٹ اور گائیں اور بکری اور دنبا اور بھیڑ اور جنس میں خواہ نر ہوں خواہ مادہ اور سوا ان کے اور جانوروں میں زکوٰۃ نہیں لیکن گھوڑے میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہے آگے تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق رکھتے ہیں اور واجب ہوتی ہے زکوٰۃ کے سونے چاندی میں اور اس چیز میں کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہے بیچ سالگون کے اور تکاریوں کے اور میوہ جات کے کہ بیان ان تک نہیں اور امامون کے نزدیک واجب نہیں زکوٰۃ انمیں اور کھیوا اور کشش میں واجب ہے جبکہ پہنچیں پانچ وسق کو اس حکم میں نہیں ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عشر یعنے دسواں حصہ واجب ہے ہر چیز میں کہ زمین سے پیدا ہووے کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گھاس میں نہیں ہے دلیل امام صاحب کی یہ حدیث حضرتؐ کی ہے ما اخرجت الارض ففیہ العشر اپنے جو چیز نکالے زمین اسمیں دسواں حصہ ہے

اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آیندہ کے لکھے ہین اور زمین کی پیدا ہوئی چیزون مین جو عشری ہی اُنمین سال گذرنیکی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوٰۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوے ع **الفضل للاول** فصل پہلی **عَنْ** أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کے کھجورون مین سے زکوٰۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین بیچ چاندی کے زکوٰۃ اور نہین بیچ کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوٰۃ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہی موافق حساب دہلی کے پانچ وسق اس حساب سے تیس من کی ہوئی پس تیس من کھجورون مین دسوان حصہ ہی یعنے تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اس سے کم اگر کھجورین پیدا ہون انمین دسوان حصہ بموجب اس حدیث کے نہین واجب یہی مذہب ہی امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کے اندازہ کچھ مقرر نہین جسقدر پیدا ہوا اسکا دسوان حصہ دے مثلاً دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسے بھر ہو تو ایک پیسے بھر دے اور یہی حکم ہی اور میوونکا اور غلونکا یعنے گیہون اور جو اور چنے وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظم نے تاویل اس حدیث مین یہ کی ہی کہ مراد اس سے زکوٰۃ تجارت ہی اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھ وسقون کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتے تھے پس پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوے اور اواقی جمع اوقیہ کی ہی اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پانچ اوقیے کے دو سو درہم ہوے یہ نصاب ہی زکوٰۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین اور جسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہین اور سوائے درہم کے اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سے یا روپے کسی سکہ کے ہون تو اسپر قیاس کر کے زکوٰۃ دے تفصیل اسکی یہ ہی کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہی پس دو سو درہم مین چاندی چھ سو تیس ماشہ ہوتی ہی اور اُنپر زکوٰۃ کے پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہی پندرہ ماشہ چھ رتی پس اگر روپے ہین بارہ بارہ ماشے کے جیسے کلدار سیدھی کل کے اور ڈبل اور پتلی دار تو چھ سو تیس ۶۳۰ ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوے اُنپر زکوٰۃ کا ہوا ایک پورا بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہین ساڑھے گیارہ گیارہ ماشے کے مثلاً لکھنؤ وغیرہ کے تو چون روپے بارہ آنے چھ پائی اور چھ جز تئیس جز پائی کے مین سے ہوئی اُنپر ایک روپیہ بھی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس جز تئیس جز پائی کے مین سے زکوٰۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعین زکوٰۃ	وزن چاندی	تعین زکوٰۃ	سکہ ۱۲ ماسہ کا	زکوٰۃ	سکہ ۱۱ ماسہ	زکوٰۃ
۱۰ درہم	۵ درہم	۶۳۰ ماسہ	۱۵ ماسہ ۶ رتی	۱/۸ عشر	۱/۴	۱/۱۲ عشر	۱/۵

یہ حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہ ہی کہ اڑھائی روپے سیکڑے کے حساب سے زکوٰۃ دے اور نصاب سونیکے اسمین نہین ذکر ہوئے نصاب سونے کے بیشمار ہی یہان کے حساب سے ساڑھے سات تولہ بھر ہوتے ہین پس سونا جب انتا ہو تو چالیسوان حصہ زکوٰۃ مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوٰۃ دینی آویگی مثلاً اگر ایک کے پاس سوا چھبیس ۲۶ بھر چاندی کا زیور اور سوا چھبیس ۲۶ کا سونے کا تو وہ صاحب نصاب ہی زکوٰۃ دینی آویگی اسی طرح اگر سوا چھبیس ۲۶ کا اسباب ہو تجارت کا اور سوا چھبیس ۲۶ روپے ہون تو بھی صاحب نصاب ہی اور سونا چاندی کسی طرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ برتے خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوٰۃ واجب ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹے کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہی اسکا بھی اندازہ کر واگر زکوٰۃ دے اگر رنصاب کو پہونچے اور مدتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوٰۃ نہین اگرچہ لاکھون روپے کا ہو مگر ہان نیت تجارت کی ہو تو ہی مولانا + درمختار وغیرہ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى

صَدَقَةٌ فِي عَبْدٍ وَلَا فِي فَرَسٍ صَدَقَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدٍ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مسلمان پر زکوٰۃ فرض بیچ غلام اسکی کے اور نہ بیچ گھوڑے اسکی کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا نہیں بیچ غلام اسکی کے زکوٰۃ مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو گھوڑا اور غلام تجارت کے لیے نہوں تو نہیں زکوٰۃ ہیں اور یہی مذہب امام شافعی اور صاحبین و غیرہم کا لیکن امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جو گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوئی اکثر سال جنگل میں چرتے ہوں انمیں بھی زکوٰۃ ہے کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت اسکی شخص کہ کر دو سو درہموں میں سے پانچ درہم دے اور فتاوے قاضی خان اور درمختار اور فتاوے عالمگیری میں لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ انمیں بھی زکوٰۃ نہیں **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اور روایت ہے انس سے یہ کہ ابو بکر نے لکھا ہے انکے لیے یہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا انکو طرف بحرین کے کہ نام ایک موضع کا ہے قریب بصرہ کے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے کہ رحمن ہے اور رحیم ہے یہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر یعنے ساتھ حکم اللہ تعالی کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتھ اسکے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانوں میں سے اوپر طور اسکی کے پس دے اسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اس سے پس نہ دے واجب بیچ چوبیس اونٹوں کے اور جو کم ہے چوبیس سے بکری ہے اسطرح کہ ہر پانچ میں ایک بکری پس جب پہونچیں پچیس کو تین تیس تک پس انمیں ایک بوتی برس روز کی مادہ پس جبوقت پہونچیں چھتیس کو پینتالیس تک پس انمیں ہے بوتی دو برس کی مادہ اور جبوقت کہ پہونچیں چھیالیس کو ساٹھ تک پس انمیں ہے حقہ یعنے اونٹنی تین برس کی قابل جست کرنے اونٹ کے پس جبوقت کہ پہونچیں اونٹ اکسٹھ کو پچھتر تک پس انمیں ہے بوتی چار برس کی کہ پانچویں برس میں لگی ہو اور جبوقت پہونچیں چھیتر کو نوے تک پس انمیں ہیں دو بوتیاں دو دو برس کی **ف** اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس دے اور اوپر حدیث میں گذرا کہ راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو اگر چہ ظلم کیے جاؤ پس وہ حدیث خلاف ہے اسکے جواب اسکا یہ ہے کہ اس حدیث میں جو زکوٰۃ لینے والی مذکور ہوئی صحابہ تھے وہ ظالم نہ تھی اور بنسبت ظلم کی انکی طرف بموجب گمان زکوٰۃ دینے والوں کی تھی ہو اور اس حدیث میں سوائے صحابہ کے اور لوگ مراد ہیں پس کچھ منافاۃ نہیں بیچ **فَاِذَا بَلَغَتْ** اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ اور جبوقت کہ پہونچیں اکیانوی کو ایک سو بیس تک پس انمیں دو اونٹنیاں تین تین برس کے قابل جست کرنے اونٹ کے اور جبوقت کہ ہوں زیادہ اکیسو بیس پر پس ہر چالیس میں بوتی دو برس کی ہو اور بیچ ہر پچاس کے اونٹنی تین برس لڑے کی **ف** کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اور استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنیکے عدد مذکور سے یعنے جب زیادہ ہوں اونٹ ایک سو بیس سے تو نو از سر نو شروع کیجاوے زکوٰۃ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ نے کہ از سر نو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہوں اکیسو بیس پر پانچ تو لازم آوینگی دو حقی اور ایک بکری پھر ہر پانچ میں بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض غرضیکہ بموجب ترتیب پہلی کے دلیل انکی یہ حدیث ہے کہ اونٹ جب زیادہ ہوں اکیسو بیس پر از سر نو شروع کیجاوے زکوٰۃ اور مانند اسکے حضرت علی سے بھی منقول ہے اور جب

اونٹون مین مادہ ہو یا قیمت اسکی بخلاف گایون اور بکری کی کہ انمین نر اور مادہ برابر ہین ع وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ عِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْهِ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِيْهِ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا عِنْدَهٗ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ

اور وہ شخص کہ نہون ساتھ اسکے مگر چار اونٹ پس نہین انمین زکوٰۃ واجب مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا تو بطریق نفل کی دی پس جسوقت کہ ہون پانچ اونٹ تو انمین ہے ایک بکری اور جو شخص کہ ہون اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی چار برس کی کہ پانچوین مین لگی ہو یعنی اکسٹھ سے پچھتر تک مین یہ دینی آتی ہے اور نہو نزدیک اسکے چار برس کی اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے تین برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے دو بکریان اگر میسر ہون اسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہون اس پاس اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی تین برس کی کہ چھیالیس ساٹھ تک مین یہ دینے آتی ہے اور نہو اس پاس تین برس کی اور ہو اس پاس چار برس کی پس قبول کیجاوے اس سے چار برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی تین برس کی اور نہو اس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے دو برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا دو بکریان یا بیس درم اور جو شخص کہ ہون اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک مین دینے آتی ہے اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس قبول کیجاوے اس سے تین برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اسکے پاس اور ہو اس پاس برس دن کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے برس دن کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی برس روز کی کہ پچیس سے پینتیس تک مین دینی آتی ہے اور نہین وہ اس پاس اور اس پاس ہو دو برس کی پس قبول کیجاوے اس سے اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور اگر نہو نزدیک اسکے اونٹنی برس روز کی قابل دینے کے اور ہو اس پاس اونٹ دو برس کا پس وہ قبول کیا جاوے اس سے اور نہین ساتھ اسکے کوئی چیز اور واجب نہ لینا نہ دینا ف قابل دینے کے کما ابن ملک نے کہ اسکے مضمون مین تین احتمال ہین یا تو یہ کہ نہو اسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہ بھی کالعدم ہے یا اوسط درجہ کی نہو بلکہ نہایت خوب ہو بہر تقدیر اسکا حال تو یہ ہوا اور ہو اس پاس ابن لبون یعنے دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اسکے ساتھ کچھ اور جبر و نقصان کے لیے لینا دینا نہین آتا اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت انوثۃ کما ہو نقصان ساتھ زیادتی سن کے ہو جاتا ہے وَفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ شَيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ

شاۃ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا الا تخرج فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ما شاء المصدق ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شیء الا ان یشاء ربہا رواہ البخاری

اور بیچ زکوٰۃ بکریوں کے کہ چرنے والی ہوں جبکہ ہوں بکریاں چالیس سے بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جس وقت زیادہ ہوں اکیس سے دو سو تک پس انمیں دو بکریاں اور جس وقت زیادہ ہوں دو سو پر پس انمیں تین بکریاں تین سو تک اور جب زیادہ ہوں تین سو پر پس ہر سو میں ایک بکری اور جبکہ ہوں بکریاں چرنے والی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہیں انمیں زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا تو بطریق تفضل کے دے اور نہ دیجاوے زکوٰۃ میں بڑھیا اور نہ عیب والی یعنے خواہ اوٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائیں اور نہ لوگ مگر اس وقت کہ چاہے زکوٰۃ لینے والا یعنے اگر وہ چاہے لوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاویں جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاویں اکٹھے واسطے خوف زکوٰۃ کے اور جو نصاب کہ ہو دو شریکوں میں پس وہ رجوع کریں آپس میں ساتھ برابری کے اور چاندی میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہوں اسکے پاس مگر ایک سو نوے درم پس نہیں انمیں کچھ زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا بطریق تفضل کے دے نقل کی بیخاری ف چرنے والے ہوں لینے زکوٰۃ جانوروں میں بکری ہو یا گائے یا اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چارہ چرتی ہوں اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو تو اُن جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور جبکہ ہوں بکریاں چالیس الخ یعنے چالیس سے کم میں کچھ زکوٰۃ واجب نہیں جب چالیس ہوں تو انمیں ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہوں تو اکیس بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگے تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہے اور جب زیادہ ہوں تین سو پر یعنے اکیسواں بڑھ جاویں کہ چار سو ہو جاویں تو چار بکریاں آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑھیگی تین سو پر تو چار بکریاں دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہ کب ہے کہ جسمیں امراض اسکا یا بعض اعضا عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوے ایک اوسط درجے کی اور نہ بڑھ لوک لینے کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اسکا بُرا اور بیکار ہوتا ہے اور نہ جمع کیے جاویں الخ مذہب شافعی میں زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی ہے اور اعتبار مالکوں کا نہیں ہے اور ابو حنیفہؒ کے مذہب میں اعتبار مالکوں کا ہے نہ گلہ کا پس اگر مثلاً ایک شخص کی بکریاں اسّی ہونگی دو گلوں میں تو امام شافعیؒ کے نزدیک دو بکریاں لیوینگے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک اور اگر دو شخصوں کی اسّی بکریاں ایک گلہ میں ہونگی تو امام شافعیؒ کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دو لینگے پس معنی اس قول کے لا یجمع میں تفرق الخ نزدیک شافعیؒ کے یہ ہیں کہ یہ نہی مالک کے لیے ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریاں اُسکی ہوں اور چالیس اور کی تو ملانہ دے واسطے کم کرنے زکوٰۃ کے یعنے اگر دو گلے چالیس چالیس کے ہونگے تو دو بکریاں آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہ نکری اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریاں اسکی کسی اور کی بیس بکریوں میں ملی ہوں تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور نزدیک ابو حنیفہؒ کے یہ نہی سعاۃ کے لیے ہے یعنے زکوٰۃ لینے والے کے لیے کہ متفرق کو جمع نکرے مثلاً دو شخصوں کے پاس بکریاں ہوں اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس نصاب سے کم ہوں جب دونوں ملیں تو نصاب پوری ہو مثلاً بیس بیس ہوں دونوں پاس تو انکو جمع نکرے زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنے جس وقت کہ ہوں مثلاً ایک شخص کے پاس اسّی بکریاں چالیس ایک جگہ اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے اونکو دو نصابیں اور نہ لیوے انمیں سے دو بکریاں بلکہ لیوے ایک بکری اسلیے کہ ملک ایک کی ہے اور جو نصاب کہ ہو الخ بیان اسکا یہ ہے کہ مثلاً دو آدمی بیں دو سو بکریوں میں شریک ایک کی چالیس بکریاں اور دوسرے کے ایک سو ساٹھ پس واجب ہوگی اوّل پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہ نہیں ہوسکتا کہ واجب ہو پہلے پر دو جس سے ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر ۶ یعنے زکوٰۃ لینے والا

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لے لیگا پھر دونو دونو رجوع کرین آپسمین ساتھ برابری کے یعنے چالیس بکریون والا تین خمس اس بکری کے کہ دی ہو دوسرے شریک سے کہ جسکی انتالیس بھیڑ بکریون پر پڑیں خمس ٹہرینگے موافق اسکے حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اسکے حصہ کے پس یہ معنی ہین تراجعان بینہما بالسویۃ کے یہ مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اس چیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہی اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اسمین بیسوان حصہ روایت کی یہ بخاری نے ف پانی پلایا آسمان نے یعنے جس زمین مین مینھا اور نالون اور نھرون کا پانی دیا اس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوۃ مین دے اور عثری اس زمین کو کہتے ہین کہ پانی دیجاوے ساتھ عالور کے اور عالور کہتے ہین ایک گڑھیکو کہ کھودا جاتا ہی زمین مین بطور تالاب کے اور اسمین سے پانی پہونچتا ہی کھیتی وغیرہ مین اور بعضون نے کہا کہ عثری کہتے ہین اس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہی مینہ یا سیب قریب ہونے پانیکے ۱۲ منہ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [illegible] مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو نہین پہچانا اُنکا معاف ہی اور کوئین کھدوانے مین کوئی مرجاوے گر کر وہ معاف ہی اور کان کھدوانے مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہی اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جانور یعنے گھوڑا پیادل وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو اسپر کوئی سوار یا ساتھ اسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہووے دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اسکا معاف ہی یعنے اسکے مالک پر کچھ ضمان یعنے بدلہ نہین اور اگر اسپر کوئی سوار ہو یا اسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمین تقصیر اسکی ہی اور اسی طرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا آویگا کہ قصور مالک کا ہی اسلیے کہ رات کو عادت ہی جانورون کے باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی لیکن یہ قیدین اور حدیثون مین اور دلیلون سے نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدوری کو لگاوے کنوان کھودنے کے لیے اور وہ مزدور اسمین گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ ضمان یعنے خون بہا نہین آئیگا اور اسی طرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودے یا موات مین یعنے زمین افتادہ مین کہ مالک اسکا معلوم نہین اور اسمین کوئی آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کھودے یا غیر کی ملک مین بغیر اسکے اذن کے پس ضمان یعنے خون بہا اوپر عاقلہ کھودنے والے کے آویگا اور اسی طرح حکم اسکا ہی کہ کوئی ایک جگہ کھود وا دے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہین انکو کہ جو اسکے ساتھ ایک قاعدے کے ہان تو کرہون مثلاً سپاہی کے عاقلہ فوج کے سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اسکے قبیلے کے لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہ کے کان ہی اور نزدیک اہل حجاز کے دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرتؐ سے پوچھا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کیے ہین مین مین دن پیدا ہونیکی کے پھر جانا چاہیے کہ کان سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئین لالچ پگلنے اور منطبع ہونیکے یعنے جیسکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکے اور دوسرے وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندک کی اور تیسرے وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونہ اور پتھر ال و تمام پتھرون کے مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہین واجب ہی خمس مگر قسم اول مین اور اسمین گنجائش برس کی شرط نہین اور امام شافعیؒ کے نزدیک فقط سونے چاندی مین ہی اور پتھرون مین نہین ۱۲ منہ

الفصل الثانی

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَّۃِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ لَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ

ومائتہ شیء فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراہم رواہ الترمذی وابوداؤد وفی روایۃ لابی داؤد عن الحارث الاعور عن علی قال زہیر احسبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہاتوا ربع العشر من کل اربعین درہما درہم لیس علیکم شیء حتی تتم مائتی درہم فاذا کانت مائتی درہم ففیہا خمسۃ دراہم فما زاد فعلی حساب ذلک وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی العشرین ومائۃ فاذا زادت واحدۃ فشاتان الی مائتین فان زادت فثلث شیاہ الی ثلثمائۃ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ فان لم تکن الا تسع وثلثون فلیس علیک فیہا شیء وفی البقر فی کل ثلثین تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیء رواہ فی شرح السنۃ

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں میں سے اور غلاموں میں سے یعنے اگر تجارت کے لیے نہوں تو زکوٰۃ انمیں نہیں اور گھوڑوں میں جو اختلاف ہے بیان اسکا اوپر ہو چکا پس وزکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم یعنے بعد اسکے کہ بقدر نصاب کے ہوں کہ دو سو درہم ہیں اور نہیں بیچ ایک سو نوے کے کچھ زکوٰۃ یعنے دو سو سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہیں جسوقت کہ ہوں دو سو درہم پس انمیں ہیں پانچ درہم زکوٰۃ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی میں حارث اعور سے کہ نقل کی حضرت علیؓ سے کہا زہیر نے کہ راوی ہے حارث سے گمان کرتا ہوں میں حارث کہ کہا روایت کی حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنے ہر بیس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور نہیں تجھ پر کچھ یہاں تک کہ پورے ہوں دو سو درہم اور جسوقت کہ ہوں دو سو درہم پس انمیں ہیں واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسی حساب پر انمیں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے الیکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک بیس پر پس دو بکریاں دو سو تک اور جسوقت زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریاں تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہوں تین سو پر یعنے اور ہوں چار سو پس ہر سو میں ایک بکری پس اگر نہوں بکریاں مگر اونتالیس پس نہیں تجھ پر انمیں کچھ اور بیچ گائے کے ہر تیس میں ایک بیل یا بچھڑا کا اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی اور نہیں کام والوں میں کچھ ف پس جو زیادہ ہو الخ مذہب صاحبین کا یہی ہے کہ بقدر دو سو درہم سے زیادہ ہو اسکا حساب کر کر چالیسوان حصہ زکوٰۃ میں دے اور امام اعظمؒ کے نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہوں دو سو درہم سے چالیس درہم تو انمیں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اگر چالیس تک نہ پہونچیں تو انمیں زکوٰۃ نہیں وہی سو کی زکوٰۃ دے انھوں نے حمل کیا ہے اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونے سے دو سو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہموں کا ہے تاکہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثوں میں اور بیل ہر برس ذکر کا الخ اسمیں نر و مادہ برابر ہیں چاہے بیل دے چاہے گائے جیسا کہ آگے کی روایت میں آیا ہے جانا چاہیے کہ گایوں اور بکریوں میں دینا مادہ ہی کا مقرر نہیں ہے بخلاف اونٹوں کے اسلیے کہ اونٹوں میں مادہ افضل ہوتی ہے نہ گائیں بکری میں اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہوں بیل یا گائیں چالیس سے تو انمیں کچھ نہیں دینا آتا یہاں تک کہ ساٹھ ہوں جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی یعنے برس برس ذکر کے بیل یا گائیں دینی آویگی پھر ہر چالیس میں ایک مسنہ یعنے گائیں یا بیل دو دو برس کے اور ہر تیس میں ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلاً ستر ہوں گے تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسّی ہوں تو دو مسنہ جب نوے ہوں تین تبیعی جب سو ہوں دو تبیعی اور ایک مسنہ دے اسی طرح ہر تیس میں تبیعا اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے انتہی یہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہوں چالیس سے تو انمیں کچھ نہیں دینا آتا یہ مذہب صاحبین کا ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنے زیادہ ہونگے چالیس سے حساب کر کر زکوٰۃ انکی بھی دیجاویگی ساٹھ تک جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی دینگے باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہو گی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگے یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنے انکی قیمت کا چالیسوان یا تیسواں حصہ دینگے اسی طرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحب ہدایہ اور زاہدین انکے کی یہی ہے اور بھینس کی زکوٰۃ ایسی ہی ہے جیسے گائیں کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوٰۃ مانند زکوٰۃ بکری کے ہے اور نہیں کام والوں میں کچھ یعنے جو جانور کام میں آویں مثلاً بیل ہل چلانے میں

یا کنوین کے پانی نکالنے مین یا لادنے مین لگے رہین اگرچہ نصاب کو پہونچین زکوٰۃ انمین واجب نہین الیسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب تینون اماموں کا یہی ہی لیکن امام مالکؒ کے نزدیک انمین بھی زکوٰۃ ہی ع ج **وَعَنْ** مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی معاذ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اُنکو طرف یمن کے یعنے عامل کرکر حکم کیا اُنکو یہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس دو کا یا گاے برس روز کی اور ہر چالیس گایون مین سے ایک گاے دو برس کی یا بیل دو برس کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے مین یعنے جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنے والے زکوٰۃ کے ہی یعنے جیسے گناہ نہ دینے مین ہی ویسا ہی گناہ زیادہ لینے مین ہی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کھجور مین زکوٰۃ یہان تک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنے تیس من کو روایت کی یہ نسائی نے **ف** بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہوچکا ہی **وَعَنْ** مُوْسٰی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ عِنْدَنَا کِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ یَّاْخُذَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی موسی بن طلحہ رضؓ سے کہ ہمارے پاس خط ہی معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ معاذ نے کہا مجھے اسکے نہین کہ حکم کیا حضرت نے اسکو یعنے مجکو یہ کہ لیوین زکوٰۃ گیہون اور جو اور انگور اور کھجور مین سے یہ حدیث مرسل ہی روایت کی یہ شرح السنہ مین **ف** اسکے معنی یہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوٰۃ مگر انہین چار چیزون مین بلکہ واجب ہی نزدیک شافعیؒ کے اُس چیز مین کہ اوگے زمین مین اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز مین کہ اوگے زمین مین قوت ہو یا نہو پس انہین چار چیزون کو ذکر اسلیے کیا کہ یہ چیزین وہان اکثر ہوتی تھین + ع ج **وَعَنْ** عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ زَکٰوۃِ الْکَرْمِ اِنَّہٗ یُخْرَصُ کَمَا یُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوٰۃ انگورون کے کہ تحقیق کن کیجاوین جیسے کہ کن کیجاتی ہین کھجورین پھر دیجاوے زکوٰۃ انکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسے کہ دیجاتی ہی زکوٰۃ کھجورون کی درحالیکہ کھجورین خشک ہون روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنے جبکہ پیدا ہووے انگور اور کھجورون مین شیرینی تو اندازہ کرے ایک شخص ماہر کہ یہ انگور یا کھجورین جب خشک ہونگی تو کسقدر ہونگی جب خشک ہون تو دسوان حصہ زکوٰۃ مین دے امام صاحب کے نزدیک جسقدر کہ ہون اور صاحبین اور شافعیؒ کے نزدیک اگر حد نصاب کو یعنے پانچ وسق کو پہونچین تو دسوان حصہ کے ع ج **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبوقت کہ کن کرو لیجے کھجور یا انگور کا پس لو یعنے دو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یہ خطاب ہی زکوٰۃ لینے والون کو کہ جب کرو مقدار زکوٰۃ کی تو اسمین سے دو تہائی لے لو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو از راہ احسان کے اسپر تا وہ ہمسایون کو اور راہ گیرون کو کھلاوے یہی قول قدیم امام شافعیؒ کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور مالکؒ کے اور قول جدید شافعیؒ کا یہ ہی کہ نہ چھوڑا جاوے زکوٰۃ مین سے

کچھ اور تاویل حدیث کی اُنکے نزدیک یہ ہو کہ یہ یہود خیبر کے حق میں فرمایا کہ حضرتؐ نے مساقات کی تھی انسے اسپر کہ آدھی کھجوریں دولیں اور آدھی حضرتؐ پس حکم فرمایا اندازہ کرنے والے کو کہ چھوڑ دے تہائی یا چوتھائی ازراہ احسان کے اور تسہیم کرے باقی کو آدھی حضرتؐ کو دے اور آدھی انکو بیع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودَ يَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبداللہ بن رواحہ کو طرف یہود کے یعنے یہود خیبر کے پس کہ ندازہ کرتے کھجور کا کہ شیریں ظاہر ہوتی انمیں پہلے اس سے کہ ہوں لائق کھانیکے روایت کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَوْسُقٍ وَسْقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ كَبِيرُ شَيْءٍ اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کہ دس وسق میں ایک وسق ہو کہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا اسکی اسناد میں گفتگو ہو اور نہیں صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت سی روایتیں ف علما میں اختلاف ہو امام شافعیؒ کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسمیں دسواں حصہ ہو کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین میں ہو اور دلیل اُنکی یہ حدیث ہو ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہو اُسمیں بھی عشر ہو امام صاحب کے نزدیک ح وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو زینب بی بی عبداللہ بن مسعودؓ کی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے گروہ عورتوں کے نکالو زکوٰۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اسلیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہو ترک زکوٰۃ کی اور لبد دینے کی اور اختلاف کیا ہو علما نے بیچ زکوٰۃ زیور عورت کے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مطلق زیور میں زکوٰۃ ہو اور یہی قول قدیم امام شافعیؒ کا ہو اور کہا مالکؒ اور احمدؒ نے کہ نہیں ہو زکوٰۃ اس زیور میں کہ مباح ہو استعمال اسکا پس جسکا استعمال حرام ہو اسمیں اُنکے نزدیک بھی ہو اور یہی قول جدید امام شافعیؒ کا ہو اور دلیل امام ابوحنیفہؒ کی یہ حدیث ہو اور بہت سی حدیثیں ہیں ع زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور اور کتابوں شافعی مذہب کے میں ہو جو چاہے وہاں سے دیکھ لے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا أَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِأَسْوِرَةٍ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوةَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يَضْعُفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اور روایت ہو عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُن نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ دو عورتیں آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکے ہاتھوں میں دو کڑے تھے سونے کے پس فرمایا حضرتؐ اُن دونوں کو کہ دیتی ہو زکوٰۃ اُنکی کہا دونوں نے کہ نہیں فرمایا اُن دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتی ہو یہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا اُنھوں نے کہ نہیں فرمایا پس دو زکوٰۃ اسکی یعنے سونے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث تحقیق روایت کی مثنے بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنے بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیے جاتے ہیں حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ف یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہو اسپر کہ زکوٰۃ زیور میں واجب ہی اور بہت حدیثیں اسمیں صحت کو پہونچی ہیں چنانچہ رقاۃ میں مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكٰوتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہا تھی مین پہنتی وضع سونے کی کہ نام ایک زیور کا ہی پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا گنج ہی یہ پس فرمایا جو پہونچے اسقدر کو کہ دیجاوے زکوٰۃ اسکی لیخی حد نصاب کو پہونچے پھر زکوٰۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہ مالک و ابوداؤد نے ف کیا گنج ہی یہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہی مال جمع کرنے پر اس آیت مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہ بھی اسمین داخل ہی پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہونچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اس مال جمع کرنے پر وعید ہی کہ بغیر زکوٰۃ کے جمع کرے ۔ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نَعُدُّ لِلْبَيْعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم کرتے تھے حکم یہ کہ نکالین ہم زکوٰۃ اس چیز کی کہ تیار کی ہوئی ہے بیچنے کے لیے یعنے سوداگری کے لیے روایت کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ اِلٰى الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے کہ انھون نے نقل کی بہت صحابہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کے پس وہ کانین نہین لیجاتین انسے مگر زکوٰۃ ایک روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جاگیر کردین یعنے انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچھ انمین سے نکالین اپنی معیشت کی کرین اور قبلیہ منسوب ہی طرف قبل کے اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتین انسے مگر زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ دو یعنے نہین لیجاتی خمس جیسے کہ حکم کانونکا ہی اور یہ مذہب امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہی بحسب ایک قول کے اور نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے اور شافعیؒ کے بحسب ایک قول کے کانون مین خمس ہی اور تیسرا قول امام شافعیؒ سے یہ ہی کہ اگر پاوے مشقت و محنت سے تو چالیسوان حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہی اسمین یہ کہ حضرتؐ نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہی یہ کہ ہو یہ حاکمون کی طرف سے از راہ اجتہاد کے اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے بالتفصیل اسکی مرقات مین جو چاہے دیکھ لی ۔ع ۔ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ فَلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّمْغُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون مین زکوٰۃ اور عاریت کے درختون مین زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنے والے جانورون مین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صمغ راوی نے جبہہ گھوڑے اور خچر اور غلام روایت کی یہ دارقطنی نے ف نہین ترکاریون مین زکوٰۃ بیان اسکا ابتداء باب مین ہو چکا اور عرایا جمع ہی عریت کی عریت اس کھجور کے درخت کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہی اسکو مالک اسکا محتاج کو اور اسکی ملک مین کر دیتا ہی کھجورین اسکی تمام سال کو پس انمین زکوٰۃ نہین اسلیے کہ وہ نکل جاتے ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونے سے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکورین سب کا بیان اوپر ہو چکا ۔ع وَعَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ اور روایت ہی طاوس سے یہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گائین کی یعنے تازکوٰۃ انکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنے کچھ زکوٰۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہ دارقطنی اور شافعیؒ نے اور کہا شافعیؒ نے کہ وقص دو جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنے پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو ف کہا طیبیؒ نے کہ وقص ساتھ

زیر قاف کے وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتداءً خواہ درمیان دو فریضون کے انتہی امتداد کی یہ مثال ہی کہ گائین بیل تیس سے کم ہون پس انمین زکوۃ نہین واجب مثال درمیان دو فریضون کے یہ کہ مثلاً تیس گاے بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سے بڑہین اور چالیس تک نہ پہونچین اُنکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوۃ نہین جب چالیس ہون انمین زکوۃ واجب ہی اگر چالیس سے زیادہ ہون یہان تک ساٹھ ہون تب انمین زکوۃ واجب ہی اُنکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوۃ نہین اور اسی طرح ساٹھ سے بڑہین تو انمین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو انمین زکوۃ ہی اسی طرح سے آگے ہر دہاکے کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہی درمیان دو دہاکون کے جتنی بیل گائین ہون اُنکو وقص کہتے ہین انمین زکوۃ معاف ہی اور مراد اسمین قیمت اول ہی یعنی تیس سے کم اسلیے کہ معاذ پاس جو لائے تھے وہی تھے واللہ اعلم اور مابین دو فریضون کے زکوۃ دینی صنابین کے نزدیک مطلق واجب ہین اور امام صاحب کے نزدیک چالیس ساٹھ تک کے مابین مین ہی اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا میرک نے کہ اسناد اسکی منقطع ہی اسلیے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سے ۴۰ ۴۰ مولانا **بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ** باب ہی بیان صدقہ فطر کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابن عمر **قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ** صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہ کہ دیا جاوے پہلے نکلنے لوگون کے طرف نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہی نزدیک شافعی اور احمد کے اور سنت موکدہ ہی نزدیک مالک کے اور واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے پس اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعی اور احمد تو اسکو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور مالک اسکے معنے یہ لیتے ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتے ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہین ہی پس فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنے واجب ہی نہ فرض اور امام شافعی کے نزدیک صدقہ فطر کا اسپر فرض ہوتا ہی کہ ایک دن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور اُن لوگون کا کہ جنکا اسپر فرض ہی اور زائد بھی ہو اس سے بقدر صدقہ فطر کے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہی یعنے سوائے حاجت اصلی کے بقدر ساڑھے باون روپے کلدار کے اسباب وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو فرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر ہونیکے یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کے نہین واجب ہی فطرہ اسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کے آتا ہی اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اسکی طرف سے صدقہ فطر کا دینا اسکے مالک پر واجب ہی اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اسکے طرف سے دینا واجب نہین اور اسی طرح جو غلام بھاگ جاوے اسکی طرف سے بھی واجب نہین مگر بعد آنے اسکی کے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اسکے باپ پر واجب ہوتا ہی اگر مال نرکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ اُسکے مال مین سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کے ہی اور اسی طرح بڑے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب نہین مگر از راہ احسان کے دیگا اُنکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سے اور اسکے ما بعد کے لفظون سے پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہی کہ واجب ہوتا ہی اسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہی جو چاہے ہدایہ مین یا مرقات مین دیکھ لے اور پہلے نماز عید کے دینا صدقہ الفطر کا مستحب ہی اور اگر اسسے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینے یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہی اور تاخیر سے ساقط نہین ہو جاتا ۴۰ ۴۰ ملتقی الابحر **وَعَنْ** ابی **سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ** صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے

کہ کہا ہم نکالتے صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہوں ہیں اور بعد سے علیٰ کہتے ہیں کہ مراد طعام سے غلہ ہے سوائے گیہوں کے پس ہوگا عطف عام بعد اسکے کا اسپر قبیل عطف خاص اوپر عام کے اور قروط اسکو کہتے ہیں کہ دہی کو پنیر میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اسمیں سے پانی ٹپک جاتا ہے دہی مثل پنیر کے ہوتا ہے اور انگور خشک امام اعظم کے نزدیک مانند گیہوں کے ہیں یعنے آدھی صاع دینی چاہیئں اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنے ایک صاع چاہیئں اور یہی روایت کیا ہے حسن نے امام صاحب سے بھی ۔ ع ۔ ولتقی الفضل الثانی فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِی اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَ فَطْرِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ روزے اپنے کی یعنے فطرہ دو فرض کیا یعنے واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں سے اوپر ہر آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورت یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف امام اعظم رحمہ جب اسی حدیث کے کہتے ہیں کہ گیہوں آدھ صاع دینے چاہیئں ۔ ع ۔ وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور کلام برے سے اور لازم کی واسطے کھلانے مسکینوں کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے فطرہ اسلیے واجب ہوا واجب کیا ہے بسبب تقصیر و گناہ کے جو روزے میں خلل آجاوے اسسے وہ خلل جاتا رہے اور وہ لائق قبولیت کے ہو جاوے اور اسلیے واجب ہوا کہ مسکین کھا کر بڑا ہو جاوے سوال کرنے سے اسدن اور زیادہ کیا ہے دار قطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلے نماز کے پس وہ صدقہ قبول ہے اور جو کوئی ادا کرے اسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے صدقوں میں سے ۔ ح ۔ الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِیْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورچی کے کوچوں میں تا کہ خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا یا بڑا دو مد گیہوں کے یا سوائے اسکے کہ انگور خشک ہوں یا چار سیر طعام لینے اور غلہ سوائے گیہوں کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دو مد یعنے آدھا صاع اسلیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے اور مد میں قریب سیر بھر کے آتا ہے پس گیہوں دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہوں کے بھی مثل گیہوں کے ہیں کہ دو سیر دے ۔ ح ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبداللہ بیٹے ابی صعیر سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع ہر سے یا فرمایا قمح سے یعنے گیہوں ہر دو کی طرف سے کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہو چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام ہوں مرد یا عورت ہوں اوپر غنی تمہارے اللہ پاک کرتا ہے اسکو اللہ اور اوپر فقیر تمہارے پھیر دیتا ہے اللہ اسکو زیادہ اس چیز سے کہ دی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مشکوٰۃ کے نسخوں میں نام راوی کا اسی طرح لکھا ہے اور صواب یہ ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور آخر جملہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ غنی بھی فطرہ دادا فقیر بھی

غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اسسے دلیگا کہ دیا ہوا ور یہ بات غنی کے لیے بھی ہوتی ہے لیکن تخصیص فقیر کی اُسکی تسلی اور عزت دلانیکے لیے ہے ۱۲ منہ **بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ** باب ہے بیچ بیان اس شخص کے کہ نہیں حلال ہو اسکو زکوۃ کا لینی اور لینی **ف** یہ کتنے مسائل ہیں بیچ بیان اسکے کہ زکوۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہو اور کسکو درست نہیں **مسئلہ** نہ دے زکوۃ آدمی اپنی اہل کو یعنے باپ اور مان اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسی طرح اُنکے اوپر کے بزرگ مان کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے کسکو انمیں سے زکوۃ دینی درست نہیں اور نہ دے زکوۃ اپنی فرع کو یعنے بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پرپوتا اور پرپوتی اور نواسا اور نواسی اور نہ اُنکی اولاد کو دے اور خصم جورو کو زکوۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوۃ دے تو درست ہو اور باقی ناتے داروں کو زکوۃ دینی درست ہو بلشرطیکہ مستحق زکوۃ کے ہوں یعنے غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہو غیروں سے اپنے کو دینا اور بہتر ہو اس ترتیب سے دینا کہ پہلے بہن بھائی کو دے پھر بعد اُنکے اُنکی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھی کو پھر اولاد اُنکی کو پھر ماموں خالہ کو پھر اُنکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام ہو پھر ہمسائے کو کہ اجنبی ہو پھر اپنے ہم پیشہ کو پھر اپنے ہم ملنوں کو اور اسی طرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے کہ ترتیب مذکور سے دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دے تو بھی درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلے اپنے ناتے داروں کو دے **مسئلہ** اپنے غلام لونڈی کو زکوۃ دینی نہیں درست اور انھیں کے حکم میں ہے ام ولد یعنے حرم کہ جسسے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اسکو بھی زکوۃ دینی درست نہیں مالک سکے کو **مسئلہ** جو ناتے دار سسرال کی طرف کے ہوں اُنکو زکوۃ دینی درست ہے ساس سسر اسالا سالی اور جو واسطہ داران کے ہوں اسی طرح سے داماد بہو کو زکوۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو بھی دینی درست ہے **مسئلہ** نہیں درست زکوۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اسے کہتے ہیں کہ جو بڑھتا ہو یعنے مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونے کا کہ یہ جب حکم شارع کے حکم ہوگا یعنے بڑھنے کا رکھتے ہیں اور مواشی سوداگری کے اور بیچ لینے کے یہ بھی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اسے کہتے ہیں جو مال بڑھتا نہو جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ لیپن چیزیں اگر زائد ہوں حاجت اصلی سے اور بقدر نصاب کے ہوں اور فارغ ہوں قرض سے تو بھی زکوۃ لینی نہیں درست اور حویلی فقط رہنے کی اور کپڑے پہننے کے اور باسن پکانے کے اور کتابیں پڑھنے کی علم والے کو اور ہتیار سپاہی کے اور اوزار کاریگروں کے حاجت اصلی میں داخل ہیں **مسئلہ** نہیں درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہیں پانچ شخصوں کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علیؓ کی خواہ حضرت خاتونؓ سے ہوں یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسرے عقیل کی اولاد اور چوتھے حضرت عباسؓ کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبدالمطلب کی اولاد اور اُنکے غلام اور لونڈیوں کو بھی زکوۃ دینی درست نہیں اور اسی طرح اگر غلام اور لونڈی اُنکے آزاد ہوں جب بھی زکوۃ کا مال لینا کھانا اُنکو درست نہیں **مسئلہ** کافر کو بھی زکوۃ دینی درست نہیں کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنے باپ یا بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہ مستحق زکوۃ کے ہیں لیعنے وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہ غنی ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا باپ ہے یا بیٹا ہے پھر معلوم ہوا اُنکا احوال پس زکوۃ ادا ہوگئی مالک کے ذمہ سے **مسئلہ** مال زکوۃ کا دینا مسجد کے بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادا دین میت کے لیے درست نہیں اگر کسی نے دیا تو اسمیں زکوۃ نہیں ادا ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوۃ کے فقیر ہیں اور حد فقیر کی یہ ہے کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوۃ کا مسکین بھی ہے اور مسکین وہ ہے کہ جس پاس کچھ نہ ہو اور مستحق زکوۃ کا وہ بھی ہے کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوۃ لینے پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہیں درست اور مستحق زکوۃ کے وہ بھی ہیں کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلیں اور پیسا اُنکے پاس تمام ہوگیا ہو اگرچہ اُنکے وطن میں مال بہت سا ہے اور اسی طرح سے اور مسافر کو بھی زکوۃ دینی درست ہے اگرچہ اسکے وطن میں مال بہت سا ہو اور جس کسیکے پاس ایک دن کا قوت ہو اُسکو

سوا اِکّا دُکّا درست نہیں مؤلف نے لفظ اسحاق زائد کیا ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** انس **قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** بتمرۃ فی الطریق **فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا** متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور پر کہ راہ مین پڑی تھی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا مین یہ کہ ہو کھجور زکوٰۃ کی البتہ کھاتا مین اسکو یعنے واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور لکھا ہے علماء نے کہ حضرت کو مطلق صدقہ کھانا حرام تھا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہے نہ نفل اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے کھانا اس چیز کا کہ پاوے راہ مین اور وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہین کریگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیٰ ہے متقی کو بچنے اس چیز سے کہ شبہہ حرمت کا ہو انتہین ع ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرَةِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ** متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا حضرت حسن بن علی نے ایک کھجور کھجورون زکوٰۃ کی سے ڈالی وہ کھجور اپنے مُنھ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کر تا پھینک دین اسکو پھر فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنے نبی ہاشم نہین کھاتے صدقہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا نہین جانتا تو یہ استعمال کیا جاتا ہے ایک امر واضح مین اگرچہ نہ جانتا ہو اوسکو مخاطب یعنے کیونکر تجھپیر یہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونے اسکی کے اور حضرت امام حسنؓ کو باوجود خورد سالی کے اسطرح خطاب اسلیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنین اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتون سے اسلیے کہا ہے علماء ہمارے نے کہ حرام ہے مان باپ پر پہنانا لڑکے کو حریر اور زیور سونے چاندی کا ع ع **وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ** رواہ مسلم روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ یعنے زکوٰۃ سوائے اسکے نہین کہ وہ میل ہین آدمیون کے اور وہ نہین حلال واسطے محمدؐ کے اور نہ اولاد محمدؐ کے یعنے بنی ہاشم کے روایت کی یہ مسلم نے ف زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسے میل کے اوتارنے سے آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہے ویسے ہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہین اموال و نفوس لوگون کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ زکوٰۃ لینی حضرتؐ کو حرام تھی اور حضرتؐ کی اولاد کو بھی خواہ عامل ہون زکوٰۃ کے یا محتاج ہون صحیح روایت ہمارے مذہب مین یہی ہے ع ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَاَكَلَ مَعَهُمْ** متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لائے جاتے طعام پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ یعنے تحفہ ہے یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے فرماتے اپنے یارون کو یعنے سوائے بنی ہاشم کے کھاؤ اور آپ نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتھ اپنا پس کھاتے ساتھ یارون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ اس مال کو کہتے ہین کہ فقیرون کو دیا جاتا ہے بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ اسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ مین ایک طرح کی ذلت ہوتی ہے لینے والے کو اسلیے حضرتؐ پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوے ازراہ تعظیم و تکریم اسکی کے اور نشان ہدیہ سے یہ ہے کہ بدلہ دیا جاتا ہے اسکا اگرچہ بیچ دینا کے نہ صدقہ کا ع ع ح **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَاُدْمٌ مِنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا**

ح ۱۲

ولی ولکن ذالک منکم تصدق بہ علی بریرۃ وانت لا تاکل الصدقۃ قال ھو علیھا صدقۃ ولنا ھدیۃ متفق علیہ

اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا تھے بیچ بریرہ کے تین احکام ایک حکم یہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکھنے خاوند اپنے کہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق آزادی کا واسطے اس شخص کے ہو کہ آزاد کیا اور تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین اور ہانڈی پک رہی تھی ساتھ گوشت کے پس نزدیک لائی گئی حضرتؐ کے روٹی اور سالن گھر کے سالنون مین سے پس فرمایا کیا نہین دیکھی مین نے ہانڈی کہ اسمین گوشت ہو عرض کیا گھر کے لوگون نے کہ مقرر یون ہین ہو کہ ہانڈی پکتی تھی لیکن یہ گوشت صدقہ دیا گیا ہو بریرہ کو اور آپ نہین کھاتے صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ ہو اور ہمارے لیے ہدیہ ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تھے بیچ بریرہ کے تین احکام اپنے بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہؓ کی تھی بسبب اسکے تین حکم شرعی وارد ہوے ایک تو یہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہے اپنے خاوند کے نکاح مین رہے کہ نام اسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہوے اوس سے اسکو علما اختیار عتق کہتے ہین کہ لونڈی جو کسی کے نکاح مین ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہو کہ چاہے اسکے نکاح مین رہے چاہے نہ رہے امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اسکا غلام کسیکا ہو تب اسکے اختیار ہو اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونون صورتون مین مختار ہو اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونیکے نہ قبول کیا اسکو اور مغیث اسکے عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہ وارد ہوا کہ ولاء یعنے میراث لونڈی کی اسکے لیے ہو کہ جس نے آزاد کیا بیان اسکا یہ ہو کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اسکو مکاتب کر دیا تھا یعنے یہ کہہ دیا تھا کہ اتنے درہم دے تو آزاد ہو جب وہ عاجز ہوئی درہمون کے دینے سے حضرت عائشہؓ کے پاس آئی کہ اگر کچھ دین تو اپنے مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اپنے مالکون سے کہہ کہ اگر وہ تجھے بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور انسے جاکر یہ کہا انھون نے کہا کہ بیچتے ہین بشرطیکہ ولاء یعنے میراث اسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہؓ سے حضرتؐ سے عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہین ولاء اسکے لیے ہو کہ آزاد کرے تو اے عائشہؓ خرید اور آزاد کر ولاء اسکی تیرے لیے ہوگی تحقیق باطل ہو اور شرط احکم آخر حدیث مین ہو حاصل اسکا یہ ہو کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوٰۃ مین سے دیوے اور وہ فقیر اسکو دے کہ زکوٰۃ یعنی اسکو جائز نہین تو وہ اسکو حلال ہو اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دے رواہ ہو **وعنھا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل الھدیۃ ویثیب علیھا رواہ البخاری اور روایت ہو حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اوسپر روایت کی یہ بخاری نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اھدی الی ذراع لقبلت رواہ البخاری اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کے البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میرے ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہ بخاری نے **ف** کراع کہتے ہین بکری کی پنڈلی کو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کرے بکری کے پائون کی کہ ایک چیز حقیر ہو تو بھی قبول کرون اور اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کرون اسمین اشارہ ہو اسپر کہ حضرتؐ نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ساتھ خلق خدا کے اور اسمین غیرت دلائی اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کرے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی یطوف علی الناس ترده اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان ولکن المسکین الذی یجد غنی یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسال الناس متفق علیہ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پھرتا ہو لوگون پر پھیرتا ہو اسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجورین ولیکن مسکین وہ ہو کہ نہین پاتا مال کہ بے پرواہ

اسکا اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنے بسبب نہ ظاہر کرنے حال کے تا تصدق کیا جاوے اسپر اور نہین اوٹھتا یعنے اپنے گھر سے تا مانگی لوگون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین ہی مسکین یعنے کلام اللہ مین جو آیا ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہی نہین ہی کہ جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجھتے ہین کہ جیکے دروازے پر جا کھڑا رہا ایک آدھا ٹکڑا دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل ہی جو کہ ذکر کیا ہ مولانا عبد الغنی رح **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عَنْ** اَبِی رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اصْحَبْنِیْ کَیْمَا تُصِیْبَ مِنْہَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی ابی رافع سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے زکوۃ لینے کو پس کہا اسنے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پہونچے تو اس زکوۃ مین سے پس کہا ابو رافع نے نہین ہوتا مین ساتھ یہان تک کہ آؤن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اسنے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنے بنی ہاشم کے اور تحقیق موالی یعنے غلام آزاد قوم کا اسی قوم مین سے ہی یعنے زکوۃ لینے کے حکم مین روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تھے حضرت نے اسکو زکوۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسے ہی تجکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلامون کو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام انکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہو گئے ہون ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہی زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنیکی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے ف نہین حلال ہی زکوۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہی کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہی وہ وہ ہی کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہوا اسپر اور دوسرا وہ ہی کہ حرام ہوتی ہی اسکو زکوۃ لینی اور واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہی کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنے ساڑھے باون روپے کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہی کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہی کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت کے یعنے نہین حلال ہی زکوۃ واسطے اسکے کہ اعضاء اسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اسکو اور عیال اسکے کو شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہی کہ انکی نزدیک حلال نہین ہی زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہی زکوۃ اسکو کہ مالک نصاب نہ کور کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تھے صدقہ فقرا اصحاب نبی کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتے اور اخیر تک اسپر عمل حضرت کا رہا پس یہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہ ہی کہ نہین لائق اسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت لینے زکوۃ کے ح **وَعَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اَنَّہُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَہُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْہَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْہَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا ان دونون نے حضرت سے صدقہ مین سے پس وہ دونون کہتے ہین کہ پس نظر کی حضرت نے ہم مین نظر اوپر نیچے کی یعنے سر سے پانون تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو

دون مین تمکو اونمین ہی حصہ اس صدقہ مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی حدیث کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہین کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگون کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک پہونچے اور معنی حدیث کے بموجب مذہب شافعی کے یہ ہین کہ صدقہ کھانا تمکو حرام ہی اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دون تمکو یہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ معنی ہین کہ تمہین لائق لینا زکوۃ کا اسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ☜ وَعَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَأَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ اور روایت ہی عطا ابن یسار سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال زکوۃ غنی کو مگر واسطے پانچ شخصون کے یعنے یہ اگر غنی بھی ہون تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنے والے کے لیے راہ خدا مین یعنے جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل زکوۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنے والے کے لیے جو تھے اسکے لیے کہ خریدے چیز زکوۃ کی ساتھ مال اپنے کے یعنے فقیر کو کسی نے زکوۃ کا مال دیا تھا غنی نے خرید لیا اسکو درست ہی پانچوان اسکے لیے کہ ہی پاس اسکے ہمسایہ غریب پس زکوۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے یعنے پس غنی کو اس صورت مین لینی درست ہی روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد نے اور ہی ایک روایت ابو داؤد کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل کا ہی یعنے مسافر کو بھی دینا اس روایت مین آیا ہی ف تاوان بھرنے والے کے لیے یعنے وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی کہ مال اسکا کفایت نہین کرتا تو اسکو بھی زکوۃ لینی درست ہی اور مراد تاوان سے یہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تھا اسنے اپنے سر قرض کر دالنے کے لیے وہ قرض اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اسکے یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غازی غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہی اور ہمارے نزدیک درست نہین اسلیے کہ اوپر حدیث مین مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ لے انکے اغنیا سے اور انکے فقرا پر صرف کر وہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہی اور اور باقیون کو دینی بالاتفاق درست ہی اسلیے کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور فقر اسمین برابر ہی اور تاوان بھرنے والے کا مال کالعدم ہی کہ اس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور دو باقی کا حکم بھی ظاہر ہی کہ اپنے محل مین پہونچ چکے اب ملک انکی ہی جسکے ہاتھ چاہین بیچین چاہین یونہین دین ☜ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مینے اسنے پس ذکر کی حارث نے حدیث لمبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجھکو زکوۃ مین سے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنے علما و مجتہدین کی زکوۃ مین یعنے تا تقسیم کرنے زکوۃ مین کہ کسکو دینی چاہیے یہان تک کہ حکم فرمایا آپ نے زکوۃ مین پس بیان کیے زکوۃ کے آٹھ مصرف پس اگر ہی تو ان آٹھ مین سے دون مین تجکو روایت کی یہ ابو داؤد نے ف آٹھ مصرف کا بیان یہ ہی ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوۃ لینے پر جو مقرر ہوتے واسطے الفت دلون کے کہ ایمان سے نہ پھرین اور بالجملہ گردن چھڑانے مین یعنے مکاتب غیر کو اور چھڑانے تاوان بھرنے والے کو اور سبیل اللہ کی راہ مین یعنے جہاد والون کو اور حاجیون کو اور طالب علمون کو اور آٹھوین مسافرون کو آٹھون کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی اس آیہ مین

انما الصدقات للفقراء والمساکین آخر تک ہو مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زید بن اسلم قال ضرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبہ فسأل الذی سقاہ من این ہذا اللبن فاخبرہ انہ ورد علی ماء قد سماہ فاذا نعم من نعم الصدقۃ ترد وہم یسقون فحلبوا من البانہا فجعلتہ فی سقائی فہو ہذا فادخل عمر یدہ فاستقاءہ رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان روایت ہے زید بن اسلم سے کہ کہا پیا عمر بن الخطابؓ نے دودھ پس اچھا لگا انکو وہ پھر پوچھا اس شخص سے کہ پلایا تھا انکو کہاں کا ہے یہ دودھ پس خبر دی انکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اسکا پس تا گھان وہاں کتنے اونٹ تھے اونٹون زکوٰۃ کے سے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے اونٹون کو پس دوہا انھون نے تھوڑا سا دودھ انکا پھر ڈال لیا میں نے انکو اپنی مشک میں پس یہ وہی دودھ ہے پس ڈالا حضرت عمرؓ نے ہاتھ اپنا منھ اپنے میں پھر قے کی روایت کی یہ مالک اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یہ حضرت عمرؓ نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا والا اگر فقیر سبب کرے یا تحفہ لاوے زکوٰۃ کے مال میں سے کہ کہنے اسکو دیا ہو تو روا ہے کھانا اسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی میں کہ اوپر گذر چکی بیان جواز کے لیے تھا ح **باب من لا تحل لہ المسئلۃ ومن تحل لہ** باب ہے بیچ بیان اس شخص کے کہ نہیں درست اسکو سوال کرنا اور اس شخص کے کہ درست ہے اسکو **ف** لکھا ہے علمانے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہے کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دن کا حاصل ہے یا قادر ہے کسب پر اسکو زکوٰۃ حلال ہے اور حرام ہے سوال اور نہ مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہے اسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کی میں کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اس پر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ سوال کرنے اسکی کے کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہ ہے کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہیں مکروہ ہے لیکن ساتھ تین شرطون کے اول یہ کہ ذلیل نکرے اپنی نفس کو دوسرے الحاح لیعنے مبالغہ نکرے سوال میں اور تیسرے ایذا نہ دے اسکو کہ جسسے مانگتا ہے اور اگر ایک شرط بھی ان تین شرطون میں سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہ کر سوال کرے خوش نہیں آتا مجکو کہ دیا جاوے اسکو کچھ بھی اسلیے کہ دنیا ناکارا ہے اور جب لوجہ اللہ کہ کر مانگا تو تعظیم کی اس چیز کی کہ حقارت کی اسکی اللہ تعالے نے یعنے دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے ارزاہ تحقیر و تنفیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمدؐ کے دے تو واجب نہیں ہوتا دینا اسکو اور جو کوئی جھوٹی حاجت ظاہر کر کر تو مالک نہیں ہوتا اور ویسی ہی اگر کہے کہ میں سید ہوں اور واقع میں نہ تھا اور اسنے سید جانکر دیا مالک نہیں ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیک بختی کے دے اور وہ باطن میں گناہ کرتا ہو کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بھی مالک نہیں ہوتا اور حرام ہے اسپر وہ اور واجب ہے پھیر دینا اسکا مالک کو اور اسی طرح اگر کسیکو کچھ دیا جاوے بسبب بدزبانی اسکی کے یا شر فعل چوری اسکی کے تو حرام ہے اسپر اور اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسی کے پاس اور چاہے کہ ہاتھ اسکے چومے تا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہاتھ نہ دے اسکو چومنے کے لیے اور نہ دینا چاہیے اس سائل کو کہ طبل لیعنے نقارہ یا ڈھول دروازون پر بجاتا پھرے اور مطرب لیعنے ڈوم سب سے بدتر ہے سب مسائل مطالب المومنین میں مذکور ہیں ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** قبیصۃ بن مخارق قال تحملت حمالۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ فیہا فقال اقم حتی تاتینا الصدقۃ فنامر لک بہا ثم قال یا قبیصۃ ان المسئلۃ لا تحل الا لاحد ثلثۃ رجل تحمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اصابتہ جائحۃ اجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ فاقۃ

حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلٰثَۃٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِہٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَۃٌ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوٰی ذٰلِکَ مِنَ الْمَسْئَلَۃِ یَا قَبِیْصَۃُ سُحْتًا یَاْکُلُھَا صَاحِبُھَا سُحْتًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے قبیصہ بن مخارق سے کہ کہا ضامن ہوا میں ایک دین کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ سوال کرتا تھا میں اس سے ادائے دین کے لیے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ٹھیرا رہ یہاں تک کہ آوے ہمارے پاس زکوٰۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اس زکوٰۃ کے پھر فرمایا اے قبیصہ تحقیق سوال نہیں درست مگر واسطے ایک کے تین میں سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہے اسکے لیے سوال یعنے بشرطیکہ مبالغہ نکرے مانگنے میں یہاں تک کہ پہونچے اس ضمانت کو یعنے پہونچے اتنے مال کو کہ ادا کرے اس سے مال ضمانت کا پھر بند رہے سوال کرنے سے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ پہونچے اسکو آفت یعنے مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کر دیا مال اسکا پس درست ہے اسکو سوال یہاں تک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یعنے بقدر قوت ولباس کے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اسکے زندگانی میں اور تیسرا شخص وہ ہے یعنے غنی کہ پہونچے اسکو حاجت سخت یعنے ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم میں یہاں تک کہ کھڑے ہوں تین شخص صاحب عقل کے قوم اسکی سے کہنے والے ہوں کہ پہونچی فلانے کو حاجت سخت پس درست ہے اسکو سوال یہاں تک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اسکے زندگانی میں پس جو کچھ کہ سوائے ان تین صورتوں کے ہے سوال سے اے قبیصہ حرام ہے کھاتا ہے صاحب اسکا حرام روایت کی اسکو مسلم نے ف حمالہ اس مال کو کہتے ہیں کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دنیا آیا تھا اسنے اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطے اصلاح اس کے لینے جماعت اسمیں لڑتے تھے اور خون ریزی کرتے تھے ایک شخص درمیان میں آیا اور صلح کرا دی اور دیتیں کہ انپر لازم آتی تھیں اپنے پر لیں یعنے ضامن ہوا اور بسبب اسکے قرضدار ہوا اور اخیر حدیث میں جو تین شخصوں کی گواہی کا ذکر کیا مراد اس سے مبالغہ ہے صحیح ثبوت حاجت کے اور منع کرنے کے سوال کرنے سے اور سہل جاننے سے سوال کو ۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَھُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے لوگوں سے مال انکے یعنے کچھ مال میں سے بہتایت کے لیے پس سوائے اسکے نہیں کہ مانگتا ہے انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی اسکو مسلم نے ف بہتایت کے لیے یعنے تا مال زیادہ ہونہ واسطے رفع فقر وحاجت کے اور انگارا آگ کا یعنے آگ دوزخ کا مراد یہ ہے کہ اس مال کے سبب سے دوزخ کی آگ میں عذاب دیا جاویگا اور کم مانگے یا بہت مانگے یہ تنبیہاً فرمایا یعنے سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا ہے کم ہو یا بہت ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے آدمی مانگتا لوگوں سے یہاں تک کہ آویگا دن قیامت کے اس حالت میں کہ نہ ہوگا بیچ منہ پر اسکے ٹکڑا گوشت کی متفق علیہ ہے یہ روایت بخاری اور مسلم نے ف یعنے قیامت کو آویگا ذلیل ہوگا اور ایسی حال ہوگا کہ اصلا اسکے منہ پر گوشت نہ ہوگا از راہ سزا سوال کے اور فضیحت کرینگے لوگوں میں کہ یہ مانگتا تھا دنیا میں اسکی سزا یہ ملی ہے ۶ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَۃِ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجُ لَہٗ مَسْئَلَتُہٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَاَنَا لَہٗ کَارِہٌ فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے مبالغہ کرو مانگنے میں پس قسم ہے اللہ کی نہیں مانگتا مجھ سے کوئی تم میں سے کچھ پس نکلے واسطے اسکے سوال کرنا اسکا مجھ سے کچھ اس حال میں کہ میں اس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہوں پھر برکت دیجاوے واسطے اسکے بیچ اس چیز کے دی ہے میں نے روایت کی

یہ مسلم نے ف یعنے نہین جمع ہوتا دنیا میرا ناخوش ہوکر ساتھ برکت کے یعنے جسکو دیتا ہون ناخوش ہوکر اس مال مین برکت نہین ہوتی ع وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّأْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ لیوے ایک تمھارا رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیون کی اپنی پیٹھ پر پس بیچے اسکو پس روکے اللہ بسبب اسکے آبرو اسکی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر ہو اسکے لیے اسسے کہ مانگے لوگون سے دین اسکو یا ندین نقل کے یہ بخاری نے وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے کچھ پس دیا مجکو پھر مانگا پس دیا مجکو پھر فرمایا مجکو اے حکیم تحقیق یہ مال سبز ہے شیرین یعنے خوش نما نظر مین اور لذیذ دلون مین ہوتا ہے پس جو کوئی لے اسکو ساتھ بے پروائی نفس کے یعنے بغیر سوال کے اور بغیر حرص وطمع کے برکت کی جاتی ہو اسکے لیے اسمین اور جو کوئی لے اسکو ساتھ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطے اسکے اسمین اور ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور نہین پیٹ بھرتا یعنے بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہ حال ہوتا ہے اور ہاتھ اونچا یعنے دینے والا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنے جو کہ مانگے کچھ کہا حکیم نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا تجھکو ساتھ حق کے نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا کچھ یعنے کسی سے کچھ مانگنے کا نہین بعد اس سوال کرنیکے آپ سے یہان تک کہ جدا ہون مین دنیا سے یعنے مرون مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقے کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھ اونچا بہتر ہے ہاتھ نیچے سے اور اونچا ہاتھ وہ ہے خرچ کرنے والا اور نیچا ہاتھ وہ ہے مانگنے والا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تحقیق کتنے آدمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے کچھ پس دیا انکو پھر مانگا انھون نے انسے پس دیا انکو یہان تک کہ ہو چکا جو کچھ کہ تھا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اسکو تم سے اور جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہے اسکو خدا یعنے ممنوع چیزون سے اور محتاج نہین کرتا لوگون کا یعنے جو کوئی قناعت کرتا ہے ادنیٰ قوت پر اور ترک کرتا ہے مانگنا آسان کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہے بے پروائی بے پروا کرتا ہے اسکو اللہ یعنے جو بے پروا ہوتا ہے لوگون کے اموال سے اور بچتا ہے سوال سے اللہ تعالے اسکا دل غنی کردیتا ہے اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہے اسکو اللہ تعالے یعنے جو طلب کرتا ہے توفیق صبر کی اللہ تعالے سے اسپر اللہ تعالیٰ صبر آسان کردیتا ہے اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کردہ بہتر ہی ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنے صبر اللہ تعالے کے سب عطاؤن مین بہتر عطا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجکو دنیا یعنے اجرت انکے عمل کی کہ عامل ہوتے تھے زکوٰۃ کے پس کہتا مین دیجئے یہ زیادہ محتاج کو مجھسے پس فرمائے کہ لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال مین یعنے اگر احتیاج ہو تجھے اور نہ دے اسکو یعنے اگر ہو زائد حاجت ضروری تیری سے پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنے والا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اسکو اور جو چیز کہ نہو اس طرح یعنے بغیر طمع اور سوال کے نہ ہاتھ لگے پس نہ پیچھے لگا اسکے نفس اپنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف یعنے نہ مشقت اوٹھا اسکی طلب مین اور منتظر اسکا نہ رہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہے لَا رَدَّ وَلَا كَدَّ اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھ بغیر سوال وطمع کی پھر پھیر دیا اسکو پس گویا کہ پھیرا وہ اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد نے دیا کچھ بازار سے پس وٹھایا اسکو نبان عمال نے پس جب کہ آئے گھر مین اور رکھی تھی روٹی کملی ہوئی ٹھنڈی ہونیکے لیے حکم کیا آپنے لڑکے کو یہ کہ دیوے ایک روٹی نبان کو پس وہ دینے لگا روٹی نبان کو پس انکار کیا انھون نے اور نہ لی پس جب باہر نکلے نبان گھر کے حکم کیا امام نے لڑکے کو کہ جا اس پاس اور دے روٹی پس اسنے جو دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکے سے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لے لی پس پوچھا امام سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اسکو طمع بمقتضای طبیعت بشری کے پس نہ لی اسلیے اور جب نکلا اور آئی اسکو روٹی بغیر طمع کرنے کے لی ۞ **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے بسبب اسکے آدمی منھ اپنے کو یعنے بسبب سوال کے آبروریزی اپنی کرتا ہے کہ وہ مانند زخمی کرنے منھ کے ہے پس جو شخص چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے منھ پر یعنے آبرو بسبب حیا کرنیکے سوال سے اور ترک کرنیکے سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو یعنے بسبب سوال کرنیکے یہ تہدید ہے سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اس امر مین کہ ضرور ہے اسکو روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اسکے تصرف مین بیت المال ہو پس مانگے اس سے حق اپنا دیوے گا وہ اگر ہوگا مستحق اور کہا بعضے علماء نے خلاف کیا ہے بیچ عطاے سلطانی کے اور صحیح یہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہے سوال اس سے اور لینا اس سے والا اطلال ہو اور ضرور ہو اسکو یعنے ایسا امر درپیش آیا کہ بغیر سوال کے چارہ نہین ہو سکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہے جیسے کہ کسیکا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پر یا ناقہ چور لیجا بلکہ واجب ہوتا ہے سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ ہو خواہ بھوک کی طرف سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہے بغیر کھانے اور کہا غزالی نے کہ اسی طرح واجب ہوتا ہے سوال اسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ گیا یہان تک کہ مفلس ہو گیا پس اسکو چاہیے کہ لوگون سے خرچ راہ مانگ کر جاوے ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْأَلَتُهُ فِي وُجُوهِهِمْ خُمُوشًا أَوْ خُدُوشًا أَوْ كُدُوحًا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگون سے اور واسطے اسکے ہو وہ چیز کہ غنی کرے اسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اسکا اوپر منھ اسکے کے خاموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہے اسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اُنکی سونے سے روایت کی یہ

ابو داؤد و ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف خموش جیم خمش کی ہو اور خدوش جیم خدش کی اور کدوح جیم کدح کی کما یفیدہ عامۃ من تکلم فی الالفاظ قریب المعانی ہیں کہ حاصل ان سبکے معنوں کا زخم ہو اور لفظ او شک راوی کا ہو کہ راوی کو شک ہوا ہو کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا یا یہ اور بعضوں نے کہا کہ مابین ہیں معنوں میں یعنے ہر ایک کے معنی جدا جدا ہیں خدش کے معنی ہیں پوست چھیلنا ساتھ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا ساتھ ناخنوں کے اور کدح پوست چھیلنا دانتوں سے اشارہ ہو اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا بلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر وسط کے درجہ کا سوال کریگا زخم بھی اوسط کے درجہ کا ہوگا ۱۲ ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالُوْا وَمَا الْغِنٰى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ إِذَا كَانَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اسکے پاس ہو اسقدر ہو کہ غنی کرے اسکو سوائے اسکے نہیں کہ طلب کرتا ہی بہت آگ یعنے جو کوئی جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورت کے پس گویا کہ جمع کرتا ہو اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہی راویوں اس حدیث کے سے بیع اور جگہ کے یعنے اور روایت میں کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہی حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اس چیز کی کہ کرے اسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیع اور جگہ کے یعنے جواب حضرت کا اسطرح روایت کیا ہی کہ ہووے واسطے اسکے بقدر پیٹ بھرائی دن کے یا رات و دن کے یعنے راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے ف نفیلی اوستاد ہیں ابو داؤد کے اور کہے اسکو قوت صبح و شام کا یعنے جسکے پاس قوت ایک روز و شب کا ہو وہ غنی ہی اسکو سوال کرنا حرام ہو اور جانا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہی اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہی یہ ہی کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اسکی کا اور حدیث آئندہ میں عطاء سے کہ مالک ہو ایک وقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہی اور اس حدیث میں یہ ہی کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک و اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہی اور بعضوں نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہ نے دوسری پر کہ جسکے پاس اکیس روز کا کھانا موجود غنی ہی اسکو حرام ہی سوال کرنا انکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہی اور حدیثوں کی واللہ اعلم ۱۲ ح وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوْقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عطاء بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے کہتا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم میں سے اور واسطے اسکے ہو چالیس درم یا برابر چالیس درم کے یعنے سونا و نقرہ اور اقیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہ مالک و ابو داؤد و نسائی نے ف بطریق الحاح کے یعنے زیادتی کے بغیر اضطرار کے کہ برا اور ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف میں فقرا کی مدح میں فرمایا ہی لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا یعنے نہیں مانگتے لوگوں سے بطریق الحاح کے ۱۲ ح وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رُضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کے یعنے جسکے پاس قوت ایکدن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضاء کے ولیکن حلال ہی واسطے فقیر کے کہ زمین میں ڈالا یعنے فقر نے اسکو یا حلال ہی واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگوں سے تاکہ بڑھاوے بسبب مانگنے کے مال اپنا ہوگا سوال زخم منہ اسکے پر دن قیامت کے اور گرم تپھر کھاویگا اسکو دوزخ میں پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے ف

مین فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین یعنے جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمنے طیار کی ہے کافرون کے لیے آگ ۔
ع وعن انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اما فی بیتک شیء قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بہما فاتاہ بہما فاخذہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ہذین قال رجل انا اخذہما بدرہم قال من یزید علی درہم مرتین او ثلثا قال رجل انا اخذہما بدرہمین فاعطاہما ایاہ فاخذ الدرہمین فاعطاہما الانصاری وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الی اہلک واشتر بالاخر قدوما فائتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال لہ اذہب فاحتطب ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذہب الرجل یحتطب ویبیع فجاءہ وقد اصاب عشرۃ دراہم فاشتری ببعضہا ثوبا وببعضہا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیء المسئلۃ نکتۃ فی وجہک یوم القیامۃ ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلاثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجۃ الی قولہ یوم القیامۃ اور روایت ہے انس سے یہ کہ ایک شخص آیا انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہین تیرے گھر مین کچھ کہا ہان ایک کملی ہے موٹی اوڑھتا ہون مین کچھ اسمین سے اور بچھاتا ہون مین کچھ اسمین سے اور ایک پیالہ ہے پیتا ہون مین اسمین پانی فرمایا لے آ ان دونون کو پس لایا وہ حضرت کے پاس ان دونون کو پس لیا ان دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونون کو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون ان دونون کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہے درم سے دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون انکو دو درہمون کو پس دیے وہ دونون اس شخص کو پس لین حضرت نے دونون درہمین پھر دین دونون انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے انمین سے طعام یعنے غلہ اور ڈال اسکو طرف اہل اپنی کے اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلہاڑی پھر لے آ اسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑی پس پختہ بولا حضرت نے انمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیون کو اور بیچ اور نہ دیکھون مین تجکو پندرہ دن تک یعنے یہان نہ ہو بلکہ اس کام مین مشغول رہو پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیان بیچتا تھا پھر آیا حضرت کے پاس اس حال مین کہ پہونچا تھا دس درم کو پس خرید ایسا تھ بعض کے انمین سے کپڑا اور ساتھ بعض کے انمین سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان بد بیچ منہ تیرے کے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہین لائق مگر واسطے تین شخصون کے واسطے صاحب محتاجی کے کہ زمین مین ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری اور فضیحت کرنے والا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ درد پہنچا ہو یعنے دیت دینی آئے بدلے خون کے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اسکی دیت کا یہ ضامن ہوا اور مقدور اسکے ادا کرنے کا نہین رکھتا تو سوال کر کر ادا کرے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قوم یوم القیمۃ تک وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ اوشک اللہ لہ بالغنی امابموت عاجل او غنی اجل رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنے حاجت سخت پھر ظاہر کیا اسکو لوگون پر یعنے بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی اسنے نہین روا کیجائیگی حاجت اسکی اور جسنے عرض کیا اسکو اللہ سے جلدی پہونچا دیگا اللہ اسکو فائدہ اور کفایت گویا بسبب تنگ جلدی کے یا دولتمندی دیر کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف لفظ عاجل بیچ جیم یعنی عاجل کے ہے اکثر نسخون صحیح کے مین جامع الاصول مین یعنے جلدی فائدہ کو پہونچا دیگا بسبب دولتمندی جلدی کے یعنے جلدی مالدار کر دیگا اور سنن ابوداؤد

اور ترمذی میں مثل اس ہی ہے مگر یہ صحیح تر ہے چنانچہ صاحب جمع نے مثل اسکے لکھے ہیں اور یہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہے اس آیت سے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنے جو کوئی ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے کر دیتا ہے اللہ اسکے لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہے اسکو اسی جگہ سے کہ گمان نہیں رکھتا ہے اور جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہے اسکو ع **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ يَا فِرَاسِيُّ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَسَلِ الصَّالِحِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہ کہا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا مانگوں میں یا رسول اللہ یعنے لوگوں سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگ یعنے کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا اپنے اگر بسبب کسی حاجت ضروری کے احتیاج مانگنے ہی کی پڑے تو پس مانگ نیک بختوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اسلیے کہ حلال مال ہوتا ہے انکے پاس اور بردبار اور مہربان ہوتے ہیں خلق پر اور پردہ دری نہیں کرتے چنانچہ اسلیے فقرا بغداد کے مانگتے تھے امام احمد بن حنبلؒ سے کہ وہ اسطرح کا تقویٰ رکھتے تھے کہ ایک گھر کے لوگوں کو احتیاج خمیر کی پڑی انکی بیٹی کے گھر سے مانگ لیا اور وہ تھے قاضی اور حال انکے صلاح و تقویٰ کا بھی یہ تھا کہ گھر کے دروازے کے پاس سے تھے تاکوئی حاجت والا نہ پھر جاوے پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سے معلوم ہوا کہ اسمیں شبہ ہے پس گھر والوں سے پوچھا انھوں نے حال بیان کیا پس نہ کھایا اور گھر والوں نے بھی انکے اتباع سے نہ کھایا اور پوچھا کہ فقیروں کو دے دین کہا ہاں ولیکن بشرط ظاہر کرنے عیب انکی کے پس نہ لیا فقر نے بھی پھر ڈال دیا انھوں نے دریا میں بغیر حکم انکی کے ع **وَعَنِ** ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهٗ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن ساعدی سے کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمرؓ نے زکوٰۃ لینے پر پس جبکہ فارغ ہوا میں اس سے اور پہونچائی میں نے زکوٰۃ طرف حضرت عمرؓ کے حکم کیا واسطے میرے ساتھ مزدوری زکوٰۃ کے پس کہا میں نے نہیں کیا میں نے عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہے فرمایا لے تو وہ چیز کہ دیا گیا تو تحقیق عمل کیا میں نے زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس دی مجکو مزدوری یعنے ارادہ کیا دینے کا پس کہا میں نے مانند کہنے تیرے کے پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنے کے پس کھا اور صدقہ دے یعنے جو کچھ کہ بچے تیری حاجت سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لینا عوض کا بیت المال سے اور پر عمل عام کے اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر کہ خبر گیری کرے انکا اور جو کہ انکے حکم میں ہیں بیت المال سے اور ظاہر اس حدیث سے اور اس سے کہ پہلے گذری ہے اسی طرح کے مضمون کی معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی کسیکو کچھ دے بغیر سوال کے اور بغیر طمع کرنے اسکے کے تو واجب ہے قبول کرنا اسکا مذہب ہے امام احمدؒ وغیرہ کا بھی ہے اور جمہور نے حمل کیا ہے اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر واللہ اعلم ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّهٗ سَيَجِيْءُ يَوْمَ تَمُوْتُ رَجُلٌ يَسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ نَسْاَلُ مَنْ عَلَيْكَ اللّٰهُ فَحَقَّرَهٗ بِالذِّكْرِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے حضرت علی رضہ سے یہ کہ انھوں نے سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہے لوگوں سے پس کہا حضرت علیؓ نے کیا اس دن میں اور اس مکان میں مانگتا ہے تو غیر خدا سے پس مارا اسکو ساتھ دُرّے کے نقل کی یہ رزین نے **ف** اس دن میں کہ دن قبولیت دعا کا ہے اور اس مکان عرفات میں کہ بابرکت ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور سے مانگتا ہے اور اسی طرح مسجد میں بھی سوال نکرنا چاہیے ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوْا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاِنَّ الْيَاْسَ غِنًى وَاِنَّ الْمَرْءَ اِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اِسْتَغْنٰى عَنْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا جانو تم اے آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہے اور تحقیق ناامید ہونا یعنے آدمیوں سے تونگری ہے اور بے پروائی ہے اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہے ایک چیز سے

بے پروا ہوتا ہی اس سے نقل کی یہ زرین نے فع طمع متاجگی ہو یعنے متاجگی موجود ہو یا باعث ہو متاجگی کی اور نا امید ہونا تو انگری ہی کا اسید ابو حسن شاذلی نے جبکہ طلب کیا گیا اشیع علم کیمیا کا کہ وہ دولت مندوں مین ہو اخلق کو نظر اپنی سے لیعنے کسی سے امید نہ رکھو اور قطع کرو طمع اپنی اللہ سے یہ کہ دے تجکو غیر اسکے کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور معنی طمع کے بین نظر رکھنا ایک مال پر کہ شک ہو اسکے پہونچنے مین یعنے کسی خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہی یا نہین دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہو یا تجکو محنت و کرم کے یقین ہو اسکے دینے کا وہ طمع نہین ع ح وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھ میرے یہ کہ نہ مانگے آدمیون سے کچھ پس ضامن ہون مین اسکے لیے جنت کا پس کہا ثوبان نے کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھ لیعنے اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف ضامن ہون مین بہشت کا کہ اوّل ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے نہ مانگنے والے کے اور استثنا کیا گیا ہی اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہان تک مرجاویگا تو مرے گا گنہگار ع وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُشْتَرَطُ عَلَيَّ اَنْ لَّا اَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا سَوْطُكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَاْخُذَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہ کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھپر کہ نہ مانگونگا لوگون سے کچھ کہا مین نے کہ ہان لیعنے شرط کی مین نے آپ سے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی سے کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجسے یہان تک کہ اوترے تو طرف اسکے پس لے تو اسکو نقل کی یہ احمد نے ف یہ کمال مبالغہ ہی سوال کے ترک مین کہ واقع مین یہ مانگنا نہین ہی اسلیے کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگنا ہی لیکن اس بسبکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا **بَابُ الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ**

باب ہی بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اَرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہ کہ نگذرین مجھپر تین راتین اور ہووے پاس میرے اسمین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادای دین کے لیے نقل کی یہ بخاری نے ف لیعنے اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اسمین سے نہ رکھتا مگر کچھ ادای دین کے لیے رکھ لینا اسلیے کہ ادای دین مقدم ہی صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اوپر حقوق لوگون کے چڑھے ہوتے ہین انکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہی اور ترغیب ہی امت کو اسپر ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی ایک انکا یا الٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل لیعنے جو کہ مال جاتا ہے خرچ کرتا ہی اسکو بہت سا بدلا دے لیعنے دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف لیعنے جو کہ مال جمع کرتا ہی یا بے محل خرچتا ہی اسکا مال تلف ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

خرچ کرلینے جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کرے گا اللہ تعالیٰ تجھپر یعنے کر لگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے اور کر دیگا اسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لے گا تجھسے اسپر آخرت مین اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو پس روکے گا اللہ تجھسے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ لاتحصی کے معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوے اور ایک معنی یہ ہین کہ نہ گن مال کو جمع کرنیکے لیے اور مت چھوڑ خرچ کرنا اسمین اللہ کی راہ مین اور دے جو ہو سکے یعنے اگرچہ کم ہو اور نہ جان اسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین ثبت ہو ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا تجھپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی یہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبی مین اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ دیا ہی تجکو تاکہ دون مین تجکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہی طرف اس آیۃ کے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ یعنے جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہی اسکا ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہی تیرے لیے یعنے دنیا اور آخرت مین اور نیکر رکھنا تیرا اسکو برا ہی تیرے لیے یعنے اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنے خرچ کرنے اس مال کے کہ زاید ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کی یہ مسلم نے ف اوپر قدر کفایت کے یعنے مضائقہ نہین تو اگر رکھے وے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور ازمان و احوال کے یعنے بعضون کا قوت کم ہوتا ہی اور بعضون کا زیادہ اور اسی طرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہی اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہی اور بعضے مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنے جنکا نفقہ تجھپر لازم ہی پہل دینے مین انھین سے کہ جب لڑکے بچے تب بیگانون کو دے یہ نکہ وہ محتاج رہین اور اور ون کو دے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بھی حدیث قدسی ہی اگرچہ صریح لفظ اسکی نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصون کے ہو کہ ہون اوپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چپٹا لیے گئے ہون ہاتھ انکے طرف چھاتی انکی کے اور حنجر گردن انکی کے یعنے بسبب تنگی زرہون کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا کھل جاتی ہی وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا مل جاتے ہین اور پھیج جاتے ہین سب حلقے جگہ اپنی پس روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی اسکے یہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہی خرچ کرنے کا فراخ ہوتا ہی سینہ اسکا بسبب اسکے اور فرمان برداری کرتے ہین اسکی ہاتھ اسکے کہ دراز ہوتے ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہی اور ہاتھ اسکے سمٹ جاتے ہین خلاصہ اسکا یہ ہی کہ سخی جب قصد کرتا ہی خیر کا آسان کیجاتی ہی خیر اسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہونگے دن قیامت کے

اور بخیلی سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کردیا ہی ان لوگون کو کہ تھے پہلے تم سے باعث ہوا اُنکو بخیل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہ مسلم **ف** معنی ظلم کے ہین رکھنا ایک چیز کا بیج غیر جگہ اُسکی کے پس یہ شامل ہی سب گناہون کو یعنے جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے کہ یہ محمول ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سے اندھیریان ظالم پر نہین راہ پانے کا بسبب اُنکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اُنکا آگے اُنکے یا مراد اندھیرون سے شدایدو ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بخیل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہی ظلم کی اُسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہی کہ خرچ کرتا اموال کا اور خبر گیری مسلمانون کی یہ اُنکی سبب ہی اُنسے محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہی لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوجاتا ہی کہ دشمن کی عورتون کو اور مال کو اور آبروریزی وغیرہا کو آدمی حلال جانتا ہی ۱۲ **وعن** حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا فانہ یاتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلھا یقول الرجل لو جئت بھا بالامس لقبلتھا فاما الیوم فلا حاجۃ لی بھا **متفق علیہ** اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبدو اسلیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس پاویگا اس شخص کو کہ قبول کرے اُسکو کہیگا آدمی گر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا مین اُسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجکو اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لمبدو یعنے غنیمت جانو ثواب لمبدو نیکے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہین دیکر تو پاتا ہے ہوا ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرنے کا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور غنی ہونگے آخرت کے یہ بات اخیر زمانہ مین ہیگی زمانہ حضرت امام مہدیؑ کے ہوگی ۱۲ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی ولا تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان **متفق علیہ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہی اور زیادہ ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اسوقت کہ تو تندرست ہو حریص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کریہان تک کہ جسوقت پہونچی جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے لمبدے حالت تندرستی مین کہ اسوقت بسبب لمبید رہنے عمر کے حرص ہوتی ہی مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجگی سے کہ اگر لمبدو نگا تو محتاج ہوجاؤنگا اور آرزو رکھتا ہی تونگری کی پس ایسے وقت مین دنیا بڑا کام رکھتا ہی اور دنیہ مین ڈھیل کریہان تک کہ جب حلق مین جان آوے کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اسوقت مال ہوگیا ہی فلانے کا یعنے وارثونکا حق متعلق ہوگیا حاصل یہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہی اور جب وقت مرنیکا آجاوے اسوقت وصیت کرے یا لمبدے تو بہت ثواب نہین ۱۲ **وعن** ابی ذر قال اتھیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رانی قال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت فداک ابی وامی من ھم قال ھم الاکثرون امولا الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ھم **متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ مین پس جبکہ دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت لوٹے مین ہین قسم ہی پروردگار کعبے کے پس کہا مین نے قربان ہو تمھارے باپ میرا اور ماں میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ایدھر اودھر اور ایدھر یعنے ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اوپیچھے اپنے اور داہنے اور بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت ابوذر صحابیؓ نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے اُنکی تسلی کے لیے

یہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہی طرف فضیلت فقر کے ۲ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہی اللہ کی رحمت سے نزدیک ہی بہشت سے نزدیک ہی لوگون سے یعنے سب دوست رکھتے ہین اسکو دور ہی آگ سے اور بخیل یعنے جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہی اسپر دور ہی اللہ سے دور ہی بہشت سے دور ہی لوگون سے نزدیک ہی آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف جاہل سخی سے مراد ہی فاسد عابد یعنے جو کہ ادا کرے فرائض نہ نوافل اور مراد عابد سے وہ ہی کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہی کہ عالم ہو یا نہو ۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ البتہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہی اسکے لیے دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہی بہت دینے سے مرتے وقت ۲ع **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْ یَعْتِقُ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی ابی درداءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس شخص کے کہ خیرات کرتا ہی وقت مرنے اپنے کے یا آزاد کرتا ہی یعنے بردہ وقت مرنے کے مانند اس شخص کے کہ تحفہ بھیجتا ہی یعنے طعام جسوقت کہ پیٹ بھر چکتا ہی نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ف یعنے مرتے وقت للہ دینے اور آزاد کرنے بردے کے مین ثواب کم ہوتا ہی جیسے کہ کم ثواب ہوتا ہی بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اسلیے کہ للہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہی جیسے کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہی ۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے لائق نہین ہی کہ مومن کامل ہین یہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہ ہی کہ اسمین نہین پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو ساتھ اسکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہ ہی کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون مین مشہور ہی جھگڑنا اور سہولہ کرنی امور مین اسلیے کہ بعض بعد شناخون اسلام سے ہی ۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی بکر صدیقؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ بسیار احسان رکھنے والا نقل کی یہ ترمذی نے ف نہ داخل ہوگا یعنے اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی انکے ہین کاٹنے والا یعنے جو ناتے داروں سے انقطاع کرے اور مسلمانون سے محبت نہ رکھے ۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتوں کی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین مین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یا ابوداؤد نے
وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ کِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی لایجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عائشہ **اَنَّ بَعْضَ** اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً یَذْرَعُوْنَهَا وَکَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا کَانَ طُوْلُ یَدِهَا الصَّدَقَةَ وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا اَقَالَتْ وَکَانُوْا یَتَطَاوَلُوْنَ اَیَّتُهُنَّ اَطْوَلُ یَدًا قَالَتْ فَکَانَتْ اَطْوَلَنَا یَدًا زَیْنَبُ لِاَنَّهَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ

ترجمہ روایت ہو عائشہؓ سے کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سی ہم مین سے جلدی ساتھ آپکے ملنے والی ہو یعنے بعد آپ کی وفات کے کون ہم مین سے پہلے مرے گی فرمایا جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی یعنے جو لمبدست دیتی ہو پہلے مرے گی بعد میرے پس لی لکھپانچ کہ ناپتی تھین اس سے اور تھین سودہ کہ بیوی تھین حضرت کی لمبی ہاتھ پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھین جلد ملنے والین ہم مین سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھین زینب دست دوز رکھی تھین خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت مین یہ ہو کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد تم مین سے ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہؓ نے اور تھین بی بیان حضرتؐ کی ناپتی تھین آپسمین لمبان ہاتھون کی کہ کون سی انمین سے لمبے ہاتھ کی ہو کہا عائشہؓ نے پس تھین ہم مین سے لمبے ہاتھ کی زینب اسلیے کہ تھین وہ کام کرتین اپنے ہاتھ اپنے کے اور لمبدستین **ف** پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے الخ یعنے اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر پر حمل کیا تھا لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینبؓ پہلے مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنے لمبے ہاتھ کی وہ ہو جو خیرات بہت کرے اور آیا ہو کہ حضرت زینبؓ دباغت کرتی تھین چمڑون کو اپنے ہاتھ سے پھر بیچتین اور لمبدستین قیمت انکی **ع** **وَعَنْ** ابی ہریرۃ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقِیْ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَعَلٰی زَانِیَةٍ وَعَلٰی غَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ** متفق علیہ رواہ البخاری اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے یعنے بنی اسرائیل مین سے اپنے دل مین یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا مین کچھ صدقہ یعنی آج کی رات پس نکالی خیرات اپنی لیجانے کی نیت کی تھی تاکہ دے کسی مستحق اسکے کو پس دیا اسکو چور کے ہاتھ مین لینے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق نہین اسکا پس صبح کی لوگون نے اس حال مین کہ باتین کرتے تھے یعنے بطریق تعجب بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو پس کہا اس شخص نے کہ یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہو اوپر دینے چور کے البتہ دونگا مین کچھ صدقہ یعنے اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچے پس نکالی

اُنسے خیرات اپنی پس دیا اسکو بیچ ہاتھ زنا کرنے والے کے پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زنا کرنے والے کو پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہو تعریف اوپر خیرات کرنے زنا کرنے والے کے البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے باتین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے تعریف ہو اوپر خیرات کرنے چور کے اور زنا کرنے والے کے اور دولتمند کے پس دکھایا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اسکے یعنے صدقے تیرے سب مقبول ہوے اسی پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنے مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال اکٹھا کرے اور اسی پر زنا کرنے والے پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اسی پر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اسمین سے کہ دیا اسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے لیے ہین ف حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہی بدلہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا بطریق تعجب کے یا التفاتی نامل کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فوائد سے یہ ہو کہ بدلہ دنیا بہر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پائیگا ۱۲ ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوپر اسی مضمون سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اسوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھرون کی زمین مین پس ناگہان ایک نالے نے ان نالیون مین سے یعنے جو کہ اس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنے نالی مین سے پانی بہنے لگا اسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ مین پانی پہونچا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے باغ مین پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچی اپنی کے پس کہا اس شخص نے واسطے اسکے انہی بندے خدا کے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو اہی بندے خدا کے کیون پوچھتا ہی مجھے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مین نے آواز اس ابر مین کہ یہ پانی اس ابر کا ہی کہ کہتے تھے وہ آواز لیعنے جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اس ابر کو پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام تیرے کے پس کیا کرتا ہی تو یعنے اپنے باغ مین بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اہی پر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہون تجھ سے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اس چیز کے کہ نکلتا ہی وہ باغ سے پس صدقہ دیتا ہون تہائی اسکا اور کھاتا ہون مین اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اس باغ مین تہائی نقل کی یہ مسلم نے ف پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کہنا یہ کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ آگے آتا ہی صریحاً یعنے ابر مین نام اسکا لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام تیرے کے یعنے کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیرے کے اور بدلہ اسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنے فلانا کہا اسکو بایں کنایہ کہ میرے نام نے تیرا نام سنا تھا اسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ۱۲ ع وَعَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ ثَلٰثَةً

من بني اسرائيل ابرص وأقرع وأعمى فأراد الله أن يبتليهم فبعث إليهم ملكا فأتى الأبرص فقال
أي شيء أحب إليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه
فذهب عنه قذره وأعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فأي المال أحب إليك قال الإبل أو قال البقر
شك إسحق إلا أن الأبرص أو الأقرع قال أحدهما الإبل وقال الآخر البقر قال فأعطي ناقة عشراء فقال
بارك الله لك فيها قال فأتى الأقرع فقال أي شيء أحب إليك قال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي قد
قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره وأعطي شعرا حسنا قال فأي المال أحب إليك قال البقر فأعطي
بقرة حاملا وقال بارك الله لك فيها قال فأتى الأعمى فقال أي شيء أحب إليك قال أن يرد الله إلي
بصري فأبصر به الناس قال فمسحه فرد الله إليه بصره قال فأي المال أحب إليك قال الغنم فأعطي
شاة والدا فأنتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الإبل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم

اور روایت ہمارے شیخ سے یہ کہ انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے یہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل میں سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے کہ آزماوے انکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہیں یا نہیں پس بھیجا طرف انکے ایک فرشتہ یعنے بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑھی کے پاس پس کہا اسنے کون سی چیز سب سے پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھنیا تے ہیں مجھ سے لوگ یعنے کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوپر پس دور ہوئی اس سے گن کی یعنے کوڑھ اور دیا گیا اسکو رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال سب سے محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اونٹین سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائین یعنے شک تھا انھین میں سے کہ اسنے کیا کہا اور اسنے کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیان حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے انمین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز سب سے محبوب ہے طرف تیرے کہا بال اچھے اور دور ہو جاوے مجھ سے یہ چیز کہ گھنن کھاتے ہین مجھ سے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اسکے سر پر پس جاتا رہا اس سے گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال سب سے پیارا ہے طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حاملہ الیان کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجکو انمین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز سب سے محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ پھیر دے اللہ طرف میرے بینائی میری پس دیکھون مین ساتھ اسکے لوگون کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتے نے اوپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اسکو بینائی اسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال سب سے پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریان پس دیا گیا بکریان سب سے بچے دینے والین پس بچے لیے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹون کے اور گاؤ کے اور بچے لیے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل اونٹون کا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایون کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریون کا **قال ثم انه أتى الأبرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين**
قد انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم إلا بالله ثم بك أسألك بالذي أعطاك اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعيرا أتبلغ به في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال إني كأني أعرفك ألم تكن أبرص يقذرك
الناس فقيرا فأعطاك الله فقال إنما ورثت هذا المال كابرا عن كابر فقال إن كنت كاذبا فصيرك الله إلى ما كنت قبلك

وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْاَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیات اپنی کے یعنے جس صورت و ہیات مین پہلے اُس پاس آیا تھا اسی طرح پھر آیا پس کہا اُس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھے اسباب سفر میرے مین پس نہین پہونچنا ہو سکتا مجکو آج یعنے منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنے مانگتا ہون اونٹ کہ پہونچون مین بسبب اُسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہین یعنے مقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اُسنے یہ بات جھوٹ کہی اُسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہین کہ وارث گروانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجکو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا تو یعنے کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی مین پس کہا اسکو مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا مجھے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہین پہونچنا ہو سکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنے ایک بکری مانگتا ہون کہ پہونچون مین بسبب اُسکے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھیر دی اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنے اپنے پاس پس سوائے اسکے نہین کہ آزمائے گئے تم یعنے امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجھسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیرے کے یعنے کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری اُنکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھر بسبب تیرے اسی طرح جائز ہے یہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالے سے پھر تجھسے اور یہ درست نہین کہ کہے عرض کرتا ہون خدا سے اور تجھسے **وَعَنْ** اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى اَسْتَحْيِيَ فَمَا اَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا اَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ فَعَلْتِ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنے اور مانگتا ہے مجھسے یہان تک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اُسکے ہاتھ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اسکے ہاتھ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا ظلف کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** مقصود مبالغہ ہے

دینے مین یعنے کچھ دیدے سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہو ۔ وعن مولیٰ لعثمان قال اھدیٰ لہ ام سلمۃ بضعۃ من لحم فکان الیوم صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ انکم فقالت للخادم ضعیہ فی البیت لعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ فوضعتہ فی کوۃ البیت فجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدقوا بارک اللہ فیکم فقالوا بارک اللہ فیک وذھب السائل فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام سلمۃ اعندکم شیء اطعمہ فقالت نعم وقالت لخادم اذھبی فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ انکم فذھبت فلم تجد فی الکوۃ الا بضعۃ مرمیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ذلک انکم عاد مرۃ لما لکم تطعم السائل رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی غلام آزاد حضرت عثمان کے سے کہ انکا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنے پکا ہوا اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا انکو گوشت پس کہا ام سلمہ نے لونڈی کو رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا لونڈی نے اسکو گھر کے طاقچہ مین اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر پس کہا اسی گھر والو اللہ دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجکو یعنے یہ جواب دیا سائل کو جیسے یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہو شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمھارے پاس کچھ ہے کہ کھاؤن مین اسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہان کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس پایا طاقچہ مین ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہوگیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے کے سایل کو نقل کی یہ بیہقی نے دلایل النبوۃ مین ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس مرتین قلنا نعم قال الذی یسئل باللہ ولا یعطی رواہ احمد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین آدمیون کے مرتبہ مین نہ دیکھ کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجئے فرمایا وہ شخص سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اس سوال کے نقل کی یہ احمد نے ۔ ف ۔ یعنے سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اسنے نہ دیا تو وہ سب لوگون مین برا ہی مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنے عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہین ہونیکا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق ہو مال کا ہو اور اس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو ۔ وعن ابی ذر انہ استاذن علی عثمان فاذن لہ وبید عصا فقال عثمان یا کعب ان عبد الرحمن توفی وترک مالا فما تری فیہ فقال ان کان یصل فیہ حق اللہ فلا باس علیہ فرفع ابو ذر عصاہ فضرب کعبا وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب لو ان لی ھذا الجبل ذھبا انفقہ ویتقبل منی اذ رحلنی منہ ست اواق انشدک باللہ یا عثمان اسمعتہ ثلث مرات قال نعم رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر سے کہ انھون نے پروانگی مانگی حضرت عثمان سے آنے کی پس پروانگی دی انکو اور تھی انکے ہاتھ مین لاٹھی انکی پس کہا حضرت عثمان نے اے کعب یعنے وہ وہان حاضر تھے تحقیق عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اسکے حق مین یعنے کثرت مال کی اسکے کمال کے لیے مضرتھی یا نہین پس کہا کعب نے کہ اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن امین حق اللہ کا یعنے زکوٰۃ وغیرہ پس نہین ڈر اسپر پس اٹھائی ابو ذر نے لاٹھی اپنی اور ماری کعب کو اور کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہو واسطے میرے یہ پہاڑ یعنے پہاڑ احد یا اوپر اسکے سونے کا کہ خرچ کرون مین اسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجھسے یہ کہ چھوڑ جاؤن مین اسمین سے چھ اوقیہ یعنے دو سو چالیس درہم

ہون مین تمکو اور دیکے اسی عثمان نے مجھسے بھی سنا ہی اسکو کہا یہ کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت عثمان نے کہا مان نقل کی یہ احمد نے ف ابوذر غفاری فقیر اور زہاد صحابہ سے تھی مذہب انکا یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ جمع نہ کیجیے سب لدیدے ڈالیے پس جذبہ غالب آیا انپر بار بار کہنے کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکے بھی کاٹنیکے قبول ہو اور لفظ اذر ساتھ حذف اُسکے مفعول ہی احبک لینے اگر اتنا مال ہو اور اُسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بھی نہین دست رکھنا کہ بعد چھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن ۵ ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ اور روایت ہی عقبہ بن حارث سے کہ کما پڑھی مین نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوے جلدی کرنے والے پھر پھلانگتے ہوے گردنین لوگون کی متوجہ ہوے طرف بعضے حجرون عورتون اپنی کے پس گھبرائے لوگ جلدی کرنے حضرت کی سے پھر نکلے حضرت اُنپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے اُنکے سے فرمایا یاد کی مینے ایک چیز سونے کی کہ نزدیک ہمارے تھی پس مکروہ جانا مینے یہ کہ روکے مجھکو لینے قرب الٰہی سے پس حکم کیا مینے لینے اہل بیت کو ساتھ بانٹ دینے اسکے کے نقل یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین ہی کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ڈلا سونیکا زکوٰۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہ کہ رات کو رکھون مین اسکو ف اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوائے اللہ کے طرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہی مقام قرب سے یا تعلیم امت کے لیے تھا ۵ ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيرَ أَوْ سَبْعَةٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِي وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا فَعَلْتِ السِّتَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سے یہ کہ انھون نے کہا تھین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس ہماری اُنکی مین چھ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین اُنکو پھر باز رکھا مجکو لینے بانٹنے اُنکی سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے لینے فرصت نہ پائی اُنکے بانٹنے کی بسبب بیماری حضرت کے پھر پوچھا مجھے حضرت نے حال اُنکا کہ کیا ہوئین وہ چھ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ نے نہین بانٹین مین نے قسم ہی خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو لینے اُنکے بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے ان اشرفیون کو پھر رکھا اُنکو اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہی گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس اُسکے نقل کی یہ احمد نے ف یعنے ہونا اُنکا نبی کے پاس منافی ہی مقام نبوت کے ۵ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ ادَّخَرْتُهُ لِغَدٍ فَقَالَ أَمَا تَخْشَى أَنْ تَرَى لَهُ غَدًا بُخَارًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَا بِلَالُ أَنْفِقْ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہ اے بلال کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا مینے اسکو

کل کے لیے یعنے اپنی حاجت کے لیے کہ زمانۂ آیندہ مین پیش آوے فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بجز آگ دوزخ مین دن قیامت کے خرچ کرتو ای بلال اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا ف کل کو یعنے دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہو اسکی اور بخار یعنے انکہ پہونچے گا طرف تیرے پس یہ کنایہ ہو قریب ہونے اسکے سے دوزخ سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہو کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جسنے قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہو روزی پہونچا دیگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلال کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنے توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہو ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کے لیے

ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہو بہشت مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اسمین سے پس نہین چھوڑیگی اسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اسکو بہشت مین یعنے اگرچہ آخر الامر ہوا و بخیلی درخت ہو دوزخ مین پس جو شخص کہ بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اسمین سے پس نہ چھوڑیگی اسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اسکو دوزخ مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف درخت ہو یعنے سخاوت مانند درخت کے ہو مشابہت دی اسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت بہتا ہوا ہو اور شاخین بہت ہوتی ہین ایسی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہو اور قسمین اسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنے ایک قسم قسمون سخاوت کے سے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہو حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ صدقہ دینے کے یعنے موت یا بیماری سے پہلے دو صدقہ اسلیے کہ تحقیق بلا نہین بڑھتی صدقہ سے یعنے صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہو نقل کی یہ رزین نے

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

باب ہو بیچ بیان فضیلت صدقہ کے ف صدقہ اس مال کو کہتے ہین کہ نکالے اسکو آدمی اپنے مال مین سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنیکے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنے برابر صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہو اسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہو اسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہو ایک تمہارا بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہو صدقہ یا نوالہ اسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہو وہ مال کہ جمع کیا ہو اسکو وجہ حلال سے یعنے بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا وارث ہین ہاتھ لگا ہو کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچھی چیز ہو تا ہو شیخ علی متقی عارف باللہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر صدقہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ مین پس آیا اسکے پاس ایک دنیا دار اور کہا اسی شیخ چاہتا ہون مین یہ کہ کچھ صدقہ دون مین پر تا ہون مین مستحق کہا انھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ سو پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا انکے اسبات مین غنی نے کہ انھون نکل جاوے

اس شخص سے کہ تھا کہ سے اسپر دل تیرا دے اسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا لولہ ہا دیا اسکو پھر دوسرے دن اسپر گذرا سنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ پاس اسکے تھا یہ کہ گذرا مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مین نے اسکو شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھ پس کہا تحقیق آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک رویت دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس ڈرا اسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے لاچار اسکو دی درہم پس جب لی اسنے درہم پھرا را پنی سے اور ساتھ چلا اسکے غنی دینے والا یہان تک کہ دیکھا اسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین نکلا دوسری راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اسکے اس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اسکے غنی اور قسم دی اسکو یہ کہ خبر دی مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکی پس مین مضطرب ہوا اور نکلا سرگردان پھر دیکھا مینے یہ کبوتر مرا ہوا لے لیا مین نے اسکو اسکے لیے پس جب مجھے یہ فتوح ہاتھ لگی تو پھینک دیا کبوتر جہان سے لیا تھا پس سمجھا وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جاے خرچ ہوتا ہی اور حرام بری جاے اور قبول کرتا ہی ساتھ داہنے ہاتھ کے یعنے خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اسسے اسکو دائین ہاتھ مین لینا اسلیے کہا کہ عادت ہی پسندیدہ چیز کو آدمی دائین ہاتھ مین لیتا ہی اور بالتا ہی یعنے بڑھاتا جاتا ہی اسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنیکے تقصیر کسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے مگر بلند کرتا ہی مرتبہ اسکا اللہ تعالیٰ کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اگرچہ ظاہر مین لگتا ہی نقصان مال کا ہی لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اسکا ملتا ہی اور جو کوئی قصور کسی کا بخشتا ہی باوجود قدرت رکھنے کے بدلا لینے پر اسکی اللہ تعالے عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنے عاجزی کرتا ہی واسطے امید قرب الٰہی کے اور نہ کسی غرض کے تو اسکی اللہ تعالیٰ قدر بلند کرتا ہی دنیا و آخرت مین ۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اَبْوَابُ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دو سری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنے اسکی خوشی کی جگہ تو بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے اور بہشت کے ہین کتنے ہی دروازے یعنے آٹھ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنے بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو بلایا جاوے گا دروازے نماز کے سے یعنے جو خاص اہل نماز ہی کے لیے ہی کہا جاویگا کہ اے بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی ہو اہل جہاد سے یعنے جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنے صدقہ دینا ہوگا بلایا جاویگا دروازے صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزے سے یعنے روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنے باب الصیام سے کہ نام اسکا ریان ہی پس کہا ابوبکر صدیقؓ نے کہ نہین ضرورت اس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین سے یہ کہ بلایا جاوے

سب دروازون سے یعنے کچھ ضرورت تو ہی نہین کہ کوئی سبھی دروازون سے بلایا جاوے اور اگر ایک بھی دروازے سے بلایا جاویگا مراد کو داخل ہونا بہشت مین ہی حاصل ہوگا لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے تب فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہوویگا تو انمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دوسری چیز یعنے مثلاً دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنے بلاوینگے داروغہ جنت کے سب دروازون سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر ان اعمال کے ہے کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون مین ہوتا ہے اور ریان کے متعلق میں سیراب کہا گیا ہے کہ وہ دروازہ ایسا ہے کہ پلایا جاتا ہے روزہ دار اسمین شراب طہور پہلے ہو پہنچنے کے درمیان جنت مین تاکہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو باب الضحیٰ پس جب ہوگا دن قیامت کا پکارے گا پکارنے والا یعنے فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنے اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمھارا ہے پس داخل ہو اسمین ساتھ رحمت خدا تعالےٰ کے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے کہ غصہ پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اسمین سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہے کہ راضی برضاے مولے اسمین سے داخل ہونگے اور لفظ فمل یدعی کے اوپر کا جملہ تمہید ہے سوال کے یعنے فمل یدعی آخر تک کے اور ہوویگا تو انمین سے یعنے اسلیے کہ حضرت ابوبکرؓ مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ اَمْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے تم مین سے آجکے دن روزے سے کہا ابوبکر صدیقؓ نے کہ مین ہون روزے سے فرمایا کون ہے تم مین سے کہ گیا ہے آج کے دن ساتھ جنازے کے کہا ابوبکرؓ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے کہ کھلایا ہے تم مین سے آج کے دن مسکین کو کہا ابوبکرؓ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے تم مین سے کہ عیادت کی بیمار کی آج کے دن کہا ابوبکرؓ نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتین یہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ مسلم نے ف نہین جمع ہوتین یہ چیزین یعنے ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنے بلا حساب والا نرا ایمان بھی کافی ہے مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہیگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہین ہے اَنَا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کے اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہے اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد انکی یہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شَاةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتون مسلمان نہ حقیر جانے ہمسائے یعنے تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنے کو واسطے ہمسائے اپنے کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے نہ باز رہے تم مین سے تحفہ بھیجنے یا تصدق دینے سے ہمسائی کو حقیر جانکر اس چیز کو کہ موجود ہو اس پاس یعنے جو ہو سکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو

اور بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب اس عورت کو ہے کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہ ہونگے کہ حقیر نہ جانے کوئی تم میں سے اپنے ہمسایہ کے تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو اور اگرچہ صرف بکری کا پایہ قابل بھیجنے اور بھیجا نیکے اور تصدق کے نہیں ہے اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اگرچہ تھوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتوں کو اسلیے کیا کہ اُنکے مزاج میں عجلہ اور پھیر دینا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہے ۱۲ منہ ع **وَعَنْ** جابرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابرؓ اور حذیفہؓ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہر صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو کام نیکی کے ہیں خواہ کہنے سے خواہ کرنیکے اور ہیں موافق رضا اللہ کے اُنکا ثواب ایسا ہے جیسا اللہ رہنے کا ۱۲ منہ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی سے کسی چیز کو اگرچہ یہ اتنا کہ ہو تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرے خوش کے نقل کی ہے مسلم نے **ف** کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اس مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہ اچھا ہے ۱۲ منہ ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْہِ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْھُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَلْیَاْمُرْ بِالْخَیْرِ قَالُوْا اَفَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّھَا لَہٗ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنے بطریق شکر نعمت الٰہی کے کہا صحابہؓ نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق کرے فرمایا پس چاہیے کہ کماوے مال دونوں ہاتھوں کے کسب سے پس نفع پہونچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہؓ نے پس اگر نہ طاقت رکھے یا کہا کہ نہ کر سکے فرمایا پس مدد کرے یعنے بدن سے یا مال سے حاجت مند مظلوم دادخواہ کے عرض کیا صحابہؓ نے پس اگر نہ کر سکے یہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کے عرض کیا صحابہؓ نے پس اگر یہ بھی نہ کر سکے فرمایا پس باز رکھے اپنی تئیں یا اور لوگوں کو برائی پہونچانے سے لوگوں کو پس تحقیق یہ اسکے لیے صدقہ ہے یعنے صدقہ کا سا ثواب ہوتا ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** برائی پہونچانے سے یعنے زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا [illegible] مضمون کسی کے اسمیں کہا ہے مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ۱۲ منہ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْھَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہیں آدمی کے بدن میں لازم ہے اوپر اسکے ہر روز کہ نکلتا ہے اسمیں آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصوں کے یہ بھی صدقہ ہے اور مدد کرنی آدمی کی اوپر چارپا اسکے کہ سوار کر دے اسپر یا لاد دے اسپر اسباب اسکا صدقہ ہے اور بولنا اچھی صدقہ ہے اور ہر قدم کہ رکھتا ہے اسکو طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لازم ہے اوپر جوڑوں کی پیدائش میں جو کہ تین سو ساٹھ ہڈیاں بڑی بڑی ہیں اُنکے شکر میں صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز بعد از ان بیان کیا کہ صدقہ یہی نہیں ہے کہ مال اللہ دے بلکہ یہ چیزیں بھی کہ مذکور ہوئیں صدقہ ہیں اور بات اچھی یعنے جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور اسی کے حکم میں ہے جانا طواف کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازے کے لیے اور طلب علم اور مانند اُنکے کے لیے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کے دور کرنا **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثُمِائَۃِ مَفْصِلٍ

فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑوں کے پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگوں کی راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے کہے اور کرے یہ اقوال و افعال سب یا بعض موافق گنتی ان تین سو ساٹھ جوڑوں کے اپنے تحقیق وہ چلتا ہے اس دن اس حالت میں کہ دور رکھا اپنی جان کو آگ سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لفظ اس دن میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ کام ہر روز کرے تا کفارہ گناہوں کا ہو **ج** **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنے سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنے اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنے الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنے لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہے اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارے کے بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا اپنی شہوت اور ہو اسکو اسمیں ثواب فرمایا خبر دو مجھکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام میں آیا ہوتا اسپر اسمیں گناہ پس اسی طرح جب دفع کریگا اسکو حلال میں ہوگا اسکے لیے اسمیں ثواب نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جیسے اللہ دینے میں ثواب ہوتا ہے ویسا ہی تسبیحات غیرہ کے پڑھنے اور کرنے سے ثواب پاتا ہے اور صحبت کرنی [illegible] اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہیں لیکن ازبسکہ اسمیں ادا کرنا حق بی بی کا اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہے اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہے اسکی اور باوجود اسکے اپنے کو بچا کر رجوع حلال کی طرف کرتا ہے موجب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہے صدقہ کا ساتھ **ع** **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے دودھ پینے کے اور اچھا صدقہ ہے بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبح کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** عرب میں یہ معمول ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریتاً دیتا ہے تا وہ حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کے وہ مالک کو بھیر دیتا ہے اسکی حضرتؐ نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہے یہ **ح** **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [illegible] عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اس سے آدمی یا پرندے یا چارپایا لیعنے اگرچہ بغیر اختیار مالک کے کھاوین مگر ہوتا ہے اسکے لیے صدقہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابرؓ سے یہ بھی ہے اور جو کچھ چوری جاتا ہے

اس سے اسکے لیے صدقہ ہو ف یعنی صدقہ دینے کا سا ثواب پاتا ہو اسکا حاصل یہ کہ کسی سبب سے کھایا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہو اسکو ثواب امین متسلی ہو اسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہو ع ف اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہو اور یہاں نیت نہوے جواب یہ کہ منظور اصلی کھیتی مین حیوۃ نوع حیوان و انسان کی ہو مطلقاً بیچ کسی فرد کی ہو افراد حیوان و انسان کی سے تعلق ہوی نیت اجمالی ساتھ اس فرد کے بھی اور نیت اجمالی کافی ہو ثواب کے ہونے مین واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مولانا عبدالعزیز وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَكِیٍّ یَلْهَثُ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کے کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا تھا تردیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اسکو پیاس پس اوتارا اس عورت نے موزہ اپنا اور باندھا اسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اسکے سبب اس کام کے کہا گیا یعنے صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکے جانورون پر ثواب ہو فرمایا بیچ احسان کرنیکے ہر صاحب جگر تر پر یعنے جاندار پر ثواب ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہو سوائے موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہو یعنے سانپ اور بچھو وغیرہ اور اسمین دلیل ہو اس پر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بھی اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہو مذہب ہو اہل سنت کا ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابی عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا اسکو یہان تک کہ مر گئی مارے بھوک کے پس نہ تھی عورت کہ کھلاوے اس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانورون زمین کے سے یعنے چوہے وغیرہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ صغیرہ گناہ ہو اور جائز ہو عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہو عقائد مین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَوْكٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنْ ظَهْرِ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنے درخت کے پر کہ تھے اوپر راہ کے یعنے نا دہرا اودہر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنے کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے انکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ پھرتا ہو اوچین کرتا ہو بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی برزہؓ سے کہا کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھلا تو مجھکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتھ اسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون کی سے نقل کی یہ مسلم نے وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ مَلَامَاتِ

النُّبُوَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کے کہ سرا اسکا یہ ہی اتقوا النار بیچ باب علامات نبوۃ کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہی عبداللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مین نے چہرہ حضرت کا معلوم کیا مین نے یہ کہ چہرہ نہین ہی چہرہ جھوٹے کا پس تھا اول کلام یہ کہ فرمایا ای آدمیون افشا کرو سلام کو یعنے پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام علیک کرو وہ سے اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنے بھوکون کو اور سلوک کرو ناتے داروں سے اور پڑھو نماز رات کو اس حالت مین کہ لوگ سوتے ہون یعنے تہجد داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہی غضب پروردگار کے کو اور دور کرتا ہی مرنے بد کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بجھا دیتا ہی غضب رب کو یعنے دنیا مین عافیت سے رکھتا ہی کہ کوئی بلا نہین اوتارتا اور مرنے بد کو یعنے بری حالت کو وقت مرنیکے یعنے وقت مرنیکے وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت و غیرہ سے کہ باعث کفر و کفران کے ہو محفوظ رکھتا ہی حاصل یہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہی پ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہی صدقہ ہی اور بعضی نیکیون مین سے یہ ہی کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ کشادہ چہرہ کے اور یہ کہ ڈالے ڈول اپنے سے پانی بیچ پاسن بھائی اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلِ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ الرَّجُلِ الرَّدِیِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کے صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہی اور تبلا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشان کے واسطے تیرے صدقہ ہی یعنے جس زمین مین بسبب نہونے نشان راہ کے لوگ راستہ بھولتے ہون اسمین کسی راہ بھولے کو راہ بتا دینے سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنی تیری یعنے ہاتھ پکڑ کر لیجانا اندھے کو یا کم سمجھ کو تیرے لیے صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہی اور ڈالنا پانیکا ڈول اپنے بیچ ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہی

نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف جب ڈول سے ڈول میں پانی ڈالنے میں یہ ثواب ملا تو جس صورت میں بھائی مسلمان پانی پئے اور تو اپنے ڈول سے پانی دے اسکو کیا کچھ ثواب ہوگا ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سعد بن عبادہؓ سے کہ کہا اے رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنے ماں میری مرگئی پس کونسا صدقہ بہتر ہے یعنے اسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نے کنواں اور کہا یہ کنواں صدقہ ہو واسطے ماں سعد کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف پانی بہتر ہے اسلیے کہ بہت کام آتا ہے امور دین و دنیا میں خصوصاً ان ملکوں گرم میں ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناویگا اسکو اللہ بہشت کے سبز لباسوں میں سے اور جو مسلمان کھلاوے کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اسکو اللہ میوہ ہائے بہشت کے سے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی میں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنے شراب جنت کی کہ محفوظ ہے بسبب مہر کے تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہے سوا اسکے کوئی نہیں پی سکتا اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتے ہیں اور مہر اس پر مشک کی ہے جیسا کہ کلام اللہ میں آیا ہے يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ یعنے بجای موم وغیرہ کے مشک لگا کر اسپر مہر کی گئی ہے ع وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اٰلْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے فاطمہ بیٹی قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال میں البتہ حق ہے سوا زکوٰۃ کے پھر پڑھی حضرتؐ نے ساری یہ آیت نہیں نیکی یہی کہ پھیر و منھ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے زکوٰۃ تو فرض ہی ہے ضرور دینی چاہیے سوا زکوٰۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہے وہ بھی دیا کرے اور وہ یہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نکرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کے اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینے سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حق سے وہ چیزیں ہیں کہ آیت مذکورہ میں فرمائیں یعنے احسان کرنا قرابتیوں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یوں ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ یعنے ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دیا مال ساتھ محبت اسکی قرابتیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور بردہ آزاد کرنے میں اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ پس یہ آیت حضرتؐ نے سند کے لیے پڑھی اسواسطے کہ اسمیں اول تو اللہ تعالےٰ نے تعریف کی مومنوں کی ساتھ دینے مال کے اپنوں اور یتیموں وغیرہ کو بعد ازاں تعریف کی ساتھ قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوائے دینے زکوٰۃ کے ہے اور صدقہ نفل ہے حاصل یہ کہ حضرتؐ نے جو فرمایا تھا کہ مال میں حق ہے سوائے زکوٰۃ کے وہ یہ اس آیت سے ثابت ہوا

کہ اول صدقہ نفل کر کیا گیا پھر صدقہ واجب ۱۲ منہ وَعَنْ بَهِيسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بہیسہ سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا باپ اسکے نے یا رسول اللہ کیا ہے وہ چیز کہ نہیں حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اس سے فرمایا کہ پانی کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا کسیکو اس سے فرمایا کہ نمک کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا اس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائی کو بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف پانی یعنے جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کے اور نمک سے نہ منع کرے اسلیے کہ لوگون کو احتیاج اسکی بہت ہوتی ہے اور لوگ دیتے رہتے ہین اسکو چندان قدر نہین رکھتا اور کلمہ اخیر کا جامع ہے سب بھلائیون کو یعنے دے جو کچھ چاہے تو اور جو ہو سکے بھلائی کر نہین حلال تجکو باز رکھنا اپنے کو اور اورون کو اس سے پس یہ تعمیم ہے بعد تخصیص کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ لفظ لا یحل یعنی لا ینبغی کے ہے یعنے لائق نہین ہے منع کرنا ان چیزون سے ۱۲ منہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنے کھیتی کرے زمین افتادہ مین پس اسکے لیے اسمین یعنے اسکے آباد کرنے مین ثواب ہے اور جو کچھ کھا جاوین جانور یا آدمی اسکے حاصل مین سے پس وہ اسکے لیے صدقہ ہے یعنے جبکہ راضی وشاکر ہو اسپر نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریۃً جانور دودھ کا یا قرض دیوے جانور یعنے روپے وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولے کو یا اندھے کو کوچہ اور راہ مین ہو گا اسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اجْعَلْنِيْ اِلٰى قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اسکا جابر بن سلیم ہے کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ پھرتے ہین لوگ عقل اسکی سے یعنے عمل کرتے ہین موافق فرمانے اسکے کے جیسا کہ راوی نے واقع کیا کہا کہ نہین فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہین لوگ اسپر کہا مین نے کون ہے یہ ہین رسول خدا کے کہا راوی نے دو بار کہا مین نے علیک السلام یعنے تجھپر سلام اے رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہے مردے کی کہہ السلام علیک یعنے سلام ہو

تجھیر کہنا میں نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا میں ہوں رسول اللہ کا وداللہ کہ اگر پہونچے تجھکو ضرر پس پکارے تو اسکو دور کرے ضرر کو تجھسے اور اگر پہونچے تجھکو قحط سالی پھر پکارے تو اسکو پیدا کرے سبزہ زمین میں تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین میں کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یا ہو جنگل میں کہ دور ہو آبادی سے اور گم ہو جاوے سواری تیری پس پکارے تو اسکو پھیر لاوے سواری تجھپر کہا جابرؓ نے کہ لمانے میں نے نصیحت کیجئے مجھکو فرمایا نہ برا کہو کسیکو کہا جابرؓ نے پس نہ برا کہا میں نے پیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنے آدمیوں کو برا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہیں برا کہا جیسے کہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرتؐ نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنے نیکی کو کسی قسم کی حقیر نہ جان کرے باتو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر نہ جان بلکہ اگر کوئی تجھسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بھائی اپنے سے اور حالانکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اسکے منہ تیرا یعنے تواضع اور خوش کلامی کر اس سے تاکہ خوش ہو دل اسکا بسبب حسن خلق تیرے کے اسلیے کہ تحقیق یہ بھی نیکی سے ہے اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنوں تک اور بچ تو لٹکانے ازار کے سے اسلیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجھکو اور عار دلاوے تجھکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہے تو تجھ میں پس نہ عار دلا تو اسکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہے تو اسمیں اسلیے کہ نہیں ہو گناہ مگر اسیر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے اس حدیث میں سے حدیث سلام کی یعنے سرا حدیث کا کہ اسمیں ذکر سلام کا ہے اور باقی حدیث نہیں روایت کی اور ایک روایت میں یعنے ترمذی کی بجای فانما وبال ذلک علیہ کے یہ ہے کہ ہو گا میرے لیے ثواب اسکا اور ہو گا وبال اسکا اسیر ف جابرؓ نے دوبار سلام اسلیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرتؐ نے سنا نہیں یا جواب نہیں دیا اسکے ادب سکھانے کے لیے اور نہ کہ علیک السلام یہ نہی تنزیہی ہے اور کہنا علیک السلام کا دعا مردے کی ہے ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب مردے کی زیارت کو جاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے کہ زندہ پر کہتے ہیں ولیکن تحقیق یہ ہے کہ سنت مردے کے لیے بھی السلام علیک ہے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے حضرتؐ سے کہ جب زیارت موتے کو تشریف لیجاتے تو کہتے السلام علیکم پس معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردے کی ہے یہ ہیں کہ دعا مردے کی تھی ایام جاہلیت میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ عرف عرب میں یہ تھا کہ جب سلام کرتے فیر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرتؐ نے کہ علیک السلام تحیۃ میت کا ہے موافق عرف وعادت انکی کے نہ یہ مراد تھی حضرتؐ کی کہ سلام کیا جاوے مردوں پر اسطرح انتہی اور کہ السلام علیک اسلیے کہ یہ افضل ہے اور جابرؓ نے جو کہا کہ بعد اسکے میں کسیکو برا نہیں کہا یہ بات مدت کے لیے تھی والا جابر ہے برا کرنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہے کہ مشغول رہے ذکر حق میں اور کسیکو برا نہ کہے اسلیے کہ خطرہ آنا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہے اور کسیکے برا نہ کہنے میں کچھ ضرر نہیں حتی کہ نہ لعنت کرنی شیطان کے میں بھی اور جیسے بائیچے ٹخنوں سے نیچے کرنے منع ہے ویسا ہی کرتا وغیرہ بھی ٹخنوں سے نیچے کرنا منع ہے اور نہیں ہے گناہ اسکا مگر اسیر تو برا کہ کر کیوں وبال میں پڑتا ہے بیت بدی را بدی سہل باشد جزا ۱۲ اگر مردے احسن الی من اساء اور اخیر میں لفظ فی روایۃ کر جو عبارت نقل کی اس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی ہے اسلیے یعنے حواشی میں لکھا ہے کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہے ولیکن الفاظ اسکے اور ہیں اس کتاب میں جو روایت ہے ساتھ الفاظ ابی داؤد کے ہے ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهٗ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ اہلبیت یا صحابہ نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اسمیں سے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نہیں باقی رہا اسمیں سے مگر شانہ اسکا یعنے سب تقسیم کر دی سوائے شانہ کے فرمایا باقی رہی ہے سب سوائے شانے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث

صحیح ہے حرف یعنے باقی وہ ہے کہ جو لوگون کو دیا کہ ثواب اسکا وہان ثابت ہے اور جو کچھ گھر مین رہا فانی ہے اسمین اشارہ ہے طرف اس آیت کے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنے جو کچھ تمہارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھ اللہ پاس ہے باقی ہے ۱۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا کَانَ فِیْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰہِ مَا دَامَ عَلَیْہِ مِنْہُ خِرْقَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنے ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہو جاتا ہے بڑی حفاظت مین اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اوسپر اس کپڑے مین سے ایک ٹکڑا بھی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یہ فائدہ تو دنیا مین ہے اور آخرت مین ثواب ان کا ہے ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ یَرْفَعُہٗ قَالَ ثَلٰثَۃٌ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتْلُوْ کِتَابَ اللّٰہِ وَرَجُلٌ یَتَصَدَّقُ بِصَدَقَۃٍ یُخْفِیْھَا بِیَمِیْنِہٖ حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا اَنْفَقَتْ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَھُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِہٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ وَھُوَ کَثِیْرُ الْغَلَطِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ پہونچایا اسکو حضرتؐ تک فرمایا حضرتؐ نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہے قرآن کی یعنے نماز مین یا غیر نماز مین اور اول ظاہر ہے اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنے نفل صدقہ داہنے ہاتھ سے چھپاوے اسکو کہ راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین حضرتؐ کو کہ فرمایا بائین ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس شکست پائی یارون اسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے یعنے ضعیف ہے ایک روایت کرنے والا اسکا ابوبکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے ف داہنے ہاتھ سے اپنے سے اسمین اشارہ ہے طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے دے یا اسکو دے کہ دائین طرف ہو اسکے اور چھپاوے اسکو بائین ہاتھ سے یعنے داہنے ہاتھ سے دے تو بائین ہاتھ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا گیا ہے ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہ ہین کہ دائین طرف والے کو دے تو بائین طرف والے کو نہ خبر ہو خشک اللہ تعالے کی رضامندی اور خوف ریا کے لیے اسطرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہے ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ وَثَلٰثَۃٌ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَھُمْ بِاللّٰہِ وَلَمْ یَسْاَلْھُمْ لِقَرَابَۃٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھُمْ فَمَنَعُوْہُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِھِمْ فَاَعْطَاہُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِہٖ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاہُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَھُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِمَّا یَعْدِلُ بِہٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَھُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْ اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَھُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِہٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَہٗ وَالثَّلٰثَۃُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ وَثَلٰثَۃٌ یُبْغِضُھُمْ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ یہ ہین ایک تو دینے والا اس شخص کا کہ آیا ایک جماعت کے پاس پس مانگا اسنے ساتھ قسم اللہ کے یعنے یون کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اسنے واسطے قرابت کے یعنے یون نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان اسکے اور درمیان انکے ہے پس نہ دیا انھون نے اسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنے اسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم مین تھا اور آگے بڑھا پس دیا اسکو چپکے سے نہ جانا دینے اسکے کو مگر خدا نے اور اسنے کہ دیا اسکو اور دوسرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہان تک کہ جب وقت ہوئے نیند بہت پیاری طرف انکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے پس سو رہے

قوم پھر کھڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہی میرے روبرو اور بڑھنے لگا آپتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی اور یہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینے اپنے کے یہان تک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہی اللہ ایک تو بوڑھا ہو کر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنے جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو ندے یا کچھ اور ظلم کرے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے اور نہین ذکر کی نسائی نے یہ عبارت وثلثۃ بعضہم یعنے ذکر نہین کیا نسائی نے تین شخصون کا کہ دشمن رکھتا ہو اُنکو اللہ تعالیٰ بلکہ خفا ہو محبوبان الٰہی ہی کا ذکر کیا ف گڑگڑاتا ہی جسے دلالت کرتی ہی اول حدیث اسپر کہ یہ حدیث کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور آخر اسکے اسپر دلالت کرتی ہی کہ یہ کلام الٰہی سے ہی توجیہ اسکی یہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی سے جو کچھ کہ واقع ہوتا ہی درمیان بندے کے اور درمیان اُنکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول اللہ تعالیٰ کا اور شیخ سے مراد یا تو بوڑھا ہی یا محصن فقد بکر یعنے جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسے کہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہا البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنے مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونون کو ضرور یہ سزا ہی اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور اللہ غالب باحکمت ہی اور فقیر تکبر کرنے والا اور مشتی اُداس سے تکبر کرنا اُسکا متکبر سے اسلیے کہ وہ صدقہ دیتا ہی یعنے فقیر اگر متکبر سے تکبر کرے تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا ساتھ ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علیؓ کو خواب مین دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجکو اے امیر المومنین فرمایا کیا خوب ہی مہربانی کرنی تونگرون کو فقیرون پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہی اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے بسبب اعتماد و توکل کے خدا پر اور یہ خصلتین مذکورہ سب کے لیے بری ہین لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہین چنانچہ اسکا ظاہر ہی اسلیے دشمن خدا کے ہوئے ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِھَا عَلَیْھَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَا رَبَّنَا ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّیْحُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَۃً بِیَمِیْنِہٖ یُخْفِیْھَا مِنْ شِمَالِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے پہاڑ پس ٹھہرایا پہاڑون کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتون نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیرے سے کوئی چیز سخت تر پہاڑون سے فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنے وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنے وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہان پانی یعنے وہ بجھا دیتا ہی آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہان ہوا یعنے وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے چھپاتا ہی اسکو بائین ہاتھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سب سے زیادہ سخت اسلیے ہی کہ اسمین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہی اور اور چیزون مین کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین

یہ بات نہین اور اسمین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہی کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میرے دینے کو دیکھین اور میری تعریف کرین اور اپنے ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نے کہا کہ زیادہ سخت اسلیے ہی کہ اس سے حاصل ہوتی ہی رضا مولی اور رضای مولی سب سے بڑی چیز ہی ۱۲ وَذُکِرَ حَدِیْثُ مُعَاذٍ الصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ فِیْ کِتَابِ الْاِیْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہی گناہون کو کتاب الایمان مین ۱۲ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ لَّہٗ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْہُ حَجَبَۃُ الْجَنَّۃِ کُلُّھُمْ یَدْعُوْہُ اِلٰی مَا عِنْدَہٗ قُلْتُ وَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا بَعِیْرَیْنِ اَوْ کَانَتْ بَقَرَۃً فَبَقَرَتَیْنِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگے اسکا دربان بہشت کے سارے پکارینگے اسکو طرف اس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہی کہا ابو ذرؓ نے کہ کہا مین نے کس طرح سے ہی یہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون اونٹ پس دیوے دو اونٹ اور اگر ہون گائین تو دیوے دو گائین نقل کی یہ نسائی نے ف اللہ کی راہ مین یعنے اسکی خوشی کی جگہ مین خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند اُنکی کے اور طرف اس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہی یعنے اچھی نعمتین جنت کی یا ہر دروازے کی طرف بلاتے ہونگے دربان وہانکے وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَدَقَتُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اسکا ہوگا نقل کی یہ احمد نے ف یعنے جیسے سائبان گرمی دھوپ سے بچاتا ہی ویسی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ گویا ثواب اسکے کو بصورت سائبان کے بنا کر دینے والے کے سر پر تانین گے تا گرمی اسدن کے سے بچے ۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِی النَّفَقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَائِرَ سَنَتِہٖ قَالَ سُفْیَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاہُ فَوَجَدْنَاہُ کَذٰلِکَ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْہُ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبے پر خرچ کرنے مین دن عاشورے کے کشادگی کریگا اللہ تعالے اسپر باقی سال اسکے مین کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہمنے اسکا پس پایا ہمنے اسکو اسی طرح نقل کی یہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن مسعودؓ سے اور ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ اور جابرؓ سے اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نے ف بیہقی نے اسکو ضعیف کہکر یہ بھی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکے ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہوجاتی ہی اور حدیث سرمہ لگانے کی دن عاشورے کے جو بعضون نے نقل کی ہی کچھ اصل اسکی نہین اور اسی طرح اور دنسی افعال جو دن عاشورے کے کرنی نقل کیے ہین اُنکی بھی کچھ اصل نہین سوائے روزے کے اور وسعت کرنی کھانیکی کہ یہ ثابت ہین حدیث سے ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الصَّدَقَۃَ مَا ھِیَ قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَۃٌ وَعِنْدَ اللّٰہِ مَزِیْدٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا ابی ذرؓ نے اے نبی خدا کے خبر دے مجکو کہ صدقہ کیا ہی تو اب اسکا فرمایا چند در چند ہی یعنے کئی کئی حصے ہی اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہی نقل کی یہ احمد نے

ف کئی کئی حصے ہر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہو کہ دس حصے سے سات سو تک ہو اور زیادہ بھی ہو کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واللہ یضاعف لمن یشاء یعنے اللہ بڑھاتا ہو ثواب جسکے لیے چاہتا ہو ع **بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ** باب ہو ج بیان بہترین صدقہ کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِیْمٍ وَحْدَهٗ روایت ہو ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہو کہ ہو بے پروائی سے اور شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہو تجھپر نفقہ اسکا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے تری حکیم سے ف بے پروائی سے یعنے صدقہ دے اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوے یعنے قوت اہل و عیال کا رکھلے اور جو زیادہ اس سے ہو تصدق کرے اور عیال کو محتاج اور بھوکا نہ رکھے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہو تجھپر نفقہ اسکا اور تحقیق یہ ہو کہ ضرور ہو اللہ دینے والے کو کہ یا تو غنا نفس حاصل ہو یعنے ازراہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کر دیتا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نکرے جیسے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مال دیدیا اور حضرتؐ نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنی عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اسپر حضرتؐ نے انکی تعریف کی اور یا غنا مال باقی رہے کہ دے اور پھر مالدار رہے مفلس نہو جاوے جیسے کہ اوپر گذرا حاصل یہ کہ اگر تو کل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے والا مقدم رکھے نفس و عیال کو اتنا نہ دے کہ آپ اور عیال بھوکے رہین ع **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابی مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہو مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنے بیوی اور قرابتیون پر اور اسمین توقع رکھتا ہو ثواب کی ہوتا ہو اسکے لیے صدقہ یعنے بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہو کہ خرچ کرے تو اسکو اللہ کی راہ مین یعنے جہاد یا طالب علم مین اور ایک دینار ہو کہ خرچ کرے تو اسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور ایک دینار ہو کہ لیدے تو مسکین کو اور ایک دینار ہو کہ خرچ کرے تو اسکو اپنے اہل پر بہت بڑی ان دیناروں مین ازروی ثواب کے وہ دینار ہو کہ خرچ کیا تو نے اسکو اپنے اہل پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰى عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ثوبانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اسکو آدمی وہ دینار ہو کہ خرچ کرے اسکو اوپر عیال اپنی کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہو اسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اوپر یارون اپنے کے اس حال مین کہ وہ جہاد کرنے والے ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے خرچ کرنا ان تین پر افضل ہو اورون پر خرچ کرنے سے ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِیْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ام سلمہؓ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہو خرچ کرنے مین اوپر بیٹون ابی سلمہ کے سوائے اسکے نہین کہ وہ بیٹے میرے ہین

پس فرمایا تحقیق کہ اجر پس تیرے لیے ثواب ہے اس چیز کا کہ خرچ کرے گی تو اس نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے حدیث ام سلمہ سے پہلی یہ کہ ابوسلمہ صحابی کی تھیں اُنسے کئی بچے ہوئے تھے عمر اور زینب اور ذرہ جب وہ مرے تو حضرت سے نکاح ہوا انکا پس اُن بچوں کو ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھیں اسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہے اُنکے دینے میں یا نہیں پس اسصورت میں مراد ہونگے ع + ح وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَسْئَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتُهَا حَاجَتِيْ قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے زینب بیوی عبداللہ بن مسعود کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتوں کے اگرچہ ہو زیور تمہارے سے کہا زینب نے پس پھر کر آئی میں یعنے حضرت کی مجلس سے طرف عبداللہ بن مسعود کے پس کہا میں نے کہ تحقیق تو مرد ہے سبک ہاتھ کا یعنے فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو ساتھ دینے صدقہ کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچھ اُسکے یعنے یہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجھکو تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر یا نہیں پس اگر ہو یہ تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجھے تصدق کروں تمپر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کروں اسکو طرف غیر تمہارے کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبداللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی میں حضرت کے پاس پس ناگہاں ایک عورت انصار میں سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اُسکی کے تھی یعنے وہ بھی یہی پوچھنے کو آئی تھی کہ آیا خاوند اور اُسکے متعلقوں کو دوں یا نہیں کہا زینب نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت کہا پس نکلے ہمپر بلال پس کہا ہمنے اُنکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو اُنکو یہ کہ دو عورتیں دروازے پر پوچھتی ہیں آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اُنسے خاوندوں اُنکے کو اور یتیموں کو کہ اُنکی پرورش میں ہیں اور نہ خبر کرو حضرت کو کہ کون ہیں ہم یعنے مبالغہ کیا ہے نفی ریا کے کہ اسمیں بالکل یا کو دخل نہیں کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہیں وہ دونوں کہا بلال نے ایک عورت ہے انصار میں سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرت نے بلال کو کون سی زینب یعنے زینبیں کئی ہیں یہ کون سی ہے کہا عورت عبداللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُنکے دوہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے ف ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت عظمت اور

دی تھی کہ لوگ اسکے ڈرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے اُنکی اسلیے کوئی جرأت نہ کرتا تھا یکایک داخل ہوئی ان پاس اور ہیبت خدا داد تھی کہ اللہ تعالیٰ نے سبب عزت کا کیا تھا اسکو نہ یہ کہ اپنی طرف سے سبب بدخلقی کے تھی اور بلا اُنکے ان عورتوں کو بتا دیا باوجودیکہ انھوں نے منع کیا تھا اسلیے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا اُنکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی زکوٰۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوٰۃ اپنی خاوند اپنے کو نزدیک ابو حنیفہ کے اسلیے کہ دونوں شریک ہوتے ہیں منافع میں عادۃً صاحبین کے نزدیک درست ہی بیوی کو کہ خاوند کے تئیں زکوٰۃ دے پس امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث میں صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہی اور صاحبین کے نزدیک صدقہ متحمل فرض اور نفل دونوں کو ہی ع **وَعَنْ** مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام المومنین میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ اُنھوں نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھر ذکر کیا میمونہ نے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنی ماموؤں کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس انکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا اے رسول خدا کے تحقیق واسطے میرے ہیں دو ہمسائے پس کس کو انمیں سے تحفہ بھیجوں یعنے پہلے یا زیادہ کسکو بھیجوں فرمایا طرف اسکے کہ بہت نزدیک ہو تجھسے جسکا دروازہ انمیں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب دروازے والے کو مقدم رکھے اور حدیث میں مراد حصر نہیں ہی کہ اسیکو دے دوسرے کو نہ دے بلکہ مراد یہ ہی کہ پہلے یا زیادہ اسیکو بھیجے کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اُنکے حال کی بہت رہتی ہی پس اُس سے سلوک و محبت کرنی اولے ہی ع **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبوقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اسکا اور خبر گیری کر ہمسایوں اپنے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** خیال لذت کا نکر بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن میں اور ہمسایوں کو بانٹے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکھتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دے اسکو کہ لازم ہو تجھپر نفقہ اُسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنے افضل صدقہ وہ ہی کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ استطاعت اسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث میں گذرا تھا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہی تطبیق ان دونوں میں یہ ہی کہ فضیلت متفاوت ہی بسبب اشخاص اور قوۃ توکل اور ضعف یقین کے یعنے پہلی حدیث اُنکے حق میں ہی کہ جو توکل نہ رکھتے ہوں اور یہ اُنکے حق میں ہی کہ جو توکل و یقین کامل رکھتے ہوں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ مقل کے یعنے کم مال والے کو غنی القلب یعنے دل غنی ہی تاکہ موافق ہو جاوے اس حدیث کے

افضل الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی حاصل یہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہی تصدق کرنی مالدار کے سے اگرچہ بہت ہو ع **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ

ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے سلیمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے یعنی ایک ثواب صدقہ کا ہوتا ہے اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہے ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے ناتے دار کا نقل کی یہ احمد و ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ و دارمی نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے یعنی اور چاہتا ہوں خرچ کرنا اسکا فرمایا خرچ کر اسکو اپنے پر کہا اسنے میرے پاس اور ایک دینار ہے فرمایا خرچ کر اسکو اپنی اولاد پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اسکو اپنی اہل پر یعنے بیوی اور ماں باپ اور قرابتیوں پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اسکو اپنے خادم پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ تو داناتر ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف تو تو داناتر ہے یعنے اسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہے جسکو مستحق جانے اسکو دے ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ یَلِیْهِ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ لَهٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِیْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا یُعْطِیْ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص کہ پکڑے ہوئے ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں یعنے سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھ کافروں کے ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس شخص کے کہ قریب ہو مرتبے میں شخص مذکور کے وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہے اپنی چند بکریوں میں ادا کرتا ہے حق اللہ کا امین یعنے جنگل میں جا رہا الگ ہو کر لوگوں سے اور بکریوں سے گذران اپنی کرتا ہے اور زکوٰۃ انکی ادا کرتا ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہے ساتھ قسم اللہ کے یعنے سائل اسطرح مانگتا ہے اسسے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہیں دیتا ساتھ اسکے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے ف ساتھ بہترین آدمی کے یعنے اچھے لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہے یہ اپنے کہا کہ ہمارے لوگوں سے افضل نہیں ہے اور اسی طرح بدترین آدمیوں سے بھی یہ مراد ہے کہ یہ بھی ان میں سے ایک ہی ہے ۱۲ وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھ سم جلے ہوئے کے ہو نقل کی یہ مالک و نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے معنی اسکے ف یہ مبالغہ ہے پھیرنے سائل کے ساتھ ادنیٰ اس چیز کے کہ میسر ہو یعنے جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیئے نہ پھیرے پر حقیقت اس کلام کے نہیں مراد ہے اسلیے کہ کھر جلا ہوا قابل انتفاع کے نہیں ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِیْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِیْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنے کھانے کے لیے پس قبول کرو بلانا اسکا یعنے اگر کوئی تمہی

یا شرعی نہ ہو اور جو شخص کرے طرف تمہارے احسان یعنے قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اسکو یعنے تم بھی احسان کرو اسپر جیسا اسنے کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اُسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہان تک کہ گمان کرو یہ کہ بدلا دیا تمنے اسکا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے ف جو شخص پناہ مانگے اللہ یعنے جو شخص پناہ مانگے تجسے اور طلب کرے تجھ سے دفع شر تمہارے کی یا شر غیر تمہارے کی اور وقت پناہ مانگنے کے کہے خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہ کہ دفع کر مجھسے شر پس قبول کرو کہنا اسکا اور دفع کرو اس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالیٰ کے اور احتمال ہو کہ حرف ب صلہ استعانت کا ہو یعنے جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے اپنے تعرض کرو اس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اس سے اور یہان تک کہ گمان کرو الخ یعنے مکرر کرو دعا یہان تک کہ گمان کرو تم کہ ادا کیا حق اسکا اور ایک اور حدیث مین آیا ہو کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اسکے احسان پس کہا اسنے احسان کرنے والے کو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین پس دلالت کرتی ہو یہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہوا سلیے کہ اسکے کہنے مین گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلہ اُتارنے مین اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اسکا ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکے ہوا اور عادت تھی ام المؤمنین عائشہؓ کی کہ جب دعا کرتا اُنکے لیے سائل تو وہ بھی اسی طرح دعا کرتین اسکے لیے جیسے دعا کرتین اسکو مال پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون مین اسکے لیے تو البتہ ہو حق اسکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے یا دون میں میرے سے اُسپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی ہون اسکے لیے جیسے کہ وہ دعا کرتا ہے میرے لیے تاکہ بدلا اُتارون مین دعا اسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسْأَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے نہ مانگو لوگون سے کوئی چیز بواسطے ذات خدا کے یعنے نہ کہو کہ دے مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا ہی اسپر کہ مانگی جاوے ساتھ اسکے متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اسکے جنت کہ یا اللہ مانگتے ہین ہم تجھسے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہ کہ داخل کرے تو ہمکو جنت مین ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرَحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِیْھَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بَیْرَحَاءُ وَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْ بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَھَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہو انسؓ سے کہ تھے ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کے انصار مین قسم کھجورون سے اور تھا بہت محبوب مالون اُنکے سے طرف بیرحا کہ نام اُنکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنے مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اسمین اور پیتے پانی اسمین کا کہ اچھا تھا یعنے شیرین یا حلال بلاشبہ کہا انسؓ نے جب اوتری یہ آیت ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یعنے جنت کو یہان تک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہو ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یہان تک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرے سے طرف میرے بیرحا ہی اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اسکی یعنے بموجب آیہ کریمہ کے اور امیدوار ہون

ذخیرہ رکھنے اسکے کا نزدیک امد کے پس رکھو اسکو اے رسول خدا کے جہان دکھلا دے تکو اللہ یعنے آپ جس جگہ مناسب جانیے خرچ فرمائیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شابش شابش یہ معنی بیجا رمال ہی نفع دینے والا اور تحقیق سنا میں نے جو کہا تو نے اور تحقیق میں مناسب جانتا ہوں یہ کہ تقسیم کردے اسکو اپنے قرابتیون میں یعنے محتاج قرابتیون کو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنے جو فرمایا آپنے سچ تقسیم کیا اس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون میں اور چچا کے بیٹون میں نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف بنی عم بیٹا چچا اقارب کا یا اقارب سے سوائے انکے اور ناتے دار مراد ہون ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تَشْبَعَ كَبِدًا جَائِعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہ ہی کہ پیٹ بھر دے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور مؤذی کہ جنکے لیے حکم مارنے کا ہی یعنے سانپ وغیرہ مستثنیٰ ہین یعنے کھلانا انکا اچھا نہین ۴ بَابُ ف عادت ہی مولف کی کہ کہین نہ اباب ہی ذکر کرتا ہی بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہی اسمین حدیثین متممات اور ملحقات پہلی باب کے چنانچہ یہ باب بھی ویسا ہی ہی اور بعضے نسخون مین یون ہی باب ما ینفقہ المراۃ من مال زوجہا یعنے اس باب مین بیان ہی اس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے مال مین سے ۴ ع ۴ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اس حال مین کہ نہ اسراف کرنے والی ہو ہوتا ہی واسطے اسکے ثواب اسکا بسبب خرچ کرنے اسکی کے اور ہوگا اسکے خاوند کو ثواب اسکا بسبب کمانے اس مال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اسکے یعنے کھانا جسکے حوالہ ہی اسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنیکے ایسا ہی ہوتا ہی جیسے میان بیوی کو نہین کم کرتے بعض انکے ثواب بعض کے کو کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ محمول ہی اسپر کہ خاوند نے اذن دے دیا ہو بیوی کو تصدق کرنے کا صریحًا یا دلالۃً اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم جاری ہوا ہی اوپر عادۃ اہل حجاز کے کہ عادت انکی یہ ہو کہ اپنی بی بیولون کو اور خادمون کو اذن دیدیتے ہین یہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانون کی اور کھلاوین سائل و مساکین اور ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہ عادت نیک حاصل کرین ۴ ع ۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہی عورت کمائی یعنے مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اسکے کے پس واسطے اسکے ہی آدھا ثواب اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اسکے حکم کے مراد بغیر حکم اسکے سے یہ ہی کہ خاص اس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہی رضا خاوند کی بالاجمال صریحًا یا دلالۃً یعنے تھوڑی چیز ہو کہ اسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے میان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتے ہین ۴ ع ۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهُ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے یعنے صدقہ اور نہ اسکے کے پورے بدون نقصان کے خوشی دل سے کے پس دیوے اس چیز کو طرف اسکے کہ یہ حکم کیا گیا ہو اسکے لیے ساتھ اسکے ایک بڑے تصدق

کرنے والون مین کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین چار شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور تیسرے خوشی سے دینا یہ اسلیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہین دیتے جو کہ مالک دلواتے ہین اور چوتھے دینا اسیکو کہ جسکے لیے حکم کیا گیا ہے نہ اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کے ہی یعنے ایک مالک اور دوسرا یہ داروغہ یہ جو دو صدقہ کرنے والے ہین انمین کا ایک یہ بھی ہے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ صیغہ جمع کے ہی یعنے داروغہ بھی ایک تصدق کرنے والون مین سے ہی حاصل یہ کہ جو داروغہ مسلمان و امانت دار ہو کہ جو کچھ مالک دینکا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق ان میری ناگہان مرگئی اور گمان کرتا ہون مین اسکو کہ اگر بولتی کچھ بند دیتی یا وصیت کرتی بند دینے کی پس کیا ہی واسطے اسکے ثواب اگر صدقہ دون مین اسکی طرف سے فرمایا ہان ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہونچتا ہی اور اسی طرح دعا و استغفار میت کے لیے مفید ہی مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہی اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہی مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہ ہی کہ انکا بھی ثواب پہونچتا ہی اور امام عبد اللہ یافعی رح نے لکھا ہی کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنیکے کسی نے خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین ہم دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہونچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اسکے پایا ہمنے ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی امامہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمچو خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے مین کہ نہ خرچ کرے عورت کچھ گھر خاوند اپنے کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے یعنے اذن صریحًا ہو یا دلالۃً کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہ نفیس تر ہی مالون ہمارے سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے جب اپنی چیز طعام سے تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہوئی تو طعام تو افضل چیز ہو یہ کاہے کو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوپر کی بعض حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہی لیکن فائدون کو جو کوئی دیکھیگا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اسلیے کہ انکے تطبیق معلوم ہو جائیگی ع **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كُلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرُّطَبُ تَاْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سعدؓ سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی یعنے عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتون سے تھی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنے بالون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہی ہمارے لیے مالون انکے سے یعنے بغیر انکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اسکو بطریق تحفے کے بھیجو اسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** مراد تازے مال سے یہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکی کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہین پس ایسی چیزون مین حاجت اذن کی نہین اسلیے کہ عرف عادت جاری ہی کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنیکو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہی برخلاف خشک چیز کے کہ اسمین اذن صریح ضرور چاہیے ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَمْرِو مَوْلَى اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ

اَقِدْ دَحًا فَلَمْ فِی مِسْکِیْنٍ فَاَطْعَمْتُہٗ مِنْہُ فَعَلَیَّ ذٰلِکَ مَوْلَایَ فَھَیِّئْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَدَعَاہُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَہٗ قَالَ یُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَیْرِ اَمْرِیْ فَقَالَ الْاَجْرُ بَیْنَکُمَا وَقَالَ فِیْ رِوَایَۃٍ کُنْتُ مَمْلُوْکًا فَطَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِیْ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَکُمْ وَالْاَجْرُ بَیْنَکُمَا نِصْفَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمیر غلام آزاد ابی اللحم کے سے کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نے کہ چیزون مین گوشت کو لینے سکھانے کے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مین نے اسکو اسمین سے پس جانا یہ صاحب میرے نے پس مارا مجکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو حضرت کے پس بلایا حضرت نے صاحب میری کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہے طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب میان تم دونون کے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عمیر نے تحاسین غلام کسیکا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ یعنے چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہے اسمین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہے آدھون آدھ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثواب درمیان تم دونون کے یعنے اگر امر کرتا تو دیگا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہ نہین تھا کہ غلام کو حق تصرف ہے ملک مولی مین علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کے حق مین اچھا تھا پس عتب دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانے ثواب کو اور درگذر کرے اسسے غرضکہ یہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کے لیے نہ تقریر یعنے جائز رکھنا فعل غلام کا ع **بَابُ مَنْ لَا یَجُوْزُ فِی الصَّدَقَۃِ** باب ہے بیان اس شخص کے کہ نہ لیوے صدقے دیے ہوے اپنے کو لینے نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِیَہٗ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَبِیْعُہٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِہٖ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ وَاِنْ اَعْطَاکَہٗ بِدِرْھَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا سوار کیا مین نے کسیکو گھوڑے پر راہ خدا مین یعنے ایک غازی پاس گھوڑا نہ تھا مین نے اسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اس شخص نے کہ تھا گھوڑا اس پاس یعنے بسبب بے غوری کے دہلا کر دیا پس چاہا مین نے یہ کہ مول لون مین اسکو اور گمان کیا مین نے یہ کہ بیچیگا وہ اسکو سستا پھر پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو وہ بے ایک درہم کے یعنے یہ عود صورت ہے نہ حقیقۃً اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے اپنی قے کو اور ایک روایت مین ہے کہ نہ رجوع کر اپنے صدقہ مین یعنے اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند چاٹنے والے کے ہے اپنی قے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچیگا اسکو سستا یعنے بسبب بے بہا ہو جانے کے یا اسلیے کہا کہ مین محسن اسکا تھا اور نہ خرید کر یہ نہی تنزیہی ہے کہا ابن مالک نے کہ گئے ہین بعضے علماء طرف اسکے کہ صدقہ دینے والے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہے بموجب ظاہر حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ اسمین قبح لغیرہ ہے وہ یہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہے وہ اکثر سستے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینے والے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اسکے کے پس ہوتا ہے مانند عود کرنے والے کے اپنے صدقہ مین بیچ اس مقدار کے کہ روایت کیا گیا ع **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَۃٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّھَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ کَانَ عَلَیْھَا صَوْمُ شَھْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّھَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْھَا قَالَ حُجِّیْ عَنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی انکے پاس ایک عورت

پھر کہا اے رسول خدا کے تحقیق تصدق کی تھی میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مرگئی یعنی پس آیا لون میں اسکو اور عود کریگی میرے ملکیت یا نہیں فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا لینے بسبب تصدق کرنیکے اور پھیر دیا لونڈی کو تجھ پر میراث نے کہا عورت نے اے رسول اللہ کے تحقیق تھی ماں پر روزے مہینہ بھر کے کیا روزے رکھوں میں اسکی طرف سے یعنے حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزے رکھ اسکی طرف سے کہا اس عورت نے کہ تحقیق ماں میری نے نہیں حج کیا کبھی کیا حج کروں میں اسکی طرف سے فرمایا کہ ہاں حج کر اسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیر دیا میراث نے یہ بسبب مجازاً ہے یعنے پھیرا اسکو اللہ نے تجھ پر بسبب میراث کے اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کے اور آئی تیرے پاس ساتھ وجہ حلال کے حاصل یہ کہ صدقے میں عود کرنا جو منع ہے یہ اس قبیلہ سے نہیں ہے اسلیے کہ یہ امر اختیاری نہیں ہے اور روزے رکھ یعنے حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہے مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہیں بلکہ وارث فدیہ دیں کہ بیان انکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزوں میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ عبادت کئی قسم پر ہے ایک تو نری مالی جیسے زکوٰۃ اور دوسری نری بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے جیسے حج پس مالی میں نیابت جائز ہے حالت اختیاری میں بھی اور ضرورت میں بھی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے اور بدنی میں نیابت کسی حال میں جائز نہیں اسلیے کہ مقصود مشقت میں ڈالنا نفس کا ہے اور وہ حاصل نہیں ہوتا نائب کے کرنے سے اور مرکب میں جائز ہے وقت عجز کے نہ حالت قدرت میں اور حج نفل میں جائز ہے نائب کرنا حالت قدرت میں بھی اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور ہاں حج کر لینے برابر ہے کہ واجب ہوا تھا اسپر یا نہیں وصیت کی تھی اسکو یا نہیں وارث کو درست ہے کہ مورث کی طرف سے حج کرا دے یا آپ کرے بغیر اذن اسکی کے اور غیر کو اذن شرط ہے واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوٰۃ ساتھ مدد و توفیق اللہ تعالیٰ کے اب آگے اسکے ہے کتاب الصوم نسأل اللہ اتمامہ وقع ہو **کِتَابُ الصَّوْمِ** کتاب ہے بیچ بیان روزے کے ف صوم کے معنی لغت میں ہیں بطلق بند رہنے کے اور شرع میں معنی اسکے ہیں بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ اسکو حکم اندر کا ہے فجر سے غروب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنے مسلمان بھی ہو اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنے رمضان کا نیسرا رکن ہے اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے فائدوں کے لیے سب میں بڑے فائدے اسکے دو ہیں ایک تو یہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہے نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہے تیزی اسکی اور سب اعضا آنکھ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتے ہیں بسبب اسکے پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہے چنانچہ اسلیے کہا گیا ہے کہ جب بھوکا ہوتا ہے نفس سیر ہوتے ہیں تمام اعضا یعنے رغبت نہیں کرتے مناسب اپنے کی اور جب سیر ہوتا ہے نفس بھوکے ہوتے ہیں سب اعضا یعنے رغبت کرتے ہیں مناسب اپنے کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہے کہ عضو اسکے لیے پیدا ہوتا ہے مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا ہوئی ہے پس حالت بھوک میں کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہیں ہوتی اور پیٹ بھرے پر ہوتی ہے اسی طرح باقی کو سمجھ لے اور دوسرا فائدہ یہ ہے اس سے دل صاف ہو جاتا ہے کدورتوں سے اسلیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور آنکھ اور اور اعضا کے ہوتی ہے یعنے کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکھنا بلا ضرورت اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنی اور روزہ دار ان چیزوں سے امن میں ہوتا ہے اور بسبب صفائی دل کے اچھے کام کرتا ہے اور درجات عالی حاصل ہوتے ہیں اور اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ یہ سبب رحم کا ہوتا ہے مساکین پر اسلیے کہ بعض اوقات جو بوجہ بھوک کا چکھتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اور کو بھوکا دیکھتا ہے تو رحم کرتا ہے اور اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ موافقت کرتا ہے فقرا کی اوٹھاتا ہے کبھی وہ چیز کہ اوٹھاتے ہیں وہ اور اس سے بلند ہوتا ہے مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ منقول ہے بشر حافی سے کہ ایک شخص انکے پاس گیا جاڑے میں پس پایا انکو کہ بیٹھے ہوئے کانپتے تھے اور کپڑے انکے اکٹھے تھے سر پاپیہ پس کہا

آنا کہ ایسے وقت میں کپڑے اتارے تب نے کہا اے بھائی فقر ہیبت ہیں اور مجکو طاقت نہیں کہ خبر گیری انکی کروں کپڑوں کی طرف سے پس مواقعت کرتا ہوں انکی ساتھ اٹھانے تکلیف جاڑے کے جیسے کہ وہ اٹھاتے ہیں انتہی اور اسلیے تھے کتنے بعضے اولیا عارفین وقت کھانے ہر نوالے کے اللھم لا تواخذنی بحق الجائعین یعنے یا اللہ نہ مواخذہ کر مجھے ساتھ حق بھوکوں کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہیں سیر ہوتے تھے طعام سے سال قحط میں باوجود کثرت غلہ کے کہ انکے پاس تھا تاکہ نہ بھول جاویں بھوکوں کو اور مشابہ ہوں ساتھ انکے تکلیف اٹھانے میں پھر سونپی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینے میں کہ اٹھارواں مہینا تھا ہجرت سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نہیں فرض تھا پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضوں نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضوں نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضوں نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ نماز افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ نماز افضل ہے سب اعمال سے اور بعضوں نے کہا روزہ افضل ہے اور منکر فرضیت روزہ رمضان کے کافر ہوتا ہے اور تارک جھگڑا شد گنہگار چنانچہ درمختار کے باب مالیفسد الصوم میں لکھا ہے ولو اکل عمدا اشتہر بلا عذر یقتل یعنے جو شخص کھاوے رمضان میں قصداً بلا عذر علی الاعلان ویسا کافر قتل کیا جاوے ۱۲ منہ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کھولے جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور ایک روایت میں ہے کہ کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہیں شیاطین اور ایک روایت میں ہے کھولے جاتے ہیں دروازے رحمت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کھولے جاتے ہیں دروازے آسمان کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ پے در پے رحمت نازل ہوتی ہے اور چڑھتے ہیں اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہے اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیک کاموں کی کہ باعث دخول جنت کے ہیں اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رکھا ہے روزہ دار ایسے کاموں سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہوں اسلیے کہ روزہ دار بچتا ہے کبائر سے اور بخشے جاتے ہیں اسکے صغیرہ گناہ بسبب برکت روزے کے اور قید کیے جاتے ہیں شیاطین یعنے زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں سرکش شیطانوں میں سے اور بعضوں نے کہا کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رکھتے ہیں شیاطین لوگوں کے بہکانے سے اور لوگ وسوسے انکے نہیں قبول کرتے اسلیے کہ بسبب روزے کے باقی رہتی ہے قوۃ حیوانیہ جو چڑھے غضب اور شہوت کے جو کہ باعث ہوتے ہیں طرح طرح کے گناہوں کے اور قوی ہوتی ہے قوت عقلیہ جو باعث ہوتی ہے ظاہر ہے کی جیسے کہ دیکھا ہی جاتا ہے کہ رمضان میں بہ نسبت اور مہینوں کے گناہ کم ہوتے ہیں اور عبادت بہت ہوتی ہے اور جیا فتحت ابواب الرحمۃ کہ ایک روایت میں آیا ہے بدلے فتحت ابواب السماء کے ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوئی ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ یُسَمّٰی الرَّیَّانَ لَا یَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں آٹھ دروازے ہیں انمیں سے ایک دروازہ ہے کہ نام رکھا گیا ہے اسکا ریان نہ داخل ہونگے انمیں مگر روزہ دار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ریان کے معنی ہیں سیراب کے اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ میں تفصیل کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا

واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه وکمن قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه متفق علیه

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے یعنے سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ لوگوں کے ڈر سے اور نہ سنانے دکھانیکے لیے رکھا بخشے جاوینگے اسکے لیے جو کہ پہلے کیے گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان مین ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہین گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر کو ایمان سے یعنے ایمان رکھتا ہوا اسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جاوینگے اسکے لیے جو پہلے کیے گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور کھڑا ہوا رمضان مین یعنے رمضان کی راتون مین تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عمرہ کرے اور مانند انکے کے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اسکو یا نہ جانا اور بخشے جاوینگے الخ کہا نووی نے کہ مکفرات یعنے اعمال گناہ جھاڑنے والے گناہون صغائر کو مٹا ڈالتے ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتے ہین اور اگر گناہ اسکے ذمہ نہین ہوتے تو بسبب مکفرات کے بلند ہوتے ہین درجے جنتون مین ۱۲ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله تعالى الا الصوم فانه لي وانا اجزي به يدع شهوته وطعامه من اجلي للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك والصيام جنة فاذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه احد او قاتله فليقل اني امرؤ صائم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہے ثواب اسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اسکے کے سات سو چند تک فرمایا اللہ تعالے نے مگر روزہ اسلیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہے اور مین ہی جزا دونگا اسکی یعنے اسکی جزائین مین جانتا ہون آپ ہی دونگا مین ثوابونگا اسکو طرف غیر اپنے کے چھوڑتا ہے خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنے بسبب امر میرے کے اور بقصد رضامندی کے اور ثواب میرے کے لیے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار اپنی کے اور ایک خوشی وہ ملاقات پروردگار اپنی کے یعنے بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ بو منہ روزہ دار کی خوشتر ہے نزد یک اللہ کے بو مشک کی سے اور روزہ سپر ہے یعنے اسکے سبب سے بچتا ہے شر شیطان سے دنیا مین اور آگ دوزخ سے آخرت مین پس جب ہو دن روزے ایک تمھارے کا پس نہ بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کے پس اگر برا کہے اسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اسکے کا پس چاہیے کہ کہے تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہ ادنی درجہ ہے اور اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو حصہ تک بسبب ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بڑھے جاوے اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہے کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنے ثواب اسکا بے نہایت ہے کہ مقدار اسکی کوئی نہین جانتا سوائے اللہ تعالے کے الیسی فضیلت روزے کی دو سبب سے ہے ایک تو یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہے یہ خالص اللہ تعالے ہی کے لیے ریا کو اسمین دخل نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے فانہ لی یعنے روزہ خاص میرے ہی لیے ہے اسلیے کہ روزے کے لیے صورت نہین ہے وجود مین بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ روزہ مین نفس کشی ہے اور نقصان بدن کا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات مین یہ باتین نہین چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے یدع شهوته یعنے چھوڑتا ہے اپنی چیزون کو کہ دل چاہتا ہے یعنے جو چیزین منع ہین روزے مین وہ چھوڑ دیتا ہے اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوتہ کے ہر تخصیص بعد تعمیم کے یا شہوۃ سے مراد جماع ہے اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنے والین اور ایک خوشی نزدیک افطار کے بسبب

نکلنے کے عمدہ حکم الٰہی سے یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کے حالتہ بھوک اور پیاس میں اور اخیر جملہ کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اسکو ہرا نکے اور نہ لڑے بلکہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں یہ بات یا تو زبان سے کہے تاکہ باز رہے دشمن اسلیے کہ گویا اسنے کہا اسکو کہ جب میں روزہ دار ہوا تو نہیں جائز مجھے لڑنا تجھ سے پس نہیں لائق تجھے بھی لڑنا مجھ سے اسلیے کہ یہ خلاف مروت کے ہے پس واقع ہوگا دشمن یا معنی یہ ہیں کہ میں روزے سے ہوں پس نہیں لائق تجھے زبان درازی یا دست درازی اسلیے کہ میں اللہ تعالے کے ذمہ میں ہوں یا یہ بات اپنے دل میں کہے کہ میں روزہ سے ہوں مجھے چاہیے کہ برا کہوں یا لڑوں ۴ ع ۴ ح لفظ الا الصوم ہے مولانا عبد العزیز نے لکھا ہے کہ کہا بعضے شارحوں نے کہ ہم جانتے نہیں کہ یہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہے لیکن واجب ہے ہم پر تصدیق کرنی اسکی اور بعضوں نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے میں اللہ کا شریک کسیکو نہیں کرتے تھے یعنے سجدہ وغیرہ اور کے لیے کرتے ہیں ویسے روزہ کسیکا نہیں رکھتے تھے سوائے اللہ تعالے کے اور حق یہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہا چھوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی حاصل کرتا ہے پس اسباب میں متخلق ہوتا ہے ساتھ خلق باری تعالی کے یعنی جیسے باریتعالی منزہ ہے کھانے پینے سے ویسی ہی یہ بھی اپنے کو منزہ کرتا ہے کھانے پینے سے انکو پس اس سبب یہ خصوصیت ہے اسکی انتہی ۴ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہیں رکھتے تھے اور یہاں کے بعضے لوگوں نے اسسے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے شرک کرنے میں کہ بعضے بزرگوں کے روزے بھی رکھتے ہیں بچاوے اللہ تعالے ہم سبکو اس بلا سے مؤلف **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۴ حدیث روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کے سے قید کیے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جنوں کے اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے پس نہیں کھولا جاتا ہے اسسے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے پس نہیں بند کیا جاتا ہے اسسے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے طلب کرنے والے خیر کے یعنے عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنے اللہ کی طرف اور اے ارادہ کرنے والے برائی کے بندہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہیں آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنے اللہ تعالی آزاد کرتا ہے بہت بندوں کو آگ سے بحرمت اس مہینہ مبارک کے پس شاید کہ تو بھی ہوا انمیں سے اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنے رمضان کی شبوں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف شیطانوں کو قید کرتے ہیں اسلیے کہ وہ وسوسہ ڈالیں روزہ داروں کے دلوں میں اور نشانی اسکی یہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنوں میں پرہیز کرتے ہیں گناہ سے اور رجوع کرتے ہیں طرف اللہ تعالے کے اور بعضوں میں جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے تو سبب اسکا یہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلے بہکائے شیاطین کے بیٹھ رہی ہے اندر جسکے نفسوں کے یعنے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کی عادت اسکی پڑ رہی ہے اسسے اب بھی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالے کے یعنے بہت کو شش کرتا ہے اسکی مبنا میں اسلیے کہ یہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاوے بگاڑ تو اب بہت تھوڑے عمل پر اور بندہ برائی سے یعنے باز آگاہ سے اور رجوع کرطرف اللہ تعالے کے اسلیے کہ یہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهُ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ

ابواب الجمعہ وقال فیہ مردۃ الشیاطین ولله فیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرها فقد حرم رواہ احمد والنسائی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیے اللہ تعالے نے تمپر روزے اسکے کھولے جاتے ہین اسمین دروازے آسمان کے اور بند کیے جاتے ہین اسمین دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہین اسمین سرکش شیطانون کے واسطے اللہ کے اسمین یعنے رمضان کی راتون مین یا عشرۂ اخیر رمضان مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینون سے یعنے عمل کرنا اسمین افضل ہے عمل کرنے سے ہزار مہینون مین کہ نہو اسمین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف سرکش شیطانون کے سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہ عجیب معنی ہین دور ہو جاتا ہے بسبب اُنکے اشکال پہلا پس ہوگا عطف مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر و بیان اور محروم رہا بھلائی اسکی سے یعنے نہ توفیق ہوئی شب بیداری کی اگرچہ اوّل شب اور آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرتا اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑھی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اسنے حصہ اپنا لیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بھلائی سے اسمین بڑا مبالغہ ہے اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے ع ف یہ جو ملا علی قاری نے کہا کہ دور ہو جاتا ہے بسبب اُنکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہے جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدے مین گذرا کہ بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے حاصل یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پھر گناہ کیون ہوتے ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کے فائدے مین لکھا گیا کہ وہ تاخیر پہلے بہکانے شیطان کی ہے اور دوسرا جواب یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چھوٹے رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن فصل اوّل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہین پس دوسرا جواب کچھ خوب نہوا ایک تقریر میرے استاد مکرم مولانا اسحٰق زاد اللہ شرفا نے بیان فرمائی کہ وہ ان سب سے افضل ہے اس سے اشکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہے اور مطلق شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنے سرکش شیطان فاسقون کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اور دنون کے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان بہکاتے رہتے ہین اور مطلق شیاطین بھلے کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہون سے باز رہتے ہین اور اگر کرتے بھی ہین بمقتضاے بشریت کبھی تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب یہ ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضاے نفس کے پس جو کہ شیطان کے بہکانے سے ہوتے ہین اُنسے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو کہ بمقتضاے نفس کے ہوتے ہین وہ ان دنون مین بھی ہوتے ہین انتہی ۱۲ مؤلف وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی منعتہ الطعام والشہوات بالنہار فشفعنی فیہ ویقول القرآن منعتہ النوم باللیل فشفعنی فیہ فیشفعان رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مین نے منع کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین یعنے پانی اور جماع اور نیت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق مین اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا مین نے اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ف قرآن یعنے پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلی ملینگے ۱۲ ع وعن انس بن مالک قال دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا الشہر قد حضرکم وفیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرها فقد حرم الخیر کلہ ولا یحرم خیرها الا کل محروم رواہ ابن ماجہ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ داخل ہوا رمضان پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ مہینا آیا ہو تمپر اور اسمین ایک رات ہو بہتر ہزار مہینون سے یعنے شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اس سے یعنے خیر اسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہوی اسمین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین محروم کیا جاتا خیر اسکی سے مگر ہر بے نصیب نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف آیا تمھارے پاس یعنے پس غنیمت جانو اسکے آنے کو دنون کو روزے رکھو اور قیام کرو راتون کو اور مگر ہر بے نصیب یعنے جو کہ بے نصیب سعادت سے ہوا ور نہین ذوق ہو اسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہو اس سے

وَعَنْ سلمان القارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال یا ایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وہو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ہذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وہو شہر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ وآخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار اور روایت ہو سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنے خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا اے لوگو تحقیق سایا ڈالا تمپر مہینے بڑے نے یعنے قریب آیا مہینا رمضان کا مہینا ہو بابرکت مہینا ہو کہ اسمین ایک رات ہو بہتر ہزار مہینے سے یعنے لیلۃ القدر کیے اللہ تعالے نے روزے اسکے فرض اور کیا قیام رات اسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈے اللہ کی اسمین ساتھ کسی خصلت کے نیکی سے یعنے انواع نفل سے ہوتا ہو مانند اسکے کہ ادا کیا فرض سوائے رمضان کے یعنے نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہو جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین یعنے بدنی یا مالی ہوتا ہو مانند اسکے کہ ادا کیے ستر فرض سوائے رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہو اور صبر ثواب اسکا بہشت ہو اور مہینہ غمخواری کا ہو اور مہینا ہو کہ زیادہ کیا جاتا ہو اسمین رزق مومن کا یعنے رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو یعنے کسب حلال سے ہوتا ہو اسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اسکے کے اور سبب آزادی ذات اسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اسکے ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اسکے سے کچھ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہمین سب جسے کہ پاوین اسقدر کہ افطار کروا وین ساتھ اسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہو اللہ تعالے یہ ثواب اس شخص کو کہ افطار کروا دے روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ لسی کے یا ایک کھجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا پلاوے گا اسکو اللہ حوض میرے سے یعنے حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنے بعد اسکے یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہو کہ پہلا اسکے رحمت ہو اور بیچ مین اسکے بخشش ہو یعنے دو زمانہ مغفرت کا ہو اور آخر اسکے آزادی ہو آگ سے یعنے یہ تینون چیزین مومنون ہی کے لیے ہوتی ہین نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھ لونڈی غلام سے مہینے رمضان کے مین بخشتا ہو اللہ تعالے واسطے اسکے اور آزاد کرتا ہو اسکو آگ سے ف اور کیا قیام رات اسکی کا نفل یعنے کی شب بیداری اسکی واسطے

تراویح پڑھنے اور مانند اسکی کے سنت مؤکدہ پس جسنے کیا یہ پہونچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار ہوا اللہ تعالے کے عتاب مین اور ابو داؤد مین ہے باب فی شہادۃ الواحد علے رویۃ ہلال رمضان کے آیا ہی فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا ان یصوموا یعنے جب گواہی گذری رمضان کے چاند کی تو حضرتؐ نے حکم کیا بلال کو ندا کرنے کا پس ندا کی اُنھون نے لوگون مین یہ کہ قیام کرین یعنے تراویح پڑھین اور روزہ رکھین اور وہ مہینا صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کھانے پینے وغیرہ سے اور وہ مہینا غمخواری کا ہی کہ فقیرون اور بھوکون کی خبر گیری کرنی چاہیے اور یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ معلوم ہی ہی کہ جنت مین پیاس نہین ہوتی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَانَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْہَا یعنے اور تحقیق تو نہین پیاسا ہونیکا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیکا کبھی اور پہلے اسکے رحمتہ یعنے وقت اوترنے رحمت عام کا ہی اگر اسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نہ رکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور ہلکا کیا بوجھ یعنے کام کم کروایا اس سے رحم کر کر بسبب روزہ دار ہونے اسکے کے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَہْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ کُلَّ اَسِیْرٍ وَاَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو ف چھوڑ دیتے ہر قیدی کو لینے جو کہ قید کیے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالے کے یا واسطے حق بندون کے بندون کے حق کے لیے جو قید ہوتے انکے چھوڑنے سے مراد یہ ہی کہ انکو اُنسے کہ کر چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہ بھی ہی کہ جو قیدی کہ حضرتؐ کے حق کے لیے ہوتے ہون انھین کو چھوڑتے ہون اور دیتے ہر مانگنے والے کو حضرتؐ سوائے رمضان کے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس یہان مراد یہ ہی کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ملع * ومولانا عبد العزیز وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلَی الْحَوْلِ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ ہَبَّتْ رِیْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یُقَالُ لَہَا وَدَّقُ الْجَنَّۃِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَقُلْنَ یَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِکَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ اَعْیُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْیُنُہُمْ بِنَا رَوَی الْبَیْہَقِیُّ ہٰذِہِ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہی واسطے آنے رمضان کے سر سال سے سال آیندہ تک کیا پس جسوقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہی باؤ نیچے عرش کے پتون بہشت کے سے اور پر سر حورعین کے پھر کہتی ہین حورین اے رب ہمارے گردان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈے ہون یعنے لذت اٹھاوین بسبب اُنکے یعنے بسبب صحبت اُنکی کے آنکھین ہماری اور ٹھنڈی ہون آنکھین اُنکی بسبب ہمارے نقل کیا بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین ف سر سال سے سال آیندہ تک سر سال عزۂ محرم سے ہی اور بعید نہین ہی کہ یہ سر سال عزۂ شوال سے ہو حاصل یہ کہ جنت تمام سال بنا و کرتی رہتی ہی واسطے آنے رمضان کے اور واسطے اس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہی یعنے کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنے جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ اُنکو پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن رمضان سے مگر دیجاویگی ایک زوجہ حورعین سے جو خیمہ موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالے نے حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ملع * وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُغْفَرُ لِاُمَّتِہٖ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَہِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہی واسطے امت حضرتؐ کے یعنے جو کہ روزہ دار ہین ہیچ آخر رات رمضان کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی

فرمایا نہیں ولیکن کام کرنے والا سوائے اسکے نہیں کہ پوری دیا جاتا ہی مزدوری اپنی جسوقت کہ کرچکتا ہی کام اپنا نفل کی یہ احمد نے ف یعنے یہ مضرت لسبب شب قدر کے نہیں بلکہ لسبب فراغت پانیکے ہی کام سے کہ وہ رکھنا روزہ کا ہی اور اوپر جو کہا یفطر لامتہ تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تھا اسکے معنی ابوہریرہ نے بیان کیے نہ لفظ حضرتؐ کا کہ وہ لفظ یون ہی یفطر لامتی ۱۲ ع **بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ**

باب ہی رویج بیان دیکھنے چاند کے یعنے پہلی رات کے چاند کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنے بہ نیت رمضان کے تیسوین شعبان کو یہان تک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہان تک کہ دیکھو اسکو یعنے عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تمپر یعنے تیسوین شب کو لسبب ابر کے یا دھوئین کے یا غبار کے یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اسکے یعنے تیس دن پورے کرلو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے مہینا ہوتا ہی کبھی اونتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنے بقصد رمضان کے یہان تک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ روزہ رکھو یہان تک کہ دیکھو چاند الخ یعنے دیکھو چاند یا ثابت ہو تمھارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے کہ تفصیل اسکی دوسری فصل مین مذکور ہوویگی انشاء اللہ تعالے اور یہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہی اونتیس رات کا اسمین رغبت دلائی اوپر تلاش کرنے چاند کے تیسوین شب کو ع **وَعَنْ** ابی هريرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گنتی شعبان کی تیس دن اور اسی طرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ع **وَعَنِ** ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ مَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنے عرب جماعت ہین امی کہ حساب و کتاب نہین جانتے ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار مین یعنے دو بار تو دونون ہاتھ کی اونگلیان بند کر کر کھول دین اور تیسری بار مین تو اونگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے اونتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنے اس بار تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنے پورا تیس دن کا مراد یہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف امی عرب کو اسلیے کہا کہ جیسے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسیہی ہی رہتے تھے لکھنے پڑھنے نہین تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہی کہ اکثر اہل عرب ایسیہی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہ ہی کہ اچھی طرح حساب و کتاب نہین جانتے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کے ہمارا طریقہ نہین ہی بلکہ علم ہمارا متعلق ہی ساتھ رویت چاند کے پس دیکھتے ہین ہم اسکو ایکبار اونتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونون جملے کہ جنکے سر دون پر لفظ یعنے کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتھ پہلی لفظ یعنے کے اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسری لفظ یعنے کے دونون اشارون کو کھولدیا ع **وَعَنْ** ابی بكرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا کہ قریب ہے عید کے اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہیں کہ ایک سال میں مہینا رمضان کا اور ذیحجہ کا دونوں ناقص نہیں ہوتے ہیں یعنے انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگرچہ گنتی میں ایک تیس کا ہو اور ایک انتیس کا یا دونوں انتیس کے ہوں تو اب پورے تیس کا ہوتا ہے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایک دن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے عادۃ اسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہیں اسدن روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہ ہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اسمیں تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نہ جاویں اور مشابہت ساتھ اہل کتاب کے نہ ہو کہ وہ فرض روزوں کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا دو روزے ع ہج + یہ روزہ یوم الشک کا نہیں ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سوائے روزے عادت کے + مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ گذرے آدھا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے سوائے روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت امت کے تا ضعف نہ لاحق ہو اور بسبب ضعیف کے روزے رمضان کے دشوار نہ ہوں اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی اسکے حق میں ہے کہ جو طاقت پے در پے روزے رکھنے کی نہ رکھے پس مستحب ہے اسکو افطار کرنا چاہیے کہ مستحب ہے افطار روزہ کا تا کہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اسکے لیے بھی نہیں اسلیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے میں روزے رکھتے تھے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے شعبان کے مہینہ کے دن گنتے رہو تا کہ جانو تا رمضان کا ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے تمام مہینے شعبان کے میں بھی روزے سے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع میں بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ + ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِیْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عمار بن یاسرؓ سے کہ

کہا جو شخص کہ روزہ رکھے اسدن کہ شک کیا جاتا ہے ائمہ ثلثہ نے تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عن شعبان کی تیسویں شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دے چاند دیکھنے کی ایک شخص بھر رد کیجاوے گواہی اس شخص کی یا وہ فاسق گواہی دین پھر رد کیجاوی گواہی اُنکی اسکی صحیح کو دن جو ہو اسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ احتمال ہو کہ رمضان کا دن ہو وہ اور یہ بھی احتمال ہو کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین ہین دن شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور اور واجب کے مکروہ ہو اور اسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہ ہو کہ اگر ایک شخص اول شعبان سے روزے رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اُس روز آپڑا ہو کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہو اسکو روزہ رکھنا اسدن کا اور اسی طرح افضل ہو یہ روزہ یوم الشک کا اسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین اسدن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کرین افطار کرین ابن عمرؓ اور اور بہت صحابہ کا معمول تھا کہ جب انتیس شعبان کے گذرتے تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہو اسکو علماء نے روزے نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی مین جو منع ہو روزہ تو مراد اسسے یہ ہو کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے نہ رکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور نہ جانتے ہون وہ عوام ہین اور نیت اسکی اسطرح ہو کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اسدن کے روزے کی اور نہ خیال آوے اسکے دل مین یہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہ روزہ بھی رمضان کا ہو اور مکروہ ہو اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہ روزہ رمضان مین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہو گا رمضان کا ہونا تو یہ روزہ رمضان کا ہو گا اور اگر یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہوتا کہ نفل ہو گا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہو اسدن رمضان کا ہونا ۱۲ ح * وفتاوی عالمگیری وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْہِلَالَ یَعْنِیْ ہِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اُذُنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین نے دیکھا چاند یعنے چاند رمضان کا پس فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہو تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہو تو یہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہو کہا کہ ہان فرمایا حضرتؐ نے اے بلال پکار دے لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنے فاسق ہونا اسکا معلوم نہو مقبول ہو گواہی اسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہو رمضان کے چاند مین چنانچہ مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہو کہ ثابت ہوتا ہو چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہو اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اس صورت مین ہو کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہو کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہو اور اگر ابر و غبار نہو تو دونون مین شرط ہو گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھ ہونے انکے ظن غالب کل ہو اور تجدید

عدد کی مفوض ہے طرف رائے امام کے اور بعضوں کے نزدیک جماعت کثیر سے مراد اہل محلہ کے لوگ ہیں اور ابو یوسفؒ سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد ہوں ۱۲ ح وعن ابن عمرؓ قال تراءی الناس الہلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیتہ فصامہ وامر الناس بصیامہ رواہ ابوداؤد والدارمی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا میں نے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگوں کو ساتھ روزے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عائشۃؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان فان غم علیہ عد ثلاثین یوما ثم صام رواہ ابوداؤد روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اسقدر کہ نہ گنتے سوائے شعبان کے پھر روزہ رکھتے وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اُنپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شعبان کے ایام بہت گنتے رہتے اسلیے کہ رمضان کے چاند میں غلطی نہ پڑے اور اور مہینوں کے دنوں کی اتنی محافظت نہ کرتے اسلیے کہ اور مہینوں سے کوئی امر شرعی متعلق نہیں مگر حج کے مہینے سے البتہ ہے سو وہ نادر ہے نہیں محتاج ہوتا طرف اسکے ہر کوئی ہر سال ۱۲ ح وعن ابی البختری قال خرجنا لعمرۃ فلما نزلنا ببطن نخلۃ ترائینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلاث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین فلقیتہ ابن عباسؓ فقلنا انا رأینا الہلال بعض القوم ہو ابن ثلاث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین فقال ای لیلۃ رأیتموہ فلنا لیلۃ کذا وکذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدہ للرؤیۃ فہو لیلۃ رأیتموہ وفی روایۃ عنہ قال اہلہ لنا رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الی ابن عباس یسالہ فقال ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قد مدہ لرؤیتہ فان غمی علیکم فاکملوا العدۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی البختری سے کہ کہا نکلے ہم واسطے اپنے شہر سے کہ کوفہ تھا عمرہ کرنیکے لیے پس جبکہ اترے ہم ببطن نخلہ میں کہ نام ایک مکان کا ہے درمیان مکہ اور طائف کے جمع ہوئے ہم چاند دیکھنے کے لیے پس کہا بعضی قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہے اور کہا بعضی قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہے پھر ملاقات کی ہمنے ابن عباسؓ سے پس کہا ہمنے تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضوں نے تیسری شب کا ہے اور کہا بعضوں نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباسؓ نے کس رات دیکھا تمنے اسکو کہا ہمنے دیکھا ہمنے رات ایسی اور ایسی کہ یعنے فلانی شب کو بتایا اسکو کہ دیکھا تھا جسمیں مثلاً بیر کی شب میں یا مسکل کی شب میں پس کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنے جب چاند دیکھیں رمضان کریں پس وہ اس رات کا ہے کہ دیکھا تمنے اسکو اسمیں اور ایک روایت میں ابی البختری سے ہے کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق میں کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب ببطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباسؓ کے کہ پوچھے اسکو یعنے یہ کہ کس رات کا ہے یہ چاند بسبب اختلاف مذکور کے پس کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دراز کی مدت شعبان کی تا وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی یعنے تیس روز شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہے اعتبار اسکے بڑے ہونیکا کچھ نہیں بلکہ وارد ہوا ہے کہ بڑا ہونا ہلالوں کا قیامت کے علامتوں سے ہے اور روایت ہے دوسری منافی پہلی روایت کی نہیں واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہوں ذات عرق میں اور اختلاف کیا ہو اسمیں پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباسؓ کے پاس پس جواب مذکور دیا انکو پھر جبکہ پہونچے ہوں ببطن نخلہ میں

پوچھا ہوا سکے بالمشافہ پس جواب دیا ہو انکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کے تیسوین تاریخ چاند دیکھے دنکو پہلے زوال کے یا بعد زوال کے تو وہ شب آئندہ کا ہو پس حکم رمضان ہونیکا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسی طرح رمضان کی تیسوین کو دیکھے تو بھی شب آئندہ کا کہا جائیگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور واجب علی الکفایہ ہو لوگون پر تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کو اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبھون پر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکھین اور اور جگہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہو اور سب جگہ روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند دمضان کا دیکھے اور پھر کیا جاوے قول اسکا تو اسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اس روزے کو تو قضا لازم آئیگی فقط **باب** یہ باب ہی مسائل متفرقہ روزون کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** انسؓ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی** **السَّحُوْرِ بَرَکَۃً** متفق علیہ وایت ہو انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اسلیے کہ تحقیق ہیچ کھانے سحر کے برکت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سحری کھاؤ یعنے سحر کے وقت کچھ نہ کچھ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہو کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور امر اسمین استحباب کے لیے ہو اور سحر کہتے ہین چھٹے حصے اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہو کھانے پینے اخیر شب کا اور ساتھ پیش سین کے مصدر ہو یعنے کھانا کھانا اسوقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہو اور بعضون نے کہا صواب ساتھ پیش کے ہو اسلیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہو نہ طعام مین اور برکت ہو اور مراد برکت سے یہ ہو کہ اجر عظیم ہوتا ہو بسبب بجا لانے سنت کے اور قوۃ ہوتی ہو روزہ رکھنے کی **وَعَنْ** عمرو بن العاصؓ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ** رواہ مسلم اور روایت ہو عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزون اہل کتاب کے بیچ یہود و نصاریٰ کے کھانا سحر کا ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کے اور ہمارے ہان بھی ابتدای اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنی انکی شکر گذاری اس نعمت کی ہو **ع** **وَعَنْ** سہلؓ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ** متفق علیہ اور روایت ہو سہلؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے افطار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونے آفتاب کی شہرون مین یہ ہو کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنے جہان سے صبح صادق شروع ہوتی ہو وہانتک ہو پہنچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت ہوتی ہو ساتھ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہان تک کہ ستارے گھس کے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہو یعنے رافضیون کی انکی بھی مخالفت ہو جائیگی اسمین کہ یہ بھی ضروری اور سنت ہو پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے **ع** **وَعَنْ** عمرؓ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ** متفق علیہ اور روایت ہو عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہ سے یعنے مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اٹھے اور جاوے دن اسجگہ سے یعنے مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنے سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چھپ جاوے آفتاب یہ تاکید ہو پہلے جملون کی اور افطار کیا یعنے حکماً یہ افطار کرنے والا ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہو کہ منہی نہ ہون چاہیے کہ افطار کرے **ع** **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِيْ إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزہ رکھنے سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ وصال کا روزہ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کون ہی تم مین مانند میرے تحقیق مین رات گذارتا ہون کھلاتا ہی مجکو رب میرا اور پلاتا ہی مجکو نقل کی بخاری و مسلم نے ف وصال کا روزہ اسکو کہتے ہین کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان مین افطار نکرے اسی لیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہی اور اختلاف ہی علما کو اسمین کہ روزہ وصال کا سوا رحضرت کے اورونکے لیے جائز ہی یا حرام ہی یا مکروہ ہی بعضے تو کہتے ہین کہ جائز ہی اسکے لیے کہ قادر ہوا سپر اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہی اور سند انکی یہ حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگون کو وصال سے واسطے رحمت کے انپر اور بعضے صحابہ سے مثل عبد اللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبد اللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا انکا منقول ہی اور اکثر کہتے ہین کہ جائز نہین اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف کیا ہی کہ کراہیت تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور صحیح تر یہی ہی کہ مکروہ تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہ خصائص حضرت کے سے ہی اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہین افطار کرتے ہین ساتھ چلو پانیکے تا حقیقت وصال سے نکل جاوین واللہ اعلم اور کھلاتا ہی الخ کھلانے پلانے سے مراد کیا ہی اسمین کئی قول ہین قول مختار یہ ہی کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہین ہی بلکہ غذاے روحانی مراد ہی کہ بسبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کے حاصل ہوتی تھی اسکے سبب سے غذاے جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا محتجون مجازیہ اور مسرتون حسیہ مین کیا گیا ہی چہ جاے محبۂ حقیقی اور مست معنوی ۱۲ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ وَقْفَهُ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْأَيْلِيُّ وَكُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ روایت ہی حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ نیت کرے روزے کی پہلے فجر کے پس نہین روزہ واسطے اسکے یعنے کامل روزہ نہین ہوتا نفل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا زہری سے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علمانے اختلاف کیا ہی اسمین مذہب امام مالک کا تو یہی ہی کہ شرط ہی نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے مین اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہین سواے نفل کے نفل مین امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہی اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونیکے پہلے تک بھی جائز اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ روزہ رمضان اور نفل و نذر معین مین جائز ہی نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہی نیت کرنی رات سے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور سب سے یعنے معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہی زہری سے اور موقوف رکھا ہی حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہین ۱۲ع

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنے اذان یعنے صبح کی ایک تمھارا اور پاس ہو اسکے ہاتھ مین یعنے ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانیکا رکھتا ہو پس نہ رکھدے پاس کو یہان تلکہ روا کرے حاجت اپنی اس سے

نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ حکم اسوقت ہے کہ یقینا جانے کہ صبح نہین ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا اپنے اگر یقین ہو صبح ہونے کا یا گمان ہو اسکا تو فقط اسے کھانا پینا موقوف نکردے اور اگر جانے کہ صبح ہو گئی ہے یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نجانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہے صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضون نے کہا کہ مراد اذان سے اذان مغرب کی ہے یعنے اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے مسنون ہے لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوے مدع ۱۲ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہت پیارا میرے بندون مین طرف میرے وہ ہے کہ جلدی کرے افطار مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بہت پیارا یہ اسلیے ہوتا ہے کہ متابعت کرتا ہے سنت کی اور مخالفت کرتا ہے اہل کتاب کی اور روافض کی مدع **وَعَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ غَيْرَ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے ایک تمھارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کی ہے پس اگر نپاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنے والا ہے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور نہین ذکر کیا ترمذی کے سوائے لفظ فانہ برکۃ **ف** امام حنیفہ مین استحباب کے لیے ہے اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے مین یہ ہو کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے اور خواہش کھانے کی ہوتی ہے تو کھانے کو معدہ خوب قبول کرتا ہے پس ایسی حالت مین جو شیرینی معدے مین پہنچتی ہے تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہے اسلیے کہ شیرینی سے قوۃ قوی مین جلدی سرایت کرتی ہے خصوصا قوۃ باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور شیرینی عرب مین اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہے اور انکے مزاجون کو مناسبت اسکے ساتھ بہت ہے اسلیے اس سے افطار کرنے کو فرمایا اور کھجور نپاوے تو پانی سے افطار کرے کہ اسمین نیک فالی ہے ساتھ طہارت نامہ و باطن کے مدع ۱۲ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز سے چند تازی کھجورون سے پس اگر نہوتین تازین کھجورین تو افطار کرتے خشک کھجورون سے پس اگر نہوتین خشک کھجورین تو پیتے چند چلو پانی کے یعنے تین چلو نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ابویعلی نے روایت کیا ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجورون سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہنچتی اسکو آگ اور بعضون نے جو کہا ہے کہ سنت مکہ مین یہ ہے کہ مقدم کرے اب زمزم کو کھجورون پر یا ملائے اسکو ساتھ اس پانی کے یہ قول مردود ہے اسلیے کہ یہ اختلاف اتباع کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکے مین رہے آپ سے یہ نہین نقل کیا گیا مدع ۱۲ح **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کروا دے روزہ دار کو یا سامان درست کردے کسی غازی کا پس اسکو ثواب مانند ثواب اسکے ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی یہ محی السنہ نے شرح السنہ مین اور کہا یہ صحیح ہے **ف** یعنے جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنے والے کو اور سامان جہاد

درست کردینے والے کو بھی ہوتا ہے اسلیے کہ مددگار ہوا نیک کاریر ہوع مد **وَعَنِ** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالی رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالے نے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اسمین رغبت دلائی حضرت نے عبادت پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہے اسلیے کہ جاتی رہتی ہے اور ثواب ثبت ہے اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہے ہوع **وَعَنْ** معاذ بن زھرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابوداود مرسلا اور روایت ہے معاذ بن زہرہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ افطار کرتے فرماتے یا الٰہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے نقل کی ابو داود نے بطریق ارسال کے **ف** کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لک صمت کے جو لوگون نے وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کر لیا ہے کچھ اصل اسکی نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اسکے کے ایک دعا ہے کہ رد نہین کیجاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفرلی اور تھے پڑھتے یہ بھی الحمد للہ الذی اعانی فصمت ورزقنی فافطرت انتھی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون رواہ ابوداود وابن ملحۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے مین اسلیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہین افطار مین نقل کی یہ ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** دیر کرتے ہین افطار مین یعنے اسقدر کہ تارے گھنے نکل آوین اور ہمارے زمانے مین پیروی انکی رافضیون نے کی ہے پس انکے خلاف مین غلبہ اور شوکت دین کی ہے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کے ہے اور انکی موافقت مین انتقصان دین کا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم یعنے اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے انکے دوست ہین بعضون کے اور جو کوئی دوستی کرے انسے تم مین سے پس وہ انھین مین سے ہے ہوع **وَعَنْ** ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر ابو موسی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی عطیہ سے کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس پس کہا ہمنے اے مان مومنون کی دو شخص ہین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے ایک انمین سے جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہے اور دیر کر نماز پڑھتا ہے کہا حضرت عائشہ نے کون انمین سے جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے کہا ہمنے عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نے اسی طرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہے افطار مین اور نماز مین ابو موسی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے انھون نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بھی بڑے صحابی تھے انھون نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا انکو اور شاید کہ کبھی کبھی کرتے ہونگے واللہ اعلم ہوع **وَعَنِ** العرباض بن ساریۃ قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سحری کے رمضان مین پس کہا آطرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابو داود و نسائی نے **وَعَنْ** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہے سحری مومن کی

کچھ نقل کی یہ ابو داؤد نے **باب تنزیہ الصوم** باب ہے بیچ بیان پاک کرنے روزے کے **ف** یعنے اس باب مین بیان ہوا اسکا کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہی اور کس چیز سے ثواب اسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سے ثواب اسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہی پرہیز کرنا ان سے **ف** عرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ اچھے مفسدات وغیرہ روزے کے متفرق آگے حدیثون مین مذکور ہین لیکن مین نے چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے مسائل تفصیل ایک جگہ لکھون تا مفید ہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہی خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اسمین سے لکھے جاتے ہین اور بعضے درمختار مین سے بھی لکھے ہین **فصل** بیچ بیان ان چیزون کے کہ روزے کو توڑتی نہین ہین اگر کھا لیوے یا پی لیوے یا جماع کرے بھول کر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بھول کر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہین اور اگر نہ نکالا لوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا یہ جب ہی کہ نہ حرکت دے لفس اپنے کو یعنے دھکا نہ دے بعد یاد آنیکے یہان تک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا لفس کو بعد اسکے تو اسپر کفارہ لازم ہوگا جیسے کہ اگر نکال کر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کرے قصداً پہلے فجر کے اور پھر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا ستکا فی الحال پس اگر حرکت دیگا لفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹھیرنے ہی سے ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بعد طلوع ہونے فجر کے پھر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنے کے نہین اسپر کچھ آور اگر ایک شخص بھول کر کھاتا ہوا اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہی روزے کی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلاکر اسکو دیکھنے والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اسکو اور اگر یاد دلاوے اسکو کوئی کھانیکے وقت اور اسکو نہ یاد آوے تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہی تو اولے یہ ہی کہ نہ یاد دلاوے اور اگر منزل ہوئے ساتھ نظر کرنیکے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہوئے ساتھ فعل بد کرنیکے جانور سے بعضون کے نزدیک اسسے ٹوٹتا ہی اور بعضون کے نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتھ سے منی گراوے روزہ لوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہی یہ فعل غیر رمضان مین بھی اگر قصد کرے قضاء شہوت کا اور قصد کرے تسکین شہوت کا امید ہی کہ نہو اسپر وبال یعنے فقط لذت کے لیے کرے تو نہین حلال اور اگر بقرار رہوا اور نہ نکالنے مین خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہی اگر مداومت کرے اسپر اور اگر دھیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہو جاوے تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین پسین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہو ونیکے تو لوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہی جیسے نہاوے اور ٹھنڈک جگر کو پہونچے اور سرمہ لگانے سے بھی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اسکا حلق مین یا رنگ اسکا رنیٹ مین یا تھوک مین اسلیے کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکھ کے اور دماغ کے راہ نہین ہی اور آنسو جو ٹپکتے ہین ٹپک کر نکلتے ہین مانند عرق کے اور جو چیز داخل مسام سے ہو منافی روزے کی نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکھے آنکھ مین دودھ یا دوا ساتھ تیل کے پھر پاوے مزا اسکا یا تلخی اسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوے کچھ یعنے روٹی وغیرہ کہ بندھی ہو ڈوری مین اور ڈوری اسکے ہاتھ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈوری سے کھل کر گر پڑے جب گر پڑیگی تو لوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق مین لکڑی یا مانند اسکے کے اور ایک سرا اسکا اسکے ہاتھ مین ہو نہین مروزہ ٹوٹے گا اور اسی طرح اگر داخل کرے اونگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹتے کا مگر تر ہوگی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو لوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کرے افطار کی اور افطار نکرے تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دھوان داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ اسسے بچ نہین سکتا اگر منہ بند کرلے تو ناک مین سے جاتا ہی پس یہ ہی مانند تری کے کہ باقی رہتی ہی منہ مین بعد کلی کرنیکے اور قید بغیر اسکے فعل کے اسلیے لگائی کہ جو قصد کر کر دھوان داخل کرلیگا حلق مین کسی صورت سے ہو داخل کرنا روزہ اسکا لوٹ جاویگا برابر ہی کہ دھوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوائے انکے کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلاکر دھوان اپنی طرف لیگا

اور سونگھنے کا دھواں اسکا اس حال مین کہ یاد رکھتا ہو روزے کو لوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہی احتراز کرنا اسسے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین آگاہ ہونا چاہیے اور یہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہ مانند سونگھنے گلاب مشک وغیرہا کے ہی اسلیے کہ نری خوشبو مین اور جوہر دھوین مین کہ آدمی کے اندر پہونچے اسکے فعل سے فرق ظاہر ہی اور اسی طرح دھوین حقہ کے سے روزہ جاتا رہتا ہی اسلیے کہ تصداً کھینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اسسے اور بطور دوا کے استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کے حلق مین جاوین اور ہووین وہ تھوڑے تو روزہ نہین ٹوٹیگا اور اگر بہت ہونگے کہ نمکینی اُنکی حلق مین معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنے سے روزہ نہین جاتا اور اگر جاوے حلق مین غبار یا آٹا چکی پیسنے ہوئے یا مکھی یا اشد دوا لون کا یعنے دوا کو ٹتے ہوے یا پیسا باندھتے ہوئے اسمیسے کچھ اوڑکر حلق مین جاوے نہین جاتا روزہ اسلیے کہ نہین ممکن ہی احتراز اُنسے اور اگر روزہ دار صبح کرے حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا اگرچہ سارے دن یا کئی دن اسی طرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب بیخبر ہونے کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کے اور اگر ڈالے سوراخ ذکر مین دوا تیل اور وہ مثانہ مین پہونچ جاوے روزہ نہین جاتا امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اسلیے کہ مثانہ مین سے منفذ لیعنے راستہ اندر کو نہین اور پیشاب جو نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہی اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈے ہی مین ہے تو تینون کے نزدیک نہین جاتا اور پانی مین بیٹھے اور کان مین پانی جاوے یا کان کھجاوے تنکے سے اور نکلے اسپیل بھر ڈالے تنکے کو کان مین کئی بار یون ہی کرے نہین روزہ جاتا اور اگر ڈالے دماغ سے زیتون اور پیاز ناک مین پھر دماغ مین چڑھا جاوے یا نکل جاوے اسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تھوک منہ سے اور منقطع ہوا بلکہ لگا رہا تار اسکا اور لٹک آیا تھوڑی تا پھر نگل گیا اسکو تو نہین جانیکا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر منہ مین ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر باقم منہ بھر اہوا نگل جاوے ابو یوسف کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہین اور لائق ہی پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کے اسلیے کہ جبجاری ہوتا ہی تھوک اپنی مجرا لیعنے جگہ جاری ہونے سے اور پہونچتا ہی منہ مین اور یہ قادر ہی اسکے پھینک دینے پر اور نہ پھینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی روزہ اُنکے نزدیک اور اگر قوی آدمی نہ جاتا نہین اگر منہ بھر کر لاوے اور اسی طرح سے نہین جاتا اگر پھر حلق مین اوتر جاوے وہ بغیر اسکے فعل کے اگر منہ بھرے ہوئے ہوا اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نکل جاوے اور ہو وہ منہ بھرے ہوئے کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آئیگا اور منہ بھرے ہوئے نہین ہوگی تو اسکے نکلنے سے روزہ نہین جائیگا مختار یہی ہی اور اگر قصداً قی کرے منہ بھر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہی اور منہ بھر کر نہ کرے تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کے اور صحیح یہی ہی اور امام محمدؒ کہ جاتا رہتا ہی اور یہ ظاہر الروایۃ ہی پھر اگر وہ حلق مین اوتر جاوے آپسے نہین جاتا اور اگر قصداً نکل جاوے آمین دو روایتین ہین صحیح یہ ہی کہ نہین جاتا اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کے کھانے مین سے اٹکی ہے اور ہووے وہ کہ چنے سے اُنکے نگل جانے سے دنکا روزہ نہین جاتا یا نکلے خون اسکے دانتون مین سے اور داخل ہو اسکی حلق مین اور نہ پہونچے اسکے پیٹ مین تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر پہونچے پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تھوک پر یا برابر ہو خون اور تھوک فاسد ہوجاویگا اور اگر خون کم ہو تھوک سے کہ ملا ہوا ہی ساتھ اسکے نہین ٹوٹنے کا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کے یا سرسے منہ مین ڈال لیجاوے یہان تک کہ وہ پھیل جاوے منہ مین اور مزا اسکا حلق مین بنا وے تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر منہ مین پھیلی نہین اور مزہ اسکا حلق مین معلوم ہوا بغیر اسکے ثابت ہو جیر نگل جاوے اگرچہ مزا حلق مین بنا وے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز ان چیزون مین سے ہو کہ اُنسے کفارہ آتا ہی کفارہ اولیگا والا قضا فصل بیچ بیان اُن چیزون کے کہ فاسد ہوتا ہی اُنسے روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اُنسے جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکھنے والا مکلف یعنے عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنے قضا مین نہین اور رات سے نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کے نیت کی ہوگی اسکے توڑنے سے کفارہ نہین آئیگا اور بعد روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی پیش نہ آوے مانند بیماری اور حیض و نفاس کے اگر روزہ توڑنے کے بعد اُن چیزون مین سے کوئی چیز پیش آجاویگی کفارہ نہین آئیگا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور نہ پہلے توڑنیکے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی ہو مانند سفر کے کہ اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آئیگا

اور اگر بعد تو نیلے سفر کریگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بخوشی کرے حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آئیگا اور قصد اگر کرے بھول ہو کر کریگا تو کفارہ نہین آئیگا
اور وہ مفسد جو ضبط پر کفارہ نہین پس جب اتنی شرطین پائی جائینگی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا و چیز ین یہ ہین
جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہے اور کھانا اور پینا خواہ از راہ غذا کے ہو خواہ دوا کے و بمعنی غذا کیے علمانے اختلاف
کیا ہے بعضون نے کہا ہے کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ خواہش کرے طبیعت اسکے کھانیکی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اسکے اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ اسکے کھانے سے
اصلی بدن کی ہو اور بعضون نے کہا غذا کی چیز وہ ہے کہ کھائی جاتی ہے عادۃ پس کفارہ آتا ہے اگر سینگ یا ولے یا برف نگل جاوے یا کھاوے کچا گوشت اگرچہ مزہ کا ہو یا کھاوے
چربی یا کھاوے خشک کیا ہوا گوشت یا کھاوے گیہون مگر یہ کہ ایک آدھ گیہون چبا جاوے اور منھ مین پھسل جاوے تو کفارہ نہین آتا اور اگر نکل جاوے تھوک بی بی کا
یا یا ہاتھ کا تو کفارہ آتا ہے اسلیے کہ خواہش طبع ہوتی ہے اسمین اور کے تھوک نگلنے مین روزہ جاتا رہتا ہے اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہے اور تھوڑے سے نمک
کھانے سے کفارہ آتا ہے بموجب روایت مختار کے کذا فی المستصفی اور خلاصہ ذخیرہ مین مختار یہ ہے کہ مطلق نمک کھانے سے کفارہ آتا ہے یعنے تھوڑا ہو
یا بہت اور اگر کھاوے جو بغیر بھیجے پس نہین کفارہ اسپر اسلیے کہ نہین کھانے جانے کے مین کچھ اور یہ خشک جو کا حکم ہے اور اگر تازے بال سے نکال کر کھاوے تو کفارہ
آتا ہے اور کفارہ آتا ہے کھانے گل ارمنی کے سے مطلق یعنے برابر ہے کہ عادۃ ہوا سکے کھانیکی یا نہ عادۃ ہوا سلیے کہ وہ کھائی جاتی ہے دوا کے لیے پس ہوگا افطار کامل
اور کفارہ آتا ہے کھانے غیر گل ارمنی کے سے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہوا سکے کھانیکی پس نہین کفارہ ہوا سپر کہ نہین عادت رکھتا ہے اسکی اور اگر بغیبت
کرنیکے قصداً کھانا کھائے کفارہ لازم آتا ہے برابر ہے کہ پہونچی ہو اسکو جیب یا نہ پہونچی ہو تاویل اسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نے فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیے
افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس ہے اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہے بالاجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنے پچھنون کے کہ بعضے علمانے
اسکے ظاہر پر بھی عمل کیا ہے مانند اوراعی وغیرہ کے پس اگر کھاویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے یا بعد ہمخوابہ ہونیکے اور مباشرت فاحشہ کے
بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانیکے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنیکے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے اوکھلی کے دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون
مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوے دیگا اسکو مفتی اگرچہ خطا کر کیا یا سنے پچھنے لگانے والے نے اور لینے والے نے حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل
اسکی بموجب ہونیکے نہین کفارہ آئیگا اور اگر پچھنا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کر قصداً کھایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکے
بعد غیبت کے ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کے نزدیک ایسا ہی طرح ہے لیکن مفتی اور بحر الرائق مین اسکو مانند مجامعت کے کہا ہے
اور واجب ہے کفارہ اسخص پر کہ خوشی سے صحبت کرادے ایک شخص سے کہ اسپر حیض کیا تھا کسنے صحبت کرنیکے لیے اور مرد پر نہین آئیگا اور ایک عورت سے جانا طلوع ہونیکا
اور چھپایا اسکو اپنے خاوند سے یہان تک کہ اسنے صحبت کی اور وہ نہین جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہے تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر **فصل** بیان کفارہ کے اور ان
چیزون کے کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو اور وہ سات ہے ایک عورت کا قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا بخوشی کیا اسیدان اسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہے اور
اسی طرح کوئی بیمار ہوگیا اسی دن اسطرح کا کہ جائز ہے اسمین افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکے فعل کے تو کفارہ ساقط ہوجائیگا اور یہ قید کہ بیماری آپ سے
ہوئی الخ اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنے تئین اس سے بیمار ہوگیا اسطرح پر کہ نہین روزہ رکھ سکتا اس حالت مین یا ڈالا اپنے تئین چھت پر سے
یا پہاڑ پر سے تو اسمین اختلاف کیا ہے مشائخ نے بعضون نے کہا کہ ساقط ہوجاتا ہے اس سے کفارہ اور بعضون نے کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ نہین
ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہے جمع العلوم مین کہ اگر کسی نے رنج مین ڈالا نفس اپنے کو بسبب جلنے کے یا کچھ کام کیا یہان تک کہ بہت لگی اسکو پیاس پس افطار کر ڈالا
کفارہ آویگا اور بعضون نے کہا کہ کفارہ نہین آئیگا اسپر عمل کیا ہے بقالی نے کذا فی الذخانہ خانیہ اور کفارہ یہ ہے کہ آزاد کرے بردہ اگرچہ ہو کافر پھر اگر نہ ملے
یہ روزہ رکھے دو مہینے پے در پے کہ نہون ان مین دن عید کے اور نہ ایام تشریق کے اسلیے کہ نہین روزے رکھنے منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت

ہو جاوے ابتدا یا بالاخر تو روزے پھر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کے اگر افطار کرے تو مضائقہ نہیں اور بسبب نفاس کے افطار کرے تو بھی از سر نو رکھ سکے روزے بسبب نفاس کے یا بڑھاپے کے کھلاوے ۔ ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کے صبح کو کھلاوے انکو اور شام کو کھلاوے یا دوون صبح کو کھلاوے یا دوون شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط یہ ہے کہ اناج جنکو کھلاوے انھیں کو دوبارہ بھی کھلاوے یہاں تک اگر صبح کو کھلایا یا ساٹھ کو پھر شام کو کھلایا یا ساٹھ غیر انکو کو نہیں کفایت کریگا یہاں تک پھر کھلاوے دونوں فرقوں میں سے ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھ روز تک کھلایا کہ ہر روز نئے فقیر کو کھلاوے ساٹھ روز تک کافی ہے اور اگر ایک روز صدقہ ساٹھ فقیرو یا کم کا اللہ ایک فقیر کو دے تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور اناج یہ کہ کرتی ہے روٹی گیہون کی بغیر سالن کے بخلاف جو کے کہ انکی ساتھ سالن ضرور ہے اسلیے کہ بسبب سختی کے پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتا بغیر سالن کے بخلاف گیہون کی روٹی کے کہ وہ کھا سکتا ہے بغیر سالن کے پیٹ بھر کر اسلیے کہا گیا ہے کہ روٹی گیہون کی سالن اسکا اسی میں ہے جس سے طاقت اسکے ساتھ سالن نہیں ہے وہ بھوکا اور شرعہ یہ بھی ہے کہ تنہا کوئی انمیں پیٹ بھر اپیا ان تک اگر ہوا پیٹ بھرا اور کھا لیا مانند بھوکے کے احتیاج ہوگی اور کے کھلانے کی اسپر تو کھانا کھلاوے جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوے ہر فقیر کو آدھی صاع لیتے پونے دو سیر گیہون یا آٹا اسکا یا ستو اسکے یا ایک صاع جو یا انگور یا کھجور یا دیوے قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ میں ہے اور اگر کئی روزے توڑے جماع کر کر یا کھا کر قصداً تو ایک کفارہ کافی ہے بشرطیکہ درمیان انکے کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان میں کفارہ نہ دیا تو دسوں کے لیے ایک کفارہ کافی ہے اور اگر درمیان میں کفارہ دیا تو باقی کے لیے کفارہ اور چاہیئے اور وہ کئی روزے جو توڑے عام ہیں کہ ایک رمضان کے ہوں یا دو رمضان کے صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار اور بعضہم نے کہا کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ وہ روزے ایک رمضان کے ہو اور اگر کئی رمضانوں کے ہونگے تو ہر رمضان کے لیے کفارہ علیحدہ علیحدہ ہے فتاوے عالمگیری میں یہی روایت نقل کی ہے فصل پنجم بیان اُن چیزوں کے کہ روزے کو توڑتے ہیں اور قضا ہی اُن سے آتی ہے نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اسمیں یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اسمیں غذائیت نہو یا غذائیت ہو ولیکن ہو عذر شرعی اور پہنچائے اسکو پیٹ میں یا دماغ میں اور جو چیز ایسی ہو کہ نہ دفع ہو اس سے شہوت شرکی پوری لینے جلق وغیرہ تو اُسے کفارہ نہیں آتا پس اگر کھاوے روزے دار اداء رمضان میں چاول کچے یا آٹا گندھا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور آٹا گیہون کا اور جو کا جبکہ بھگوئے ساتھ پانی کے اور ملاوے اسمیں شکر واجب ہے کفارے کو اور اگر کھاوے نمک بہت اکیبار گی یا کھاوے مٹی سوے گل رہنی کے کہ نہ عادت ہو اسکے کھانیکی یا گٹھلی یا روئی یا نکلا تھوک اپنا کہ تغیر تھا ساتھ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ذلک ریشم وغیرہ کے اور وہ یاد رکھتا تھا روزہ انہا یا کھایا کاغذ یا مانند اسکے وہ چیز کہ نہیں کھائی جاتی ہے عادۃً یا کھائے پھل بھی یا مانند اسکے ایسے پھل کچے کہ نہیں کھائے جاتے ہیں پہلے پختہ ہونیکے اور انکو پکا کر یا نمک لگا کر نہ کھایا یا کھایا اخروٹ تازہ کہ نہو اسمیں گودہ یا نکل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہے گی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک میں دوا لی یا سنجن میں دوا رکھی اور اسمیں سے کچھ حلق میں اوتر گئی یا تیل ڈالا کان میں قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالے کان میں تو اسمیں اختلاف ہے ہدایہ اور ملتقی اور درمختار اور شرح وقایہ اور اکثر متنوں میں تو لکھا ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور اگر دوا ڈالی پیٹ کے زخم میں اور وہ پیٹ میں پہنچی یا دماغ کے زخم میں ڈالی اور وہ دماغ میں پہنچی یا داخل ہوا حلق میں منہ یا برف اور وہ نگلا انکو اپنے فعل سے بلکہ از خود حلق سے اوتر گئی یا چوک کر روز ڈلوٹ گیا مثلاً کلی کرنے میں پانی حلق میں اوتر گیا یا ناک میں پانی دینے ہوئے دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسیکے روزہ تڑوا ڈالا اگرچہ بالجماع کے ہو لینے خاوند نے زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کرلیا قضا آویگی ان سب صورتوں میں نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع میں زبردستی کرنے والے پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اسپر قضا ۔ اور اگر افطار کرے عورت لونڈی ہو لینے حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہو جانے کے بسبب خدمت کے یا افطار کرے لونڈی بسبب ضعف کے کہ حاصل ہوا اسکو بسبب چھٹے مستکرہ کے قیم بلانے سے یا کپڑا دھونے سے قضا لازم ہے اور لونڈی کو چاہیے کہ نہ کہنا مانے مولے کا اگر ایسے کام کو کہے کہ عاجز کرے اسکو ادائے فرائض سے ۔ اور اگر ڈال دیوے کوئی سوتے کے منہ میں پانی یا بی جاوے سوتے والا پانی اس پر قضا ہے اور نہیں ہے وہ مانند

بھولنے والے کے کیا نہین جانتا ہو کہ سونے والا بیہوش کی عقل جاتی رہے اگر قے کرے نہین ہوسٹ اسکا قے کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوے قے کے وقت اسکا ذبح کیا ہوا جانور کھانا درست ہو اور اگر روزے مین بھول کر کھا لیا کھایا یا جماع کیا بھول کر پھر قصداً کھایا یا جماع کیا یا دن کو روزے کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا رات سے نیت کی اگلے روزے کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگر چہ نہین درست تھا اسکو افطار یا رات سے اگلے نیت روزے کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگر چہ حلال نہین تھا اسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور مقیم مین کھانیکی قید اسلیے لگائی کہ لگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کے لینے کے لیے اور قصداً کھا ویگا اپنے مکان مین یا پہلے جہا ہونیکے ابادی مقام اپنے کے سے تو کفارہ اور قضا دونون لازم ہونگے اور اگر کھانے پینے وغیرہ سے ہاتھ دن بھر رہا تمام دن بغیر نیت روزے کے اور افطار کے یا سحر کھائی یا جماع کیا اسحال مین کہ شک رکھتا تھا صبح طلوع ہونے فجر کے اور فجر اس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن غالب غروب آفتاب کے اور آفتاب موقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہو گا غروب مین پس بیچ لازم ہونگے کفارے کے دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہ ہر کہ کفارہ لازم ہو گا اور اگر ظن غالب ہو گا نہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالیگا تو اسپر کفارہ لازم ہو گا اور اگر منزل ہوا بسبب فعل ہو کر نیچے جانور سے یا میت سے یا منی گرا اسکے کسیکی ران مین یا ناف مین یا ہاتھ سے منزل ہوا بسبب سہ لینے کے یا چھونے کسیکی یا بوسہ لینے کے یا روزہ غیر ادا سے رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسیکے سونے مین اور وہ روزے سے تھی روزہ جاتا رہیگا اسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسی طرح ایک عورت نے رات سے نیت روزے کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہو گئی اور اسسے جماع کسیکے کیا اس عورت پر بھی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ مین یا داخل کی کسیکے اوگلی بھیگی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنے دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہونچا دبر مین حقنے کی جگہ تک اگر چہ یہ ہوتا ہو کم یا پہونچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کے استنجا کرنے مین قضا لازم آویگی اور اگر نگل آوین مسے لوا سیر والے کے اور دھوے انگو اگر خشک کر لیا انگو پہلے اٹھنے کے اور مسے پھر اوپر چڑھ گئے نہین ٹوٹنے کا روزہ اسلیے کہ پانی پہونچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہو گیا پہلے پہونچنے کے طرف باطن کے بسبب غور کرنے مقعد کے اور اگر خشک نہونگے تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر داخل کریگی عورت اوگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزون کو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہو جائینگی یہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہو گی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہو نیکا۔ اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتھ مین ہے پھر نکالے نہین ٹوٹنے کا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہو گی اور اگر داخل کریگا دھوان اپنے فعل سے قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہ حکم بیچ دھوین عنبر اور عود کے ہی اور ان دونون کے دھوین مین بعید نہین ہی لازم آنا کفارہ کا بھی واسطے فائدہ مند اور دوا ہونے اسکے اور اسی طرح حقہ کے دھوان داخل کرنے سے بعید نہین ہی لازم آنا کفارہ کا۔ اور اگر قے قصداً کی اگر چہ منہ بھر کر نہ آئی قضا لازم آویگی موجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک منہ بھر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر نگل جاوے اور قے سے آئی ہوئی کو اور ہو وہ منہ بھری ہوئی یا کھا جاوے دانتون کی اگلی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کے یا زیادہ یا نیت کرے روزے کے دن کو بعد کھا چکنے کے بھول کر پہلے نیت کرنیکے دنکو یا بیہوش ہو جاوے اگر چہ مہینے بھر تک بیہوش ہے قضا لازم آویگی مگر یہ کہ قضا نکرے اس دن کے کہ جسمین بیہوشی شروع ہوئی ہی یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہی اسلیے کہ مسلمان کا فعل حمل پر حمل کرنا چاہیے کہ اسنے رات سے نیت کر لی ہو گی پس وہ روزہ تو ہو گیا اسکے بعد جتنے دنون بیہوش رہیگا اگلی قضا کریگا اسلیے کہ امساک بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین ہو گا کہ نہین نیت کی تو اسدن کی بھی قضا آویگی۔ اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینے دیوانہ رہا نہین قضا آویگی۔ اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دن کو آرام ہو گیا بعد قوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہین آئیگی کہ یہ بھی سارے ہی مہینے کے حکم مین ہی۔ اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نہ کی اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کے نزدیک واجب ہی

کذا فی الہدایہ - اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے اگرچہ بسبب عذر کے ٹوٹے اور پھر عذر جاتا رہے تو واجب ہی ہے نہ رہنا کھانے پینے وغیرہ سے بقیہ روز مین اور واجب ہے رہنا حائض اور نفساء پر جبکہ پاک ہوان اور طلوع صبح فجر کے اور واجب ہی ہے رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا ہو جاوے اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور کافر پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر قضا ہے سوائے دو شخصون اغیر کے - اور حائض اور نفساء اور بیمار اور مسافر کو نہ رہنا چاہیے لیکن ظاہر کھاوے بلکہ پوشیدہ کھاوین **فصل** پنجم بیان اون چیزون کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب ہین مکروہ ہی روزہ دار کے لیے چکھنا کسی چیز کا اپنے چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ مین ہی کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہو اور جب ضرور ہو جیسے کوئی پنیر خریدتا ہو اور ڈر ہو اسکا اگر نہ چکھو نگا تو نہین دیا جاؤنگا یا موافق میری مرضی کے نہوگی تو نہین مکروہ - اور فتاوے صغری مین ہی کہ اگر ایک عورت کا خاوند بداخلاق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہی اسکو بھی چکھ لینا کھانے کا تا اسکے ظالم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنے چکھنا کھانے کے لیے ہون اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہو کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے منھ مین دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حالانکہ اسکے پاس ہو تو اس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی دے کہ اس صورت مین مکروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مصطگی کا روزہ دار کے لیے برابر ہین اسمین مرد و عورت اسلیے کہ اسکے چبانے سے تمت افطار کی لگتی ہی اور سوا روزے کی حالت کے مردون کے لیے چبانا اسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کے جائز ہی اور بعضون نے کہا مباح ہی بخلاف عورتون کے کہ انکے لیے مستحب ہی چبانا اسکا اسلیے کہ یہ انکے لیے قائم مقام ہی مسواک کے اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی اپنے عورت کو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اور اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا والا نہین مکروہ اور مکروہ ہی جمع کرنا تھوک کا منھ مین قصداً اور پھر نگل جانا اسکا - اور مکروہ ہی روزہ دار کے لیے کرنا امر ایسے کا کہ ضعف ہو اسمین مانند فصد اور پچھنون کے اور جو ضعف و پچھنے ایسے ہون کہ ضعف نہ دالتے تو نہین مکروہ - اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا موچھون کو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہوا پانی مین - اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کے - اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتی بہ کے اسلیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہین روزہ دار کے لیے تین چیزین سحر کھانے اور دیر کرنے سحری مین اور جلدی کرنے افطار مین بیچ غیر روز ابر کے اور ابر کے روز احتیاط ضرور ہی **فصل** پنجم بیان ان عوارض کے کہ مباح ہی بسبب آنکے افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ اپنے زیردستی کرنی اور جمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس اور ہبت بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہی افطار اس ہمارے لیے کہ اگر روزہ رکھے تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچھے ہونیکا اسلیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اسکا کبھی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہوا اسسے احتراز - اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فساد کے شروع ہوتی ہی اوس باطن مین پھر ظاہر ہوتا ہی اثر اسکا اور پس برابر ہی کہ ہو وہ مرض آنکھ دیکھنے کا یا غیر یہ - اور سر کا غ منکے کوئی مرض ہو جب خوف ہو اسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونیکا تو جائز ہی اسمین افطار - اور لکھا ہی علمانے کہ فاسق جبکہ جانتا ہو یقیناً کہ مین اڑیگا کفارے رمضان کے مہینے مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے مین پس چاہیے کہ افطار کرے مسافر ہو یا مقیم اور اسی قیاس پر ہی علمانے اس شخص کے حق مین کہ اسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول رمضہ مین پھر آنے تب کے گمان اسکے کہ آج تب آویگی پس ضعیف ہو گئی تو نہین قضا لقہ افطار کا اسکے لیے پھر اگر تب نہ آویگی تو صحیح تر یہ ہی کہ نہین آنیکا کفارہ - اور اسی طرح عورت حیض آنیکا گمان کر کر افطار کیا اور حیض نہ آیا تو صحیح تر ہی یہ کہ کفارہ نہین آنیکا اسپر - اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہی کہ دونون صورتون مین کفارہ آویگا - اور اسی طرح بیمار ہونے اگر ظن آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پھر افطار کر ڈالین پھر معلوم ہو کہ طبل کسی وجہ سے بجا تھا تو نہین کفارہ غیر

زبردستی سے مراد یہ ہے کہ کوئی پچھاڑ کر منھ میں کچھ دیدے یا ڈرہو نہ افطار کرنے میں مار ڈالنے کا یا بہت مارنیکا - اور جائز ہے افطار حاملہ کے لیے اور دودھ والی کے لیے اگر ڈرے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو ان چیزوں کا یا بچے پر اور دودھ والی خواہ مان ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ مراد دودھ والی سے دایہ ہی ہے یہ قول مردود ہے اسلیے کہ حدیث میں عام ہے دودھ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسرے یہ کہ دودھ پلانا مان پر واجب ہے دایہ خصوصاً جبکہ باپ ہو مفلس اور جائز ہے دودھ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہ بچے کی بیماری کو فائدہ کریگی اور خوف معتبر صحیح ہونے افطار کے لیے دو سبب سے ہوتا ہے کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلے تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہے کہ ضرر کریگا روزہ اور جائز ہے افطار اسکے لیے کہ ہوا سکو پیاس شدید یا بھوک بہت کہ خوف ہو اسکے ہلاک کا یا انتقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا - اور تو یہ بسبب مشقت میں ڈالنے نفس اپنے کے اسلیے کہ اگر ہوگا یہ مشقت میں ڈالنے نفس کے مثلاً دوڑا اور ہانپا سا ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں لازم آئیگا - اور بوجھے علی بن احمد حال حرفہ کرنے والے کے سے کہ جسکے نہ کرنے سے وہ کہ اگر میں مشغول ہو نکا حرفہ میں تو لائق ہوگا مرض کہ مبیح ہوگا اسمیں افطار اور ہے وہ محتاج طرف حاصل کرنے نفقہ کے آیا مباح ہے اسکو کھانا پہلے بیمار ہونیکے یا نہیں بس منع کیا انھوں نے افتد منع لو درر مختار میں لکھا ہے کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اسکو چاہیے کہ آدھے دن کسب کرے اور آدھے دن استراحت کرے تا وہ بھیشت کی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے - اور جائز ہے افطار اس مسافر کو کہ سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزے میں بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہیں مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اسکے تو درست ہے اور بہر صورت قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر میں بغیر بیماری کے توڑے خواہ بیمار ہو کر - اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نکرے اور یہ کب ہے کہ جبکہ ان تمام رفیق اسکے افطار کیے ہوے اور نہ مشترک ہوں خرچ کرنے میں پس اگر ہوں مشترک یا افطار کیے ہوئے تو افضل افطار ہی ہے واسطے موافقت جماعت کے - اور نہیں جب تک وصیت کرنی ساتھ قدیہ اس روزے کے کہ افطار کیا اسپر کہ مرے پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذر دن مذکور سے اور قضا کرے ان عذروں کی کہ قادر ہو انکی قضا پر اور اگر قضا نکرے تو لازم ہے اسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سے اور بقدر صحت کے مرض سے اور بقدر زوال عذر کے اور نہیں شرط ہے قضا روزے میں پے در پے رکھنا لیکن مستحب ہے تا کہ واجب جلد ہی ذمہ سے اتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہے یہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے

تنبیہ شرح میں روزے تیرہ قسم کے آئے ہیں انمیں سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہیں مہینے رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارے یمین کے اور رمضان میں جو قضا افطار کرے اسکے کفارے کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چھ قسم کے روزوں میں اختیار رکھتا ہے چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق نفل روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے اور جائز ہے افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو اور شیخ فانی اسکو کہتے ہیں کہ عاجز ہو اداسے فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اسکا یہاں تک کہ ناامید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لازم ہے شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم اور عذر والوں کو سوا اسکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنے نذر مانے کہ میں ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر عاجز ہوا اسے بالاستقبال حنیئذ تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز فدیہ یہ ہے کہ بدلے ہر دن کے آدھا صاع یعنے دو سیر گیہوں کے دیا قیمت انکی بشرط ہمیشہ رہنے عجز کے موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہے یہ کہ نہ واجب ہو اسپر فدیہ مانند اوروں کے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالے سے اور جائز ہے فدیہ اور کفارہ میں اباحت طعام کی یعنے دونوں وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلاوے جیسے کہ جائز ہے تملیک بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہے اسمیں تملیک مانند زکوٰۃ کے جانا چاہیے کہ جو صدقہ شروع ہے ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہے اسمیں تملیک اور اباحت اور جو کہ مشروع ہے ساتھ لفظ ایتاء کے اور ادا کے شرط ہے اسمیں تملیک اور نہیں جائز ہے نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اسکا بلا عذر اور جانا چاہیے کہ توڑ ڈالنا روزے کا اور نماز کا بعد شروع کرنیکے مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع سے واجب ہوتا ہے پس کسی حالت میں توڑے واجب قضا ہے اسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنوں میں سے

۱۲ منہ
شرح میں روزے تیرہ قسم کے آئے ہیں انمیں سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہیں مہینے رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارے یمین کے اور رمضان میں جو قضا افطار کرے اسکے کفارے کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چھ قسم کے روزوں میں اختیار رکھتا ہے چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق نفل روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے اور جائز ہے افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو اور شیخ فانی اسکو کہتے ہیں کہ عاجز ہو اداسے فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اسکا یہاں تک کہ ناامید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لازم ہے شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم اور عذر والوں کو سوا اسکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنے نذر مانے کہ میں ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر عاجز ہوا اسے بالاستقبال حنیئذ تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز فدیہ یہ ہے کہ بدلے ہر دن کے آدھا صاع یعنے دو سیر گیہوں کے دیا قیمت انکی بشرط ہمیشہ رہنے عجز کے موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہے یہ کہ نہ واجب ہو اسپر فدیہ مانند اوروں کے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالے سے اور جائز ہے فدیہ اور کفارہ میں اباحت طعام کی یعنے دونوں وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلاوے جیسے کہ جائز ہے تملیک بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہے اسمیں تملیک مانند زکوٰۃ کے جانا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہے ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہے اسمیں تملیک اور اباحت اور جو کہ مشروع ہے ساتھ لفظ ایتاء کے اور ادا کے شرط ہے اسمیں تملیک اور نہیں جائز ہے نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اسکا بلا عذر اور جانا چاہیے کہ توڑ ڈالنا روزے کا اور نماز کا بعد شروع کرنیکے مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع سے واجب ہوتا ہے پس کسی حالت میں توڑے واجب قضا ہے اسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنوں میں سے

نفل روزے رکھے دونوں عیدوں میں اور ایام تشریق میں تو نہیں لازم آتی ہے قضا انکی توڑنے میں اسلیے کہ ان دنوں میں روزے منع ہیں شروع سے واجب نہیں ہوتے اور اگر ان پانچ دنوں کے روزے نذر مانے یا تمام سال کے روزے نذر مانے تو ان دنوں میں افطار کرے اور قضا انکی رکھے اور دنوں میں اور حکم کیا جاوے لڑکا ساتھ روزہ رکھنے کے جبکہ طاقت آوے اسمیں اور مارا جاوے اسکے ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور کام کرنا باطل یعنے روزے میں پس نہیں اللہ کو کچھ حاجت اسمیں کہ چھوڑا ہے اس شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری ف باطل بولنا کلام باطل وہ ہے کہ جسکے بولنے میں گناہ لازم آوے یعنے باتیں کفر کی کرنی اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان زنا کا ہو یا اور کچھ اور گالیاں دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکے اور چیزیں کہ واجب ہے انسان کو پرہیز کرنا انسے پس حاصل یہ کہ جس روزہ دار نے باطل بولنا اور برے کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعالے کو کچھ حاجت نہیں اسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ مقصود روزے توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہے پس جب حاصل ہوا اس سے یہ یعنے برے قول و فعل نہ چھوڑے تو نہیں پروا کرتا اللہ تعالے روزے اسکے کی اور اسکی طرف نظر عنایت کی نہیں کرتا پس نہ ہوئے حاجت سے مراد ہے نہ القفات کرنا اسپر اور نہ قبول کرنا اسکے روزے کا اور کیونکر التفات کرے اللہ تعالے اسکی طرف کہ اسنے ترک کر لیا اس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے میں قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی اسپر ہر وقت میں اور مشائخ نے لکھا ہے کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ عوام کا ہے کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع سے اور ایک روزہ خواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رکھے تمام اعضا اور حواس کو لذتوں اور خواہشوں حرام اور مکروہ سے بلکہ منہمک رہنے سے مباح میں بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہیں اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رہے ہر چیز سے کہ جو سوا حق کے ہے اور نہ التفات کرے اسکے غیر کی طرف **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنے اپنی بی بیوں سے یہ معاملہ کرتے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہوتے اور تھے حضرتؐ بہت قادر تم سے واسطے حاجت اپنی کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف حاجت سے مراد شہوت ہے یعنے حضرت بہ نسبت تمہارے بہت قادر تھے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن لگانے کے رکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور سے رکنا مشکل ہے اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا انزال ہو جانیکا اور اگر خوف نہ ہو تو نہیں مکروہ ۱۲ **وَعَنْھَا** قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُدْرِکُہُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَھُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاتے انکو فجر رمضان میں یعنے کبھی اور وہ ہوتے تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے اور روزہ رکھتے نقل کی بخاری و مسلم نے ف یعنے حضرتؐ کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے اور پھر نہاتے پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں نیت روزے کی کرنی اور صبح کو نہانا منع نہیں اور بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اسمیں روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اسمیں بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت میں بھی تو مضر نہیں اور بغیر احتلام کے اسلیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہیں ہوتا تھا اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کے آنیکی خواب میں اور وہ امن میں تھے اس سے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَھُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھری ہوئی کچھنائی

حالت احرام مین اور بھری ہوئی سینگی کچھوائی روزے کی حالت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا شیخ جزری نے کہ مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرت حالت احرام مین روزے سے تھے اور بھری ہوئی سینگی لی یہ مراد ہے ابو داؤد کی اس حدیث سے انہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وہو صائم محرما اور کہا منظر نے کہ جائز ہے احرام والے کو سینگی لینی بشرطیکہ بال نہ ٹوٹے اور اسی طرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینون اماموں کے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھری سینگی لگانے والے کو اور لگوانے والے کا لیکن کفارہ نہین واجب آتا ہے وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور ہو روزہ دار پس کھایا یا پیا پس چاہیئے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہین کہ کھلایا اسکو اللہ نے اور پلایا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حکم عام ہے ہر روزے کا فرض ہو یا نفل بھول کر کھایا ہو یا پیا ہو تو روزہ نہین جاتا اور مذہب اماموں کا یہی ہے مگر امام مالک کہتے ہین کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنے جماع بھول کر کرے اسکا بھی یہی حکم ہے ۱۲ منہ وعنہ قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال مالک قال وقعت علی امرأتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبۃ تعتقھا قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا قال فاجلس فمکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا نحن علی ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال این السائل قال انا قال خذ ھذا فتصدق بہ فقال الرجل اعلی افقر منی یا رسول اللہ فواللہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ اھلک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنے بسبب گناہ کے فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کہا اگر امین اپنی عورت پر یعنے جماع کیا اور تھا مین روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے پس کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینون کے کھلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اسکو دین تا وہ کفارہ ادا کرے پس اسوقت کہ ہم اسی طرح بیٹھے تھے آیا حضرت کے پاس ایک عرق کہ اسمین تھین کھجورین اور عرق کہتے ہین ٹوکرے کو یعنے کھجور کے پتے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اسمین پندرہ چوسیرون سے لے بیس چوسیرون تک کھجورین آتی ہین فرمایا کہان ہے پوچھنے والا کہا مین کہ مین حاضر ہون فرمایا لے یہ کھجورین اور تصدق کے انکو پھر کہا اس شخص نے کیا اللہ دونین اسپر کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھ سے یا رسول اللہ یعنے مین سے زیادہ محتاج ہون فقیرون کو کسطرح دون پس قسم ہے خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے گھر والون سے اور مراد رکھتا تھا دونون طرفون سے دو پہاڑیان کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کے ہین پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنے اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس شخص آنے والے کا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالے خواہ جماع کرکر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب مذکور سے کہ بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے روزے رکھے پے در پے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو سوا سیر دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو کے اور اگر پکا کر کے تو دونون وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنے اہل کو یعنے اصول و فروع کو دینا درست نہین اور حضرت نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمین اختلاف کیا ہے علمانے کہ اسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اسی کے واسطے تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ

اُنکے ذمہ پر رہا سو اسطے کہ واجب ہونا کفارہ کا بالفعل اسوقت ہی کہ اُنکے کھانے سے اور اُنکے اہل کے کھانے سے بچے اور نہیں تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہو ادا کرے پس وہ محتاج تھا اسکو حضرتؐ نے اجازت دی کہ اب تو اپنے اہل کو کھلا جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عائشہؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلھا وھو صائم ویمص لسانھا رواہ ابوداؤد کذا روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہؓ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان اُنکی نقل کی ابوداؤد نے

ف یہ حدیث منیف ہی اور کہا گیا ہی تھوک نگلنے غیر کیسے روزہ ٹوٹ جاتا ہی سکے نزدیک پس حضرتؐ کے زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے یہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرتؐ زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہونگے ۱۲ ع **وعن** ابی ھریرۃؓ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ واتاہ اخر فسالہ فنھاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ والذی نھاہ شاب رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنے بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرتؐ نے اسکو اور آیا حضرتؐ کے پاس ایک اور پس پوچھا اُسنے حال مباشرت کا پس منع کیا اسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اسکو وہ تھا بڈھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اسکو وہ تھا جوان نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بڈھا امن میں ہوتا ہی خوف جماع کرنیکا اسکو نہیں ہوتا اسلیے اسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمیں کہ یہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیٔ وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء عامدا فلیقض رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عیسی بن یونس وقال محمد یعنی البخاری الراہ محفوظا اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسشخص کو غلبہ کرے قی یعنے آئے آجاوے اور وہ ہو روزے سے پس نہیں اسپر قضا اور جو شخص قی لاوے یعنے اونکلی وغیرہ حلق میں ڈال کر قصداً پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کے سے اور کہا محمد نے یعنے بخاری نے نہیں گمان کرتا میں اس حدیث کو محفوظ یعنے منکر ہی **ف** قصداً جو کہا تو اسسے احتراز کیا نسیان سے یعنے قی لاوے اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بھول کر لاوے تو قضا نہیں اور یہ کلام ابتدا باب میں مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہے وہاں سے دیکھ لے ۱۲ ع **وعن** معدان بن طلحۃ ان ابا الدرداءؓ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت لہ وضوءہ رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی اور روایت ہی معدان بن طلحہ سے یہ کہ ابو درداء نے حدیث کی اُنکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا میں ثوبان سے دمشق کی مسجد میں اور کہا میں نے کہ ابو درداء نے محکو حدیث کی ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نے اور میں نے ڈالا تھا حضرتؐ کے واسطے پانی وضو اُنکے کا نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی و دارمی نے **ف** یعنے روزہ نفل میں قصداً قی کر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کے یعنے عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسلیے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنے اپنے عملوں کو باطل نہ کر ڈالو اور اخیر حدیث سے دلیل پکڑی ہی امام ابو حنیفہ اور احمد وغیرہما نے کہ قی سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہیں ہیں وضو ٹوٹنے کے قی سے اُنھوں نے وضو کرنے سے مراد لی ہی کلی کرنی اور دھونا منہ کا واللہ اعلم ۱۲ ع **وعن** عامر بن ربیعۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک وھو صائم رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر کہ نہیں گن سکتا مسواک

کرتے تھے اور وہ ہوتے روزے سے نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد نے ف یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے مسواک کرنی روزہ دار کو بعد ظہر کے اور ہر طرح کی مسواک اور یہ حدیثیں اسی طرح کی آئی ہیں چنانچہ مرقات میں مذکور ہیں اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے امام ابوحنیفہ اور مالک جائز رکھتے ہیں مسواک کرنی خواہ ہو مسواک یعنے تازی ہو یا تر کی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اسکے اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہے تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے بعد زوال کے ۱۲ وَعَنْ انسؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَکَیْتُ عَیْنِیْ اَفَاکْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاَبُوْ عَاتِکَۃَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہیں آنکھیں میری کیا لگاؤں میں سرمہ اور میں ہوں روزہ دار فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث کی نہیں قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہے ف یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور کہا امام اعظم اور امام شافعیؒ نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ مزا سرمہ کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد و اسحٰق اور سفیان کے نزدیک مکروہ ہے اور امام مالک سے بعضوں نے کراہت نقل کی ہے اور بعضوں نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حدیثیں بھی آئی ہیں سب ملکر قابل دلیل پکڑنے کے ہو جاتی ہے ۱۲ وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہِ الْمَاءَ وَھُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے بعضے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں ڈالتے اپنے سر پر پانی حالانکہ روزے کے میں واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کے نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد نے ف عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ نہیں مکروہ روزہ دار کو یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہو پانی میں اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اسکی جسم باطن اسکے کے ۱۲ لؤلؤ الایضاح میں کہ کتاب معتبر ہے حنفی کی ہے لکھا ہے کہ نہیں مکروہ ہے روزہ دار کو نہانا اور لپیٹنا تر کپڑے میں واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسی طرح درمختار میں لکھا ہے ۱۲ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی رَجُلٌ بِالْبَقِیْعِ وَھُوَ یَحْتَجِمُ وَلَوْ ھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِیْ لِثَمَانِیْ عَشْرَۃَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ ھٰذَانِ فَقَالَ لَہٗ اَفْطَرَ الْمَحْجُوْمُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَتَاْوِیْلُہٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِی الْحِجَامَۃِ اَیْ تَعَرَّضَ لِاَفْطَارِ الْمَحْجُوْمِ لِلضَّعْفِ وَالْجَاھِلُ لَا یَدْرِیْ اَنَّہٗ لَا یَاْمَنُ مِنْ اَنْ یَّصِلَ شَیْءٌ اِلٰی جَوْفِہٖ فَیُفْطِرَہُ اور روایت ہے شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع میں کہ نام ہو سینگی کے مقبرے کا اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں کھچواتا تھا اور حضرتؐ پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارہ تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو بعضوں نے ان شخصوں میں سے کہ اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھچوانے کے یعنے قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھچوانے والا ضعف کے اور کھینچنے والا بسبب جہل کے نہیں جانتا اس واسطے کہ نہیں امن میں ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوے کچھ پیٹ اسکے میں بسبب چوسنے سینگی کے ف شخصوں سے مراد جمہور ہیں یعنے اکثر علماء ہیں مذہب اکثر علماء کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں روزہ دار کو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنے بھری ہوئی حالت احرام اور روزے میں اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک و شافعی کا ہے اور معنی اس حدیث کے انھوں نے یہی کہے ہیں جو کہ مذکور ہوئے کہ قریب افطار کے ہو جاتا ہے یعنے بھری ہوئی سینگی لوانے والے کو بسبب خون نکل جانیکے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ قریب ہوتا ہے افطار کرنیکے تا ہلاک نہ ہو جاوے اور سینگی کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منہ سے چوسنی پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ

بھری ہوئی سینگی سے روزہ جاتا نہیں لیکن مکروہ ہوتا ہے بسبب تحقق ضعف اور خوف ہلاک کے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حدیث خاص وقت خصوص کے حق میں فرمائی کہ انھوں نے بھری ہوئی سینگی کھینچتے وقت غیبت کی تھی پس اس غیبت کرنے پر فرمایا کہ دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا ع ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ وان صامہ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی والبخاری فی ترجمۃ باب وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یقول ابو المطوس الراوی لا اعرف لہ غیر ھذا الحدیث اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہیں بدلا اوتارتا اس سے روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزے رکھے تمام عمر نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے اور کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے محمد کو یعنے بخاری کو کہ کہتا تھا ابوالمطوس راوی نہیں جانتا میں واسطے اسکے سوائے اس حدیث کے ف بدون رخصت کے یعنے بدون رخصت شرعی کے کہ حالت سفر وغیرہ ہو چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہے پہلے جملے کے اور یہ حدیث باطریق مبالغہ کے اور تشدد کے فرمائی اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزہ فرض کا اس درجہ ہے کہ روزہ نفلی نہیں پا سکتا اگرچہ تمام عمر رکھے والا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بے اسکے ایک روزہ رکھے فرض ادا ہو جائیگا اور اگر رکھ کر توڑ ڈالا ہو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے اور بیچ [illegible] سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ مثلاً ان کا نہ رکھے اور پھر اسکے بدلے تمام عمر روزے رکھے تو نہیں کفایت کرتے چنانچہ حضرت علی و ابن عمر رضی [illegible] سے مروی ہے کہ کفایت کرتا ہے ایک دن بدلے ایک دن کے یعنے فرض ادا ہو جاتا ہے اگرچہ نہ رکھا ہو نہایت بڑے دنوں میں اور گرمی میں اور سردی کے چھوٹے دنوں میں اور ظاہر یہ ہے کہ نماز بھی روزے کے حکم میں ہے اسلیے کہ نہیں فرق ہے دونوں میں بلکہ نماز افضل ہے روزے سے سب علماء کے نزدیک [illegible] **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الظمأ وکم من قائم لیس لہ من قیامہ الا السھر رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہیں کہ نہیں انکو حاصل ہوتے انکے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے ہیں کہ نہیں انکو قیام انکے سے مگر بیخوابی نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے جو شخص روزہ رکھے اور خالص ثابت خدا کے واسطے نہ ہو اور نہ بیچ حیثیت یہ لینے اور جھوٹی گواہی اور بہتان لگانے اور غیبت کرنے اور مانند انکے کے اور ممنوعات سے ہوتی ہے اسکو بھوک اور پیاس اور نہیں ہوتا تو اب اسکو ثواب روزہ کا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہوتا ہے اور اسی طرح سے جو رات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اسکو کچھ بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے نماز نہیں یا گھر چھپے ہوئے میں پڑھے تو اسمیں کچھ ثواب نہیں ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض ساقط ہوتا ہے اور اسی طرح جو نماز پڑھے بدون جماعت کے بے عذر ذمہ سے اسکے فرض ساقط ہوا قضا ادا نہیں لیکن اسکو ثواب نہیں حاصل ہوتا اور اسی طرح اور عبادتیں مانند حج و زکوۃ وغیرہما کے اگر خلو ہوں سے نہوں کچھ نہیں فائدہ اسکے سوائے تضیع مال و رنج بدن کے مولانا من الطیبی وغیرہ **وذکر** حدیث لقیط بن صبرۃ فی باب سئل الموءدۃ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کے بیچ باب سئل الموءدۃ کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا یفطرن الصائم الحجامۃ والقیٔ والاحتلام رواہ الترمذی وقال ھذا احدیث ھکذا محفوظ وعبد الرحمن بن زید الراوی یضعف فی الحدیث روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں افطار کرتیں روزہ روزہ دار کا سینگی اور قے یعنے جو قے آپ سے آوے اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں محفوظ اور عبد الرحمن بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں ف روایت کیا ہے اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابوداؤد نے بھی اور حدیث ابوداؤد کے لبشہ ساتھ صوابکے ہے ع ع **وعن** ثابت البنانی قال سئل

انس بن مالک کنتم تکرھون الحجامۃ للصائم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الا من اجل الضعف رواہ البخاری

اور روایت ہو ثابت بنانی سے کہ کہا پوچھے گئے انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتے تھے سینگی کو واسطے روزہ دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہا نہیں مگر بسبب ضعف کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے سینگیون کو بسبب اس کے جو ضعف کے مکروہ جانتے تھے نہ اس جہت سے کہ روزہ کو توڑتی ہیں ۱۲ **وعن ابن عمر انہ کان یحتجم وھو صائم ثم ترکہ فکان یحتجم باللیل** اور روایت ہو بخاری سے بطور تعلیق کے کہ کہا تھا ابن عمر سینگی لگوائے اور وہ روزہ سے پھر چھوڑ دی سینگی لگوانی پس تھے سینگی لگواتے رات کو **ف** یعنے احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خوف ضعف کے اور بعضی حدیث بخاری کے بغیر سند کے روایت کی ہو اسکو تعلیق کہتے ہین اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقا ۱۲ **وعن عطاء قال ان مضمض ثم افرغ ما فی فیہ الماء لا یضرہ ان یزدرد ریقہ وما یجری فی فیہ ولا یمضغ العلک فان ازدرد ریقہ العلک لا اقول انہ یفطر ولکن ینھی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب** اور روایت ہو عطا سے کہ کہا اگر کلی کرے روزہ دار پھر ڈالے پانی کو کہ اسکے منھ مین ہو لیعنے بالکل نکال دے نہین مضر کہ لگا اسکو یہ کہ نگل ڈالے تھوک اپنا اور جو کچھ باقی ہو منھ اسکے مین اور نہ چبا وے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہین کہتا مین کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہو اسے نقل کی یہ بخاری نے یہ ترجمہ باب کے **ف** لفظ لفظ باقی مین حرف ما موصولہ ہو اور عطف ہو اسکا لفظ ریقہ پر لیعنے مضر نہین کہ نگلے بعد لگی کرنیکے تھوک اور جو کچھ کہ باقی رہتا تراوت پانی کی اسلیے کہ احتراز اس سے غیر ممکن ہو اور مصطگی بعضے آدمی دانتون کی تقویت کے لیے منھ مین رکھتے تھے پس حالت روزے مین اسکے چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکے چباتے ہوئے تھوک جو منھ مین جمع ہو اسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہین اسلیے کہ وہ منھ مین سمٹ جاتی ہو اس سے کچھ جدا نہین ہوتا کہ حلق مین اوتر جاوے اور روزہ توڑ ڈالے ولیکن منع کیا جاتا ہو اسے نہی تنزیہی ہو اسلیے ہمارے علما نے کہا ہو کہ مکروہ ہو چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھ ہو مگر لڑکے کو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہو ضرورت کے لیے اور یہ مصطگی وغیرہ کے چبانیکی کراہت اسی صورت مین ہو کہ یقین ہو انکے نہ اوترنیکا حلق مین اور اگر یقین ہو کہ اسمین سے کچھ حلق مین اوتر گیا ہو تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر درزی ایک دھاگہ لیکر ہوا منھ سے صاف کرے اور تھوک ہو جاوے مانند رنگ دھاگے کے اور پھر نکل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہو روزہ اسکا اور نہین تو نہین فاسد ہوتا انتہی اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ اعتبار غلبہ کا ہو واللہ اعلم ۱۲ **باب صوم المسافر** باب ہو بیچ بیان روزے مسافر کے **ف** یعنے مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہی یا نہین اور افضل کیا ہو ان دونون مین ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشۃ قالت ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر متفق علیہ**

روایت ہو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھون مین سفر مین اور تھا حمزہ بہت روزے رکھنے والا پس فرمایا حضرت نے اگر چاہے تو پس روزہ رکھ اور اگر چاہے تو پس افطار کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا روزہ رکھون میں سفر مین یعنے رمضان مین اگر سفر کرون تو روزہ رکھون یا نہ رکھون یعنے کیا حکم ہو اسکا گناہ ہی یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہین اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونون جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہی تو رکھنا روزے کا بہتر ہی اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہی تو افطار روزے کا بہتر ہی اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہین بیچ افطار کے نزدیک حضرت امام اعظم کے اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت مین افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہین ۱۲ **وعن ابی سعید الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسبع عشرۃ مضت من شھر رمضان فمنا من**

صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جہاد کو چلے ہم ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سولھویں رمضان کو بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا یعنے قویوں نے اور بعضوں نے ہم میں سے افطار کیا یعنے ضعیفوں نے یا امیروں کے خادموں نے پس نہ عیب کیا روزہ دار نے افطار کرنے والے پر یعنے اسلیے کہ عمل کیا اسنے رخصت پر اور نہ افطار کرنے والے نے روزہ دار پر اسلیے کہ عمل کیا اسنے عزیمت پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اسپر یعنے دھوپ کے بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہ کہا انھوں نے کہ یہ روزہ دار ہے یعنے بسبب ضعف کے گر پڑا ہے پس فرمایا نہیں نیکی روزہ رکھنا سفر میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنے روزے سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں افطار ہی افضل ہے ۱۲ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصُّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس بعضے ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم میں سے افطار کرنے والے پس اوترے ہم ایک منزل میں بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزہ دار یعنے بسبب ضعف کے لائق کار و بار کے نہ رہے اور کھڑے رہے افطار کرنے والے یعنے خدمت میں مشغول ہوئے اور گھڑے کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹوں کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے گئے افطار کرنے والے آج کے دن ثواب نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ثواب یعنے ثواب کامل ترے گئے اسلیے کہ افطار انکے حق میں ایسے وقت میں بہتر تھا اور لفظ الیوم میں اشارہ ہے اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خبث بیکاری روزہ داروں کے تھی نہ مطلق اور اسمیں دلیل ہے کہ خدمت صالحوں کی افضل ہے نوافل سے ۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهٖ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے طرف مکے کے یعنے جس سال میں مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہاں تک کہ پہونچے عسفان تک نام ہے ایک جگہ کا دو منزل ہے مکے سے پھر منگوایا پانی پھر اٹھایا اسکو ہاتھ میں یعنے ہاتھ میں لیکر بہت اونچا کیا اسکو تاکہ دیکھیں اسکو لوگ پھر افطار کیا یہاں تک کہ آئے مکہ میں اور یہ سفر تھا رمضان میں پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے یہ ہے کہ حضرتؐ نے پیا پانی بیچ عصر کے **ف** تا دیکھیں اسکو لوگ یعنے جائز ہے افطار کرنا یا اختیار کرنا ثابت حضرت کی ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے موقوف کر دی مسافر سے آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانے والی سے اور حمل والی سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے **ف** موقوف کر دینے سے ہی مسافر پر آدھی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑھے اور دو کی قضا نہیں اسمیں یہ نہ کہ پہلے چار تھیں پھر دو ہو گئیں اور معاف کیا روزہ ۱۲

یعنے واجب نہیں حالت سفر میں روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہو اسپر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہے اگر نقصان کرے بچہ کو یا اپنکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اپر فدیہ بھی ۱۲ ﴿وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حَمُوْلَةٌ تَاْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ﴾ اور روایت ہے سلمہ بن محبق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اسکے سواری کہ پہونچاوے منزل کو حالت سیری اور آسانی میں یعنے اچھی حالت میں سفر کرتا ہو پھر چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہاں آجاوے رمضان اسکو نقل کی پالووے ف یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے والا جائز ہے سب علماء کے نزدیک افطار کرنا سفر میں اگرچہ مشقت نہ ہو اور یہ حدیث ضعیف بھی ہے ۱۲ ﴿اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ﴾ فصل تیسری ﴿عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کے لیے سال فتح مکہ کے رمضان میں پس روزہ رکھا یہاں تک کہ پہونچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیوں نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اٹھایا اسکو یہاں تک کہ دیکھا لوگوں نے طرف اسکے پھر پیا پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیوں نے روزہ رکھا ہے روزے ہی سے رہے افطار نکیا پس فرمایا یہ ہیں پکے گنہگار یہ ہیں پکے گنہگار نقل کی یہ مسلم نے ف کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکے اور مدینے کے قریب عسفان کے اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا زیادتی جبر کے لیے اسلیے کہ حضرت نے یہ فعل اسلیے کیا تھا کہ لوگ دیکھکر پیروی انکی کریں پھر قبول کرنے رخصت اللہ تعالے کی پس جنھوں نے کہ روزہ رکھا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نہ کی رخصت اللہ تعالے کی نہ اسلیے حضرت نے منع ہو کر اسلیے فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے سفر میں ۱۲ ﴿وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ﴾ اور روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر میں مانند افطار کرنے والے کے حضر میں یعنے گھر میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر میں بڑا گناہ ہے جیسا افطار کرنا گھر میں لیکن یہ حدیث اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے یا محمول ہے اس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر میں اور خوف ہلاک کا ہو مولانا من الشروح ﴿وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصُوْمُ اَفَعَلَيَّ جُنَاحٌ فِي الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ انھنے کہا یا رسول اللہ میں پاتا ہوں اپنے میں قوت روزہ رکھنے کی سفر میں پس کیا ہے مجھپر گناہ یعنے روزہ رکھنے میں یا افطار کرنے میں فرمایا یہ یعنے افطار کرنا رخصت ہے اللہ عزوجل کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے رکھنا پس نہیں گناہ اسپر نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ افطار اولے ہے ۱۲ ﴿بَابُ الْقَضَاءِ﴾ باب ہے بیان قضاء روزہ کے ف یعنے حکم اور آداب قضا کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد قضاء روزے رمضان کی ہے اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالے اسکے تین حکم ہیں اگر بھول کر افطار کرے نہ قضا ہے نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر عذر کے کفارہ ہے اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کے اسمیں قضا ہے ۱۲ ﴿اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ﴾ فصل پہلی ﴿عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَهٗ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَشْغَلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ﴾

روایت ہو عائشہؓ سے کہا ہوتے تھے پر رہے رمضان کے پس نہ طاقت رکھتی میں قضا کرنیکی مگر شعبان میں کما یجیء بیٹے سعید کے نے کہ منع کرتا عائشہؓ کو یعنے قضا رسے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں یا کہا مشغول ہونا ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حضرت عائشہؓ کے ذمے جو قضا روزے رمضان کے ہوتے بسبب عذر حیض کے تو انکے رکھنے کی فرصت نہ ملتی سوائے شعبان کے اسلیے کہ اور دنوں میں مستعد رہتی تھیں حضرتؐ کی خدمت بابرکت میں کہ جب صحبت کے لیے بلاویں حاضر ہوں اور شعبان میں اکثر حضرتؐ روزے سے ہوتے تھے پس یہ فرصت پاتیں اور روزہ قضا کرتیں ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست عورت کو روزہ رکھنا نفل اس حالت میں کہ خاوند اسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اسکے کے اور نہ اذن دے کسیکو اپنے گھر میں آنیکا بدون پروانگی اپنے خاوند کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جس عورت کا خاوند موجود ہو اسکے پاس اسکو نفل روزہ رکھنا درست نہیں بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہ حجت ہے شافعیہ پر کہ انھوں نے استثناء کیا ہے عرفہ اور عاشورے کے روزوں کو اور نہیں درست عورت کو کہ اذن دے کسیکو گھر میں آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنے والا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کے نہ اذن دے اور بیچ حکم اذن کے ہر علم رضا اسکے کا یعنے زبانی اذن نہ دیا مگر جانتی ہے یہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکے آنے سے تو بھی اجازت دے آنیکی کہ اذن دلالۃً ہے ۱۳ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو معاذہ عدویہ سے یہ کہ کہا اسنے حضرت عائشہؓ سے کہ کیا حال ہے عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہے روزہ اوپر نہیں قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ہوتیں ہم حیض سے حضرتؐ کے زمانے میں پس حکم کیجاتی تھیں ہم ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کیجاتی تھیں ہم ساتھ قضا نماز کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے شارع نے جو حکم فرمایا اسکی علت پوچھنے کی حاجت نہیں جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تھا کہ کہتیں حضرت عائشہؓ کہ قضا نماز میں حرج ہے کہ بہت ہیں اسلیے قضا انکی نہیں اور روزے کم ہیں کہ سال بھر میں ایک ہی بار آتے ہیں انکی قضا میں اتنا حرج نہیں اسلیے قضا انکی مقرر ہوئی پس یہ علت ہو سکتی تھی لیکن حضرت عائشہؓ نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اسلیے کہ شاید وہ کہتی کہ محکوم حرج و مشقت نہیں ۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو روزہ روزہ رکھے یعنے فدیہ دے اسکی طرف سے وارث اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہے علماء نے اس شخص کے حق میں کہ مر جاوے اور اسکے ذمہ روزے واجب ہوں پس جمہور علماء کہ انھیں میں امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ رہ ہیں گئے ہیں طرف اسکے کہ نہ روزہ رکھے اسکی طرف سے کوئی اور تاویل اس حدیث کی یہ کی ہے کہ فدیہ دیوے بدلے ہر روزے کے وارث اسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہ بمنزلہ روزہ رکھنے کے ہے چنانچہ اگلی حدیث سے یہ توجیہ معلوم ہوتی ہے اور روزہ رکھنے میت کی طرف سے منع اسلیے کرتے ہیں کہ ایک حدیث میں صحیح منع آیا ہے چنانچہ اخیر باب میں وہ حدیث موجود ہے اور امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے کہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا پھر ہمارے نزدیک اگر وصیت کرے میت کو تو لازم ہوتا ہے وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال میں سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہیں واجب وارث پر جتنا کہ

زیادہ ہو پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنے والا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھ جانے ہونے اسکے کے اور یہ سب جب ہے کہ ترکہ ہو اس قدر کہ فارغ ہو اس سے بعد دین کے قضا اسکی کے اور جس سے فوت ہو کچھ رمضان مین سے پیچھے ممکن ہونے قضا کے پس نہین لازم تدارک اسکا اور نہ گناہ ہو اسپر اجماع ہو علماء کا سوا مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہے تدارک ساتھ روزے کے یا فدیہ کے اگرچہ مر جاوے پیچھے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کرے یا نکر دیا جاوے کل مال سے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامُ شَہْرٍ رَمَضَانَ فَلْیُطْعَمْ عَنْہُ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِیْنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عُمَرَ روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمرؓ سے انکے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور اسپر ہون روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اسکی طرف سے بدلے ہر روز کے ایک مسکین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن عمرؓ پر یعنے قول ابن عمر کا ہے **ف** بدلے ہر روز کے مسکین یعنے دو وسیر گیہون دے سر اسم یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور اسی قدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہ حدیث دلیل جمہور کی ہے اور غالب ہے کہ یہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھ اسکے جیسا کہ کہا گیا اور یہ موقوف ہے حکم مرفوع کے ہے اسلیے کہ ماتند اسکے نہین کہا جاتا اپنی عقل سے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُسْاَلُ ھَلْ یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَیَقُوْلُ لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاِ اور روایت ہے مالک سے کہ پہونچا انکو یہ کہ ابن عمرؓ سے پوچھے جاتے انکو یہ کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے نقل کی یہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے درست نہین لیکن حنفیہ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا **بَابُ صِیَامِ التَّطَوُّعِ** باب ہے بیان روزے نفل کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَہْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہٗ فِیْ شَہْرٍ اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہان تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہان تک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھین گے اور نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہون روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان مین اور نہین دیکھا مین نے حضرتؐ کو کسی مہینہ مین کہ بہت روزے رکھتے ہون بہ نسبت شعبان کے یعنے شعبان مین اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینہ مین اوتنے کم رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عائشہؓ نے کہ تھے حضرتؐ روزے رکھتے تمام شعبان مین تھے روزے رکھتے شعبان مین مگر کم یعنے کم نہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** منے ابتدای حدیث کے یہ ہین کہ عادت شریف حضرتؐ کی روزہ نفل مین یہ تھی کہ ہمیشہ رکھین کبھی کتنے دنون متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ گمان کرتے اور کہتے کہ افطار نہین کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھتے ہی کے نہین اور جملہ اخیر یعنے لفظ کان دوسرے سے بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سے مراد یہ ہے کہ اکثر شعبان مین رکھتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ آنحضرتؐ روزہ رکھتے تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَکَانَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ لَا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا میں نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے تمام مہینہ کہا نہیں جانتی میں اسکو کہ روزے رکھے ہوں کسی مہینے میں تمام مہینے سوائے رمضان کے اور نہیں افطار کیے تمام مہینے یہاں تک کہ روزے رکھتے کچھ اسمیں سے یہاں تک کہ وفات ہوئی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا فُلَانُ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَدِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھوں نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا اے باپ فلانے کے کیا نہیں روزے رکھے تو نے آخر شعبان کے کہا نہیں فرمایا جب فوت افطار کرے تو یعنے فارغ ہوے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس شخص نے واجب کیے تھے اپنے نفس پر دو روزے آخر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے میں فرمایا جب رمضان ہو چکے اور افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور یعضوں نے کہا کہ اسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایک دفعہ آخر شعبان میں اتفاق رکھنے کا سو اس حضرتؐ نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھ دینا ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ہیں روزے بعد روزے رمضان کے روزے مہینے اللہ کے ہیں کہ محرم ہے اور بہتر ہیں نماز پیچھے نماز فرض کے نمازیں رات کی ہو نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہو بعضے حفاظ نے کہ اکثر حدیثیں جب کے روزوں کی موضوع ہیں اور پیچھے نماز فرض کے یعنے اور سنتوں موکدہ اسکی کے یا کہا جاوے کہ نمازیں رات کی افضل ہو سنتوں موکدہ سے با عتبار مشقت کے اور دور ہونے کے ریا و سمعہ سے اور سنتیں موکدہ افضل ہیں اس سے با عتبار سبب تاکید ہونے اسکے کے اور تابع ہونے فرضوں کے اور داخل ہو فرض میں وتر بھی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہوں روزے کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہوں اسکو اسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنے روزے دن عاشورہ کے کو اور اس مہینے کو یعنے مہینے رمضان کے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حضرتؐ کسی روزے کو اسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سوائے عاشورے کے روزے کے اور رمضان کے روزوں کے کہ انکو سب سے افضل فرماتے لکھا ہو علماء نے کہ یہ فہم ابن عباس کا ہو کہ انھوں نے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایسا سمجھا والا روز عرفہ اور روزہ امکا افضل ہیں عاشورے سے اور روزے اسکے سے ع وَعَنْهُ قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ جب روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کے اور حکم کیا ساتھ روزہ رکھنے اسکے کے عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق یہ دن ہو کہ تعظیم کرتے ہیں اسکی یہود و نصاریٰ یعنے اور ہم دوست رکھتے ہیں مخالفت انکی پس کیونکر موافقت کریں ہم انکی اسکی تعظیم کرنے میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھوں گا نویں کو یعنی نقل کی یہ مسلم نے ف اراقدہ اس روزہ رکھنے کا فضل تیسری کے اول حدیث میں آتا ہو اور حکم کیا یعنے صحابہ کو اول ساتھ واجب ہونے اسکے کے پھر بعد نسخ کے ساتھ

مستحب ہونیکی پس جبکہ ہوا دسواں سال حجری عرض کیا صحابہؓ نے جو کہ مذکور ہوا انکے جواب مین حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو نوین کو رکھونگا لیکن خلط نوین مین کو یا نوین کو ساتھ دسوین کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول ظاہر تر ہی پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارہوین ربیع الاول کو پس ہوا نوین کا روزہ بھی سنت اسلیے کہ ارادہ کیا حضرتؐ نے رکھنے کا اگرچہ نہ رکھا نہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے روزہ عاشورے کے دن کا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایکدن پہلے اسکے یا بعد اسکے پس اگر نہ رکھے دسوین کو رکھے مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھ یہود کے انتہی ع

وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی سے یہ کہ کتنے شخص جھگڑے انکے پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضون نے کہ حضرت روزے سے ہین اور کہا بعضون نے کہ نہین روزے سے پس بھیجا مین نے طرف حضرتؐ کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کے پس پی لیا اس دودھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ام الفضل بیوی حضرت عباسؓ کی تھین اور بیچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنے والے کو سنت نہین اور غیر حج کرنے والے کو سنت ہے ہاں **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے سے بیچ دہی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد دہی سے دس دن اول ذی الحجہ عید کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنون مین یعنے سوائے دسوین کے نوین تک ثواب ہے برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا شب میز اسی دہی کے برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مینے نہین دیکھا نہ رکھنا حضرت عائشہؓ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرتؐ نے نہ رکھا ہو اور یا یہ احتمال ہے کہ حضرتؐ نے ثواب روزہ رکھنے ان دنونکا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہین ہوا مولانا من المرقاۃ **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو قتادہ سے یہ کہ ایک شخص آیا حضرتؐ کے پاس پس کہا کس طرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنے اسکے سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمرؓ نے غصہ حضرتؐ کا کہا راضی ہوے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے برا اور ساتھ اسلام کے دین ہونے برا اور ساتھ محمدؐ کے نبی ہونے برا اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے غصب اللہ کے سے اور غضب رسول اسکے سے پھر شروع کیا حضرت عمرؓ نے کہ بار بار کہتے تھے یہ کلام یہان تک کہ ٹھہر گیا غصہ حضرتؐ کا پھر کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا حال ہے اس شخص کا کہ روزے رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اسنے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنے راوی کو شک ہوا

کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمرؓ نے کیا حال ہو اس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہو اسکی کہا عمرؓ نے کیا حال ہو اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہ ہو روزہ حضرت داؤدؑ کا کہا کیا حال ہو اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہوں مین یہ کہ طاقت دیا جاؤں مین اسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان تا رمضان پس یہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنے ثواب انکا ایسا ہوتا ہو جیسے ہمیشہ روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنے غیر حج کرنے والے کو امید رکھتا ہوں خدا سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ اس سال کہ پہلے اس سے ہو اور گناہ اس سال کے کہ پیچھے اس سے ہو یعنے بچا دے گناہ کرنے سے اسمین یا اگر واقع ہوں گناہ اسمین بخشے جاوین اور روزہ رکھنا دن عاشورے کا امید رکھتا ہوں اللہ سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ برس روز کے پہلے اس سے ہو نقل کی یہ مسلم نے ف غصے ہوئے یعنے نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہ تھا کہ اسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب دیتے حضرت جو کچھ کہ موافق حال اسکے کے ہوتا نہ یہ کہ حال حضرتؐ کے سے سوال کرے اسلیے کہ حضرتؐ کے افعال مین بیچ قلت وکثرت کے اسرار اور مصالح تھے کہ ہر کسیکے افعال مین ویسے نہین ہو سکتے اور حضرتؐ بہت روزے نہ رکھتے تھے اسلیے کہ مشغول رہتے تھے مصالح مسلمین کے مین اور حقوق بی بیون اور مہمانون کے مین اور روزے رکھے ہمیشہ یعنے یہ اچھا ہی یا بُرا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا تھا اسکو حضرت عمرؓ نے سات تفصیل کے ادب وعاجزی سے پوچھا اور حمل للصوم ولا افطر یا دعا بد ہو اسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہو کہ نہ روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کے حکم سے نہین ہو اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کھایا کچھ کہا شافعیؒ اور مالکؒ نے کہ یہ اسکے حق مین ہو کہ جو ممنوع روزے بھی رکھے یعنے تمام سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نہ چھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اسکو کچھ مضائقہ نہین روزے رکھنے کا اسلیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوائے ان دنون منع کیے گئے کے اور نہین انکار کیا اپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہ ہو کہ اسطرح کے روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہو آدمی جہاد سے اور ادائے حقوق سے پس جو کہ ضعیف نہووے اس سے نہین مضائقہ اسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنے مکروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کر دیتے ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین بھی لکھا ہو کہ صوم دہر مکروہ ہو اور کوئی طاقت رکھتا ہو اسکی یعنے اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہین مضائقہ اسکو بالیس یہ افضل ہو اور یہ روزہ داؤدؑ کا ہو یعنے یہ نہایت معتدل ہو اور رعایت ہو اسمین عبادت وعادت کی کہا ہو بعضے علماء نے کہ کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجھکو علم سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجھکو علم سے خیر الامور اوسطہا وشر ہا تفریطہا وافراطہا اسلیے وارد ہوا ہو افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاؤں مین یعنے دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت دیا جاؤں مین ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنے کی اور مانع نہ آوین مجھکو اسسے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبادت مین ایثار ہو اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجھکو اسکی حاصل یہ کہ پسند کیا آنحضرتؐ نے اس قسم کو بھی لیکن بسبب عدم طاقت کے عمل مین نہین لائے اور تین روزے ہر مہینہ مین یعنے ایام بیض کے تیرہوین اور چودھوین اور پندرھوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے رکھے جہینے مین یہی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہو بموجب حدیث حضرت عائشہؓ کے کہ آگے آتی ہو ع وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی رواہ مسلم اور روایت ہو ابی قتادہ سے کہ کہا سوال کیے گیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کے سے فرمایا اسدن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوئی کتاب اوتر نی

مجھپر نقل کی یہ مسلم نے ف احتمال ہو کہ پوچھا سبب حضرت کے روزے رکھنے کا پیر کو یا سبب اس نذر کے روز کے مستحب ہونے کا پوچھا سبر تقدیر سبب اسکا یہ ہو کہ بڑی نعمت اسمین ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور دین اوترا اسکے شکرانہ مین یہ رکھتے ہین ح وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو معاذہ عدویہ سے یہ کہ اسنے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے مین تین دن کہا کہ ہان پھر کہا مین نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کون سے دنون مین مہینے کے روزے رکھتے کہا نہ پروا کرتے کسی دن مین مہینے کے روزہ رکھنے کی لیتے جسدن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزے ہر مہینے مین جبچاہے رکھے کچھ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثون اور آثار مین بھی واقع ہوئے ہین پس وہ افضل ہین اور اور بھی کتنی طرحین آئی ہین ان روزون کی آگے منقول ہونگی ح وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ایوب انصاریؓ سے یہ کہ ابو ایوب نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمرو بن ثابت ہو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے مین ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعیؒ کے نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہو یعنے دوسری تاریخ سے ساتوین تک مین رکھے اور امام اعظمؒ کے نزدیک تفرق رکھنے افضل ہین کہ سارے مہینے مین رکھے ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے سے اور نحر کے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نحر سے مراد جنس ہو یعنے سب دن نحر کے اور اسمین تغلیب ہو اسلیے کہ تشریق کے دنون مین بھی حرام ہو اور بیان اسکا یہ ہو کہ دن نحر کے تین ہین اور ایام تشریق کے بھی تین ہین اور سب چار دن ہوتے ہین اسلیے کہ دسوین ذیحجہ کے نحر ہو فقط اور دو دن بعد اسکے یعنے گیارہوین بارہوین نحر بھی ہو اور تشریق بھی اور اکیدن بعد ان دو دنون کے یعنے تیروین تشریق ہو فقط حاصل یہ کہ پانچ روزے حرام ہین دو روزے دو نو عیدون کے اور تین روزے بعد عید الضحی کے تیروین تک ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہو روزہ بیچ دو دن کے یعنے دو وقتون کے دن فطر کے اور عید قربان کے یعنے چارون تیروین تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو نبیشہ ہذلیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف ایام تشریق کے تین ہین گیارہوین بارہوین تیروین اور اسمین تغلیب ہو اسلیے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہو بلکہ وہ اصل ہو اور باقی تابع اسکے اسمین چارون روزے حرام ہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہو روزہ رکھنا نوروز اور مہرجان کو اسلیے کہ اسمین تعظیم ہوتی ہو ان دنون کی اور روزہ منع ہو مگر جبکا روزہ معمولی آپڑے اسدن تو نہین مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہین یعنے باوجود کھانے اور پینے کے غافل نہ کر خدا سے نہو اسمین اشارہ ہو اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہو تکبیرات نمازون کے بعد کی اور وقت ذبح اور رمی جمار اور اور سوائے انکے ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے ایک تمہارا دن جمعہ کے مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اسکے یا روزہ رکھے پیچھے اسکے متفق کی ہے بخاری اور مسلم نے ف یعنے تنہا دن جمعہ کے روزہ نہ رکھے بلکہ ایک روز پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوے اور اگر دونوں دن رکھے بہتر ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہیں مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہؒ اور محمدؒ کے ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنیکے درمیان راتوں کے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے دنوں میں مگر ہو وے جمعہ بیچ دن روزوں کے کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہ مسلم نے ف یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہیں اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے اور نصارے اتوار کی تعظیم کرتے ہیں اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرت نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کے لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصارے کے ساتھ جتنی تعظیم و تخصیص شرع میں آئی ہے وہ تو ثابت ہے کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکے ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص نہ کرے یا سبب منع کا یہ ہے کہ بندے کو چاہیے کہ سب اوقات میں عبادات و طاعات میں مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اوقات میں معطل رہنا کچھ نہیں واللہ اعلم اور مگر ہو وے جمعہ الخ یعنے مثلاً عادت تھی کہ دسویں یا گیارہویں دن روزہ رکھتا تھا اس روز جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ میں آن پڑے تو اس عذر سے نرے جمعہ کا روزہ منع نہیں اور کہا نووی نے کہ اس حدیث میں نہی صریح ہے خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور باقی سب علما متفق ہیں اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے علما نے اوپر مکروہ ہونے اس نماز مبتدعہ کے کہ نام اسکا صلوٰۃ الرغائب ہے کہ جب کے پہلے جمعہ کی شب میں پڑھتے ہیں اور علما نے بہت سی کتابیں اسکی برائی میں اور گمراہی اسکی نکالنے والے کے میں لکھی ہیں ع ح نرے جمعہ کے روزہ رکھنے میں جو شارحین رحمۃ اللہ نے توجیہات لکھے ہیں تو یہ بموجب مذہب انکے کے ہیں کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہیں اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھ نہیں اسلیے کہ انکے نزدیک یہ مکروہ نہیں چنانچہ فتاوے عالمگیری میں لکھا ہے کہ جائز ہے نرے جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار میں مستحب لکھا اسکو پس انکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ آگے آتی ہے ناسخ ہے ان حدیثوں کی کہ جنسے منع معلوم ہوتا ہے + مولانا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن راہ خدا میں دور کریگا اللہ منہ اسکا یعنے ذات اسکی آگ سے مقدار مسافت ستر برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف راہ خدا میں یعنے جہاد میں یا خالصۃ للہ ع + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِيْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ کیا نہیں خبر دیا گیا میں یعنے خبر ہو چکی ہے مجکو یہ کہ تو روزے

رکھتا ہوں کو یعنے ہمیشہ اور قیام کرتا ہوں تمام رات یعنے ہر شب پس کہا میں نے مقرر یا رسول اللہ کرتا ہوں فرمایا کہ تو نہ رکھ روزے کبھی اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہا سو اسطے کہ واسطے بدن تیری کے تجھ پر حق ہے یعنے بہت مشقت میں نہ ڈال تا بیمار ہو یا کہ نہ ہو جاوے اور واسطے آنکھ تیری کے تجھ پر حق ہے یعنے کبھی سویا بھی کر تا آنکھیں آرام پاویں اور بتحقیق تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے اسکے ساتھ سو اور صحبت اور بخالطہ کر اور بتحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے یعنے کلام کر اسکے اور خاطر داری کر اور کھانا کھا اسکے ساتھ نہ روزہ رکھا میں نے کہ روزہ دار رکھا ہمیشہ روزے تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہیں روزے رکھ ہر مہینے میں تین دن یعنے ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑھ قرآن مہینے میں یعنے ختم ہر مہینے میں کر لیا کر کہا میں نے طاقت رکھتا ہوں میں زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن اور افطار کرنا ایک دن اور پڑھ قرآن ہر سات رات کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اس پر یعنے جو کہ مذکور ہوا روزوں اور ختم کا لفظ کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس نکر اسلیے کہ اسسے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور بعضی عبادتوں ضروریہ میں خلل پڑتا ہے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے سے ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کا اسلیے لکھا جاتا ہے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں پس تین روزوں کی تیس لکھی گئیں گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا ۱۲ **الفصل الثانی** فعل دوم **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ۱۳ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے پیر اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہیں عمل یعنے درگاہ رب العزت میں دن پیر اور جمعرات کے پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ عرض کیے جاویں عمل میرے اور میں ہوں روزے سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتے ہیں اور عرض ان دونوں میں ہوتے ہیں پس تعارض نہ ہوا اس حدیث میں اور اس حدیث میں کہ بلند کیے جاتے ہیں عمل رات کے پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہوں اور مجمل ان دونوں میں ۱۴ **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر جسوقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھ تیرویں اور چودھویں اور پندرھویں کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ تین روزے مہینے کے کئی طرح پر آئے ہیں لیکن افضل اسی طرح ہیں کہ ان تین دنوں مذکورہ میں رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے ہیں ۱۵ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنے کبھی اول مہینے کے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کرتے دن جمعہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابوداؤد نے ثلثہ ایام تک **ف** پہلی حدیثیں گذریں انسے معلوم ہوا کہ نہ رکھے جمعہ کو روزہ نہ رکھے اور اس سے رکھنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ اکیلا دن پہلے یا ایک دن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کے فقط روزہ رکھنا خاصہ حضرتؐ کا تھا جیسے روزے ملا کے رکھے یا اور روزے سے روزہ لغوی ہی یعنے بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے نماز جمعہ تک ۱۲ تاویل

بموجب مذہب اُنکے ہے کہ جو مکروہ رکھتے ہیں تنہا جمعہ کے روزے کو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہیں بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اس روزے کا ثابت کرتے ہیں مولانا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ السَّنَةِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَمِنَ الشُّهُوْرِ الثَّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے میں ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے میں منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حضرت عدل کرتے تھے کہ سب دنوں ہفتہ کے میں روزہ رکھتے اسلیے کہ سب دن اللہ تعالے کے ہیں مناسب نہ جانا کہ بعض میں رکھیں اور بعض میں نہ رکھیں جمعہ کا روزہ پہلی حدیث میں ذکر کیا گیا اور باقی چودنوں کا اس میں ہے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَثَلٰثَةَ الْاَثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے مجھ کو یہ کہ روزے رکھوں میں تین دن ہر مہینے سے پہلا انہیں سے پیر یا جمعرات نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے **ف** لفظ وثلثۃ میں واو بمعنی او کے ہے یعنے تین روزے رکھے کہ اول انکا پیر کا دن ہو اور دوسرا منگل اور بدھ یا اول انکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ و ہفتہ چنانچہ طرانی کی روایت میں لفظ او بھی کا آیا ہے غرضکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہے کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونوں دن متبرک ہیں ع ح **وَعَنْ** مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَذَكَرَ لَهٗ كَذَا كَذَا عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے مسلم قرشی سے کہ کہا پوچھا میں نے یا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیرے کے تجھ پر حق ہے سو روزے رکھ رمضان کے اور ان ایام کے کہ متصل اُنکے ہیں یعنے شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اسوقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے **ف** واسطے اہل تیرے کے تجھ پر حق ہے یعنے ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہے اور اس سے انکی آوے حقوق میں قصور آتا ہے اور ای طرح اور عبادتوں کے کرنے میں بھی خلل پڑتا ہے پس اسی لیے یہ مکروہ ہے اور جسکو اس سے ضعف نہ ہوتا ہو اسکے لیے نہیں بلکہ وہ مستحب ہے اور اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثوں کے اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنے جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنے ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزوں کے ہر مہینے سے ع ح اور یہ ایک فائدہ ہے قول ابن ہمام وغیرہ کے نقل کی گئی اُنسے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ نہیں اور درمختار میں بھی لکھا ہے کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہیں اور بیان جو ملا علی قاری نے لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہیں اور نہیں تو نہیں تطبیق اُنمیں یوں اور بیجا ہے کہ وہ روایتیں بھی محمول ہیں خوف ضعف پر ۱۲ مولانا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات میں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ بسبب ضعف کے دعا کے افعال میں قصور واقع ہوگا اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سے کہ نام اُنکا صماء تھا یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے یعنے اکیلا مگر اس صورت میں کہ فرض کیا جاوے

تو پس اگر نہ پاوے ایک مثلاً الگور یا لکڑی درخت کی جس پر کہ چبا وے اسکو تو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** فرض کیا جاوے تمیز لیئے فرض روزہ ہو یا نفل قضا کیا ہوا یا کفارہ کا یا اسیکے حکم میں ہیں روزے سنت مؤکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزے معمول پس اگر ان روزوں میں سے کوئی روزہ ہفتہ کے دن آ پڑے تو منع نہیں اور پس چاہیئے کہ چبا وے اسکو یعنے افطار کرے روزہ ہفتے کا اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نہ پاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے سے توڑ والے اور سبب منع کا روزے ہفتہ کے سے یہ ہے کہ اسمیں تعظیم اسکی لازم آتی ہے اور اسکی تعظیم کرنے میں مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ وہ روزہ نہیں رکھتے بسبب ہونے اسکے عید انکی ولیکن تعظیم کرتے ہیں اور یہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار خندقا کما بین السماء والارض رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی راہ میں گردانتا ہے اللہ تعالے درمیان اسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** خدا کی راہ میں یعنے جہاد میں حاجی کی راہ میں یا عمرہ میں یا طلب علم میں یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکے لیے اور خندق یعنے رکاوٹ بڑا اور بڑہ شدید ہے **وعن** عامر بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمۃ البادرۃ الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل اور روایت ہے عامر بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت جلدی روزہ رکھنا جاڑے میں ہے یعنے بلا محنت ثواب پاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث مرسل ہے **وذکر حدیث** ابی ھریرۃ ما من ایام احب الی اللہ فیہ الصیام الخ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے باب میں **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسی وقومہ فغرق فرعون وقومہ فصامہ موسی شکرا فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ میں پس پایا یہودیوں کو روزہ سے دن عاشورے کے پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ دن جسمیں روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیوں نے یہ دن بڑا ہے نجات دی اللہ نے اسمیں موسیٰ کو اور قوم اسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اسکی قوم کو پس روزہ رکھا اسدن موسے نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہیں اسدن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک تر ہیں ساتھ موسیٰ کے تم سے پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزے اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر ما یصوم من الایام ویقول انھما یوما عید للمشرکین فانا احب ان اخالفھم رواہ احمد اور روایت ہے ام سلمہ رضی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے اور اتوار کے اکثر اس خبر سے کہ روزہ رکھتے اور دنوں میں اور فرماتے کہ تحقیق یہ دو دن عید کے ہیں واسطے مشرکوں کے یعنے وہ ائمین روزے نہیں رکھتے بسبب عید ہونیکے پس میں بہت دوست رکھتا ہوں یہ کہ خلاف کروں میں انکا نقل کی یہ احمد نے **ف** مشرکوں کے یعنے یہود و نصاری کے انکو مشرک اسلیئے کہا

کہ جو کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کہ جسمیں منع کیا روزہ رکھنے سے ہفتے کو یہ ہے کہ یہ خصوصیات حضرتؐ کے ہے اور وہ خصوصیات امت کے ہے یا روزہ کو جسے منع کیا گیا وہ ہے کہ بطریق تعظیم کے اور روزہ محبوب وہ ہے کہ بطریق مخالفت کے ہو ۱۲ **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمٍ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُضُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزے دن عاشورہ کے اور رغبت دلاتے ہمکو اسپر اور خبر گیری کرتے ہماری یعنے نصیحت کرتے نزدیک آنے اسدن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اس سے اور نہ خبر گیری رکھی ہماری وقت آنے اسدن کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخوں مشکوٰۃ کے میں بغیر لفظ نا کے ہے مگر صحیح مسلم میں وجود ہے **وَعَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرُ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے حفصہؓ سے کہ کہا چار چیزیں ہیں کہ نہ چھوڑتے تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے سنتوں موکدہ سے ہیں روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہی ذیحجہ کا یعنے نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینے سے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے یعنے سنتیں فجر کی نقل کی یہ نسائی نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے ایام بیض میں نہ گھر میں نہ سفر میں نقل کی یہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتوں کے ہیں یعنے تیرویں اور چودھویں اور پندرھویں پس بیض صفت لیالی کی یعنے راتوں کی ہو ان راتوں کو بیض اسواسطے کہتے ہیں کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اسلیے کہتے ہیں کہ سورے انکے دور کرتے ہیں گناہوں کو اور روشن کرتے ہیں دلوں کو یا اسواسطے بیض کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اترے تو انکا تمام بدن سیاہ ہو گیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنوں میں رکھو جب تیرویں کو روزہ رکھا تو نصائی بدن انکا سفید اور روشن ہو گیا جب چودھویں کو روزہ رکھا تو دو ثلثائی بدن انکا سفید اور روشن ہو گیا اور جب پندرھویں کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہو گیا اور چاہئے کہ تین روزے جو مہینے میں رکھنے مسنون ہیں بارہ طرح پر آئے ہیں ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے میں جب چاہے جب رکھلے اور دوسرے یہ تین روزے اول مہینے کے یعنے پہلی سے تیسری تک اور تیسرے ہفتے اور اتوار اور پیر اور جمعرات اور پانچویں تیرویں چودھویں پندرھویں اور چھٹے یہ کہ اول انکا دوشنبہ ہو یعنے دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ اور ساتویں یہ کہ اول انکا پنجشنبہ ہو یعنے پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھویں نوچندی پیر اور دو جمعراتیں اور نویں نوچندی جمعرات اور دو پیریں اور دسویں پیر اور جمعرات اور پھر پیر دوسرے ہفتہ کی اور گیارہویں ہر عشرے میں ایک روزہ اور بارہویں تین روزے اخیر مہینے میں اور سب روزے مسنون برس میں اکیاون ہیں تین تین تو یہی ہیں حساب فی مہینے تین روزے کے اور نو روزے ذیحجہ میں یعنے پہلی سے نویں تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کے یا بعد انکے اور ایک پندرھویں شعبان میں اور چھ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہیں ۱۲ **وَمَوْلَانَا قَلَّدَ مَنْ شَاءَ مِنَ الْمَذَاهِبِ** **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ بدن کی روزہ رکھنا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے یعنے بڑھنا ہر کہ دیا جاتا ہے بعض انکا یا طہارت ہے کہ طہارت کی جاتی ہے ساتھ انکے اور زکوٰۃ بدن کی

روزہ ہو کہ گھلتا ہو بعض بدن اور ناقص ہوتا ہو اس سے اور پاک ہوتا ہو گناہوں سے بسبب اسکے پس زکوۃ عبادت عالیہ ہو اور روزہ طاعت بدنیہ ع
وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْهِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا هَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کے پس کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو لیے اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہو اللہ تعالے ان دو دنون مین واسطے ہر مسلمان کے مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہین فرماتا ہو اللہ تعالے چھوڑ دے انکو یہان تک کہ صلح کرین نقل احمد و ابن ماجہ نے **ف** بخشش کرتا ہو الخ یعنے روزہ رکھتا ہون مین بسبب بزرگی ان دنون کے اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الٰہی کے آو فرماتا ہو یعنے فرشتے کو جو کہ معین ہو مٹانے برائیون پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کے اور صلح کرین یعنے آپسمین پس جب مغفرت کیجاوے گی انکی ـ ح ـ ع +
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ قَیْسٍ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے انکین واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالے کے دور رکھتا ہو اسکو اللہ تعالے دوزخ سے مانند دور رکھنے کوے اوڑتے ہوے کے اور وہ ہو بچہ یہان تک کہ بوڑھا ہو کے مر جاوے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین سلمہ بن قیس سے **ف** کہا گیا ہو کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہو پس فرمایا کہ اگر کوا ابتداے عمر سے اخیر عمر تک اڑتا رہے تو دیکھا چاہیے کہ کسقدر مسافت طے کر لیگا جتنی وہ مسافت طے کر لیگا اوتنا ہی اللہ تعالے روزے دار کو دوزخ سے دور رکھتا ہو ع ح
بیہقی سے منقول ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزے دار کا عبادت ہو اور چپ رہنا اسکا تسبیح ہو اور عمل اسکا مضاعف ہو اور دعا اسکی مقبول ہو اور گناہ اسکا بخشا گیا ہو اور یہ بھی منقول ہو بیہقی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے وحی کی طرف ایک نبی کے بنی اسرائیل مین سے یہ کہ خبر دے قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزے رکھے کسی دن واسطے طلب کرنے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اسکے کو اور ثابت دیتا ہون ثواب اسکو اور خطیب نے روایت کیا ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھے کہ نہ مطلع ہو اسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالے واسطے اسکے ساتھ ثواب کے سوائے جنت کے یعنے انکا ثواب یہی ہو کہ جنت مین داخل کرتا ہو اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالے کے ایک خوان ہو کہ اسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی کے دل مین خطرہ انکا آیا ہو نہین بیٹھتے اسپر مگر روزہ دار باب ہو یعنے بیچ تمنہ اور لواحق بایون پہلے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا یَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِیَ لَنَا حَیْسٌ فَقَالَ اَرِیْنِیْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَکَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو عائشہ رضی سے کہ کہا داخل ہوئے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہو نزدیک تمھارے کچھ یعنے کھانیکی چیز کہا ہمنے کہ نہین فرمایا تحقیق مین اسوقت روزہ دار ہون پھر آے ہمارے پاس ایکدن یعنے اور پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ ہو عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ بھیجا گیا ہو ہمکو حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تھی مین نے روزے سے پھر کھا لیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** مین اسوقت روزہ دار ہون یعنے نیت روزے

کرنی میں نے اس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن میں کرنی جائز ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اماموں کا لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ رات سے نیت کرنی واجب ہے ہر طرح کے روزے میں بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور حیس نام ایک کھانیکا ہے کہ مثل مالیدہ کے ہوتا ہے کھجور اور گھی اور فروت کا بنتا ہے اور فروت اسے کہتے ہیں کہ دہی یا چھاچھ کا ڑھی کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اسکا پانی ٹپک جاتا ہے اور پس کھایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزے نفل کا بغیر عذر کے جائز ہے اور ایسے ہیں اکثر علماء اور امام ابوحنیفہؒ اور علماء انکے کہتے ہیں کہ واجب ہے تمام کرنا اسکا اور جائز ہیں افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے کے اور واجب ہے قضا اسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل انکے مذہب کی آگے آتی ہے ۱۲ ع ۲ وعن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ بتمر وسمن فقال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم ثم قام الی ناحیۃ من البیت فصلی غیر المکتوبۃ فدعا لام سلیم واھل بیتہا رواہ البخاری اور روایت ہے انس رضی سے کہ کہا تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرت کے لیے کھجور اور گھی پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنے کوپے مشک انکے اور کھجور اپنکے باسن میں اپیلے کہ تحقیق میں روزے سے ہوں پھر کھڑے ہوئے طرف کونے کے گھر میں سے پس نماز پڑھی سوائے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والوں اسکی کے نفل کی یہ بخاری نے ف ظاہر حضرت نے روزہ اپنیلے نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہیں ہوئے لیکن اور اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہ آیا نفل روزے والے کیلیے ضیافت عذر ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ ضیافت عذر ہے مہمان اور مہمانی کرنے والے کے لیے اگر صاحب اسکا نہ رہے حاضر ہونے سے بغیر شریک ہونیکے کھانے پینے میں راضی نہ ہو بلکہ ملول ہو حاصل یہ کہ اگر اسکے نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہے روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے کہ ملول نہیں ہونیکا تو فقط حاضر ہی ہووے اور روزہ نہ توڑے اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر یہ کہ مستحب ہے مہمان روزہ دار کو یہ کہ دعا کرے مہمانی کرنے والے کے لیے ۱۲ ع ۳ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم وفی روایۃ قال اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے اور وہ ہو روزے سے پس چاہیے کہ کہے میں ہوں روزے سے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہو روزہ دار پس چاہیے کہ دورکعت پڑھے اور اگر نہ ہو روزے سے پس چاہیے کہ کھاوے نفل کی یہ مسلم نے ف واجب ہے افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش میں پڑے دعوت کرنے والا اور حاصل ہو بسبب نہ کھانیکے دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنے والا خوش ہوگا بسبب کھانے اسکے کے اور نہیں تشویش میں پڑے گا بسبب نہ کھانیکے تو مستحب ہے اور اگر دونو امر برابر ہوں انکے نزدیک تو افضل ہے یہ کہ کہے انی صائم یعنے میں روزے سے ہوں برابر ہے کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ۱۲ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ام ہانی قالت لما کان یوم الفتح فتح مکۃ جاءت فاطمۃ فجلست عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وام ہانی عن یمینہ فجاءت الولیدۃ باناء فیہ شراب فتناولہ فشرب منہ ثم ناولہ ام ہانی فشربت منہ فقالت یا رسول اللہ لقد فطرت وکنت صائمۃ فقال لہا کنت تقضین شیئا قالت لا قال فلا یضرک ان کان تطوعا رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی وفی روایۃ لاحمد والترمذی نحوہ وفیہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت صائمۃ فقال لہا ام

المتطوع امیر نفسہ ان شاء صام وان شاء افطر اور روایت ہو ام ہانی سے کہ کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہؓ اور بیٹھیں بائیں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانی داہنی طرف حضرتؐ کے تھین پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اسمین تھی کچھ پینے کی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرتؐ کو پس پیا اس سے پھر دیا وہ باسن حضرتؐ نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانیؓ نے اس سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مین نے اور تھی مین روزے سے پس فرمایا واسطے اسکے کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ لینے یہ روزہ قضا رمضان کا یا نفل کا تھا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کے مانند اسکے اور بیچ اسکے پس کہا ام ہانیؓ نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تھی روزے سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہی نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے ف مالک ہی نفس اپنے کا یعنے ابتداءً اگر چاہے روزہ رکھے یعنے نیت روزے کی کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنے اختیار کرے روزہ نہ رکھنے کو یا معنی یہ ہین کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے روزے کو اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت مین تاویل اسکی یہ ہی کہ نفل روزے والے کو پہونچتا ہی کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسے کہ کوئی ضیافت کرے یا دار دھوا ایک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار نکرون گا تو لوگ وحشت مین پڑینگے پس اسکو پہونچتا ہی کہ افطار کرے تا الس والفت ہو آپسمین پس اسمین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہی بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا بھی ہی حدیث آیندہ مین اطاس حدیث ام ہانیؓ کے مین کلام کیا ہی محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور منذری نے کہا کہ ثابت نہین اور اسکے اسناد مین اختلاف ثبت ہی ۴ ع ۴ وعن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کنت انا وحفصۃ صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ فقالت حفصۃ یا رسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ قال اقضیا یوما اخر مکانہ رواہ الترمذی وذکر حماد عن الحفاظ رہ واعن الزہری عن عائشۃ مرسلا ولم یذکروا فیہ عن عروۃ وھذا اصح ورواہ ابو داؤد عن اسمٰعیل مولی عروۃ عن عائشۃ اور روایت ہو زہری سے کہ اسنے نقل کی عروہ سے اسنے نقل کی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے تھی مین اور حفصہؓ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کھایا ہمنے اسمین سے پس کہا حفصہؓ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم تھین روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کھایا ہمنے اسمین فرمایا قضا کرو تم دونون اکیدن اور بدلے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت حفاظون سے کہ روایت کیا انھون نے زہری سے زہری نے روایت کیا عائشہؓ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اسمین واسطہ عروہ کا اور یہ صحیح تر ہی اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہؓ سے ف یہ حدیث دلیل ہی حنفیہ کی کہ اسکے نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے لازم ہی قضا اسکی اسلیے کہ ظاہر یہ امر وجوب کے لیے ہی اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہ امر استحباب کے لیے ہی اسکے مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کے ارسال یہان بمعنی سقوط راوی کے ہی اسناد سے یعنے منقطع ہی کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہؓ کے تھا وہ اسمین نہین یہ بھی ایک اصطلاح ہی اور مشہور یہ ہی کہ مرسل اس حدیث کو کہتے ہین کہ تابعی روایت کرے بغیر ذکر صحابہؓ کے ۴ ع ۴ وعن ام عمارۃ بنت کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فدعت لہ بطعام فقال لہا کلی فقالت انی صائمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم اذا اکل عندہ صلت علیہ الملٰئکۃ حتی یفرغوا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی صحیح اور روایت ہو

اور عمارہ بیٹے کعب کے سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس پس منگوایا انہنے واسطے حضرت کے کھانا پس فرمایا حضرت نے انکو کھا تو کہا میں نے روزے ہون پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کھایا جاتا ہو نزدیک اسکے کھانے اور رغبت کرتا ہو دل اسکا کھانے پر اور دشوار ہوتا ہو روزہ اوسپر حمت بھیجتے ہین اوسپر فرشتے یہان تک کہ فارغ ہون کھانے والے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَغَدّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغَدَاءُ یَا بِلَالُ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَرٰی اَنَّا نَاْکُلُ رِزْقًا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِی الْجَنَّۃِ اَشَعَرْتَ یَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ یُسَبِّحُ عِظَامُہٗ وَیَسْتَغْفِرُ لَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا اُکِلَ عِنْدَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

روایت ہو بریدہ سے کہ کہا داخل ہوئے بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانیکے لیے اے بلال کہا بلال نے تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاتے ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت مین ہو کیا جانا تو نے اے بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اسکی اور بخشش چاہتے ہین اسکے لیے فرشتے جبتک کہ کھایا جاوے نزدیک اسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابُ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ** باب ہو بیچ بیان لیلۃ القدر کے **ف** لینے اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اسکے دقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہو اسکے ہونیکی اور اسکو لیلۃ القدر اسلیے کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین اسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بھر مین واقع ہون گے اور بعضون نے کہا کہ یہ نام ہوا بسبب عظیم القدر ہونے اسکے کے اوپیچ یعنی اس شب کے بہت قول آئے ہین اور اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہو کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہو خصوصًا طاق راتون عشر اخیر کے مین خصوصًا ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علماء کے نزدیک یہی ہو اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیے مقرر ہوئی اسلیے کہ باوجود چھوٹی عمرون کے ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہو حاصل اسکا یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتون کی عمرون کا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی سی عمر مین اُنکے سے عمل نہین کر سکنے کے پس دی اُنکو اللہ تعالے نے لیلۃ القدر کہ ہزار مہینے سے بہتر ہو اور ایک اور روایت مین آیا ہو کہ ایک روز حضرت نے ذکر کیا چار شخصون کا بنی اسرائیل مین سے کہ اُنھون نے عبادت کی تھی اللہ تعالی کی اسّی اسّی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لمحہ وہ شخص یہ تھے حضرت ایوبؑ اور حضرت زکریاؑ اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئے حضرت کے پاس جبرئیلؑ اور کہا اے محمدؐ تعجب کیا آپ کی امت نے عبادت کرنی اُن لوگون کے سے اسّی اسّی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالے نے خیر بہتر پڑھی اُنپر اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ساری سورۃ یعنے لیلۃ القدر افضل ہو اس چیز سے کہ تعجب کیا آپ نے اور آپ کی امت نے پس خوش ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابن ابی حاتم نے جانا چاہیے کہ ہزار مہینے کے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے ہین اسلیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنے لیلۃ القدر بہتر ہو ہزار مہینے سے کہ جسکے تراسی برس اور چار مہینے ہوئے اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باری تعالے کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہو اور اسمین اوترتے ہین ملائکہ اور روح واسطے ملاقات صلحا اور عابدین کے اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدا کیے ملائکہ کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین درخت جنت مین لگائے گئے اور اسمین دعا قبول ہوتی ہو اور اسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہو اور حکمت اسکی پوشیدہ ہونے مین یہ ہو کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اسپر اور لکھا ہو علماء نے کہ جو کوئی کوشش کرے بیچ بیداری شبون ایک سال تمام کے پاوے گا اسکو انشاء اللہ تعالے چنانچہ اسی لیے کہا ہو من یقم الحول یصب لیلۃ القدر اور یعنے علماء نے کہا ہو کہ اس رات کی علامتین ہین کہ استنباط

کیا ہو انکو احادیث و آثار سے اور پایا ہو بعضی علامتون کو اہل کشف نے طبی نے ایک قوم سے نقل کیا ہو کہ وقت اس رات مین سجدہ کرتے ہین اور زمین پر گر پڑتے ہین پھر بجاے خود آجاتے ہین اور سجدہ کرتی ہو اسمین ہر چند اور صواب یہ ہو کہ شرط نہین ہو پانے اس رات کے دیکھنا ان امور کا بہت لوگ پاتے ہین اس رات کو اور دیکھتے نہین کوئی چیز انمین سے اور روا ہو کہ دو آدمی ایک جاے ہون اور دونون اس شب کو پاوین اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزون مین سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہ ہو کہ توفیق ہو اسمین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خشوع اور خضوع و حضور و اخلاص کی اور مختار یہ ہو کہ بہتر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہو اور اگر تمام رات شب بیدار رہے اور یا غسل مرض اور ملال اور خلل کا ادا کے فرائض اور سنتون موکدہ مین نہ وا فضل و اکمل ہو والاحسن کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہو ولیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا ازرقنا اللہ ع ہو مولانا وکفانا واللہ المستعان وعلیہ التکلان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّل فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ سے روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو طاق راتون کے اخیر دہی رمضان کے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی طاق راتون کے یعنے اکیسوین شب اور تیئیسوین شب اور پچیسوین شب اور ستائیسوین شب اور اونتیسوین شب ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ کہا تحقیق کتنے شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دکھلائی گئی شب قدر خواب مین ہی سات راتون اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھتا ہون مین تمھارے خوابون کو کہ متفق ہوے ہین اوپر سات راتون اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اسکو پس چاہیے کہ تلاش کرے اسکو بیچ سات راتون اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہو کہ مراد دو راتین ہون کہ متصل ہیں کے ہین یعنے اکیسوین شب سے ستائیسوین شب تک یا سات راتین سب سے اخیر کی یعنے تیئیسوین شب سے اونتیسوین شب تک اسلیے کہ اونتیس کا چاند یقینی ہو اسکے موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہو واللہ اعلم ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو اسکو بیچ دہی اخیر کے رمضان سے یعنے شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ باقی رہی یعنے اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کے کہ باقی رہی یعنے تیئیسوین شب بیچ پانچوین رات کے کہ باقی رہی یعنے پچیسوین شب نقل کی یہ بخاری نے **ف** یا گنتا شروع کیجیے آخر سے یعنے تلاش کرو بیچ نوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ اونتیسوین شب ہو اور بیچ ساتوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ ستائیسوین شب ہو اور بیچ پانچوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ پچیسوین شب ہو ظاہر معنی یہی ہین اور طیبی نے کہا کہ یہ تین مذکورہ یہ ہین بائیسوین شب اور چوبیسوین شب اور پچیسوین شب **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُعْتَكَفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ

صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمُطِرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشِ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَلِلْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلے دہی مین رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہی مین بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنے خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق مین نے کیا تھا اعتکاف پہلے دہی مین تلاش کرتا تھا مین شب قدر کو پھر اعتکاف کیا مین نے بیچ کے دہی مین پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہی آخر کے ہی پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہی آخر کے مین پس تحقیق مین دکھلایا گیا خواب مین لیلۃ شب قدر کو پھر بھلایا گیا مین یعنے جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن مین بھول گیا اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین یعنے خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون کیچڑ مین اسکی صبح کو یعنے لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا مین کہ کون سی رات تھی وہ پس تلاش کرو اسکو بیچ دہی آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کے یعنے اخیر کے دہی کے طاق راتون مین کہا راوی نے کہ برسا مینہ اس رات کو یعنے جس رات کہ حضرت نے دیکھا اسکو اور تھی چھت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھون میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ اثر پیشانی پر تھا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکے نقل کرنے مین بخاری اور مسلم بیچ مضمون کے اور لفظ واسطے مسلم کے اس قول تک فقیل لہ انما فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبد اللہ انیس کے کہا تیئیسوین شب یعنے عوض صبح اکیسوین شب کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کے تمبو کا بنتا ہے چھوٹا سا کہ اسکو فارسی مین خرگاہ کہتے ہین اور من صبیحتہ مین حرف من کا بمعنی فی کے ہے اور متعلق ہے ساتھ قول بصرت کے اور حاصل کلام راوی کا یہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب مین دیکھا تو یہ بھی دیکھا تھا کہ مین مٹی اور پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنے اس رات منیہ بھی برسا تھا وہی علامت انھون نے پانی اس خواب کی رات مین کہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب تھی معلوم کیا اس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب ہے۔ ۶ و مولانا

وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا ارادہ پوچھنے کا کیا مین نے ابی بن کعب سے پس کہا مین نے کہ تحقیق بھائی تمہارے یعنے دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہین کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے اللہ اسکو ارادہ کیا یعنے اس کہنے سے اعتماد کرین لوگ خبردار رہو تحقیق ابن مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان مین ہے اور تحقیق وہ دہی آخر کے مین ہے اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہے قسم کھائی ابی بن کعب نے ایسی کہ انشاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہے پس کہا مین نے ساتھ کس دلیل کے کہتے ہو یہ اے ابو منذر کہ کہنیت ابی بن کعب کی ہے کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اسدن یعنی روشنی ہوتی واسطے لگنے کے یعنے اور دیکھا مین نے آفتاب صبح ستائیسوین کو کہ نکلا اسی طرح نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ اعتماد کرین لوگ یعنے

ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہو اور بحسب ظن غالب کے فتوی اسپر دیتے اگر جانتے کہ وہ ستائیسویں ہی شب ہے تو اسی رات میں قیام کرتے اور ترک کرتے قیام تمام راتوں کا اسلیے ابن مسعود نے کہا کہ وہ تمام سال میں ہے اور قسم کھائی یعنے بنا بر ظن غالب کے اور انشاء اللہ نہ کہا یعنے انشاء اللہ کہنے میں قسم خرما اور منعقد نہیں ہوتی پس ابی بن کعب نے قسم کھائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم خرما ہو ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر کے عشرے میں اسقدر کہ نکوشش کرتے بیچ غیر انکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کوشش کرتے یعنے زیادتی طاعت میں بامید اسکے کہ لیلۃ القدر اسمیں ہو ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا اخیر رمضان یعنے رمضان کا مضبوط باندھتے تھے بند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل اپنے کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** مضبوط باندھتے تھے بند کنایہ ہے اس سے کہ کوشش فرماتے عبادت میں زیادہ عادت سے یا کنایہ ہے اس سے کہ عورتوں سے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو یعنے اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے اور ایک روایت میں جو آیا ہے انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنے حضرت تمام شب نہیں جاگے تو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہیں جاگتے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکی نہیں واللہ اعلم اور جگاتے اہل اپنے کو یعنے جگاتے بی بیوں کو اور بیٹیوں کو اور لونڈیوں کو اور غلاموں کو بعض اوقات عشرے کے میں واسطے عبادت کے اور تلاش کرتے لیلۃ القدر کی ۴۔ دمولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر جانوں میں کون سی رات ہے شب قدر کی کیا کہوں میں اسمیں یعنے کیا دعا مانگوں اسوقت فرمایا کہ یا الٰہی تحقیق تو معاف کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے معاف کرنیکو پس معاف کر مجھے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو **ف** یہ دعا جامع ہے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نہ مانگی اللہ تعالے سے بندوں نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشے اسکو اور عافیت دے اسکو ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا يَعْنِیْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِیْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِیْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِیْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ يَبْقَيْنَ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ تَرْوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اسکو یعنے شب قدر کو بیچ نو میں رات کے کہ باقی رہی یعنے اونتیسویں شب یا بیچ سات میں کے کہ باقی رہی یعنے ستائیسویں شب یا پانچ میں کہ باقی رہی یعنے پچیسویں شب یا تیسری میں کہ باقی رہی یعنے تیئیسویں شب یا آخر رات میں یعنے سلخ کی رات نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَفَعَهٗ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ مَوْقُوْفًا عَلٰی ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کے سے پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان میں ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا نقل کی یہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحق سے موقوف ابن عمرؓ پر **ف** ہر رمضان میں اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ رمضان خالی نہیں جاتا شب قدر سے یعنے ہر سال میں کہ رمضان واقع ہوتا ہے اسمیں شب قدر بھی ہوتی ہے اور دوسرے معنی یہ کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہے کچھ خاص وہی آخر ہی پر نہیں اول حضرت کو یہی معلوم ہوا تھا آخر کو یہ ٹھہرا کہ آخر کے دہے میں ہے اسکے سوا

نہیں ہوتی - مولانا **وَعَنْ** عبداللہ بن انیس قال قلت یارسول اللہ ان لی بادیۃ اکون فیہا انا اصلی فیہا لحکم اللہ فمرنی بلیلۃ انزل لہا الی ہذا المسجد فقال انزل لیلۃ ثلث وعشرین قیل لابنہ کیف کان ابوک یصنع قال کان یدخل المسجد اذا صلی العصر فلا یخرج منہ حاجۃ حتی یصلی الصبح فاذا صلی الصبح وجد دابتہ علی باب المسجد فجلس علیہا ولحق ببادیتہ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہ کہا میں نے یارسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہے یعنے میرا گھر جنگل میں ہے کہ رہتا ہوں اسمیں اور نماز پڑھتا ہوں اسمیں تو حکم فرمائیے مجھکو ساتھ ایک رات کے کہ اتروں میں اسمیں طرف اس مسجد کے یعنے شب قدر رمضان میں کون سی ہے اس رات مسجد نبوی میں آکر عبادت کروں پس فرمایا حضرت نے اوننتیسویں رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبداللہ کے کہ نام انکا ضمرہ تھا کہ کس طرح تھا باپ تیرا کہتا کہا بیٹے نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد میں جبکہ پڑھتا نماز عصر کی یعنے بائیسویں تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اسسے واسطے کسی کام کے یعنے جو کام کہ منافی اعتکاف کے ہے یہاں تک کہ نماز پڑھے صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے فجر کی پاتے جانور اپنا دروازے پر مسجد کے پس سوار ہوتے اسپر اور پہونچتے جنگل اپنے میں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لازم آتا ہے اسسے تعین لیلۃ القدر کی جواب کہ جس سال حضرت نے انکو یہ فرمایا اُس سال اوننتیسویں کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو انکا علم ہوگیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہے اور یہ جو ہر کہ حضرت کو بھی تعین اسکے معلوم نہ تھے تو مراد یہ ہے کہ تعین ہر سال کے معلوم نہ تھے اور کبھی کبھی کا معلوم ہونا منافی انکے نہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کے ہو پس انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب میں ہوتا ہو واللہ اعلم مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عبادۃ بن الصامت قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخبرنا بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر فتلاحی فلان وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیرا لکم فالتمسوہا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ رواہ البخاری

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دیں ہمکو شب قدر کی پس جھگڑے دو شخص مسلمانوں میں سے پس فرمایا حضرت نے نکلا تھا میں کہ خبر دوں تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا پس اٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تمھارے لیے پس تلاش کرو اسکو اوننتیسویں اور ستائیسویں میں اور پچیسویں میں نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا بعضوں نے کہ نام دو شخصوں کا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اٹھائی گئی یعنے تعین اسکی میرے خاطر سے اٹھ گئی بسبب شومی جھگڑنے انکے کے اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپسمیں بری ہے اور اسکے سبب سے محروم ہونا ہے آدمی برکات و بھلائیوں سے اور ہو بہتر تمھارے لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادت میں ہوگا **وَعَنْ** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلۃ القدر نزل جبرئیل علیہ السلام فی کبکبۃ من الملائکۃ یصلون علی کل عبد قائم او قاعد یذکر اللہ عز وجل فاذا کان یوم عیدہم یعنی یوم فطرہم باہی بہم ملائکتہ فقال یا ملائکتی ما جزاء اجیر وفی عملہ قالوا ربنا جزاءہ ان یوفی اجرہ قال ملائکتی عبیدی وامائی قضوا فریضتی علیہم ثم خرجوا یعجون الی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لاجیبنہم فیقول ارجعوا فقد غفرت لکم وبدلت سیاتکم حسنات قال فیرجعون مغفورا لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے شب قدر اوترتے ہیں جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کے فرشتوں سے دعا بخشش کی کرتے ہیں ہر بندے کے لیے کہ کھڑا ہو یعنے نماز پڑھتا ہو یا طواف کرتا ہو اور کچھ عبادت کرتا ہو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے یاد کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہو تا ہو دن عید انکے کا یعنے

عید الفطر کا فخر کرتا ہی بسبب اسکے اللہ تعالے فرشتون اپنے سے یعنے اُن فرشتون سے کہ جنھون نے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس فرماتا ہی اے فرشتو میرے کیا ہر بدلا اس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتے اے رب ہمارے یہ بدلا اسکا یہ ہی کہ پوری دی جاوے مزدوری عمل اُسکے کی فرماتا ہی اللہ تعالے اے فرشتو میرے غلامون میرے اور لونڈیون میرے نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اُنپر یعنے روزہ پھر نکلے یعنے گھرون سے طرف عید گاہ کے چلاتے ہوے سات دعا کے قسم ہی عزت اپنے کی اور بزرگی اپنے کی اور جود اپنے کی اور بلند قدری اپنی کے اور بلندی مرتبہ اپنی کے البتہ قبول کرونگا مین دعا اُنکی پس فرماتا ہی اللہ تعالے پھر جاو یعنے اپنے گھرون کو تحقیق بخشدیا مین نے تمکو اور بدل ڈالین مین نے برائیان تمھارے نیکیون سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفۂ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہین لوگ اس حالت مین کہ بخشش کیجاتی ہی واسطے اُنکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْاِعْتِکَافِ

باب ہی بیان اعتکاف کے **ف** اعتکاف کے معنی لغت مین ہین ٹھہرنا ایک جگہ اور شرع مین ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور نیت معتبر ہی مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت مؤکدہ ہی اسلیے کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتے رہے اُسمین اور درمختار مین لکھا ہی کہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہی یعنے بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہی اور تارک اُسکے ملامت نہین کیے جاتے اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتھ نذر کرنیکے زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسے کہے کہ مین نے اپنے پر اعتکاف اتنے دنون کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ مین نے نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہ کام ہو جائیگا تو مین اتنے دنون کا اعتکاف کرونگا اور سوائے ان دونون قسمون کے مستحب ہی پھر اگر مدت اعتکاف نفلی کے لیے حد نہین اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرے جائز ہی اور اقل مدت مین اختلاف ہی کہ کیا ہی امام محمد کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی ظاہر روایت ہی امام اعظم سے اور اسی پر فتوی ہی پس لائق ہی آدمی کو کہ جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اسطرح کہ نیت اعتکاف کی کی مین نے جبتک کہ ہون مسجد مین ثواب اعتکاف کا ہاتھ سے نجاوے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر روز ہی یعنے آدھے دن سے زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سے سوائے ظاہر روایت کے یہ منقول ہی کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی ع ح درمختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہی رمضان کے مین یہان تک کہ قبض روح اُنکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا اُنکی بی بیون نے پیچھے اُنکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** پھر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نے یعنے اپنے گھرون مین اسلیے کہا ہی فقہا نے کہ مستحب ہی عورتون کو یہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہ کو گھر مین مسجد ٹھہرا کر اُسمین اعتکاف کرین پس وہ اُنکے حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہی بلا ضرورت اُسمین سے نہ نکلین اور عورت کو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ع - عالمگیری درمختار **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاهُ کُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَهٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین تھے جبرئیل ملاقات کرتے حضرت سے ہر شب رمضان مین پڑھتے رو برو جبرئیل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنے ساتھ تجوید کے پس جسوقت ملاقات کرتے حضرت سے جبرئیل ہوتے حضرت بہت سخاوت کرنے والے ساتھ بھلائی کے باد چھوٹی ہوئے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے یعنے حضرت نفع

بہت پہونچاتے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اور دن کے خصوصاً رمضان مین کہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی اُنمین افضل ہی اور ہوا چلانی گئی سے یعنے جو ہوا کہ مینھ لاتی ہی حاصل یہ کہ نفع اس ہوا کا عام ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی اس سے بھی زیادہ حضرتؐ ہوتے تھے نفع پہونچانے اور بھلائی کرنے مین وقت ملاقات جبرئیلؑ کے اور اس حدیث مین اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ آدمی کو افضل وقتون مین اور صحبت نیکون مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے بھلائی کے کرنے مین اور یہ حدیث باب الاعتکاف مین اسلیے لائے کہ حضرتؐ رمضان مین اعتکاف بھی کرتے تھے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑہا جاتا تھا یعنے جبرئیلؑ پر حضرتؐ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن ہر سال مین ایک بار پس پڑہا گیا قرآن روبرو حضرتؐ کے دوبار اس سال مین کہ حضرتؐ وفات کیے گئے اور تھے حضرتؐ اعتکاف کرتے ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اس سال مین کہ وفات کیے گئے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ قرآن پڑہتے تھے روبرو جبرئیلؑ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیلؑ پڑہتے تھے دونون روایتون مین لفظون کچھ نہین ہی اسواسطے کہ ایکبار پڑہتے ہون جبرئیلؑ اور پھر پڑہتے ہون روبرو اُنکے حضرتؐ جیسا دو حافظ دور کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا بھی سنت ہوا اور دوبار قرآن پڑہا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال مین واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونیکے ساتھ حاضر ہونیکے درگاہ رب العزة مین **بیت** وعدہ وصل چون شود نزدیک ✦ آتش شوق تیز تر گردد ✦ اور اسمین تنبیہ ہی امت کو یہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووے نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالے کے اور واسطے کھڑے ہونیکے روبرو اسکے رزقنا اللہ ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَکَفَ اَدْنٰی اِلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَکَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتے مسجد مین پس کنگھی کر دیتی مین اُنکے اور نہ داخل ہوتے گھر مین مگر واسطے حاجت انسانی کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ دلیل ہی اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہین باطل ہوتا ہی اعتکاف اسکا اور دلیل ہی اسپر کہ کنگھی کرنی معتکف کو درست ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر دھووے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن مین بیچ مسجد کے اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطے حاجت انسانی کے امام اعظمؒ کے نزدیک اگر ایک ساعت بھی بغیر حاجت یعنے ضرورت کے نکلا اعتکاف والا تو فاسد ہوجاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب و پائخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا اور غسل جمعہ کے حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہی مگر شیخ اوادمین لکھا ہی کہ نکلے غسل کے لیے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان یعنے اذان کی جگہ خارج مسجد سے ہو تو اسپر جانا داخل حاجت مین ہی اس سے اعتکاف ٹوٹنے کا نہین اور مؤذن اور غیر مؤذن اسمین برابر ہین بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کے لیے نکلے وقت زوال سے اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسے وقت سے نکلے کہ پاوے جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد مین ٹھہر لگا تو اعتکاف فاسد نہین ہونیکا مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس خادم ہو تو گھر سے کھانے لے آنا بھی داخل حاجت ہین ہی اور اگر مسجد گرنے لگے یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالے اور وہ اسی ساعت نکل کر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہونیکا اعتکاف اسکا استحسانا کذا فی البدائع اور اسی طرح اگر بموجب جان یا مال کے اور مسجد مین جاوے تو نہین فاسد ہونیکا اور اگر نکلا پیشاب یا پائخانہ کے لیے اور قرض خواہ نے

روک رکھا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں فاسد ہوئیگا اور کوئی ڈوبتا ہو یا جلتا ہو اور یہ اسکے نکالنے کے لیے نکلے یا جہاد کے لیے اگر نفیر عام ہو یا ادائے شہادت کے لیے تو فاسد ہو جائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر ون مذکورہ بصیر کے نکلے گا ایک ساعت یعنے لمحہ بھر بھی اگرچہ سہو سے نکلے اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور صاحبینؒ کے نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہیں ع ح - عالمگیری - ودر مختار **ف** اس حدیث سے یہ بھی نکل سکتا ہے کہ حجامت بنوانی بھی معتکف کو مسجد میں جائز ہے مگر بال وغیرہ مسجد میں نہ گریں - مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَۃً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ وَاَوْفِ بِنَذْرِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ عمرؓ نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی میں نے جاہلیت میں کہ اعتکاف کرونگا میں ایک رات مسجد حرام میں فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاہلیت میں جاہلیت اس حالت کو کہتے ہیں کہ تھے اسپر عرب پہلے حضرتؐ کی نبوت کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے وہ حالت ہے کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور ایک رات یعنے دن سمیت جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اور پوری کر نذر اپنی یہ امر استحباب کے لیے ہے اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہے پورا کرنا اسکا یعنے بعد اسلام کے مذہب شافعی یہی ہے اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ نہیں صحیح ہے نذر اسکی دلیلیں انکی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور اس حدیث کے معنی جو وہ لیتے ہیں اوپر بیان کیے گئے اور کہا طیبی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہیں ہے واسطے صحت اعتکاف کے جیسا کہ مذہب شافعیؒ ہے اور امام ابوحنیفہ رح سے ظاہر الروایت یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اعتکاف واجب میں نہ نفل میں اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مالکؒ سے اور ایک روایت امام اعظم رح سے یہ ہے کہ مطلق اعتکاف میں روزہ شرط ہے خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ اعتکاف حضرت عمرؓ کا جو بعضی روایتوں میں آیا ہے اسمیں روزہ بھی آیا ہے چنانچہ ابوداؤد اور نسائی اور دارقطنی نے ایک روایت نفل کی ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے لازم کیا اپنے نفس پر جاہلیت میں یہ کہ اعتکاف کریں اعتکاف یعنے دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور دلیل انکی حدیث عائشہؓ کی ہے کہ آگے آتی ہے لا اعتکاف الخ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ روزہ رکھنا شرط ہے اعتکاف میں پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہیں صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کے مہینے میں اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتے ہیں روزہ رمضان کے اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کرے اعتکاف اسدن کا تو نہیں صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا رمضان معین میں تو اور مہینے میں قضا اسکی کرے ساتھ روزوں مستقلہ کے پس نہیں جائز ہونگی قضا اسکی اور رمضان میں اور نہ اور واجب میں خواہ قضا روزے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روز کے اعتکاف کی نیت کرے تو اُن دنوں کی راتوں کا بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہے اور اسی طرح بیچ نذر کرنے اعتکاف دو دن کے اعتکاف دو راتوں کا بھی لازم ہوتا ہے اور ابو یوسفؒ کے نزدیک اعتکاف بیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینے کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نہ کہا ہو ع ح - درمختار - مالابد منہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ یَعْتَکِفْ عَامًا فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے میں رمضان سے پس نہ اعتکاف کیا

لیے شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے ف شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہو اس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہؓ سے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ نوافل مؤکدہ قضا کیے جاویں جبکہ فوت ہوں جیسے کہ قضا کیے جاتے ہیں فرائض انتہی تشبیہ نری قضا کرنے میں ہو بعد فوت ہونیکے دلالۃ اقتضا فرض کی فرض ہے اور قضا نوافل کی نفل ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنیکا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہے اور چار دن امامون کے نزدیک یہ ہے کہ داخل ہو پہلے غروب آفتاب کے اگر ارادہ کرے اعتکاف ایک مہینے یا عشرے وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز میں بعد غروب آفتاب کے پس انکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ حضرت ساتھ نیت اعتکاف کے پہلے غروب کے مسجد میں آتے تھے اور شب کو وہاں رہتے جب نماز صبح کی پڑھتے تو اس حجرے میں کہ اعتکاف کے لیے بوریہ کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تنہا الگ رہنے لوگوں سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہ میں صبح کو ع ہے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھتے بیمار کو اس حالت میں کہ ہوتے اعتکاف میں یعنے اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جسطرح کہ ہوتے پس نہ ٹھہرتے پوچھتے اسسے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف پس گذرتے یعنے گذرتے اس ہیات پر کہ ہوتے وہ اسپر نہ میل کرتے اور طرف اور نہ ٹھہرتے بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان ہے اوپر کے مجمل کا اسلیے کہ معنی فلا یعرج کے یہ ہیں کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راہ سے اور طرف اور لفظ یسال بیان ہے یعود کا بطریق استیناف کے کما حسن اور تحقیق نے کہ جائز ہے معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کے اور نماز جنازے کے اور نزدیک چار دن امامون کے جبکہ نکلے قضاے حاجت کے لیے اور اتفاق پڑے انکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ بیٹھا ہو راہ سے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے تو نہیں باطل ہونیکا اعتکاف اور اگر بیٹھا ہوگا راہ سے اور زیادہ ٹھہریگا قدر نماز سے باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کرکر جنازے کے لیے اور نماز جنازے کے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلے گا ان چیزون کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر شرط کرے وقت نذر کے اور التزام کرے یہ کہ نکلون گا عیادت مریض اور نماز جنازے اور حاضر ہونے مجلس علم یعنے وعظ سننے کے لیے تو جائز ہے یہ ع عالمگیری **وَعَنْهَا** قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ امْرَاَةً وَّلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنت ہے یعنے طریقہ لازم ہے اعتکاف والے کو یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنے ساتھ قصد کے اور ٹھہر نیکے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازے کے یعنے خارج مسجد کے مطلقاً اور نہ صحبت کرے عورت سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اس کام کے لیے کہ ضرور ہے یعنے بیشاب و پاخانہ وغیرہ کے لیے اور نہیں ہوتا اعتکاف مگر ساتھ روزے کے اور نہیں اعتکاف مگر مسجد جامع میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف نہ مباشرت کرے مباشرت سے مراد وہ چیزیں ہیں کہ باعث جماع کی ہیں مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کرنی اور یہ افعال کرنے معتکف کو حرام ہیں لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اگرچہ رات ہو یا بھول کر ہو اور بوسہ لینے وغیرہ سے اگر منزل

لو فاسد ہوتا ہو اور نہین تو نہین اور جائز ہو معتکف کو مسجد مین کھانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنے اس چیز کے کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہو اور حاضر کرنا اس چیز کا مکروہ تحریمی ہو اور یہ خرید و فروخت اگر اپنے نفس کے لیئے یا عیال کے لیئے ہو تو درست ہو اور تجارت کے لیئے ہو تو نہین درست اور نہر معتکف کو کسی طرح خرید و فروخت نہین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہو اگر عبادت جانے اسکو اور چپ رہنا بری اور بیہودہ باتون سے واجب ہو اور کلام مباح بے ضرورت مکروہ ہو اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر مین ہو فتح القدیر مین لکھا ہو کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد مین ایسا حسنات کو کھاتا ہو یعنے نابود کرتا ہو جیسے آگ خشک لکڑیون کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا یعالے کا مستحب ہو پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر اور سیر انبیا اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہے یا لکھتا رہے انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھ روزے کے یہ دلیل حنفیہ کے ہر بیچ شرط ہونے روزے کے اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنے جسمین لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہون امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہو کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اس مسجد مین کہ پڑھی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہو پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہو یا بیان افضل کا ہو لکھا ہو علمانے کہ افضل اعتکاف وہ ہو کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصی یعنے بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اس مسجد مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعی رح کے نزدیک درست ہو اعتکاف ہر مسجد مین ۴ ع ۴ ح ۴ در مختار

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنِ** ابن عمر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوْضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہو ابن عمر رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا انکے لیے بچھونا انکا یا رکھی جاتی انکے لئے چارپائی انکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ستون توبہ نام ہو ایک ستون کا ستونون مسجد نبوی کے سے یہ نام اسواسطے ہوا کہ ابولبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی انھون نے اپنے تئین اس ستون سے باندھ دیا تھا کئی روز تک بندھے رہے بعد کئی دنکے توبہ انکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کھول دیا ۴ ح **وَعَنِ** ابن عباس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنے والے کے حق مین کہ وہ بند رہتا ہو گناہون سے اور جاری کیجاتی ہین واسطے اسکے نیکیان مانند کرنے والے سب نیکیون کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف بند رہتا ہو گناہون سے یعنے جو کہ مسجد مین رہتا ہو اسکی شان سے ہو یہ کہ بچتا ہو اکثر گناہون سے اور لفظ یجری ساتھ جیم اور رے مہملہ کے ہو اور صیغہ مجہول کا ہو اور بعضون نے کہا معروف کا یعنے جاری کیئے جاتے ہین اور ہمیشہ رہتے ہین اعتکاف کرنے والے کے لیئے ثواب ان نیکیون کے کہ یاد رہتا ہو انکے بسبب اعتکاف کے مثل عبادت وغیرہ کے مانند ثواب کرنے والے ان نیکیون کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ جیم اور رے مہملہ کے ہو صیغہ مجہول کا یعنے دیا جاتا ہو اسکو ثواب ان نیکیونکا کہ یاد رہتا ہو انکے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض کے اور ساتھ جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے مسلمانون کے اور سوائے انکے کے جیسے دیا جاتا ہو ثواب کرنے والے ان نیکیون کے کو اور اور خوبیان اعتکاف کی یہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہو معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد کرتا ہو نفس اپنا طرف مولی کے اور ہمیشہ عبادت اور خانہ خدا مین رہتا ہو اور نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا ہو اور رحمت الٰہی نازل ہوتی رہتی ہو اور گویا اللہ تعالے کے قلعہ مین رہتا ہو کہ بچا رہتا ہو شیطان سے بچا رہتا ہو اور مثال معتکف کی ایسی ہو جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا ہو پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہو کہ اے مولے میرے تیرے دروازے

کتاب فضائل القرآن

کتاب ہو بیچ بیان فضیلت قرآن کے ف جاننا چاہیئے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہر خصوصاً جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اسکا ایسا ہو کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس اور پڑھنا قرآن کا تر دیکھ کر تا ہو خدا سے اور رکھون کر تا ہو دنون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور جبل متین بھی قرآن ہو اور مقصد اعلی تلاوت سے یہ ہو کہ باعث تفکر اور تذکر یعنے یاد دلانے امور دین اور آخرت کے ہو اور بسبب کثرت تلاوت کے احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہون تا امتثال عمل کیا جاوے اور عبرت اسکے پکڑی جاوے نہ یہ کہ نری آواز و حرف ادا کرتے اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل اسپر نکرے قرآن دشمن اسکا ہوتا ہو چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہو رُبَّ تالٍ للقرآن والقرآن یلعنہ یعنے بہتے قرآن پڑھتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہو اُنکو اور وہ پڑھنا اُنکا اسپر حجت ہوگا العیاذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیے کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوائے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل و حضور دل کے اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہو اور کم پڑھنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہو کہ ادا کرنے حق قرآن کے ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہو اور عبادت کے لیے بھی سات روز سے کم مین نہ چاہیے اور جسقدر اسسے زیادہ مین ختم کرے افضل ہو اور جو کوئی معانی قرآن کے بجانے اسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہ کلام خدای تعالی کا اور احکام اُسکے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سنتا ہو

آداب تلاوت کے یہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کرکر اچھی جگہ مین متواضع اور روبقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے اسطرح کہ گویا رب خدا یتعالے کے ہو دعا شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالے کا ہو اسطرح پڑھتا ہو اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑھے اور آیت وعدہ رحمت پر خوشدل ہوکر دعا کرے اور منفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہے اور آیت تنزیہ اور تقدیس پڑھے کہ یعنے جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑھنے کے روکے اور اگر دوانہ آوے بتکلیف تمکین ہوکر اپنے کو روبنا کرے اور در پڑا سکے نہو کہ جلدی ختم کرے اسلیے کہ کم پڑھنا ساتھ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہو زیادہ پڑھنے کہ خالی ہوا ن چیزون سے اور زیادہ پڑھنے مین سوائے ختم شماری کے کچھ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہو اور یہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہو ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہو بہتیرے خواجہ بیدار دل کہ طاعت میکنند و چیز کہ معصیت جان میکنند۔ اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑھنا منقول ہو وہ کرامت ہو اُنکی اور ون کو اُنکی پیروی اسبات مین نہین اچھی نیت ہو بسبب جسقدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہوا سے اختیار کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نکرے اور اگر ضرور ہو اور جگہ میسر نہو تو آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور سائل ہون تو پکار کر پڑھنا افضل ہو حدیث شریف مین آیا ہو کہ پڑھنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسی طرح مصحف مین دیکھکر پڑھنا یا پڑھنے سے افضل ہو اسلیے کہ اسمین آنکھین اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہو اور چاہیے کہ قرآن کو محل پر پاکی اور بلند جگہ پر رکھنے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کاموں سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کرکے کلام کرے بعد ازان پھر اعوذ باللہ پڑھ کر شروع کرے اور غلط پڑھنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑھے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نکرے مگر بامر با عمل اور استاد اور والدین کے لیے جائز ہو قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور محب اور اپنے قرابتیون کو اسوقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہو اور بعد ختم قرآن کے بھر الحمد اور قبد مفلحون تک پڑھ کر ختم کرے کہ افضل ہو اور تکیہ لگا کر اور ایسے کر قرآن کو پڑھنا جائز ہو لیکن

افضل یہی ہے کہ موڑھے پر بیٹھ کر پڑھے اور اسی طرح راہ میں پڑھنا جائز ہے اگر جنگل ہو پکار کر پڑھے والا چلتے پڑھے اور بیچ جگہ بخل اور مکروہ کے مانند تمام اوکھلے اور کوڑے وغیرہ کے پڑھنا مکروہ ہے اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق کرنے سے تک کم نہ ہو اگر بسبب ضرورت کے جیسے نابینا اور مانند اسکے کرنی جائز ہیں اور قرآن کو اس لشکر میں کہ اعتماد امن پر نہ ہو اور دار الحرب میں بھی نہ لیجاوے تا جہاد کافروں کے ہاتھ میں پڑے اور دو بے حرمتی کریں اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جسے نماز ہو جاوے سب مسلمانوں پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک شخص ما بین مشرق اور مغرب کے حفظ کرلے تو سبکے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانوں پر واجب ہے کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اسکے احکام اور نفقہ کا اور ہر نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پاؤں پھیلانے مصحف کی طرف اگر سامنے پاؤں کے نہ ہو مکروہ نہیں اور اسی طرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق میں رکھا ہو تو ادھر پاؤں پھیلانے منع نہیں اور مصحف خرجی میں رکھ کر اسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر میں حفاظت کے لیے مضائقہ نہیں اور مصحف اگر مکان میں رکھا ہو تو اسمیں جماع کرنیکا مضائقہ نہیں کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّ ھٰذَا کِتَابُکَ الْمُنْزَلُ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰی رَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَکَلَامُکَ

یا اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کتاب تیری ہی اتاری ہوئی ہے تیرے پاس سے تیرے رسول پر محمد بن عبداللہ جسکا نسب ہاشمی ہے اللہ کی نیز اولاد اور اصحاب اور اتباع پر اور تمام مسلمانوں پر جو کہ ہیں

النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ جَعَلْتَہٗ ھُدًی وَّبَیَانًا لِّخَلْقِکَ وَحُجَّۃً عَلٰی مَنْ مِّنْ عِبَادِکَ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِیْہِ عِبَادَۃً وَقِرَاءَتِیْ فِیْہِ

ناطق تیرا ہوا اوپر زبان نبی تیرے کے کیا تو نے اسکو ہدایت کرنیوالا اور بیان اپنی طرف سے اپنے خلق کے لیے اور حجت مضبوط سب پر اور جو لوگ ہیں تیرے بندوں میں سے پس کر نظر میری کو اسمیں عبادت اور قرأت میری کو اسمیں

فِکْرًا وَفِکْرِیْ فِیْہِ اعْتِبَارًا اِنَّکَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

فکر اور فکر میرے کو اسمیں عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہے رحم والا اور رب میرے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے وسوسوں شیطانوں کے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس

بعد اسکے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر کہے

اَللّٰھُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَہٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِیْہِ وَاجْعَلْہُ نُوْرَ بَصَرِیْ وَشِفَاءَ صَدْرِیْ وَذَھَابَ حَزَنِیْ وَجَلَاءَ

یا اللہ ساتھ حق کے اوتارا تو نے اسکو اور ساتھ حق کے اترا اللہ میرے کر رغبت میری اسمیں اور کر اسکو تو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میرے کا اور بہت جانے فکر وغیرہ کا اور رفع کر ساتھ اسکے منہ میرے کو

وَاَرْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ وَفَھْمَ مَعَانِیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور نصیب کر مجکو تلاوت اسکی اور سمجھ معانی اسکی ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت مہربان مہربانوں کے

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہ دعا پڑھے ہاتھ اٹھا کر

اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْاٰخِرَۃِ شَافِعًا وَّفِی الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّفِی الْعِبَادَۃِ صَاحِبًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا

یا اللہ کر قرآن کو ہمارے لیے دنیا میں ہمنشین اور آخرت میں شفاعت کرنے والا اور قبر میں غمخوار اور قیامت میں یار اور صراط پر نور اور جنت میں رفیق اور آگ سے پردہ

اور اور جو دل چاہے دعا کرے کذا فی معنی الطالب ۱۲ اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابوہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرے قرآن دعا کرتے کھڑے ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی تیر بہت [illegible]

بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی اس حال میں کہ [illegible]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَذِبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰہِ وَصَلَّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَذِبَ الْمُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ فَالْمَجُوْسِ وَالْیَھُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰہِ وَلَدًا وَصَاحِبَۃً اَوْ نِدًّا اَوْ شَبِیْھًا اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِیًّا اَوْ عَدْلًا فَاِنَّ رَبَّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ یَّتَّخِذَ شَرِیْکًا فِیْمَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْہُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاکِثِیْنَ فِیْہِ اَبَدًا وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِھِمْ کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ صَلَّی اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اللّٰہُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ بَلِ اللّٰہُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاَحْکَمُ وَاَکْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا یُشْرِکُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُہُ الْکِرَامُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَارْحَمْ عِبَادَکَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَیْرٍ وَافْتَحْ لَنَا بِخَیْرٍ وَبَارِکْ لَنَا فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَانْفَعْنَا بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ دِیْنًا نَقْبَلُ مِنْہُ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَنَسُوْلُ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ عُثْمَانَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ سے روایت ہے عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جو کوئی سیکھے قرآن جیسے کہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اسکو وہ سب سے بہتر ہے اور حق سیکھنے سے مراد یہ ہے کہ احکام حقائق اور دقائق قرآن کے سیکھے ۱۲ ع **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّۃِ فَقَالَ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوْ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِیْقِ فَیَاْتِیَ مِنْہُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمُ اَوْ یَقْرَاُ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ نَّاقَتَیْنِ وَثَلٰثٌ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِھِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا باہر نکلے لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم میں سے دوست رکھتا ہے یہ کہ جاوے ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوے دو اونٹنیاں بڑے کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے ناتے کے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہیں یہ فرمایا کیا نہیں جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کے پس سکھاوے یا پڑھے دو آیتیں کتاب اللہ سے بہتر ہے واسطے اسکے دو اونٹنیوں سے اور تین آیتیں بہتر ہیں واسطے اسکے تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں بہتر ہیں واسطے اسکے چار اونٹنیوں سے اور گنتی آیتوں کی سوا اسکے بہتر ہے گنتی اونٹنیوں کے سے یعنے زیادہ چار آیتوں سے بہتر ہیں

زیادہ چار اونٹنیوں سے مثلاً پانچ افضل ہیں پانچ اونٹنیوں سے اسی طرح بعد اسکے اور سمجھے نقل کی یہ مسلم نے ف اوپر چبوترے سایہ دار کے ایک چبوترہ پٹا ہوا تھا سامنے مسجد کے اسمیں فقرا مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہے مدینہ میں اور عقیق بھی نام ہے ایک جگہ کا دو کوس مدینہ سے اُن دونوں جگہوں میں بازار لگتا تھا اور اونٹ اسمیں بکتے تھے اور عرب اونٹوں کو بہت دوست رکھتے ہیں خصوصاً بڑے کوہان کے پس حضرت نے سوال مذکور کرکے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات میں اور نفرت دلائی فانیات سے پس ذکر کیا یہ بطریق تمثیل کے اور اُنکے سمجھانے کے لیے والا تمام دنیا کچھ قدر نہیں رکھتی مقابلہ میں ایک آیت کے ۴ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَءُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمھارا جسوقت کہ پھرے طرف گھر اپنے کے یہ کہ پاوے اپنے گھر میں تین اونٹنیاں حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہاں فرمایا تین آیتیں کہ پڑھے انکو ایک تمھارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہے واسطے اسکے تین اونٹنیوں حمل والیوں بڑی موٹیوں سے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتوں لکھنے والوں بزرگ نیکوکار کے اور وہ شخص کہ پڑھتا ہے قرآن اور اٹکتا ہے اسمیں اور قرآن اُسپر مشکل ہوتا ہے واسطے اسکے دو ثواب ہوتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ماہر قرآن وہ ہے کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکے نہیں پڑھنے میں اور نہ دشوار ہو پڑھنا اسپر اور مراد فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ جو کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالیٰ کی کتابیں لکھتے ہیں یا وہ فرشتے کہ اعمال نیکوں کے لکھتے ہیں پس فرمایا کہ باہر ساتھ اُنکے ہے یعنے دنیا میں اُنکا سا عمل کرتا ہے اور آخرت میں اُنکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا انمیں رفیق اُن فرشتوں کا اور دو ثواب ہیں یعنے ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اسمیں رغبت دلائی ہے پڑھنے پر اور یہ معنی اسکے نہیں ہیں کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہے کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہے حاصل یہ کہ ماہر تو افضل ہی ہے لیکن اٹک کر پڑھنے والے کو بھی باعتبار مشقت کے ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہے ۴ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ الَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ الَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رشک مگر اوپر دو شخصوں کے یعنے کسی چیز میں رشک کرنا خوب نہیں مگر دو شخصوں کے حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اُسکے اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں یعنے غافل نہیں ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے مال میں سے اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا میرک نے کہ حسد دو قسم ہے ہے حقیقی اور مجازی حقیقی یہ ہے کہ آرزو کرے زوال نعمت کی کسیکے لیے پس وہ حرام ہے بالاجماع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہ ہے کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کرے کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اُسکے کے اس سے اسکو غبطہ کہتے ہیں یعنے رشک پس اگر ہو یہ امور دنیا میں مباح ہے اور اگر ہو طاعت میں مستحب ہے یعنے مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتے دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو میں بھی بناؤں خوب ہی ثواب پاتا ہے پس مراد حدیث میں غبطہ ہے یعنے غبطہ اچھا نہیں مگر دو خصلتوں میں انتہی یعنے اِن دو میں اور مانند اُنکے میں جیسا کہ

اسلیے کہا ہو منظر نے کہ یعنے نہین لائق آرزو کرنی آدمی کو یہ کہ ہو واسطے اسکے نعمت جیسے کہ اور پاس ہو مگر یہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو بسبب اسکے مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکے اور سوائے اُنکے اور بھلائیان انتہی اور دیا اسکو قرآن یعنے یاد ہوا اسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور وہ قیام کرتا ہو ساتھ اسکے یعنے تلاوت کرتا ہو اُسکی اور یاد کرتا ہو معانی اُسکے یا تامل کرتا ہو اُسکے احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہو اوامر و نواہی اُسکے پر یا نماز مین پڑھتا ہو اُسکو ۴ ع **وَعَنْ** اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالْاُتْرُجَّۃِ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالتَّمْرَۃِ ۲ اور روایت ہو ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال مومن کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہو کہ بو اُسکی خوب ہوتی ہو اور مزہ اُسکا اچھا ہوتا ہو اور حال اس مومن کا کہ نہین پڑھتا ہو قرآن مانند حال کھجور کے ہو نہین بو اسمین اور مزہ اُسکا شیرین ہو اور حال اس منافق کا کہ نہین پڑھتا قرآن مانند حال اندرائن کے پھل کے نہین اسمین بو اور مزہ اُسکا تلخ اور حال اُس منافق کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اُسکی اچھی اور مزہ اُسکا تلخ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہو کہ وہ مسلمان کہ پڑھتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اُسپر مانند حال ترنج کے ہو اور وہ مومن کہ نہین پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہو اُسپر مانند کھجور کے **ف** مومن پڑھنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہو بسبب ثابت ہونے ایمان کے اُسکے دل مین اور خوشبو رکھتا ہو کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سننے قرأۃ اُسکے کے اور سیکھتے ہین قرآن اُس سے ۴ ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہِ اٰخَرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو عمر بن خطابؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے بلند کرتا ہو ساتھ اس کتاب کے یعنے کلام اللہ کے کتنے لوگون کو اور پست کرتا ہو ساتھ اُسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ بلند کرتا ہو اللہ تعالے دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہو اور عقبے مین داخل کرتا ہو اُن لوگون مین کہ بسبب انعام کیا ہو اور جسنے قرآن نہ پڑھا اور نہ عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ پست کرتا ہو ۴ ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یَقْرَءُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَفَرَسُہٗ مَرْبُوْطَۃٌ عِنْدَہٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَتَ فَقَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَتَ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَکَانَ ابْنُہٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِّنْھَا فَاشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَہٗ وَلَمَّا اٰخَرَ ذٰلِکَ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ تَطَاَ یَحْیٰی وَکَانَ مِنْھَا قَرِیْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَیْہِ وَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاھَا قَالَ وَتَدْرِیْ مَا ذَاکَ قَالَ لَا قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰی صِیْغَۃِ الْمُتَکَلِّمِ اور روایت ہو ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اسوقت کہ وہ یعنے مین پڑھتا تھا رات کو سورۂ بقرہ اور گھوڑا اُسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اُسکے ناگاہ شوخی کی گھوڑے نے پس ٹھہر گیا پڑھنے سے یعنے تاکہ

دیکھے کہ کیا سبب ہے شوخی کا پس گھوڑا بھی ٹھہر گیا یعنے پس گمان کیا کہ یون ہین شوخی کرتا تھا پھر پڑھنے لگے پھر جولانی کے گھوڑے نے پھر چپ ہو رہے پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی گھوڑے نے یعنے پس جانا کہ یہ شوخی کسی سبب سے ہے پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا سعید کا یحیی قریب گھوڑے کے ڈرا یہ کہ پیونچا دے اسکو ایذا یعنے پس گیا اسید بیٹے کی طرف تاکہ سرکاوے گھوڑے کے پاس سے پس جب سرکایا اسکو اٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگہان ایک چیز ہے مانند ابر کے اسمین ہے مانند چراغون کے پس جب صبح کی اسیدنے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرت نے پڑھے گیا ہوتا اے ابن حضیر کہا ابن حضیر نے ڈرا مین یا رسول اللہ اسے کہ کچلے گھوڑا یحیی کو اور تھا گھوڑا یحیی کے نزدیک پس پھرا مین طرف یحیی کے اور اٹھایا میں نے سر اپنا طرف آسمان کے پس تھی ناگہان ایک چیز مانند ابر کے اسمین مانند چراغون کے پس نکلا مین یعنے اپنے گھر سے یہان تک کہ نہ دیکھا مین نے اسکو یعنے چراغون کو فرمایا حضرت نے جانتا ہے تو کیا تھا یہ کہا نہین فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے واسطے آواز قرأۃ تیری کے اگر پڑھتا رہتا تو البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اُنکے نہ چھپتے اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کے مین اور مسلم مین بدلے فخرج صیغہ متکلم کے یون ہے عرجت فی الجو یعنے چڑھ گئے ہوا مین درمیان آسمان و زمین کے ف گھوڑا شوخی کرتا تھا اُن فرشتون کے ڈر سے کہ اوترے تھے واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتون کے آسمان پر حالت چپ ہونے مین اور لفظ اقرا کے معنی ابن حجر نے یہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑھتا رہ اسی سورۃ کو کہ سبب ہے ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر درپیش آوے زمانۂ آیندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو بلکہ پڑھتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب زیادتی کے ہین زمانے ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور اسی لیے کہا اسکے جواب مین فاستفتت آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے اور ایک چیز ہے مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ ملائکہ ازدحام کرتے ہین قرآن کے سننے پر یہان تک کہ ہوتے ہین مانند ایک چیز سرد ہونے والی کے درمیان اُنکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہ چراغ مثل اُنکے ہم ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورۂ کہف اور ایک طرف اُسکے گھوڑا تھا باندھا ہوا ساتھ دو رسیون کے ڈھانک لیا اس گھوڑے کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گھوڑے اُسکے نے اُچھلنا کودنا پس جب صبح کی اُس شخص نے آیا حضرت کے پاس ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ تھے سکینہ اوتری تھی بسبب پڑھنے قرآن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سکینہ کہتے ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اُسکے سبب سے دل صاف ہوتا ہے اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہے اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے ع ع ح وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی سعید بن معلی سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مین نے اُنکو پھر آیا مین حضرت کے پاس پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے

اور رسول کے اور اطاعت کرو حکم انکے کی جبوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تمکو بہت بڑی سورہ یعنے افضل سورۃ قرآن مین پہلے اسکے کہ نکلے تو مسجد سے پھر پکڑا حضرت نے ہاتھ میرا پس چلکر ارادہ کیا مینے یہ کہ نکلون کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤن مین تمکو بہت بڑی سورۃ قرآن سے فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** جواب دوانع اسسے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہین جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر خدا کے سے نماز نہین جاتی اور سورۂ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اسلیے فرمایا کہ قدر انکی بڑی ہی اللہ کے نزدیک اور خواندا وزنی اسکے بہت ہین باوجود اختصار لفظون کے چنانچہ کہا گیا ہی کہ تمام مقاصد دینی ودنیوی داخل ہین نیچے قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہی بعضے عارفین نے کہ جو کچھ اگلی کتابون مین ہی وہ سب قرآن مین ہی اور جو کچھ قرآن مین ہی وہ سب سورۂ فاتحہ مین ہی اور جو کچھ فاتحہ مین ہی وہ بسم اللہ مین ہی اور وہ سات آیتین ہین یہ اشارہ ہی اس آیت پر وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یعنے دین ہمنے تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین یا نماز کی ہی انکی ساتھ فضاحت کے اور اعجاز کے مراد لیتے سورۂ فاتحہ ہی اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بھی فاتحہ ہی از بسکہ یہ جزا عظم قرآن کی ہی مبالغہ فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہی ع ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھرون کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہی اس گھر سے کہ پڑھی جاتی ہی اسمین سورۂ بقرہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ٹھہراؤ گھرون کو مقبرے یعنے جیسے مقبرے خالی ہوتے ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے اسطرح گھرون کو نہ ٹھہراؤ کہ مردون کے مانند پڑے رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گھرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کی وہ چیز لہ افضل اور بہت فائدہ مند ہی گھرون اور گھر والون کو کہ وہ تلاوت قرآن ہی فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اسمین بہت ہین اسماء اور احکام اللہ تعالے کے + ع ع ح وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرٰنَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا پڑھنے والون کی پڑھو یعنے علی الخصوص دو سورتین جھمکتی ہوئین سورۂ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونون آویگی دن قیامت کے گویا کہ وہ دونون ٹکڑے ہین ابر کے یا دونون سایہ کرنے والی چیزین ہین یا دونون ٹکڑیان ہین پرندجا لورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگے پڑھنے والون اپنے کی طرف سے پڑھو سورۂ بقرہ پس تحقیق مداومت کرنی اسکی پڑھنے پر اور تامل کرنا معانی اسکے مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہی یعنے نفع عظیم ہی اور چھوڑنا اسکا حسرت ہی یعنے ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکھتے اسکے حاصل کرنے کے اہل باطل کسلمند یعنے بسبب درازگی اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پڑھو قرآن یعنے غنیمت جانو پڑھنا اسکا اور مداومت کرو اسکی تلاوت پر اور جھمکتی ہوئین یعنے بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے روشن ہین پس گویا کہ یہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتون کے اللہ تعالے کے نزدیک بمنزلہ چاند کے ہین بہ نسبت تمام ستارون کے اور ٹکڑے ہین ابر کے کہ سایہ کرینگے اپنے پڑھنے والون پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنی والی چیزین ہین یعنے ابر ہوگا اور کچھ اور دل انکا کم ہوگا بہ نسبت اول کے اور

قریب ہونگے اپنے پڑھنے والوں کے سر سے جیسے بادلوں یا سائبانوں کے سر پر سایہ کرتے ہیں چتر وغیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کما طیبی نے کہ لفظ او لفظ غیا بتان وغیرہ پر تنویع کے لیے ہو پس اول یعنے بصورت ابر کے یہ سورتیں اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا انکو اور نہ سمجھا معنی انکے اور دوسرا یعنے بصورت سایہ کے چیر کے انکے لیے ہونگی کہ پڑھا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنے بصورت ٹکڑیوں کے انکے لیے ہونگی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور اور کو تعلیم بھی کیں ۱۲ **وعن** النواس بن سمعان قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤتی بالقرآن یوم القیمۃ واھلہ الذین کانوا یعملون بہ تقدمہ سورۃ البقرۃ وآل عمران کانہما غمامتان او ظلتان سوداوان بینہما شرق او کانہما فرقان من طیر صواف تحاجان عن صاحبہما رواہ مسلم اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے قرآن کے وہ عمل کرتے تھے ساتھ اسکے آگے ہونگیں سامنے قرآن کے سورۃ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہیں ابر کے یا دو ٹکڑے ہیں ابر کے سیاہ درمیان میں انکے ایک چمک ہے یا گویا کہ وہ دو ٹکڑیاں ہیں پرندے جانوروں کے صف باندھے ہوئے جھگڑینگے پڑھنے والوں کی طرف سے یعنے اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرینگے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لایا جاویگا قرآن یعنے ایک صورت بنا کر لایا جاویگا یا ثواب انکا لایا جاویگا اور عمل کرتے تھے دلالت کرتی ہے یہ اسپر کہ جسنے پڑھا قرآن اور عمل نکیا اسپر نہ ہوا اہل قرآن سے اور نہوگا وہ شفاعت کرنے والا انکا بلکہ ہوا قرآن حجت اسپر اور آگے ہونگے یعنے ساتھ قرآن کے ثواب کے آگے ہوگا ثواب ان سورتوں کا اور بعضوں نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی سبکی کہ دیکھینگے اسکو لوگ جیسے کہ صورت بنیگی اور اعمال کے تولنے کے لیے میزان میں اور سیاہ یعنے بسبب دلدار اور تہ بہ ہونیکے سیاہ ہونگے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے اور درمیان میں انکے ایک چمک ہے یعنے باوجود دل دار ہونیکے نہیں مانع ہونگے روشنی کے اور بعضوں نے کہا کہ شرق کے معنی ہیں وزر یعنے درمیان ان دونوں سورتوں کے فرق ہوگا واسطے تیز کے ساتھ ہمیشہ کے ۱۳ **وعن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا المنذر یا تدری ای ایۃ من کتاب اللہ معک اعظم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال یا ابا المنذر یا تدری ای ایۃ من کتاب اللہ معک اعظم قلت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم قال فضرب بیدہ فی صدری وقال لیہنک العلم یا ابا المنذر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو المنذر کہ کنیت ہے ابی کے کیا جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ تعالے سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے کہ اللہ اور رسول اسکا خوب تر ہے فرمایا اے ابو المنذر جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یعنے ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نے کہ مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجکو علم اے ابا المنذر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اولے یہ ہے کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرت کے اول ارزاہ ادب کے اور جواب دیا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرت کے پس جمع کیا ادب اور فرمان برداری کو جیسے کہ طریقہ ہے اہل کمال کا اور بعضوں نے کہا کہ منکشف ہوا انکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سے یا مدد رسول انکے سے بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کے بیچ جواب دینے سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیے کہا کہ اسمیں بیان توحید اور تعلیم الٰہی اور ذکر اسماء حسنے اور صفات باری تعالے کا ہے ۱۴ **وعن** ابی ھریرۃ قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوۃ رمضان فاتانی ات فجعل یحثو من الطعام فاخذتہ وقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی محتاج وعلی عیال ولی حاجۃ شدیدۃ قال فخلیت عنہ فاصبحت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ھریرۃ

مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکٰی حَاجَةً شَدِیْدَةً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہٗ فَجَاءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِیَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنے لینے جمع کرنے زکوۃ رمضان کے یعنے صدقہ عید الفطر کے تاکہ بعد جمع ہونیکے بانٹیں حضرت فقرا کو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس شروع کیں لپین بھرنی غلہ مین سے یعنے لیکر اپنے باسن اور دامن مین رکھتا جاتا تھا پس پکڑا مین نے اسکو اور کہا مین نے کہ البتہ پہونچاونگا مین تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اسنے کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میرے ذمہ پر نفقہ عیال کا ہے اور مجکو حاجت سخت ہے یعنے قرض وغیرہ ہے میرے ذمہ کہا ابو ہریرہ نے پس چھوڑ دیا مین نے اسکو پس صبح کی مین نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے خبر غیب کی دی کہ اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی مین تھا کہا مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اسنے حاجت سخت کی اور عیال داری کی پس رحم کیا مین نے اسپر پس چھوڑ دیا مین نے اسکو فرمایا حضرت نے خبردار ہو تحقیق اسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنے بیچ ظاہر کرنے حاجت کے اور وہ پھر آویگا یعنے پس ڈرتا رہا اسسے پس جانا مین نے کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اسکا پھر آیا لپین لینے لگا غلہ مین سے پس پکڑا مین نے اسکو اور کہا مین نے کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر ہے تین مرتبہ کے تحقیق تو کہتا ہے کہ نہین آئیگا اور پھر آتا ہے تو کہا اسنے چھوڑ دو مجکو سکھلاؤنگا مین تمکو کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اُنکے جسوقت کہ جگہ پکڑو طرف بچھونے اپنے کے یعنے سونے کیلیے پس پڑھو آیۃ الکرسی

فَلَا یَزَالُ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُکَ شَیْطٰنٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ یَّنْفَعُنِی اللّٰہُ بِہَا قَالَ اَمَا اِنَّہٗ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَیَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطٰنٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ پس صبح کی مین نے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عوض کیا مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اسنے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کھایا مین نے اسپر چھوڑ دی مین نے راہ اسکی یعنے بسبب عہد اسکے کے کہ پھر نہ آویگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنے اسپر کہ پھر نہ آویگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا مین اسکا پھر آیا لپین لین غلہ سے پھر پکڑا مین نے اسکو اور کہا مین نے البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر ہے تین مرتبہ کے تحقیق تو کہتا ہے کہ مین نہین آئیگا اور پھر آتا ہے تو کہا اسنے چھوڑ دو مجکو سکھلاؤنگا مین تمکو کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اُنکے جسوقت کہ جگہ پکڑو طرف بچھونے اپنے کے یعنے سونے کیلیے پس پڑھو آیۃ الکرسی

اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہاں تک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنے وہو العلی العظیم تک پڑھو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجھپر اللہ کی طرف سے نگہبان یعنے فرشتہ اور نہین نزدیک ہونے کا تمھارے کوئی شیطان یعنے جن وانس سے واسطے ایذا دینے دینی ودنیوی کے صبح تک پس چھوڑ دی مینے راہ انکی پس صبح کی مینے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینے کہ کہا قید مجھ سے یہ کہ سکھلا دے مجکو کلمے کہ نفع دے مجکو اللہ بسبب انکے فرمایا حضرت نے کہ خبردار ہو تحقیق اسنے سچ کہا تجھے یعنے اسنے سکھلانے مین اور وہ ہے جھوٹا یعنے اور باتون مین جانتا ہے تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین رات سے کہا مینے نہین فرمایا یہ شیطان تھا یعنے صدقات کے ناقص کرنیکے لیے آیا تھا نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابن عباسؓ قال بینما جبرئیل علیہ السلام قاعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع نقیضا من فوقہ فرفع راسہ فقال ھذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منہ ملک فقال ھذا ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم فقال ابشر بنورین اوتیتھما لم یؤتھما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرء بحرف منھما الا اعطیتہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی جبرئیل نے آواز دروازہ کھلنے کے سے اوپر کی طرف سے پس اٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نے یہ دروازہ ہے آسمان کا کھولا گیا آج کے دن نہین کھولا گیا کبھی مگر آج پس اوترا اس دروازے سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نے یہ فرشتہ اوترا طرف زمین کے نہین اوترا کبھی مگر آج پس سلام کیا یعنے فرشتے نے حضرت کو پھر کہا خوشوقت ہو تم ساتھ دو نورون کے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے تم سے سورہ الحمد اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا نہین پڑھیگا تو کوئی حرف انمین سے مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب انکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس اوترا یہ کلام راوی کا ہے کہ سنا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ساتھ دو نورون کے انکا نام نور اسلیے ہوا کہ یہ روشنی ہونگے کہ چلینگے آگے پڑھنے والے اپنے کے قیامت کو اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا ظاہر تر یہ ہے کہ مراد خاتمہ سے لہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورۃ تک ہے چنانچہ کعب سے بھی یہی منقول ہے اور کوئی حرف حرف سے مراد کلمہ ہے اور کلمے اسمین دو طرح کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جن مین دعا ہے مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوائے انکے اور دوسرے کلمے فقط حمد وثنا کے ہین پس جو کلمہ دعا کا ہے پڑھیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد وثنا کا پڑھیگا دیا جاویگا ثواب انکا جیسا کہ قرآن کے حرفون پر ملتا ہے ۱۲ **وعن** ابی مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیتان من اخر سورۃ البقرۃ من قرأھما فی لیلۃ کفتاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر سورۃ بقرہ کی یعنے آمن الرسول سے آخر تک جو شخص پڑھے انکو رات مین کفایت کرتے ہین اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کفایت کرتے ہین یعنے دفع کرتے ہین اس سے شرارت جن وانس کی گویا کفایت کرتے ہین قیام لیل سے ۱۲ **وعن** ابی الدرداءؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ عشر آیات من اول سورۃ الکھف عصم من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ اخیر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سے مراد ہر جھوٹا فریبیہ ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اسمین یون ہے کہ جنے پڑھین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کے سے کہا بعضون نے کہ وجہ جمع کی انمین یہ ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر انکے سے اگر ملیگا اس سے اور جو کوئی

پڑھیگا تین آیتیں تو بچایا جاویگا فتنہ دجال سے اگر نہ ملیگا اس سے حاصل یہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کے پس دس آیتوں کے یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچیگا اور تین آیتوں کے پڑھنے سے اس فتنہ سے بچیگا کہ بغیر اسکے ملنے کے لوگ اسمیں گرفتار ہونگے واللہ اعلم ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہوا ایک تمہارا یہ کہ پڑھے ایک رات میں تہائی قرآن عرض کیا صحابہؓ نے اور کسطرح پڑھے تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے ابی سعید سے ف قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآن میں مذکور ہیں قصے اور احکام اور توحید اسمیں توحید خوب مذکور ہے اور بعضوں نے کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہے بعد اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کے نہیں لازم آتا کہ تین بار پڑھنے سے ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کے تین بار پڑھنے سے اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہو جاتا ہے ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو امیر کر کر ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقوں کی نماز میں اور ختم کرتا تھا قراءۃ اپنی ساتھ قل ہو اللہ احد کے پس جب کہ پھرے یعنے لشکر کے لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کے پس فرمایا پوچھو اس سے کسواسطے کرتا ہے یہ پس پوچھا اس سے کہا اسلئے کرتا ہوں میں یہ اسلیے کہ تحقیق اسمیں ہے صفت رحمان کی اور میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ پڑھوں اسکو یعنے ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کے اسمیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو اسکو کہ اللہ دوست رکھتا ہے اسکو یعنے بسبب دوست رکھنے اسکے کے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ختم کرنا ساتھ قل ہو اللہ یعنے پڑھنا آخر رکعت ہر نماز کے میں بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھنا بعد فاتحہ کے یا بعد فاتحہ اور سورۃ کے ہر رکعت میں قل ہو اللہ اور معنی اول جو ہمنے لکھے ہیں وہ خوب ہیں کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہے بالاتفاق ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اس سورۃ کو مراد اس سے سورۂ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دوستی تیری اس سورۃ سے داخل کریگی تجھکو بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے معنی اسکے ۱۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتیں ہیں اوتاری گئیں آج کی رات نہیں دیکھی گئیں مانند انکے کبھی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنیکے کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا

عَلٰی رَاْسِہٖ وَوَجْھِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جگہ پاڑتے لوں بچھونے اپنے کے ہر شب بلاتے دونوں ہاتھ اپنے پھر دم کرتے دونوں ہاتھوں مین پس پڑھتے اُنمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھوں کو بدن اپنے پر جہان تک ہوسکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھوں کا اپنے سر پر اور اپنے مُنھ پر اور اگلے جانب بدن اپنے کے پر یعنے بعد اسکے ہاتھ اور جگہ پھیرتے کرتے یہ یعنے پر رہنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلے ہاتھوں پر کرتے تھے اور پڑھتے تھے بعد اُسکے پس بعضون نے جو کہا ہی یہ اس لیے کرتے تھے کہ تا مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلے پڑھتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑھتے اور پھر دم کرتے ع وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین انشاء اللہ تعالی **الْفَصْلُ الثَّانِیْ** مصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ لَہٗ ظَھْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ تُنَادِیْ لَا مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَ اللّٰہَ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے ایک تو قرآن جھگڑیگا بندون سے اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہی اور باطن بھی اور دوسرے نیچے عرش کے امانت اور تیسرے ناتا پکارے گا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہووے جسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میرے حق کے ملاویگا اُسکو اللہ یعنی ساتھ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میرے حق کی نکی توڑیگا اُسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونے کا اُس پر نقل کی یہ شرح السنہ مین ف نیچے عرش کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کریگا حق سبحانہ اُنکے حق کو اور ثواب اُن لوگون کے کہ محافظت کرینگے انکی جیسا کہ حال بادشاہون کے مقربون کا ہوتا ہی اور جھگڑے گا بندون سے یعنے جنھون نے اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اُنسے جھگڑے گا اور جنھون نے تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اُنکی طرف سے جھگڑیگا یعنے جناب الٰہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہو یعنی معنی ظاہر مین کہ اکثر لوگ سمجھتے ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہی یعنی بعضے معنی قرآن کے محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کے کہ نہین سمجھتے اسکو مگر خواص مقربین علماء عالمین سے یہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقصد سمجھ اپنی کے ساتھ قرآن کے مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اُسپر اور امانت سے مراد ہی حق اللہ تعالی کے اور بندون کے کہ لازم ہی ادا اُنکا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَأُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجون پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے کہ پڑھیگا تو اُسکو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہے قرآن کی اور عمل کرتا رہے اُسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے اُسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اُسکا یہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑھا اُسکو اور جسنے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑھا اُسکو اگرچہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی چڑھتا جا درجات جنت پر

بقدر آیتوں کے کہ پڑھے تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہین پس اگر تمام قرآن پڑھے گا اوپر کے درجہ جنت کے پر کہ لائق حال اُسکے کے ہوگا چڑھے گا اور اسمین باشارا ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہین اُنکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کے کہ اس دیار مین قراءۃ اور گنتی اُنکی مروج ہی چھ ہزار اور دو سو سینتیس ہین اور سوائے اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہین اسمین جو چاہے قراءۃ کی کتابون مین سے دیکھ لے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شیء من القرآن کالبیت الخرب رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اُسکے دل مین کچھ قرآن سے مانند گھر ویران کے ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہی **حرف** اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکھتا ہو اُسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو اُسپر وہ مانند گھر ویران کے ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بھی رکھتا ہو اُسپر اُسکا باطن آباد ہی نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ع **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تبارک وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب **حرف** اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکھے قرآن یاد میری سے اور مانگنے میری سے دیتا ہون مین اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامون کے مانند بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات اُسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونے والے کی اسمین اوپر غیر اسکی کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **حرف** جسکو باز رکھے قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہے یاد کرنے قرآن کے مین اور جاننے اور سمجھنے معانی اسکے مین اور عمل کرنے مین اُس چیز پر کہ اسمین ہی اور باز رہے اور ذکر و دعا میری سے کہ سوائے کلام اللہ کے ہین تو دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے والون سے اور ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر کرنے والون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والون کے اسلیے کہ ذکر بھی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سے مقصود یہ ہوتا ہی کہ کچھ ہمکو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہی کہ تتمہ ہو قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہ بھی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر تر یہی ہی ع ع **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سے پس واسطے اسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کے کہنے مین تیس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے

وعن الحارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت علی علی فاخبرتہ

فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ نَبَأُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ ھُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْھَزْلِ مَنْ تَرَکَہٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَہُ اللّٰہُ وَمَنِ ابْتَغَی الْھُدٰی فِیْ غَیْرِہٖ اَضَلَّہُ اللّٰہُ وَھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِیْنُ وَھُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَھُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ ھُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِہِ الْاَھْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِہِ الْاَلْسِنَۃُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْہُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلَقُ عَنْ کَثْرَۃِ الرَّدِّ وَلَا یَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ ھُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَہِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْہُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ مَنْ قَالَ بِہٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِہٖ اُجِرَ وَمَنْ حَکَمَ بِہٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْہِ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ مَجْھُوْلٌ وَفِی الْحَارِثِ مَقَالٌ اور روایت ہی حارث اعور یعنی کانی سے کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیچ باتون بیفائدہ کے یعنے قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علی کے پاس پس خبر دی مین نے اُنکو پس فرمایا حضرت علی نے کیا تحقیق کی اُنھون نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا اُنھون نے قرآن اور مشغول ہوتے بیفائدہ باتون مین کہا مین نے کہ ہان فرمایا حضرت علی نے خبردار ہو تحقیق سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنے اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور بُرے مذاہب نکالینگے کہا مین نے کسطرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اُس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اُسمین خبر ہی پہلون تمھارے کی یعنی اگلے امتون کی خبرین اور خبر ہی اُس چیز کی کہ پیچھے تمھارے ہی یعنے علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اُسمین حکم ہی اُس چیز کا کہ واقع ہی درمیان تمھارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت وگناہ اور حلال وحرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنے والا ہی درمیان حق وباطل کے نہین بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اُسکو اللہ اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اُسکی غیر مین یعنے کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اُسکے گمراہ کریگا اُسکو اللہ اور وہ رسّی اللہ کی ہی استوار یعنے وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہی ذکر باحکمت اور وہ راہ ہی سیدھی اور وہ ایسا ہی کہ نہین کج ہوتین بسبب اتباع اُسکے کے خواہشین حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اُسکے زبانین اور نہین سیر ہوتی اُس سے علماء اور نہین پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہین تمام ہوتے عجائب اُسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنھون نے اُسوقت کہ سُنا اُسکو یہان تک کہ کہا تحقیق ہمنے سُنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے جسنے کہا موافق اُسکے اُسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا ساتھ اُسکے ثواب دیا جاویگا اور جس نے حکم کیا ساتھ اُسکے یعنے درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بُلایا یعنے خلق کو طرف اُسکے یعنے طرف ایمان لانے اور عمل کرنے کے اُسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اسکی مجہول ہی اور حارث مین گفتگو کی ہی یعنے وہ جھوٹا ہی ف جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنے ایمان نہ لایا اُسپر اور نہ عمل کیا اُسپر اور ہلاک کریگا اُسکو یا توڑیگا گردن اُسکی اصل مین قصم کے معنی ہین توڑنے اور جدا کرنے کے پس معنی یہ ہین کہ قطع کریگا اُسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی کیسے بخلاف اُسکے کہ عمل کرے قرآن پر اُسکو پہونچا دیگا اللہ تعالی اعلی مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جسنے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت وکلمے کہ واجب ہی عمل کرنا اُسپر بانکر کی قرارہ اُسکی از راہ تکبر کے کافر ہو جاتا ہی اور جس نے چھوڑا

پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل وضعف کے باوجود اعتقاد وتعظیم اُسکی کے پس نہین گناہ اُسپر ولیکن وہ محروم ہو ثواب سے اور نہین کج ہوتین بسبب اتباع اُسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہو گمراہی سے اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض وخوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہ کہ سبب اُنکی گمراہی کا یہ ہو کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑدین اُنھون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہو اور نہ تقلید کی اُنھون نے اُنکی کہ جو کامل رستہ کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم پس نہ پہچانا اُنھون نے قرآن کو جن پہچاننے کا اسلیے کہا ہو جنید رح نے کہ جو کوئی زیادہ کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اُسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ مسخرہ ہو شیطان کا اسلیے کہ علم ہا مقید ہو ساتھ کتاب وسنت کے واللہ اعلم اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین قادر ہوتے اہل ہوا یعنی مبتداع اوپر تبدیل وتغیر وکج کرنے اسکی کے اس صورت مین ب تعدیہ کے لیے ہو اور نہین ملتین ساتھ اسکے زبانین یعنی اور عبارت اسکے مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے یا مراد یہ ہو کہ قرآن دشوار نہین ہو مومنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب خوش ہونے دلون کے اوپر تلاوت اُسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ولقد یسرنا القرآن للذکر اور نہین میسر ہوتے اُسے علما لیعنی نہین احاطہ کرسکتے کہ اُسکے کو علما باندازہ کہ ٹھہرین طلب اسکی سے مانند ٹھہرنے اُس شخص کے کہ میسر ہوتا ہو کھانے سے بلکہ جب مطلع ہوتے ہین ایک چیز پر حقائق اُسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرات اُسکے کی اور سُنے اذکار واخبار اُسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہر بندہ یا سنتا ہو اُسکو زیادہ پاتا ہو حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اُسکے ع وعن معاذ الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن وعمل بما فيه ألبس والداه تاجا يوم القيامة ضوءه كأحسن من ضوء الشمس في بيوت الدنيا لو كانت فيكم فما ظنكم بالذي عمل بهذا رواه احمد وابو داود اور روایت ہو معاذ جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن اور عمل کرے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہی پہنائے جاوینگے ماباپ اُسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اُسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی کہ بیچ گھرون دنیا کے اگر ہو آفتاب اندر گھرون تمہاری کی پس کیا گمان ہو تمہارا ساتھ اُس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی یہ احمد وابوداود نے ف پڑھے قرآن یعنے خوب طرح پڑھے اُسکو اور کہا ابن حجر نے کہ یاد کرے اُسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر یہ تمہارے گھرون مین اسمین مبالغہ ہی بیچ روشنی کے کہ آفتاب باوجود اس روشنی کے اگر اندر گھرون کے ہو تو روشنی اُسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ ہو باہر اور آخیر جملہ کا مطلب یہ ہو کہ جب اُسکے مان باپ کی یہ مرتبہ ہوویگی اُسکے سبب سے تو اُسکا کیا کچھ درجہ ہوگا ع وعن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو جعل القرآن في إهاب ثم ألقي في النار ما احترق رواه الدارمي اور روایت ہو عقبہ بن عامر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر گردانا جاوے قرآن چمڑے مین پھر ڈالا جاوے آگ مین یعنی بالفرض والتقدیر تو نہ جلے نقل کی یہ دارمی نے ف بعضون نے کہا ہو کہ یہ معجزہ قرآن کا حضرت کے زمانے مین تھا جیسے معجزے اور انبیا کے اُنکے زمانے مین ہوتے تھے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہو کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اُسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جانیکا پس مراد چمڑے سے پوست وبدن آدمی کا ہو ع وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن فاستظهره فأحل حلاله وحرم حرامه أدخله الله الجنة وشفعه في عشرة من أهل بيته كلهم قد وجبت له النار

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّاوِیْ لَیْسَ هُوَ بِالْقَوِیِّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہو حضرت علیؓ سے کہ کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اُسکو اور حلال جانا حلال اُسکے کو اور حرام جانا حرام اُسکے کو داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت مین یعنی اول وہلہ مین اور قبول کریگا اُسکی شفاعت بیچ حق دس شخصون کے گھر والون اُسکے سے کہ سب ایسے ہی ہونگے کہ واجب ہوگی واسطے اُنکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کے ہونگے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہو اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ کَیْفَ تَقْرَأُ فِی الصَّلٰوةِ قَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا اَنْزَلَ فِی التَّوْرٰةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلَهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُعْطِیْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اَنْزَلَ وَلَمْ یَذْکُرْ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز مین پس پڑھی سورہ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہو اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین اُتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورہ مانند اُسکے اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتین ہین کہ پڑھی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہو کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** تحقیق ثنائی اور قرآن عظیم کے مضمون کی پہلی فصل مین ہو چکی ہی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَاَ وَقَامَ بِهٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا تَفُوْحُ رِیْحُهٗ کُلَّ مَکَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَ فَرَقَدَ وَهُوَ فِیْ جَوْفِهٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اُسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اُس شخص کے کہ سیکھتا ہی پھر پڑھتا ہو اور ہمیشہ پڑھتا ہی یا عمل کرتا ہی اُس پر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتھ اُسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے مشک سے ہی کہ پہنچتی ہی بو اُسکی تمام مکان مین اور حال اُس شخص کا کہ سیکھا اُسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قرآۃ اور قیام سے یا عمل نکیا اور کلام اللہ اُسکے دل مین ہی مانند حال تھیلی کے ہی کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اُسکے کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہی انتہے اور فرض عین ہی سیکھنا بعض قرآن کا یعنے جسقدر پڑھنا فرض ہی نماز مین اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن مین کہ زیادہ ہی فاتحہ سے افضل ہی نماز نفل سے اسلیے کہ وہ فرض کفایہ ہی اور فتوی دیا ہی بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کے افضل ہی مشغول ہونے سے اور علمون مین کہ جو فرض کفایہ ہین نہ فرض عین یعنی فرض عین علم سے افضل نہین ہی یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے الخ یعنی سینہ قاری کا مانند تھیلی کے ہو اور قرآن اُسمین مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہی پہنچتی ہی برکت اُسکی گھر اُسکے مین اور سننے والون کو اور اخیر جملہ کا یہ مطلب ہی کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہنچی برکت اُسکی نہ اُسکو اور نہ اورون کو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اُسکا بندھا ہوا ہے نہین پہنچتی خوشبو کسیکو **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَی الْکَفِیْرُ

وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ فَيُحْفَظُ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ فَيُحْفَظُ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حم کہ اسکو سورہ مومن کہتے ہیں الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکی کے شام تک سب آفات وبلیات ظاہر باطن کے سے شام تک اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکی کے صبح تک نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف الیہ المصیر تک آیۃ مذکور یوں ہے حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتوں کو ساتھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ میں پہلے پیدا کرنے آسمان وزمین کے دو ہزار برس اُتارین اُس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا ساتھ اُنکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور جس مکان میں پڑھی جاویں یہ آیتیں تین رات تک نہیں نزدیک آتا اُسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتیں اول سورہ کہف کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف پہلی فصل میں ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہاں بیان کی گئی ہے اور دوسری وجہ جمع کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اول دس آیتوں کے یاد کرنے کی یہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازاں ازراہ وسعت فضل کے تین آیتوں کے پڑھنے کی یہ خاصیت ٹھہرے واللہ اعلم ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہے اور دل قرآن کا یٰسٓ ہے اور جو شخص کہ پڑھتا ہے یٰسٓ لکھتا ہے اللہ واسطے اُسکے بسبب پڑھنے اُسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اسکا یٰسٓ ہے اسلیے کہ احوال قیامت کے اور امر مقاصد عمدہ قرآن کے ہمین مذکور ہیں ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَاَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يَّنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نے پڑھی سورہ طٰہٰ اور یٰسٓ پہلے پیدا کرنے آسمان وزمین کے ہزار برس پس جبکہ سُنا فرشتوں نے قرآن یعنی پڑھنا اسکا خوشحالی ہو واسطے اُس امت کے کہ اُتارا جاویگا یہ قرآن یعنی یہ دونوں سورتیں اُسپر اور خوشحالی ہو واسطے اُن دلون کے کہ اُٹھاوینگے یہ ۱۲۰

یعنے یاد کرینگے اور محافظت کرینگے اسکی اور خوشحالی ہووے اُن زبانون کے کہ پڑھینگے یہ قرآن نقل کی یہ دارمی نے ف پڑھین یعنے ظاہر کرین یہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت انکی کا یا سمجھایا انکو اپنے فرشتون کے تئین اور الہام کیے انکو مغنی نے اور کہا ابن حجر نے کہ حکم کیا بعضے فرشتون کو ساتھ پڑھنے اُنکے کے باقی فرشتون پر تا وہ جانین بزرگی اُنکی اور جبکہ سُنا فرشتون نے قرآن مراد قرآن سے قرآۃ ہی نہیں سُنا پڑھنا ان سورتون کا یا قرآن سے بھی ظاہر اولیٰ مراد ہین کہ قرآن نام جزو کل دونون کا ہی ع ج وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اُصْبِحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰمٓ الدخان رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اُسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہی حدیث کا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰمٓ الدخان رات جمعہ کی مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہی حدیث مین وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق انمین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی نے خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکے سرے پر لفظ سُبْحَانَ یا سبح یا یسبح یا یسبح کا ہی وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری بعبدہ اور سورہ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلیٰ اور ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے بعضون نے کہا وہ آیت لوانزلنا ہذا القرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ آیت ہو اللہ الاول والآخر والظاہر والباطن و ہو کل شی علیم ہی اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی یہ قول صحیح تر ہی ع مولانا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورہ قرآن مین تیس آیت کی ہی کہ شفاعت کی اُن نے واسطے ایک شخص کے یہان تک کہ بخشی گئی واسطے اُسکے اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ شفعت کے معنون مین دو احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اسکی پس جب مرا تو شفاعت کی اسنے اسکی یہان تک کہ دور ہوا اُس سے عذاب اور یا یہ کہ شفعت بمعنی مستقبل کے ہی یعنے شفاعت کریگی یہ سورہ قبر مین اور قیامت مین اُس شخص کی کہ پڑھیگا اسکو ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتے تھے کہ یہ قبر ہے پس ناگہان اُنمین ایک آدمی پڑھتا ہے سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک یہان تک کہ تمام کیا اُسکو پھر آیا کھڑا کرنے والا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ ملک منع کرنے والی ہے وہ نجات دینے والی ہے نجات دیتی ہے پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف سنا خیمہ کھڑا کرنے والے نے اُس مرد کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئے بیچ میں یا جانکنی مین اور ظاہر تر یہی ہے اور منع کرنے والی ہے یعنے بچاتی ہے عذاب قبر سے یا گناہون سے جو کہ سبب ہین عذاب قبر کے یا بچاتی ہے اسکے پڑھنے والے کو اس سے کہ پہونچے اُسکو منع محترمین ع وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا ینام حتی یقرأ الم تنزیل وتبارک الذی بیدہ الملک رواہ احمد والترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح وقد روی فی شرح السنۃ وفی بعض النسخ صحیح غریب

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہان تک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسطرح سے کہا صاحب شرح السنۃ نے شرح السنۃ کہ یہ حدیث صحیح ہے اور بعض نسخون مین کہ کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے ف غریب ہونا منافی صحیح ہونے کی نہین اسلیے کہ غریب کبھی ہوتی ہے صحیح ع وعن ابن عباس وانس بن مالک قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایھا الکافرون تعدل ربع القرآن رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابن عباس سے اور انس بن مالک سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اذا زلزلت برابر ہے آدھے قرآن کے اور قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن بیان مبدا و معاد کا ہے اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہے اسلیے برابر آدھے قرآن کے ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کے پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا ایہا الکافرون برابر چوتھائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اور اس سورہ مین بیان توحید کا خوب ہے واللہ اعلم ع وعن معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح ثلث مرات اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم فقرأ ثلث ایات من آخر سورۃ الحشر وکل اللہ بہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی وان مات فی ذلک الیوم مات شہیدا ومن قالہا حین یمسی کان بتلک المنزلۃ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ سننے والا جاننے والا ہی شیطان راندے ہوئے سے پھر پڑھے تین آیتین آخیر سورۂ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سے آخر سورۃ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ اسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہین اُسکے لیے یعنے توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتے ہین اُسکے گناہون کے لیے شام تک اور اگر مرے اُس دن مین مرتا ہی شہید اور جو شخص پڑھے اس اعوذ و آیتہ کو وقت شام کے ہوتا ہی ساتھ اسی مرتبہ کے یعنے جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ کل یوم سبعین مرۃ قل ھو اللہ احد محی عنہ ذنوب خمسین سنۃ الا ان یکون علیہ دین رواہ الترمذی والدارمی وفی روایۃ خمسین مرۃ ولم یذکر الا ان یکون علیہ دین

اور روایت ہے اُنس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

جو شخص کہ پڑھے ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیے جاتے ہیں اُس سے یعنی اُسکے اعمالنامہ میں سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اُسپر دین نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت میں پچاس بار یعنی بدلے دو سو بار کے اور نہیں ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین ف مگر یہ کہ ہو اُسپر دین اس استثناء کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ گناہ دین نہیں ہٹایا جائیگا اور دوسرے یہ کہ بر تقدیر ہونے دین کے اور گناہ نہیں ہٹائے جائیں گے اور فراۃ اس سورہ کی تانیر نہیں کرنے کی اور ظاہر اول ہی معنی ہیں واللہ اعلم اور مراد دین سے حقوق بندوں کے ہیں ۱۲ **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑھے سو بار قل ہو اللہ احد جس وقت ہوگا دن قیامت کا فرمائیگا اُسکو پروردگار اے میرے بندے میرے داخل ہو اپنے داہنے طرف بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ۱۲ **وَعَنْ** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کروٹ سے لیٹا اور ایسی دو چیزوں کہ اُنمیں صفات ہیں اللہ تعالے کے اُسکے بدلے میں یہ لیگا اور اسمیں اشارہ ہے اُسکی طرف کہ داخل ہوگا بہشت کے اور محل اسکے دو میں طرف ہوں گے افضل ہوں گے باعتبار طرف کے باعتبار وجہ ترجیح کے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑھتا ہے قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنے اسکے لیے کہا میں نے کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور نسائی نے ف یہ واجب ہونا بہشت کا بسبب وعدہ اور فضل اللہ تعالیٰ کے ہے نہ اور کچھ ۱۲ **وَعَنْ** قُرَّةَ بْنِ دُعْمُوْصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلا دو مجکو کچھ کہ کہوں میں اُسکو جس وقت کہ جاؤں میں طرف بچھونے اپنے کے فرمایا پڑھ قل یا ایہا الکافرون اسلیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہے شرک سے یعنے پس اُسکو پڑھ کر سو دیگا تو پاک ہو کر سو دیگا شرک سے اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا سَائِرٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَّظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُوْلُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا اُسوقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابواء کے کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو بادل نے اور اندھیرے سخت نے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑتے تھے ساتھ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونوں سورتوں کے پس نہیں پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنے والے نے ساتھ مانند ان دونوں کے یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بیچ مقدمے پناہ پکڑنے کے سب سے افضل ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جحفہ اور ابواء نام ہیں مکانوں کے درمیان مکے اور مدینے کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَّطَرٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَّطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن خبیب سے کہ کہا نکلے ہم پیچ رات مینھ اور اندھیری سخت کے ڈھونڈھتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے ہم بھی ڈھونڈھتے ہوئے نکلے تا ساتھ جاوین پس پایا مینے آنکو پس فرمایا حضرت نے کہ کہا مین نے کیا کہون مین فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کے اور وقت شام کے تین بار کفایت کریگی تجکو ہر چیز سے یعنے دفع کرین گے ہر آفت و بلا کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِقْرَءْ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ پڑھون مین سورۂ ہود یا سورۂ یوسف یعنے بقصد پناہ پکڑنے اور دفع برائی کے فرمایا ہرگز نہ پڑھیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کے قل اعوذ برب الفلق سے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف بہت پورے یعنے بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے وسطے دفع برائی وغیرہ کے اس سورۃ کے برابر کوئی سورۃ کامل ترنہین یہ اسلیے سب سے زیادہ کامل ہے کہ اس مین ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے کہ دونون سورتین یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورۃ مقدمۂ پناہ پکڑنے مین کامل ترنہین اور کہا ابن ملک نے کہ مراد رغبت دلانی ہے پناہ پکڑنے پر ساتھ ان دونون سورتون کے انتہی حاصل ان دونون کے قول کا یہ ہے کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینے سے ع ۲ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَابْتَغُوْا لِغَرَائِبِهٖ وَغَرَائِبُهٗ فَرَائِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ رواہ ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کے اور پیروی کرو غرائب اسکی کے اور غرائب اسکے فرائض اسکے ہین اور حدین اسکی ف مراد فرائض سے ماموات ہین یعنے جن چیزون کے کرنے کو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہین یعنے جن چیزون کے کرنے سے منع فرمایا ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِی الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز مین بہتر ہے پڑھنے قرآن کے سے غیر نماز مین اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب رکھتا ہے تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب رکھتی ہے صدقہ دینے سے اور صدقہ دینا بہت ثواب رکھتا ہے روزے سے اور روزہ ڈھال ہے آگ دوزخ کے سے ف جو نماز کھڑے ہو کر پڑھے اسمین پڑھنا قرآن کا افضل ہے پڑھنے اسکے سے اس نماز مین کہ بیٹھ کر پڑھے اور تسبیح و تکبیر سے یعنے اوذکرون اور دعاؤن سے بھی افضل ہے اسلیے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اسمین احکام اسکے ہین اور تسبیح یعنے اوراذکار بہت ثواب رکھتے ہین صدقہ دینے سے مشہور یہ ہے کہ عبادت متعدی کہ نفع اسکا غیر کو پہونچے افضل ہے عبادت لازم سے کہ نفع اسکا کرنے والے ہی کو پہونچے ولیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہے ذکر اس سے مستثنے ہے ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہے جیسا کہ صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کے سے راہ خدا مین اور صدقہ دینا افضل ہے روزے سے یعنی نفل روزے سے اسلیے کہ نفع اسکا متعدی ہے یعنی غیر کو پہونچتا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصے ثواب ہوتا ہے مگر روزہ میرے لیے اور مین جزا دونگا اسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزے سے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہے صدقہ سے

تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ افضلیت باعتبار جہات کے ہی یعنے صدقہ افضل ہی باعتبار اسکے کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ باز رہتا ہی کھانے پینے ذخیرہ سے ع ح **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ اِلٰى ذٰلِكَ اِلَى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ اور روایت ہی عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سے کہ نقل کی اپنے دادا سے یعنے اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب پڑھنے آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنے یاد پڑھنا ہزار درجے اور ثواب پڑھنے اسکی کا مصحف مین یعنی دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہی ہزار ثواب یاد پڑھنے کے دو ہزار درجے تک ف دیکھ کر پڑھنے مین ثواب زیادہ اسلیے ہوتا ہی کہ مدار ثواب تفکر اسمین خوب ہوتا ہی اور دیکھتا ہی قرآن مین اور ہاتھ لگاتا ہی اور اٹھاتا ہی اسکو اور یہ آیا ہی ہی کہ دیکھنا قرآن مین عبادت ہی اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھ ہی کر پڑھتے تھے آیا ہی کہ حضرت عثمانؓ کے پاس دو قرآن بھیجے تھے بسبب بہت پڑھنے کے اُنمین اور کہا نووی نے کہ یہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر فارسی کو یاد پڑھنے مین زیادہ خشوع اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہی دیکھکر پڑھنے سے تو یاد پڑھنا افضل ہی اور اگر دونون برابر ہون دیکھکر پڑھنا افضل ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ دل زنگ پکڑتے ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جسوقت کہ پہونچتا ہی اسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑھنا قرآن کا نقل کیا بیہقی نے چاردن حدیثین شعب الایمان مین ف یعنے بسبب کرنے گناہون کے اور واقع ہونے غفلت کے دل زنگ آلودہ ہوجاتا ہی موت کے بہت یاد کرنے سے اور قرآن کے پڑھنے سے جلا یعنے صفائی اسکو حاصل ہوجاتی ہی ع **وَعَنْ** اَبِي الْفَتْحِ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابوالفتح بن عبد الکلاعی سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سی سورۃ قرآن مین بہت بڑی ہی یعنے جسمین بیان صفات باری تعالیٰ کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اُس شخص نے کون سی آیت قرآن مین بہت بڑی ہی فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کہا اُسنے کون سی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتے ہو یہ کہ پہونچے تمکو اور امت تمہاری کو یعنے ثواب اور فائدہ اسکا فرمایا خاتمہ سورۂ بقرہ کا پس تحقیق وہ اُتری ہی خزانون رحمت خدا کے سے نیچے عرش اُسکے سے دیا ہی وہ اس امت کو نہین چھوڑی کوئی بھلائی دنیا و آخرت کی سے مگر شامل ہی اُسپر نقل کی ہی دارمی نے [illegible] ایک حدیث گندی اُسمین سورۂ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور اسمین قل ہو اللہ کو پس انمین منافات نہین ہی اسلیے کہ وہ بڑی ہی باعتبار اسکے کہ شامل ہی عبادت کو اور خلاصہ ہی قرآن کا اور یہ اس باعتبار بڑی ہی کہ اسمین توحید جو مذکور ہی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنے آمن الرسول سے آخر تک یعنے دوست رکھتا ہون یہ کہ پہونچے محبوب اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کے اور نہین چھوڑی کوئی بھلائی الخ آمن الرسول سے اشارہ ہی ایمان و تصدیق کی اور بمعنا اور لمعنا اشارہ ہی اسلام و احکام پر والیک المصیر اشارہ ہی جزا اعمال پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہی منافع

ودنیوی حاضروی پرع ح وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبدالملک بن عمیر سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سے نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے اگر پڑھے اسکو ساتھ ایمان و یقین کے تو شفا ہوتی ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکھکر کھانا اسکو یا چاٹنا بھی نفع کرتا ہی امراض کو ع وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے آخر آل عمران کا رات مین لکھا جاتا ہے واسطے اسکے ثواب قیام رات کا یعنی متہجد کا ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورہ تک اور رات مین یعنی اول رات مین یا آخر رات مین اور ثابت ہوا کہ پڑھنا اسکا حضرت سے بعد جاگنے کے متہجد کے لیے پہلے وضو وغیرہ کے ع وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے سورہ آل عمران روز جمعہ کے دعا کرتے ہین اوسکے استغفار کرتے ہین اوسکے لیے فرشتے رات تک نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيَتْهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَاِنَّهُنَّ صَلٰوةٌ وَقُرْاٰنٌ وَدُعَاءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے جبیر بن نفیر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ختم کی سورۂ بقرہ ساتھ دو آیتون کے یعنے آمن الرسول سے آخر تک دیا گیا مین وہ دو آیتین گنج اوسکے سے کہ نیچے عرش کے ہی پس سیکھو انکو اور سکھلاؤ انکو اپنی عورتون کو اسلیے کہ وہ آیتین رحمت ہین اور سبب نزدیکی کی ہین اور دعا ہین نقل کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقْرَأُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو سورۂ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہ دارمی نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۂ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہے واسطے اسکے نور یعنی نور ایمان و ہدایت اوسکے دل مین درمیان دو جمعون کے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اِقْرَأُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاْتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَالْمَحْنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَنْزِيْلَ مِثْلُهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ فُضِّلْنَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسَبْعِيْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے خالد بن معدان سے کہ کہا پڑھو یعنے اول رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر و حشر کے سے اور وہ سورہ الٓمٓ تنزیل ہی اسلیے کہ پہونچا ہم کو یہ کہ تھا ایک شخص پڑھتا اسکو اور نہ پڑھتا کسی چیز کو سوائے اوسکے یعنے ورد اپنا نہین ٹھہرایا تھا کچھ سوائے اوسکے اور تھا وہ بہت

گناہ گا پس پھیلائے اُس سورۃ نے بازو اپنے اُسپر کہا اے پروردگا میرے بخش اسکو پس تحقیق وہ تھا بہت پڑھتا مجکو پس قبول کی شفاعت اسکی
پروردگا تعالیٰ نے اُس شخص کے حق مین اور فرمایا لکھو واسطے اسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اُسکے درجا اور کہا خالد نے بھی
کہ تحقیق یہ سورت جھگڑتی ہی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر مین کہتی ہی یا الٰہی اگر ہون مین تیری کتاب مین سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہی لوح
محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اُسکے حق مین اور اگر نہین مین کتاب تیری سے یعنے بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اُس سے اور کہا خالد نے تحقیق یہ
سورت ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندے کے پھیلائے گی بازو اپنے اُسپر پھر شفاعت کریگی واسطے اُسکے پس بازو رکھیگی اُسکو عذاب قبر سے اور کہا
خالد نے بیچ حق سورۃ تبارک کے مانند اسکے اور تھے خالد نہین سوتے تھے یہان تک کہ پڑھتے یہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی
دی گئی ہین یہ دونون سورتین ہر سورت پر قرآن مین ساتھ ساٹھ نیکیون کے نقل کی یہ دارمی نے ف پہونچا مجکو یعنے صحابہ سے خالد تابعی ہی
سترصحابیون سے ملاقات کی ہی پس یہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہی مرسل ہی لیکن حکم مرفوع مین ہی اسلیے کہ یہ چیز نہین معلوم ہوتی مگر حضرت کے فرمانے سے اور پھیلائے بازو یعنی وہ سورت یا ثواب اُسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلائے تاکہ سایہ کرے اُسپر یا
بازو رحمت کے پھیلائے اُسپر یعنے اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اُسکی اور جھگڑتی ہی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہی اُسکو اُسکی
شفاعت کرتی ہی قبر مین واسطے تخفیف عذاب اُسکے کے یا فراغ کرنے قبر اُسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس تابعی سے ہین اور بزرگی دی گئی ہین
الخ یہ منافی نہین ہی خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہی بعد فاتحہ کے اسلیے کہ اُسکو فضیلت اس جہت کر ہی کہ اُسمین مضامین عمدہ ہین
اور اُنکو فضیلت اس جہت کر ہی کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہ دارمی نے یہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے۔ روایت کین یعنے ایک تو
قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اُنکو مولف نے جمع کر دیا ہی ۱۲ ع ح ۱۲ مولانا **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی
عطا بن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰس اول روز مین۔ روا کیجاتی ہین
حاجتین اُسکی یعنے حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہ دارمی نے مرسل **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَءُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ اور روایت ہی معقل بن یسار مزنی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۂ یٰس واسطے طلب رضامندی
اللہ تعالےٰ کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے پس پڑھو اس سورت کو نزدیک مردون اپنے کے نقل کی یہ بیہقی نے
شعب الایمان مین ف گناہون سے مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہین اگر چاہے اللہ تعالےٰ اور پڑھو نزدیک
مردون اپنے کے یعنے جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ ہین اسکو اور معانی اسکے سمجھین پس یہ ہووے بیچ حکم پڑھنے اُنکی کے اور ہووے سبب
مغفرت کے یا مراد یہ ہی کہ پڑھو نزدیک قبرون موتی اپنی کے اسلیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہین مغفرت کی ۱۲ ع ح **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ
الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ اُنھون نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہی
اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنے مقصود ہی اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہر نقل کی یہ دارمی نے
ف بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ اسلیے ہی کہ بڑی ہی سب سورتون سے اور احکام بہت مذکور ہین اسمین اور مفصل یعنے سورہ حجرات سے

آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہی سارے قرآن کا اسلیے کہ انمین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتون مین اور وجہ تسمیہ اسکے کی بھی یہی خوب ہی

ع وعن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکل شیء عروس وعروس القرآن الرحمن

اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے زینت ہی اور زینت قرآن کی سورۃ الرحمن ہی ف اسلیے کہ اسمین بیان ہی دنیا اور آخرت کی نعمتون کا اور بیان ہی اوصاف حوررن کا کہ مومنین ہین جنت کی اور بیان اُنکے زیور وغیرہ کا

ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ الواقعۃ فی کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا وکان ابن مسعود یأمر بناتہ یقرأن بہا کل لیلۃ رواہما البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورۃ واقعہ ہر شب مین نہین پہونچتا اُسکو فاقہ کبھی اور تھے ابن مسعود حکم کرتے اپنی بیٹیون کو کہ پڑھین یہ سورہ ہر شب مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف فاقہ کے معنی ہین محتاجگی اور حاجتمندی معنی یہ ہین کہ نہین ضرر کرتی اُسکو محتاجگی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین پہونچتی اُسکو محتاجگی دل کی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہی فراخی دل کی اور معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اُسپر بسبب فائدہ اُٹھانے کے معانی اس سورت کی سے اور جاننا چاہیے کہ شارع نے رغبت دلائی ہی بعضے عبادتون کی کہ موثر اور نافع ہین امور دنیا کے مین بھی کہ حاصل ہونا اُنکا محمد ہی دین مین تا بہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جسطرح کہ ہو

ع وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ہذہ السورۃ سبح اسم ربک الاعلی رواہ احمد

اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اس سورت کو مراد سبح اسم ربک الاعلی ہی نقل کی یہ احمد نے

ف دوست رکھتے تھے حضرت اسکو اسلیے کہ اسمین یہ آیت ہی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی کہ یہ شاہد ہی اوپر حق ہونے قرآن کے اور رد ہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابوذر سے کہ کہا کہا مین نے یارسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفون مین فرمایا تعین تمام مثالین کہ اے بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین نہین بھیجا تجکو تاکہ جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن بھیجا مین نے تجکو کہ پھیرے تو دعا مظلوم کی سے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ اسمین عقل ہی یہ کہ ہون واسطے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اُسمین رب اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے نفس اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اُسمین بصنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہا کے لیے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ ہو طمع کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ تیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش کے یا لذت اُٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ ہو بینا ساتھ زمانے اپنے کے متوجہ ہو حال پر اپنے محافظت کرنے والا واسطے زبان اپنی کے اور جنے محاسبہ کیا کلام اپنے کا اہمال اپنے سے کم ہوگا کلام اُسکا نہین کلام کرنے کا مگر ضروری عرض کیا مین نے یارسول اللہ پس کیا ہی صحیفون موسی کے مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا پھر وہ خوش بھی ہوتا ہی تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ یقین رکھے آگ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے اور پھر وہ نیچا اُٹھاوے یعنی طلب کرنے معاش کے مین تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اُسکے کو اور پھر اطمینان کرے طرف اُسکے تعجب کرتا ہون مین واسطے اُسکے کہ یقین کرے حساب کا کل کے دن اور پھر عمل نکرے ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأنی یارسول اللہ فقال اقرأ ثلثا من ذوات الر فقال کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ ایما فقال فاقرأنی ثلثا من ذوات حم فقال مثل مقالتہ قال الرجل یارسول اللہ اقرأنی

سُوْرَةً جَامِعَةً فَاقْرَأْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ وَيُحَلُّ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا پڑھاؤ مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑھ تین آیتیں سے کہ بیشک اول ہیں آلر ہی کہا پڑھی ہوئی عمر میری اور سخت ہے دل میرا یعنی غالب ہے اسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہے زبان میری یعنے کلام اللہ نہیں یاد ہو سکتا خصوصاً بڑی سورت فرمایا یعنی اگر وہ نہیں پڑھ سکتا پس پڑھ تین سورتیں انمیں سے کہ اول انکے حم ہے یعنی جو حٰمٓ سے ہیں بہ نسبت انکے پھر کہا اُسنے مانند پہلے کہنے کے کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ پڑھاؤ مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنے جسمیں جمع ہوں بہت سی باتیں پس پڑھائی اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہاں تک کہ فارغ ہوئے اُس سے یعنی تمام سورۃ پڑھی پس کہا اُس شخص نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا تجھکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا میں اسپر اور نہ عمل کرنے اسکی کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اُس شخص نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف جن سورتوں کے سر پر الرہی وہ پانچ سورتیں ہیں اور سورۃ اذا زلزلت جامعہ اسلیے ہے کہ اسمیں ایک ثابت جامعہ ہے من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اسمیں سب چیزیں کرنے نکرنے کی آگئیں ۱۲ منہ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یقرأ ثلث الف اٰیۃ فی کل یوم قالوا ومن یستطیع ان یقرأ الفا اٰیۃ فی کل یوم قال ما یستطیع احدکم ان یقرأ الھٰکم التکاثر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں طاقت رکھتا ہر ایک تمہارا یہ کہ پڑھے ہزار آیتیں ہر دن میں عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے یہ کہ پڑھے ہزار آیتیں ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا نہیں طاقت رکھتا ایک تمہارا یہ کہ پڑھے سورۃ الھکم التکاثر نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے اگر یہ سورۃ پڑھے تو ثواب پڑھنے ہزار آیتوں کا پاتا ہے اسلیے کہ اسمیں بے رغبتی دلائی ہے دنیا سے اور رغبت دلائی ہے عقبیٰ میں وعن سعید بن المسیب مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ قل ھو اللہ احد عشر مرات بنی لہ بھا قصر فی الجنۃ ومن قرأ عشرین مرۃ بنی لہ بھا قصران فی الجنۃ ومن قرأھا ثلثین مرۃ بنی لہ بھا ثلثۃ قصور فی الجنۃ فقال عمر بن الخطاب واللہ یا رسول اللہ اذا لنکثرن قصورنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اوسع من ذلک رواہ الدارمی

اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہے اسکے لیے بسبب اسکے ایک محل بہشت میں اور جو پڑھے بیس بار بنائے جاتے ہیں اسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت میں اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائے جاتے ہیں اسکے لیے بسبب پڑھنے اسکے کے تین محل بہشت میں پھر کہا حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے نے قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائینگے ہم محل اپنے یعنے جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھینگے اسکو تا بہت سے محل بنیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہے اس سے یعنی ثواب و فضل اسکا بہت فراخ ہے پس رغبت کرو اسمیں اور تعجب نکرو نقل کی یہ دارمی نے وعن الحسن مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ فی لیلۃ مائۃ اٰیۃ لم یحاجہ القرآن تلک اللیلۃ ومن قرأ فی لیلۃ مائتی اٰیۃ کتب لہ قنوت لیلۃ ومن قرأ فی لیلۃ خمسمائۃ اٰیۃ الی الالف اصبح وھو فطار من الاجر قالوا وما القنطار قال اثنا عشر الفا رواہ الدارمی رسے اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اُس سے قرآن اُس رات مین اور جو شخص کہ پڑھے رات مین دو سو آیتین لکھا جاتا ہی واسطے اُسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانسو آیتین ہزار تلک صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ہوتا ہی اُسکے لیے بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنے درہم یا دینار نقل کی یہ دارمی نے ف نہین جھگڑیگا الخ یعنے قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اُس کسی کا کہ نہ پڑھے اُسکو اور ملازمت نکرے اُسپر پس پڑھنا سو آیتون کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کے اور ادای حق اُسکی کے اُس شب مین کافی ہی اور جانا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک بسبب نہ پڑھنے کے اور ایک بسبب نہ عمل کرنے کے پس بسبب نہ پڑھنے کے جو جھگڑیگا وہ تو پڑھنے سے رفع ہوگا اور بسبب نہ عمل کرنے کے جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھیگا اور عمل بھی کریگا بالکل اسکے جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اُسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کما طبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ قرات قرآن کی لازم و واجب ہی ہر انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا اُس سے پس نسبت جھگڑنے کی طرف قرآن کے مجازا ہی حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنے بقدر گننے قنطار کے یا بقدر وزن اُسکی کے مراد اس سے یہ ہی کہ بہت ثواب پانا ہی بیچ ع ف فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور منثور سے لکھی جاتی ہین تا لوگ اُنکے ثواب و فضیلت کے سننے سے خوش دل ہو کر بہ گرمی بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے بودین لکھا ہی مولانا عبد العزیز نے کہ کہا ہی مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئے تو نوح غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانے کے غرق سے بسم اللہ مجریہا و مرسہا کہا کشتی اُنکی خوبی سے سالم رہی پس جب بسبب اس آدھے کلمے کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کار کے مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا اور لکھا ہی علمانے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے انیس ۱۹ حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ۱۹ ہین ساتھ ہر حرف کے بلا ہر ایک کی اُنمین سے دفع ہو سکتی ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ۲۴ ساعتین ہین پانچ ساعتون کے لیے تو پانچ فرشتے مقرر فرمائین اور اُنیس باقی کے لیے یہ اُنیس حرف دیے تا ہر شدت و بیراست اور حرکت اور سکون مین کہ ان اُنیس ساعتون مین ہون برکت و عبادت حاصل کرے یعنے ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت مین لکھی جاوین اور یہ بھی لکھا ہی علمانے کہ سورۂ براۃ کو مشتمل ہی بر چار قسم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسلیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اُسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے اور ادنی درجہ یہ ہی کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہی کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہوگا اور خواص اس آیت کے سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب آدمی پائخانہ کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اُسکی کے اور نظر جنات کی پس جب یہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان دنیوی اُسکے پردہ ہوا تو امید ہی کہ درمیان آدمی کے اور عذاب قبر کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے کاٹے ہوؤن کو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتھ سورہ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنے پڑھ کر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکھا اور دار قطنی اور ابن سنی نے ثابت بن زید سے روایت کیا ہی کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورہ کے رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورہ کے اوپر مقام درد اُنکے کے ملا اور نیز اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے بیمار اپنا بھیجو نے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر اپنے پر دم کین ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہ کہ موت اُسکی

مقدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے فاتحۃ الکتاب برابر ہو تہائی قرآن کے ہی ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ چار چیزین گنج عرش سے مجکو دین ہین اور کوئی چیز سوائے ان چار کے اُس گنج سے کسی کو نہین پہونچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا اور سورۂ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے بسند درداء سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اُس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کے مین رکھین اور تمام قرآن کو دوسرے پلہ مین تو البتہ فاتحۃ الکتاب سات قرآن کے برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری سے روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑھے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑھا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنے اور خاک ڈالنے کا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول اُسوقت کہ اُسپر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اُسکو آسمان سے زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھے جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑھے اور بعد ختم کرنے کے حاجت چاہے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص اُسکے پاس آیا اور شکایت درد گردے کی کی شعبی نے اُسکو کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑھکر درد کی جگہ دم کرے اُسنے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہی کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطے مطلب کے پڑھنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہین ایک تو یہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ لام الحمد کے ملاکر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑھے جو مطلب کہ ہوگا بر آئیگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفا مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کرکر اُس مریض اور سحر زدہ کو پلاوے اور دوسرے یہ کہ نوچندے انوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید ملانے میم کے ساتھ لام کے ستر بار پڑھے بعد ازان ہر روز اُسیوقت پڑھے اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے اور تیسرے مہینے مین اسیطرح کرے اور لکھنا اس سورت کا چینی کے پیالے پر ساتھ گلاب و مشک و زعفران کے پھر دھوکر پلانا اُسکا واسطے شفاء امراض مزمنہ کے چالیس روز تک مجرب ہی اور دانتون کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور دردون کے لیے سات بار پڑھکر دم کرنا اُسکا مجرب ہی اور سورۂ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سے منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو اُسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بھیجتے تھے اور لشکر امیر مین تردد تھا ہر ایک لشکر والون کو اپنے سامنے بلاکر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورت قرآن کی پڑھی ہی ہر ایک کو جو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا حتے کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چھوٹا تھا اس سے بھی پوچھا کہ کون کونسی سورت قرآن کی یاد رکھتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورت اور سورۂ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورۂ بقرہ بھی یاد رکھتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہی اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورۂ بقرہ کو ساتھ حقائق اور دقائق اُسکی کے بارہ برس کے عرصہ مین پڑھا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کرکر طعام وافر پکاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون کو کھلایا اور حضرت ابن عمر سے بھی منقول ہی کہ آٹھ برس تک بیچ پڑہنے سورۂ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھ برس کے ختم کی غرضکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یارون کے نزدیک یہ سورت ایسی عظمت رکھتی تھی کہ اور سورت ویسی نہ رکھتی تھی اور خواص مجربہ اس سورت

کے سے یہ ہو کہ جس موسم میں بچوں کو چیچک نکلتی ہو جس لڑکے کی عافیت منظور ہو اُسکے روبرو نہار منہ اس سورت کو تجوید و ترتیل سے پڑھ کر دم کرے اور وہ لڑکا بھی نہار منہ ہو فضل الٰہی سے اُس لڑکے کو اُس سال چیچک نہیں نکلیگی اور اگر نکلیگی بھی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ جسوقت پڑھنا اس سورت کا شروع کرے تو اوّل حلوائی پاؤ چاول اور دہی اور کھانڈ اُسپہ ڈال کر اُسی مجلس میں کسی شخص کو کھانے کے لیے دے تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز کا۔ اور مشروع ہوتا ہے ترجمہ درمنثور کی حدیثوں کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورۂ کہف کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور ایسے ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتیں اس سورت کے اخیر کی اور جو کوئی پڑھیگا سورۂ کہف کی دس آیتیں وقت سونے کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور جو کوئی پڑھیگا خاتمہ اُسکا وقت سونے کے ہوگا اُسکے لیے نور تا دیک ستارہ اُسکی سے قدم اُسکے تک دن قیامت کے اور ایک روایت میں ہو کہ جسنے پڑھی سورۂ کہف دن جمعہ کے ہوتا ہو کفارہ اُسکے لیے دوسرے جمعہ تک اور ایک میں ہو کہ جس گھر میں پڑھی جاوے سورۂ کہف نہیں داخل ہوتا اُسمیں شیطان اُس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھیں چار رکعتیں پچھلے عشا کے پڑھنے پہلے دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتوں میں تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکھا جاتا ہو اُسکے لیے ثواب مانند چار رکعتوں کے لیلۃ القدر میں پڑھی اور ایک روایت میں ہو کہ جسنے پڑھی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشا کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر میں اور ایک روایت میں کعب سے کہ جسنے پڑھی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکھی جاتی ہیں اُسکے لیے ستر نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اُس سے ستر برائیاں اور بلند کیے جاتے ہیں اُسکے لیے ستر درجے اور ایک روایت میں ہو کہ جسنے پڑھی الم تنزیل اور تبارک الذی رات میں لکھتا ہو اُسکے لیے اللہ تعالیٰ ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کے اور روایت کی ابن خزیمہ اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ یٰسٓ نام رکھی گئی ہو توراۃ میں معمہ کہ مشتمل ہو بھلائیوں دنیا اور آخرت کے کو اپنے پڑھنے والے کے لیے اور دور کرتی ہو اُس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اُس سے ہول آخرت کی اور نام رکھا گیا ہو اسکا دافعہ اور قاضیہ یعنی باندمرتبہ کرتی ہو مومنوں کو اور پست کرتی ہو کافروں کو دفع کرتی ہو پڑھنے والے سے ہر برائی اور روا کرتی ہو اُسکی ہر حاجت جو کوئی پڑھے اسکو برابر ہوتی ہو اُسکے لیے بیس حجوں کے اور جو کوئی سُنے اسکو برابر ہوتی ہو اُسکے لیے ہزار دینار کے کہ دے فی سبیل اللہ یعنے جہاد میں اور جو کوئی لکھ کر پیوے اسکو داخل کرتی ہو اُسکے لیے اندر ہزار دوائیں اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں اور نکال ڈالتی ہو ہر کینہ اور دُکھ اور ایک روایت میں ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہوں میں کہ سورۂ یٰسٓ میری امت کے ہر انسان کے دل میں ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے مداومت کی اوپر پڑھنے یٰسٓ کے ہر رات پھر مرگیا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ اول روز میں روا کیجاتی ہیں حاجتیں اُسکی اور ابن عباس سے ہو کہ کہا جسنے پڑھی یٰسٓ وقت صبح کے دیا جاتا ہو آسانی اُسدن کے شام تک اور جسنے پڑھی یٰسٓ اول شب میں دیا جاتا ہو آسانی اُس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا جسنے پڑھی یٰسٓ مغفرت کی جاتی ہو اُسکی اور جسنے پڑھی حالت بھوک میں سیر ہو جاتا ہو اور جسنے پڑھی یٰسٓ اس حالت میں کہ راہ بھولا ہوا تھا راہ پالیتا ہو جسنے پڑھی یٰسٓ اس حال میں کہ جانور اُسکا جاتا رہا تھا پالیتا ہو اُسکو اور جسنے پڑھی یٰسٓ وقت کھانے کے کہ ڈرتا تھا کمی کھانے سے کفایت کریگی اُسکو اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک میت کے آسانی کیجاتی ہو اُسپر اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک ایک عورت کے کہ دشوار تھا

اُسپر ہونا بیچے کا آسانی ہوتی ہے اُسپر اور جسنے پڑھا اُسکو پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہے اور دل قرآن کا یٰسٓ اور کہا مقبری نے پس نہ پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑھے یٰسٓ پس وہ چیز دفع کیجاویگی تم سے بسبب اسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ اور والصافات دن جمعہ کے پھر سوال کیا اللہ تعالیٰ سے دیتا ہے اللہ تعالیٰ سوال اُسکا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا ہمنے پیچھے فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا پیچھے نماز کے سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگے یہ کہ لے ثواب پیمانہ پورے مین دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ کرے اُٹھنے کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دین مجکو مع طوال یعنے سات سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہ توریت کے اور دین مجکو المر آیت طواسین تک جگہ انجیل کے اور دین مجکو ما ہین طواسین کے حامیمون تک جگہ زبور کے اور فضیلت دی مجکو ساتھ حامیمون کے اور مفصل کے نہین پڑھا انکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباس سے ہے کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ ہے اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرہ بن جندب سے ہے بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوینگے ہر حٰمٓ انمین سے کھڑی رہیگی ہر دروازے پر ان دروازون مین سے کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سے اُسکو کہ ایمان رکھتا تھا مجھپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جنت کے لیے پھل ہے اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے گمن کے پس جو کوئی دوست رکھے کہ چرے باغون جنت کے مین پس چاہیے کہ پڑھے حامیمین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے یہان تک کہ پڑھین تبارک الذی اور حٰمٓ السجدہ اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑھے شب جمعہ مین حٰمٓ الدخان اور یٰسٓ صبح کرتا ہے اس حال مین کہ بخشش کیجاتی ہے اُسکے لیے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا جو کوئی پڑھے حٰمٓ الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہے اُسکے لیے اللہ تعالےٰ اگھر جنت مین اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی سورۂ دخان رات جمعہ کے مین صبح کرتا ہے اس حالت مین کہ مغفرت کیجاتی ہے اُسکی اور نکاح کیا جاویگا اسکا حورعین سے اور جو کوئی پڑھے سورۂ دخان رات مین بخشے جاتے ہین پہلے گناہ اُسکے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی الٓمٓ تنزیل اور یٰسٓ اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہون گے اُسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور بلند کیے جاوین گے اُسکے لیے درجے دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اقتربت الساعۃ ہر رات مین اُٹھاویگا اُسکو اللہ دن قیامت کے اس حال مین کہ منہ اُسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قاری سورۃ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہے جو رہنے والون آسمان و زمین کے ساکن الفردوس یعنے جنت فردوس مین کہ اعلیٰ جنت ہے ہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہے پس پڑھو اسکو اور سکھاؤ اسکو اور سکھاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہے کہ سکھاؤ اسکو بیبیون اپنی کو اور حضرت عائشہؓ سے ہے کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کرے ایک تمھارے کو یہ کہ پڑھے سورۂ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اخیر سورہ حشر کا پھر مر جاوے اُس رات مین یا دن مین تو ضرور کیجاوین گی اُسکی تمام خطائین کہ کی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہ پکڑے بطرف بچھونے اپنے کے یہ کہ پڑھے سورۂ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار پھر پڑھے

اخیر سورہ حشر کا بھیجتا ہے اللہ ستر ہزار فرشتے کہ دفع کرتے ہین اُس سے شیاطین جن وانس کو اگر رات کو پڑھتا ہے صبح تک دفع کرتے ہین اور اگر صبح کو پڑھتا ہے شام تک دفع کرتے ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھین حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پھر مرا اُس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اُسکے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کے امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑھا مین نے یعنے قرآن اسمٰعیل کے آگے پس جب پہونچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہو نزدیک خاتمہ ہے سورہ کے اخیر کلام اللہ تک اسلیے کہ مین نے پڑھا عبداللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہونچا مین والضحی تک کہا تکبیر کہو اخیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اُسکا اور خبر دی ابن عباش نے اور حکم کیا ابی بن کعب نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہے آدھے قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہے آدھے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالے سے اس حال مین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہے ہزار آیتون پر پس فرمایا بے بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے کہ یہ سورہ برابر ہے ہزار آیتون کے اور روایت کی ابوالشیخ نے عظمۃ مین اور ابو محمد سمرقندی نے جمع فضائل قل ہو اللہ احد کے اس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا اُنھون نے کہ اے ابوالقاسم پیدا کیا اللہ تعالے نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو گارا سنون سے یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دھوین سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دے ہمکو اپنے رب سے جنی رب کا ہے بنا پس جواب دیا اُنکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اُنکے پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہ اللہ ایک ہے نہ اُسکے اصول و فروع ہین اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بے پرواہ ہے نہ کھاتا ہے اور نہ ہی پیتا اور نہ اور احتیاج رکھتا ہے پڑھی ساری سورۃ یہ سورۃ ہے کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہے اور نہ آگ کا اور نہ آخرت کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنے پس یہ خاص اُسی کے لیے ہے جس نے پڑھا اسکو تین بار برابر ہوئے ساتھ پڑھنے تمام وحی کے اور جسنے پڑھا اسکو تیس بار نہین افضل ہونے کا کوئی اہل دنیا سے اُس دن مگر جسنے زیادہ پڑھا ہو اس سے اور جسنے پڑھا اُسکو دو سو بار ہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے پڑھا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین دور ہوتا ہے اُس سے فقر اور ایک روایت مین ہے کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑھتے تھے اسکو اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑھا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ دو سو برس کے اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہین اُسکے لیے ڈیڑھ ہزار نیکیان اور دور کیے جاتے ہین اُس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اُسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن خریس اور ابویعلی اور بیہقی نے دلائل مین اُس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام مین پس اُترے جبرئیل اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آیا دوست رکھتے ہو تم یہ کہ نماز پڑھو اُسپر کہا ہان پھر اڑایا دو پانی زمین پر پس پست ہو گئی اُنکے لیے ہر چیز اور ملگئی زمین سے اور بلند کیا گیا اُنکے لیے جنازہ اسکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معویہ یہ فضیلت کہ نماز پڑھی اُسپر دو صفون نے ملائکہ سے کہ ہر صف مین ہجولاکھ فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑھنے قل ہو اللہ احد کے تھا پڑھتا اسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتے جاتے اور سوتے یعنے لیٹے اور ایک روایت مین اس طرح آئی ہے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے

کہ نہ دیکھا تھا نے اسکو پہلے اسکے پس تعجب کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی روشنی و نور سے کہ ناگہان جبرئیل آگئے پس پوچھا جبرئیل نے کیا ہو واسطے آفتاب کے کہ نکلا ہے ایسا روشن و نورانی کہ نہیں دیکھا میں نے اسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا یہ اس سبب سے ہے کہ معویہ بن معویہ لیثی مر گیا ہے مدینہ میں آج پس بھیجے اللہ نے طرف اسکے ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑھیں اسپر کہا یہ کس سبب سے اے جبرئیل کہا تھا بہت پڑھتا قل ہو اللہ احد کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات رات اور دن میں بہت پڑھو اسکو اسلیے کہ یہ نسبت ہے تمہارے رب کی اور جو کوئی پڑھے اسکو بچائے بلند کرنا ہے اللہ اسکے لیے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہے اس سے پچاس ہزار برائیاں اور لکھتا ہے اسکے لیے پچاس ہزار نیکیاں اور جو کوئی زیادہ پڑھے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالیٰ ثواب کہا جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لوں تمہارے لیے زمین میں پس نماز پڑھو تم اسپر کہا کہ ہاں پھر نماز پڑھی حضرت نے اسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں جو کوئی کرے انکو واسطے پورا کرنے ایمان کے داخل ہوگا جس دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے دین مخفیہ اور پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اور اگر ایک کرے انہیں سے بار رسول اللہ فرمایا ایک کرے انہیں سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بھی یہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد ہر دن میں پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اپنی سے اے مدح کرنے والے اللہ کے داخل ہو جنت میں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر پس چاہیے کہ پڑھے قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد جس وقت کہ داخل ہو گھر اپنے میں دور ہوتا ہے محتاجگی گھر والوں سے اور ہمسایوں سے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اچھی صورت میں ہنستے ہوئے خوش اور کہا اے محمد علی اعلیٰ تجھے سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہر چیز کے لیے نسب ہے اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہے پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال میں کہ پڑھی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبھی دن گا اسکو نشان اپنا اور قائم کروں گا اسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کروں گا اسکی ستر آدمیوں کے حق میں ان لوگوں میں سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا میں نے اپنے نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا میں روح اسکی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ میں رکھتا ہے اسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد ہزار بار بنوائے پڑھنا اسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گھوڑوں بالگام و باز ین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور کعب احبار سے ہے کہ کہا کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ گوشت اسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہ بھی آیا ہے کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے اوپر پڑھنے قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات دن میں واجب کرے خوشنودی اللہ تعالیٰ کی بڑی اور ہوگا ساتھ انبیا اسکی کے اور بچایا جاتا ہے شیطان سے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہے اسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے لینے آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو دو سو بار ہوتا ہے اسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت علی کا حضرت فاطمہ سے منگایا پانی پھر کلی ڈالی اسمیں پھر لیگئے علی کو ساتھ اپنے لیتے گھر میں اور چھڑکا وہ پانی انکے گریبان میں اور

درمیان دونوں مونڈھوں اُنکی کے اور اللہ کی پناہ مین دیا اُنکو ساتھ پڑھنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنیکے کسی سے اُٹھائے جاتے ہین اُسکے لیے اُس دن مین عمل پچاس صدیقون کے **باب** باب ہی بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاهدوا هذا القرآن فوالذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها متفق علیہ روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ بھولو نہین پس قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہی سینے سے بہ نسبت اونٹ کی رسی اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی مین سے نکل بھاگتا ہی اسیطرح سے قرآن اگر نہ پڑھا کرے اسکو اور خبر نہ رکھے اسکی تو اُس سے بھی زیادہ سینے مین سے نکل جاتا ہی یعنی جلد بھول جاتا ہی۔ مولانا **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما لاحدهم ان یقول نسیت ایة کیت وکیت بل نسی واستذکروا القرآن فانه اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم متفق علیہ وزاد مسلم من عقلها اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُری چیز ہی واسطے ایک اُنکی کے یہ کہ کہے بھول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانے والا ہی سینہ لوگون کے سے بہ نسبت چارپایون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا اسلم نے کہ بندے ہون ساتھ رسی اپنی کے **ف** بھول گیا کہا جاتا ہی منع ہی کہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا مین بسبب بے پروائی کے اور اس کہنے مین کہ بھلایا گیا ظاہر کرنا ہی سبب نقصان کا ہی سبب حاصل کرنے اس سعادت اور نسبت کے **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعقلة ان عاهد علیها امسکها وان اطلقها ذهبت متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہین کہ مثل صاحب قرآن کے مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ پابند کے اگر خبر گیری رکھتا ہی اُسکی تھامتا ہی اُسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہی اُسکو جاتا رہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا القرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنه متفق علیہ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب تک کہ خواہش کرین اُسپر دل تمھارے پس جبوقت کہ آپسمین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلون کا پس کھڑے ہو اُس سے یعنے پڑھنا موقوف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن مالک نے کہ جس صورت مین کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہی بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہان ایک نکتہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت مین ڈالے نا بہت پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہو اسلیے کہ کاہل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہین رکھتے جلدی ملول ہو جاتے ہین ایک ایسے ہوتے ہین کہ ایک سپارہ پڑھنے مین ملول ہو جاتے ہین اور ایک ایسے ہوتے ہین کہ ایک سپارہ ساتھ ذوق وشوق کے پڑھنے مین کہ ملول ہرگز نہین ہوتے **وعن** قتادة قال سئل انس کیف کانت قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدا ثم قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم یمد ببسم اللہ ویمد بالرحمن ویمد بالرحیم رواه البخاری اور روایت ہی قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس سے طرح سے قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قرأۃ درازی کے ساتھ پھر پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم درازکرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے یعنی لفظ اللہ کو مدکرکے اصلی المقدر للعبد کے اور درازکرتے تھے

ساتھ رجعن کے یعنی اسکے بھی الف کو کھینچ کر اور مد کرتے تھے ساتھ رحیم کے یعنی ی کو مد کرتے اصلی یا عارضی نقل کی یہ بخاری نے ف تھی قرأۃ درانگی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ حضرت مد کرتے حروف مد اور لین کو بقدر معروف کے اور شرط معلوم کی نزدیک اہل طبقہ وقوف کے اور کہا بعضوں نے کہ حروف مد کے تین ہیں واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکے ہمزہ مد کرے بقدر الف کے اور بعضوں نے کہا کہ بقدر دو الفون کے باع الفون وہ کہ مراد بقدر الف کے بقدر دراز کے آواز کرے جسوقت کہ کہے یایاتا اور اگر ہو بعد انکے تشدید مد کرے بقدر چار الفون کے اتفاقا مانند دابۃ کے اور اگر بعد انکے ہو ساکن مد کرے بقدر دو الفون کے اتفاقا مانند صاد اور یعلمون کے اور اگر ہو بعد انکے غیر ان حروف کے نہ مد کرے مگر بقدر نکلنے اسکے کے منہ سے مانند انکے اور مدات بسم اللہ کے اسی قبیلہ کے ہیں ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی یتغنی بالقرآن متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سننے کے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قبول نہیں کرتا اور دوست نہیں رکھتا کسی چیز کو ان چیزوں میں سے کہ سنی جاتی ہیں جیسا کہ دوست رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن ج وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھر بہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان رکھتا ہے اللہ یعنے نہیں قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکھتا ہے واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے اس حال میں کہ پکار کر پڑھے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن رواہ البخاری اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے خوب ہی خوش آوازی کرنی قرآن پڑھنے میں بشرطیکہ لغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سے نہ ہو اور راگ کے طور پر بھی نہ ہو اور جو شخص کہ پڑھے قرآن کو جان کر راگ میں تو حرام ہے پڑھنا نہ پڑھنا چاہیے مولانا من الشروح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری فقرأت سورۃ النساء حتی اتیت الی ھذہ الآیۃ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا قال حسبک الآن فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ سر پر تھے پڑھ کر بر وبر میرے کہا میں نے پڑھوں میں بر آپکے حالانکہ آپ پر اترا گیا ہے قرآن فرمایا آیا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ سنوں قرآن غیر اپنے سے کہا ابن مسعود نے پس پڑھی میں نے سورہ نسا یہاں تک کہ پہونچا میں اس آیت تک پس کیا کریں گے یہود وغیرہ جسوقت کہ لاویں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی انکے نبیوں کی گواہی دیگا نبی انکا اور لاویں گے تجکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے پس موقوف کر پڑھنا اب یعنی اسلیے کہ میں مشغول ہوتا ہوں ساتھ فکر کرنے کے اسمیں پھر التفات کیا میں نے طرف حضرت کے پس ناگہان آنکھیں حضرت کی آنسو بہاتی تھیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آپ پر اتارا گیا ہے یعنی قرآن پڑھنا حق آپ ہی کا ہے کہ جیسا اتارا گیا ہو ویسا پڑھیں گے اور کو کیا یارا کہ آپ کے روبرو پڑھے اور میں دوست رکھتا ہوں یعنے بعضے وقت کہ حاصل ہوتا ہے عارف کو اسمیں سکوت جیسے کہ کہا گیا ہے من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہے کہ اسکے حق میں یون کہا گیا ہے من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہ کہ بعضے وقت عارف حالت تحیر میں ہوتا ہے سکوت کرتا ہے اور بعضے وقت ہوتا ہے تیار ہوتا ہے

جسے پہچانا اللہ کو وہ بند ہوئی زبان اسکی ۱۲

حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور اور سے سننے مین فائدہ یہ ہی کہ معانی خوب سمجھ مین آتے ہین اور فکر اور سوچ کامل ہوتی ہی اور مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہی اسلیے حضرت ہول اُس دن کا اور ضعف اپنی ہیت ضعیفہ کا یاد کر کر روئے کہ حضرت تیرے شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کے ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون

ع ج وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک القرآن قال اللہ سماہ لک قال نعم قال وقد ذکرت عند رب العلمین قال نعم فذرفت عیناہ وفی روایۃ ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال سماہ لی قال نعم فبکی متفق علیہ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجھپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے کہ اللہ تعالی نے نام لیا میرا روبرو آپ کے فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کے فرمایا کہ ہان پس بہے آنسو دونون آنکھون ابی کے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق اللہ نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجھپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑے قاری تھے کہ حضرت نے اُنکے حق مین فرمایا تھا اقرأکم ابی یعنے بڑے قاری تم مین ابی ہین اور اللہ تعالے نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہ بات بسبب عاجزی اور گم نامی اپنی کے اور ازراہ تعجب کے کہنے کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کے ہون یا ازراہ ذوق دلذت کے کہی کہ یہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ وقت لطف و وصال محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکھون کی راہ سے باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی پڑھنے کا اسلیے حکم ہوا کہ مختصر ہی اور فوائد اسمین بہت ہین کہ اصول دین کے اور وعد و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی پڑھنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم و فضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہونے والے سے ج س وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم لا تسافروا بالقرآن فانی لا امن ان ینالہ العدو اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے سے مع قرآن کی طرف ملک دشمن کے یعنے دار الحرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے مین ہی کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اسکو دشمن ف اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف مین آنحضرت کے زمانے مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانے کے مقرر ہوا پس یہ کیونکر ہے کہ حضرت نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے جواب کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکھا گیا تھا ولیکن جو کچھ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے اپنے صحیفہ مین لکھ کر رہنے دیتا یا یہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے زمانے کے جو لکھا جاویگا اُسکو ساتھ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علماء نے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کے مکروہ ہی اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اُسمین آیت لکھے تو مضائقہ نہین اسلیے کہ حضرت نے ہرقل کے خط مین یہ آیت لکھی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ج ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی سعید الخدری قال جلست فی عصابۃ من ضعفاء المھجرین وان بعضھم لیستتر ببعض من العری وقارئ یقرأ علینا اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علینا فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکت القارئ

فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا كُنَّا نَسْمَعُ آيَاتِ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ أَوْ بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَتَعَلَّمُوْنَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ مَعَهُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنَتَعَلَّمُ وَنَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْمَا شَاءَ أَنْ نَذْكُرَ قَالَ فَإِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَهُمْ وَقَالَ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهُ فَقَالَ أَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

پھر سلام کیا پھر کہا تم کیا کرتے تھے جب بیٹھتے تھے ہم نے کہا ہم سنتے تھے آیتیں کتاب اللہ کی پھر کہا حمد ہے اللہ کو جس نے بنائے میری امت میں ایسے لوگ کہ حکم کیا گیا میں کہ ٹھہراؤں میں نفس اپنے کو ساتھ ان کے پھر بیٹھ گئے وسط میں ہمارے یعنے نہ کسی کے پہلو میں تاکہ برابر کریں ذات شریف اپنے کو ہم میں پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اس طرح یعنی حلقہ کر کے بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئے منہ انکے واسطے حضرت کے پس فرمایا خوشوقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے جنت میں پہلے دولتمندوں سے آدھے دن اور یہ آدھا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور تحقیق بعضے انکے الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہونا بہ نسبت کپڑے یار انکے کے وہ بیٹھتا پیچھے یار اپنے کے پردہ کرنے کے لیے اور مراد ننگے ہونے سے ننگا ہونا سوا ستر کے ہے اور پردہ اسلیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہیں اسکی کہ کھولے اس چیز کو کہ عادت اسکے کھولنے کی نہیں اور مقصود اس سے بیان کرنا فقر و احتیاج انکی کا ہے کہ کپڑا بھی درست بدن پر نہ رکھتے تھے اور اس سبب سے آپس میں ملکر بیٹھتے تا ایک طرح کی پوشیدگی حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنی قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ ہے جیسے کہ فقہ میں مذکور ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اسکا لازم نہیں اور کیا کرتے ہو حضرت نے پوچھا انسے جان بوجھ کر تاکہ بشارت دیں انکا جواب سن کر اور حکم کیا گیا میں الخ یہ اشارا ہے اس آیت کی طرف واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کے یہ ہیں کہ تاکہ ہوں عدل کرنے والے ساتھ ٹھہرانے نفس اپنے کے بیچوں بیچ میں تاکہ قرب سے برابر ہو اور طیبی نے یہ معنی کیے ہیں کہ تاکہ برابر کریں ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہوں ہم سے اویس حلقہ باندھا یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کے اور ظاہر ہوئے منہ انکے یعنے اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے منہ کو اور ساتھ نور پورے کے اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نور اغنیا کا نہیں ہونے کا پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہونچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندوں سے جانا چاہیے کہ مراد فقرا سے فقرا صالح اور صابر ہیں اور دولتمندوں سے دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنے والے حق اموال اپنے کے پس وہ کھڑے کیے جاویں گے میدان محشر میں حساب کے لیے کہ ان سے حاصل کیا مال اور کہاں صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت میں زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اسلیے کہ باقی اغنیا مشغول راحت دنیا میں اور وہ محروم رہے ع ع ح ۔ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُوْ الْقُرْآنَ بِأَطْوَارِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آواز دن اپنی کی نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مراد زینت دینے سے یہ ہی کہ ترتیل وتجوید سے اور نرمی آواز سے پڑھنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا پڑھنے والا فاسق ہوتا ہی اور سننے والا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع کرنا اسواسطے کہ بہت بڑی بدعت ہی ۱۲ منہ

وعن سعد بن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امرئ یقرأ القرآن ثم ینساہ الا لقی اللہ یوم القیمۃ اجذم رواہ ابوداؤد والدارمی اور روایت ہی سعد بن عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی شخص کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوی اسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ف بھولنا ہمارے نزدیک یہ ہی کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑھ سکے یا معنی یہ ہین کہ چھوڑ دے پڑھنا اسکا بھولے یا نہ بھولے ۱۲ منہ یا بھولنا استعداد والے کا یہ ہی کہ یاد کیے ہوئے کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر استعداد والے کا یہ ہی کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کے اور یاد کرنے کے بھولنا بہت گناہ ہی پس چاہیے کہ اُسکے پڑھنے سے تغافل نکرے اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہے ۱۲ مولانا

وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلث رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا نے اور روہو جیو اللہ کا اُپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا وہ شخص کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کو کم تین رات سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف کہا طیبی نے مراد یہ ہی کہ سمجھا ظاہر معانی قرآن کے اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمر بھی نہین کفایت کرتی بلکہ ایک کلمہ کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھ کی ہی نہ نفی ثواب پھر سمجھین متفاوت ہین لوگون کی انتہی جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہر ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن کے کم مین وہ یہ سمجھے ہون کہ یہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے یا یہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ۱۲ مولانا اور اورون نے نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تھے ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضے دوبار اور بعضے تین بار اور بہتون سے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فی البشوق ہی یہ قید ملا علی قاری نے اسلیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہی کہ روز جمعہ کے اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑھے اور روز ہفتہ کے انعام سے آخر سورہ توبہ تک اور انوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک اور چہارشنبہ کو زمر سے آخر رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے قضاء حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہی علمارنے اور اسیطرح ختم فی البشوق کو واسطے کشائش رزق کے اور اور حاجات روائی کے مجرب کہا ہی اور اسکو بھی جمعہ سے شروع کرنے کو کہا ہی کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہ ہوا کہ ختم فی البشوق اور ہی اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی قاری کے قول کا حاصل یہ ہی کہ ختم احزاب کے کئے ہین ترتیبین علمانے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اسکی فی البشوق ہی پس دونون ایک ہی ہوئے ترتیب اسکی فی البشوق ہی یعنی سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑھے کہ اسکے سرون پر حروف فی البشوق ہون

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن کو یاد کرکے بھول جاوے اسکو سخت گناہ ہی اور اسکے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ قرآن کا یاد کرنا بہت بڑی نعمت ہی اور اسکا بھول جانا بہت بڑی ناشکری ہی اور ناشکری سے بددعا ہوتی ہی ۱۲ منہ

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کو یاد کرکے بھول جانا بہت بڑا گناہ ہی اور اسکے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ قرآن کا یاد کرنا بہت بڑی نعمت ہی اور اسکا بھول جانا بہت بڑی ناشکری ہی اور ناشکری سے بددعا ہوتی ہی ۱۲ منہ

واقع ہوں بیان اسکا یہ ہو کہ ف سے اشارہ ہو طرف سورہ فاتحہ کے اور میم سے طرف مائدہ کے اور ری سے طرف یونس کے اور ب سے طرف بنی اسرائیل کے اور شین سے طرف شعرا کے اور واو سے طرف واصافات کے اور ق سے طرف سورہ ق کے یہ ترکیب حضرت علی کی طرف منسوب کرتے ہین کہ اُسنے منقول ہو اور کہا نووی نے کہ مختار یہ ہو کہ یہ مختلف ہو ساتھ اختلاف اشخاص کے پس جسکو کہ دقائق و عارف خوب سوجھتے ہون کلام اللہ کے وہ اقتصار کرے اُسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اُس چیز کا کہ پڑھے اور جو کوئی مشغول ہو علم کے پھیلانے مین یا جھگڑون کے فیصلہ کرنے مین پس وہ اکتفا کرے اُسقدر پر کہ نہ باز رکھے اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل و عیال کے مین مشغول ہو اُسکے لیے بھی یہی حکم ہو اور جو کہ انمین سے نہو پس بہت پڑھے جسقدر پڑھ سکے بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قراۃ کو نہ پہونچے ع ح ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہو عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے ہو اور آہستہ پڑھنے والا قرآن کا مانند چھپکے دینے والے صدقہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہو ف یعنی چھپکے سے جو صدقہ نفل دے تو ثواب زیادہ ہو بنسبت ظاہر دینے کے پس اسیطرح چھپکے پڑھنا افضل ہو پکار کر پڑھنے سے کہا طیبی نے کہ حدیثین پکار کر پڑھنے کی فضیلت مین بھی آئی ہین اور چھپکے پڑھنے کی فضیلت مین بھی پس تطبیق انمین یہ ہو کہ چھپکے پڑھنا افضل اُسکے لیے ہو کہ ڈرتا ہو ریا سے اور پکار کر پڑھنا افضل ہو اُسکے لیے کہ نہ ڈر رکھتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسی کو نمازیون مین سے یا سوتے ہوؤن مین سے یا اور کسی کو اور پکار کر پڑھنا افضل اسلیے ہو کہ اُسکا نفع اورون کو بھی پہونچتا ہو کہ لوگ سنتے ہین یا سیکھتے ہین یا ذوق پاتے ہین یا افضل اسلیے ہو کہ پکار کر پڑھنا شعار دین سے ہو اور بیدار کرتا ہو قاری کے دل کو اور اوروں کی طرف دھیان لگنے نہین دیتا اُسکا اور دور کرتا ہو نیند کو پڑھنے والے کے دل سے اور اورون کو شوق دلاتا ہو عبادت کا پس جسکو ان تینون مین سے کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑھنا اُسکو افضل ہو ع ۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ ۔ اور روایت ہو صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اُسکے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی ف جسنے حلال جانا اُس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہ ہین کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا ساکیا ساتھ اُن چیزون کے کہ حرام ہین قرآن مین یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزون قرآن کا حق ایمان لانے قرآن پر یہ ہو کہ عمل کرے اُسپر جیسے کہ حق محبت یہ ہو کہ متابعت کرے محبوب کی ع ح ۔ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہو لیث بن سعد سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نقل کی یعلی بن مملک سے یہ کہ اُسنے پوچھا ام سلمہ سے حال قراۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نے بیان کی قراۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنے حضرت اسطرح پڑھتے تھے کہ ممکن تھا گننا حرفون قراۃ کی کا مراد یہ ہو کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے پڑھتے تھے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہو ایک تو

یہ ہو کہ انھون نے بیان کیا کہ حضرت اس اس طرح پڑھتے تھے اور دوسرے یہ کہ ام سلمہؓ نے پڑھی قرأۃ ترتیل سے جیسے حضرت پڑھتے تھے کہا ابن عباس نے کہ پڑھنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہی میرے نزدیک سارے قرآن کے پڑھنے سے بغیر ترتیل کے ع **وَعَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ اور روایت ہی ابن جریج سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نقل کی ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑھتے تھے اپنی قرأۃ پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہین سند اسکے متصل اسلیے کہ لیث نے روایت کی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نقل کی یعلی بن مملک سے اُسنے نقل کی ام سلمہؓ سے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہی صحیح تر ہی **ف** کہا بعضون نے کہ یہ روایت نہین ہی لایق حجت کے اور نہین پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف نام مالک یوم الدین پر ہی اسلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہی ذکرہ البیضاوی اور جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کے کہ متعلق ہین آپسمین وصل اولی ہی اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہی وقف اور دلیل پکڑی ہی انھون نے ساتھ اسی حدیث کے اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور نے جواب یہ دیا ہی کہ یہ وقف اسلیے تھا کہ تا معلوم کروا وین سُننے والون کو سورے آیتون کے واللہ اعلم ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک تمھین اچھا پڑھتا ہی اور آوینگی ایک قوم سیدھا کرین گے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرین گے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نرکھین گے آخرت پر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوائے اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قرأۃ اُن گنوارون کی اور عجمیون کی مانند اہل عرب کے نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سبکی قرأۃ اچھی اور لائق ثواب کے ہی اسلیے کہ انتہا کیا تمنے آخرت کو دنیا پر تکلونہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سیدھا کرین گے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر لینے خوب سنوارین گے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرین گے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے اور سنانے اور فخر اور شہرت کے جلدی کرین گے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نرکھین گے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑھین گے آخرت پر کے ثواب سے کچھ غرض نہین رکھین گے پس یہ کے آخرت پر ترجیح دین گے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچین گے حاصل یہ کہ قرآن کے پڑھنے مین خلوص نیت اور فکر کرنا اسکے معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑھنا کچھ کام نہین آتا ع ح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُونَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيءُ بَعْدِي قَوْمٌ يُرَجِّعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ مَفْتُونَةً قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ اور روایت ہی حذیفہ سے

مجموعی کی الفاظ مین ذکرہ البیضاوی مالک یوم الدین پر وقف کرتے ہین ۱۲ مرتب

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آوازون اُنکی کے اور بچو تم طور اہل عشق کے سے اور طور اہل کتابون کے سے اور آویگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑھین گے قرآن مانند بنانے راگ کے اور نوحہ کے حال اُنکا یہ ہوگا کہ نہ پڑھیگا قرآن حلقون اُنکی سے یعنی قبول نہین ہونے کا فتنہ مین پڑے ہون گے دل اُنکے اور دل اُن لوگون کے کہ اچھا لگے گا اُنکو پڑھنا اُنکا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین ف بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہین اپنے دل کی اُمنگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اُسطرح تم بھی پڑھو اور لفظ واصوا تہا عطف تفسیری ہو اور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑھتے ہین اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتے ہین اُنکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاری بھی اپنی کتابون کو پڑھتے تھے مانند اسکے اسطرح پڑھنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہون گے دل اُنکے یعنی مبتلا ہون گے حب دنیا مین اور لوگون کے اچھا کہنے مین

ع ج وعن البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حسنوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا رواہ الدارمی اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑھو اسلیے کہ آواز اچھی بلا کرتی ہے قرآن مین خوبی نقل کی یہ دارمی نے وعن طاؤس مرسلا قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احسن صوتا بالقرآن واحسن قراءۃ قال من اذا سمعتہ یقرأ رأیت انہ یخشی اللہ قال طاؤس وکان طلق کذلک رواہ الدارمی اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی ان مین سے بہت خوب ہے آواز کے واسطے پڑھنے قرآن کے اور بہت خوب ہے پڑھنے مین یعنی از راہ ترتیل کے فرمایا وہ شخص کہ جسوقت سنے تو اسکو پڑھتے گمان کرے تو یہ کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے کہا طاؤس نے اور تھا طلق ایسا ہی نقل کی یہ دارمی نے ف وہ ڈرتا ہے اللہ سے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہو اسکے پڑھنے کی یا ظاہر ہون اُسپر نشانیان خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کے اور کثرت رونے کی اور طلق تابعی تھے اور مولف نے لکھا ہے کہ صحابی تھے ع ج وعن عبید ۃ الملیکی وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اہل القرآن لا تتوسدوا القرآن واتلوہ حق تلاوتہ من اٰناء اللیل والنہار وافشوہ وتغنوہ وتدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ولا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبیدہ ملیکی سے اور تھے وہ صحابی حضرت کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے اُسکے کا اوقات رات اور اوقات دن کے مین اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑھو اسکو اور فکر کرو اُس چیز مین کہ اُسمین ہے تا کہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اُسکے کی یعنی دنیا مین اُسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اُسکے ہے ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور ادائے حقوق اُسکے سے بلکہ پڑھا کرو اور حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اُسکے اور عمل کرو اُسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہے تکیہ کرنا قرآن کو اور پانون پھیلانے اُسکی طرف اور رکھنا کسی چیز کا اُسپر اور بیٹھ کرنی اُسکی طرف اور روندنا اُسکو اور پھینک دینا اُسکو اور مکروہ ہے فال نکالنی اُسمین اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور پڑھو حق پڑھنے اُسکے کا حق پڑھنے اُسکے مین چار باتین چاہییں ایک تو یہ کہ لفظون کو درست پڑھنا اور دوسرے معنون کو سمجھنا اور تیسرے معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اُسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑھو اور

تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی انمین خوب فکر کرو مع
مولانا **باب ف** اکثر نسخون مین نرا باب لکھا ہی یعنی یہ باب ہی بیچ بیان اور متعلقات قرآن کے اور بعضے نسخون مین ہی باب
اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنے باب ہی بیچ بیان اختلافات قرأۃ اور لغات اسکی کے اور جمع کرنے قرآن کے اور مراد جمع
قرآن سے لکھنا اسکا ہی ایک صحف مین ۱۲ منہ ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت
هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرأها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأنيها فكدت
ان اعجل عليه ثم امهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا
رسول الله اني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرأتنيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ارسله اقرأ فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لي
اقرأ فقرأت فقال هكذا انزلت ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرأوا ما تيسر منه متفق عليه
واللفظ لمسلم روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہا سنا مین نے ہشام بن حکیم بن حزام سے کہ پڑھتے سورہ فرقان غیر اسکے کہ پڑھتا تھا مین اسکو
اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھائی تھی مجکو وہ سورہ پس قریب تھا مین کہ جلدی کرون اسپر یعنے لڑون اس سے پہلے
تمام کرنے کے پھر مہلت دی مین نے اسکو یہان تک کہ فارغ ہوا پڑھنے سے پھر ڈالی مین نے اسکی گردن مین چادر اسکی اور کھینچا اسکو
پھر لایا مین اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نے سنا ہی اس سے کہ پڑھتا ہی سورہ فرقان اوپر غیر
اسطرح کے کہ پڑھائی آپنے مجکو وہ سورہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو اے عمر اور فرمایا ہشام کو پڑھ تو پس پڑھا ہشام نے
اسطرح کا پڑھنا کہ سنا تھا مین نے اسکو پڑھتے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سے اتاری گئی پھر فرمایا مجکو کہ پڑھ تو پس پڑھی مین نے
پھر فرمایا اسیطرح سے اتاری گئی ہی یہ سورۃ تحقیق یہ قرآن اتارا گیا سات طرح پر پس پڑھو جو ہو سکے انمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم
کے ہین **ف** اس حدیث کے مضمون مین علما کو بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کے آئے ہین ایک قول یہ ہی کہ یہ حدیث متشابہات سے ہی
اسکے معنی خوب طرح سے ہر کسی کو معلوم نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآنین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سے لیکن رجوع کرتے ہین طرف
سات وجہون کے اختلافات سے پہلے وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اسکی مین ساتھ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا
ساتھ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرے اختلاف مذکر اور مؤنث کا چوتھے اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح
اور کسرہ اور ضمہ کے مانند بسیط اور بسیط اور یقنط اور یقنط اور یعزش اور یعزش کے پانچوین اختلاف حرکات جیسے اختلاف
حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نے پڑھا ہی ساتھ تشدید نون کے اور بعضون نے پڑھا ہی ساتھ تخفیف نون کے
اختلاف لغات کا مانند تخفیف اور امالہ اور کتاب العلم مین معنی اسکے مفصل لکھے گئے ہین بہ نسبت یہان کے ۱۲ مولانا من لہ قوۃ **وعن**
ابن مسعود قال سمعت رجلا قرأ وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ خلافها فجئت به النبي صلى الله
عليه وسلم فاخبرته فعرفت في وجهه الكراهية فقال كلاكما محسن فلا تختلفوا فان من كان قبلكم
اختلفوا فهلكوا رواه البخاري اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا سنا مین نے ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا اور سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے خلاف اسکے پس لے آیا مین اس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر دی مین نے اسکو پھر پہچانی مین نے مصرت کے

چہرہ پر ناخوشی یعنی سبب جھگڑنے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونوں اچھا پڑھتے ہو پس نہ اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے اختلاف کیا آپس میں یعنی جھگڑا یا بعضوں نے بعضوں کو پس ہلاک ہوئے روایت کی یہ بخاری نے ف مراد اختلاف سے بیان انکار ایک وجہ کا وجہ قرآن سے ہے کہ بھیجا گیا ہے قرآن اُپر اور قرائتیں سب حق ہیں کسی کا انکار نکرنا چاہیے اور اگر ایک کا اُنہیں سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرائتیں متواتر ہیں اور بعضے احاد متواتر یہ سات قرائتیں ہیں کہ پڑھی جاتی ہیں ہیچ ۔ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھا میں مسجد میں پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑھنے لگا پس پڑھی قرأۃ یعنی نماز میں یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا میں نے اسکا اُسپر یعنے دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی قرأۃ خلاف قرأۃ پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے اُنکی نماز کی جگہ کہ مسجد میں پڑھتے تھے یا حجرے میں داخل ہوتے پس کہا میں نے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قرأۃ کہ انکار کیا میں نے اُس قرأۃ کا اُسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اُس نے قرأۃ خلاف قرأۃ پہلے پڑھنے والے کے پھر حکم دیا اُن دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑھا دونوں نے پس تحسین کی قرأۃ اُنکے کی پس پڑا گیا میرے دل میں تردد و شبہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تھا جاہلیت میں یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہ دل میں آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانکتا تھا اُسے مجھکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل میں شبہ پڑا اماما ہاتھ میرے سینے پر یعنی تا دسواس جاتا رہے دست مبارک کی برکت سے پس ہو گیا میں پسینہ پسینہ پس گویا کہ میں دیکھتے لگا طرف اللہ کے مارے ڈر کے پھر فرمایا مجھکو ای ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میرے یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالے نے یہ کہ پڑھ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قرأۃ پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی میں نے طرف اللہ تعالے کے یہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے میں تنگی ہے کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری بار یہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی میں نے طرف اُسکے یہ کہ آسانی کر میری امت پر یعنے اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہ کہ پڑھ اسکو سات طور پر یعنے سات قرأۃ یا سات لغات پر اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے کہ حکم کیا میں نے اس بار کا سوال ہو کہ کرے تو مجھسے اسکو پس کہا میں نے یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی میں نے تیسرے سوال کے واسطے اُسدن کے کہ خواہش کریگی طرف میرے تمام خلق یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام روایت کی اسکو مسلم نے ف جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہ ہے کہ وہ نماز ضحیٰ کی تھی یا کوئی اور نفل اور پڑا گیا تردد اور شبہ

ف قرأۃ خلاف قرأۃ پہلے کے یہ اختلاف قرأۃ کا قرآن کا تھا یا لغات کا اہل قرآن کا انکار کرنا یا اہل لغات کا انکار کرنا اور حضرت نے ہر ایک کو صحیح فرمایا اور ہر ایک کی قرأۃ کو حق بتایا اور ہر ایک کو قرآن فرمایا اور ہر ایک کی قرأۃ کو قرآن کہنا اور ہر ایک کی قرأۃ کو حق بتانا اور ہر ایک کو قرآن فرمانا اسکو مستلزم ہے کہ ہر ایک قرأۃ قرآن ہو اور ہر ایک لغت قرآن ہو اور ہر ایک لغت کا قرآن ہونا باطل ہے پس ہر ایک قرأۃ کا قرآن ہونا باطل ہوا اور ہر ایک قرأۃ کا قرآن ہونا باطل ہے اور ہر ایک قرأۃ کا حق ہونا باطل ہے اور ہر ایک قرأۃ کا حق ہونا باطل ہے اور ہر ایک قرأۃ کا حق

جہلا نے سے یعنی بسبب اسکے کہ حضرت نے دونون قراتون کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر چاہیے ہر طرح پر کہ پڑھے کیونکر درست ہوا و تردد اور شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تھا اور واقع ہونا جہلا نے کا اس حالت مین اتنا بعید و بڑا نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے برا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے الخ یعنی تین بار کہ تو نے سوال کیا اور مین نے اسکا جواب انکے عوض تین سوال کرنا قبول کرون مین وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون سوال مغفرت ہی کے کیے اسلیے کہ اصل مغفرت ہر اگر مغفرت نہو کسی کو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دو تو اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنے والی کے لیے اگلین اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین و آخرین سے کہ اسکو شفاعت کبرے کہتے ہین کہ فیامت کے سب نفسی نفسی کہتے ہون گے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرین گے حضرت سب کی شفاعت کرین گے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیے کیا کہ افضل ہین سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ع ہج ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفِ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ الَّذِيْ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھایا مجکو جبرئیل نے ایک طور پر یعنی اول پھر تکرار کی مین نے اس سے یا اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ رہا مین زیادہ کرواتا اس سے یعنے طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجکو یہان تک کہ پہونچا یعنی امر قرآۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہونچا مجکو تحقیق وہ سات طور نہین بیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین اختلاف حلال مین اور نہ حرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اختلاف قرآۃ سے حکم تبدل نہین ہوتا یعنی ایک قرآۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہوا و دوسری قرآۃ سے حکم اس چیز کے حرام ہونے کا معلوم ہو سو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قرآۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہو تو دوسری قرآۃ سے بھی یہی حکم معلوم ہو قرآتون مین اختلاف لفظون کا ہی ہوکر حکمون کا نہین ۔ مولانا نائب الشرع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ كَاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ كُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق مین بھیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ کے کہ انمین بڑھیا ہین اور بوڑھے بڑے ہین اور لڑکے اور لڑکیان اور انمین ایسا شخص ہر کہ نہین پڑھی کتاب کبھی کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق قرآن اتارا گیا ہی طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قرآۃ پر پس پڑھے ہر کوئی جو سہل ہوا سیر نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابوداود کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہین ان طرحون مین سے کوئی طرح مگر شافی ہی یعنی ہی کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہر کافی ہر یعنی کفایت کرتی ہی بیچ حجت ہونے کے صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ الزام دینے

منکروں کی اور بیچ روایت نسائی کے فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میرے اور میکائیل بائیں طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑھو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کراؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کر کر زیادہ کراؤ پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہاں تک کہ پہونچا یعنی امر قرأۃ یا جبرئیل علیہا السلام طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہر **ف** طرف است ناخواندہ کے یعنی اچھی طرح پڑھ نہیں سکتی اور اگر پڑھاؤں اُنکو ایک قرأۃ پر نہیں قادر ہونے کی اُسپر اسلیے کہ بعضے انمیں ایسے ہیں کہ جاری ہوتی ہے زبان اُنکی مالہ پر یا فتح پر اور بعضے ایسے ہیں کہ غالب ہوتا ہے اُنکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند انکے کے پس اُنکے لیے کئی قرأتیں چاہییں کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضی اُنمیں بڑھیاں ہیں اور بعضے بوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہیں سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لڑکے بسبب صغر سن کے ۱۲ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْٓءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْئَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنے والے پر اس حال میں کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا دنیا لوگوں سے کچھ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اسلیے کہ یہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پھر کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھ اُسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑھیں گے قرآن مانگیں گے بسبب قرآن کے لوگوں سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کرے اللہ سے ساتھ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگوں سے یعنے اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالیٰ سے اُس سے یا مراد یہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قرأۃ کے ساتھ دعاؤں ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بھلائی مومنین کے دین و دنیا میں ۱۲ **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَتَعَلَّمَهٗ وَعَمِلَ بِهٖ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَاجًا مِنْ نُوْرٍ ضَوْءُهٗ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يَقُوْمُ لَهُمَا اَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ بِمَ كُسِيْنَا هٰذَا فَيُقَالُ بِاَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْاٰنَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن کہ کھاوے بسبب اُسکے لوگوں سے یعنے قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اُسکا ہڈی ہوگا نہایت درجہ گوشت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پہچانتے تھے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہاں تک کہ نازل ہوتی اُنپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہ ابوداود نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتوں کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ۱۲ **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تھے ہم حمص میں کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہیں اس طرح سے نازل کی گئی پھر کہا عبداللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی میں نے یہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو نے پس اُسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اُس سے بو شراب کی پس کہا ابن مسعود نے کیا تو شراب

پیتا ہو تو خلاف کرتا ہو قرآن کا اور جھٹلاتا ہو تو کتاب اللہ کو یعنی قرأت اسکی کو یا ادا اسکی کو پس ماری اسکو حد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ابن مسعودؓ جو پڑھتے تھے اگر وہ قرأۃ مشہورہ بھی تو یقیناً کتاب اللہ تھی تکذیب وانکار اسکا کفر ہو یقیناً اور اگر قرأۃ شاذ پڑھتے تھے تو تغلیظاً کہا اور ظاہر یہی ہو اسلیے کہ حکم مرتد ہونے اسکے کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظاً کہا اسلیے کہ جھٹلانا کتاب کا اور انکار قرأت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہو نہ انکار ادا کا حاصل یہ کہ اسنے انکار ادا کا کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسلیے جاری کی اسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونے کی پھر ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود نے ماری اسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو کے اور یہی مذہب ہو ایک جماعت کا علماء سے اور ہمارے اور شافعی کے مذہب مین بو کے آنے سے حد نہین ماری آتی اسلیے کہ بو سبب ترش کے اور امرود کے مشابہ ہوتی ہو بوی شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اسنے یا گواہ قائم ہوے ہون شراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی ۱۲ منہ ج: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةٌ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہو زید بن ثابت سے کہ کہا بھیجا طرف میرے کسی کو حضرت ابوبکرؓ نے بیچ دنون قتل اہل یمامہ کے پس گیا مین اُنکے پاس ناگہان عمر بن الخطاب بیٹھے ہوے تھے نزدیک ابوبکرؓ کے کہا ابوبکرؓ نے کہ تحقیق عمرؓ آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے ساتھ قاریون قرآن کے یعنے اس لڑائی مین بہت قاری مارے گئے ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریون کا کثنی جگہون مین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکھتا ہون یہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا مین نے یعنے ابوبکرؓ نے واسطے حضرت عمرؓ کے کیسطرح کرو گے تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمرؓ نے یہ قسم خدا کی بہتر ہی پس ہمیشہ رہے عمرؓ گفتگو کرتے مجھے یہان تک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی مین نے مصلحت اسمین جو کہ دیکھی عمرؓ نے کہا زید نے کہ کہا مجکو ابوبکرؓ نے تحقیق تو مرد جوان ہی سمجھ والا نہین تہم جانتے تجکو یعنی جو کہ نقل کرے اُسمین تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہین لگا سکتی بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اسکو یعنی ایک صحف مین پس قسم ہو اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجکو بنقل کرنی پہاڑون مین سے نہوتا بہت بھاری مجپر اس چیز سے کہ حکم کیا مجکو ساتھ اسکے جمع کرنے قرآن سے یعنے اسلیے کہ اسمین محنت بدن کی بھی ہو اور روح کی بھی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زیدؓ نے کہا مین نے کیسطرح کرو گے تم ایک چیز کہ نہین کی وہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیق رضؓ نے وہ قسم ہو خدا کی بہتر ہمیشہ رہے ابوبکرؓ گفتگو کرتے مجھسے یہان تک کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اُس چیز کے کہ کھولا واسطے اُسکے سینہ ابوبکرؓ کا اور عمرؓ کا پس ڈھونڈھا میں نے قرآن کو رحالیکہ جمع کرتا تھا اُسکو شاخون کھجور کے سے اور سفید پتھرون سے اور لوگون کے یعنے حافظون کے سینون سے یہان تک کہ پایا میں نے آخر سورۂ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا میں نے اُسکو ساتھ کسی کے سوا اُسکے وہ آخر سورہ کا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ آخر سورۂ برات تک پس تھے صحیفے لکھے ہوئے نزدیک ابوبکرؓ کے یہان تک کہ وفات دی اُنکو اللہ نے پھر نزدیک عمرؓ کے اُنکی زندگی تک پھر نزدیک حفصہ بیٹی عمرؓ کے نقل کی یہ بخاری نے ف یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت مین خالدؓ بن ولید کو ساتھ لشکر کے وہان بھیجا اور وہان کے لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بھی اُسمین مارا گیا اور بہت قاری اید ھر کے مارے گئے بعضون نے کہا ستر سو اور بعضون نے کہا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے زید بن ثابت کو بُلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تھا تو لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اسلیے کہ لکھنے والے حضرت کے چوبیس تھے کہ اُنمین خلفاء اربعہ بھی تھے پس معنی یہ ہین کہ تم اسکے جمع کرنے اور لکھنے مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف مین نہ تھا بلکہ پتھر کے ٹکڑون وغیرہ پر تھا پس جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے ساتھ مشورہ حضرت عمرؓ کے جمع کیا پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اُنمین قرآن لکھا ہوا تھا اُنکو جمع کر دیا اور جاننا چاہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے مین سورتون کی نہ تھی بعد حضرت کے ہوئی صحابہؓ کے اجتہاد سے اور ترتیب آیتون کی حضرت کے زمانے مین ہوئی کہ جبرئیلؑ جب ایک آیت قرآن کی جسپر قصہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بھی اسی ترتیب سے لکھا ہی اور وہان سے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہان سے جبرئیلؑ بحسب واقع کے سورتین اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہی اور جبرئیلؑ ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دوبار دور کیا اور نہ پایا مین نے اُسکو الخ حضرت کے زمانے مین یاد کیا تھا تمام کلام اللہ بعضے صحابیون نے مانند ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانے سے ساتھ کسی کے یہ ہی کہ لکھا ہوا کسی کل پس نہ پایا سوائے اُنکے اور تھے صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابتؓ نے ساتھ اتفاق صحابہؓ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے یعنی جو کہ لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنے کا ایک مصحف مین نہ ہوا تھا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہتے تھے تا دم زیست پھر حضرت عمرؓ کے پاس رہے اُنکی زندگی بھر پھر اُنکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تھا اُنکا پھر حضرت عثمانؓ نے جمع کیا اُنکو ایک مصحف مین اور لکھوا کر کئی مصحف شہرون اسلام کے مین بھیجے جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی ع ع وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

فَاَخْبَرَنِیْ خُزَیْمَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰیَةً مِنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا فِیْ سُوْرَتِهَا فِی الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمانؓ کے پاس اور تھے حضرت عثمانؓ کہ سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کے پس خوف میں ڈالا حذیفہ کو لوگوں کے اختلاف نے بیچ قرأۃ کے یعنی آپس میں ایک دوسرے کی قرأۃ سن کر انکار کرتا تھا پس کہا حذیفہؓ نے واسطے حضرت عثمانؓ کے اے امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کریں کلام اللہ میں مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے پس بھیجا حضرت عثمانؓ نے طرف حفصہؓ کے یہ کہ بھیج دے طرف ہمارے صحیفہ کہ نقل کر واویں ہم اُنکو مصحفوں میں پھر پہونچا دیں گے اُنکو طرف تمہارے پس بھیجے صحیفے حفصہؓ نے طرف عثمانؓ کے پس حکم کیا حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت کو یعنی انصار میں سے اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش میں سے پس نقل کیے سب نے وہ صحیفے مصحفوں میں اور فرمایا حضرت عثمانؓ نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تھے یعنی سوائے زید کے اور اصحاب جو مذکور ہوئے اُنکو فرمایا جس وقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ قرآن میں یعنی لغات قرآن میں پس لکھو اسکو موافق لغت قریش کے اسلیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے موافق زبان اُنکی کے پس کیا اسنے اسیطرح سے یہاں تک کہ جس وقت نقل کر چکے صحیفے مصحفوں میں بھیج دیے حضرت عثمانؓ نے صحیفے طرف حفصہؓ کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک ایک مصحف اُنمیں سے کہ نقل کیے تھے اور حکم کیا ساتھ قرآن کے کہ تھا سوائے اُن مصحفوں کے بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید ابن ثابت کے نے یہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی میں نے ایک آیت سورہ احزاب میں سے اُس وقت کہ نقل کیے ہمنے یعنی میں نے اور قریشوں نے مصحف بتحقیق سُنا کرتا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے اُسکو پس تلاش کی میں نے وہ آیت پس پائی میں نے وہ آیت یعنے لکھی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ پس ملا دی ہمنے وہ آیت بیچ سورۃ اُسکی کے یعنی

احزاب کے مصحف میں نقل کی بخاری نے ف کرمانی نے شرح بخاری کے میں لکھا ہے کہ یعنی بخاری کے بغزی ہیں اسی کان عثمانؓ یبعث الی اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ارمینیۃ وآذربیجان فتحہما پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے اور یہ بھی کرمانی میں لکھا ہے کہ ارمینیہ قصبہ ہے نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل بغازی کا حذیفہ کو لکھا ہے اور قاموس سے ملا علی جانے لکھا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان میں پس آذربیجان تسمیہ بتخصیص ہے مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے یعنی جیسے توریت اور انجیل میں یہود و نصاریٰ نے تغیر و تبدیل اور کمی اور زیادتی کی ہے مبادا قرآن میں بھی مسلمان کریں پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے کچھ تدبیر کیجیے جب حذیفہؓ نے یہ کہا تو حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور وہ اُس دن پچاس ہزار تھے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تحقیق پہونچا مجکو یہ کہ کہتا ہے بعض اُنکا کہ قرأۃ میری بہتر ہے قرأۃ تیری سے اور یہ قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگوں نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمانؓ نے مناسب جانتا ہوں یہ کہ جمع کروں لوگوں کو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگوں نے خوب ہو وہ چیز کہ مناسب جانی تمنے پس قصد کیا لوگوں کے جمع کرنے کا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ میں ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان اُنکی کے پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اصل میں نازل ہوا لغت قریش میں پھر حضرت کے التماس سے توسعی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت میں پڑھے اب حضرت عثمانؓ نے ساتھ اتفاق صحابہؓ کے بوجہ اختلاف لوگوں کے موقوف کرنے اُن لغات کا حکم کیا اور سبھوں کو لغت قریش میں پڑھنے کو فرمایا پس یہ ہیں معنی اُنکے قول کے کہ لکھو اسکو

لغت قریش مین کہا سخاوی نے کہ پس اختلاف کیا لوگون نے لفظ تابوت مین پس کہا زید نے التابوۃ اور کہا اورون نے التابوت پس جمع کی لوگون نے طرف عثمانؓ کے پس کہا اُنھون نے لکھو اسکو ساتھ لغت کے اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہے اور پوچھا لوگون نے حضرت عثمانؓ سے لفظ لم تمین پس کہا عثمانؓ نے کہ لکھو اسمین ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے ظاہر مراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور مراد ہر مصحف سے وہ کہ اور بعضے لوگون نے جمع کیے تھے اور ہو سکتا ہے کہ شک راوی ہو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حفصہؓ کے پاس جو صحیفے تھے بعد وفات اُنکے عمدہ پھیر دیے وہ بھی حضرت عثمانؓ نے جلا ڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمانؓ لکھوانے مصحف کی سے تو وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کو پھیر دیے اور سوائے اُنکے اور نسخے مصحف کے اور مصحف جلا ڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اُنکو جلانے کے لیے اُنھون نے ندیے جب حفصہؓ کا انتقال ہوا تو مروان نے اُنکے بھائی عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پھر اختلاف کرینگے اور اختلاف ہے بیچ گنتی اُن مصحفون کے کہ حضرت عثمانؓ نے ہر طرف بھیجے کہ گنتے تھے مشہور یہ ہے کہ پانچ تھے اور ابو داؤد نے کہا کہ سنا مین نے ابو حاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکہ کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفے کو اور ایک مدینہ مین رکھا اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ پرانے ورق مصحف کے کہ جب باقی رہے اُسمین نفع تو آیا اولی تو دھو ڈالنا ہے یا جلا دینا بعضون نے تو کہا جلا دینا بہتر ہے اسلیے کہ دفع کی جاتی ہین تمام موجودین ذات کی بخلاف دھونے کے کہ روندا جاتا ہے دھوون اُسکا اور بعضون نے کہا کہ دھونا اولی ہے اور ڈالا جاوے دھوون اُسکا پاک جگہ مین پاک اینٹ کی جاوے پانی اُسکا اسلیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتون کی اور حضرت عثمانؓ نے جلانا بمصلحت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمانؓ پر جب وارد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا بے ادبی ہے جبکہ شرع مین یہ آیا ہو اور اُنھون نے بمابر مصلحت کے یہ فعل کیا ہو تو کیون اُنپر طعن کرین بجب عادت اپنی کے تنبیہ لکھا ہے علمانے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن نہ ایک مصحف مین نہ تمام مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابوبکرؓ کے ہوا منقول ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا بزرگترین لوگون کے بیچ مقدمہ مصحف کے ازروی ثواب کے ابوبکر ہین رحمت کرے اللہ ابوبکر پر اور وہ اول جمع کرنے والے ہین کتاب خدا عزوجل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو پھر لکھا مصحفون مین ساتھ لغت قریش کے اور جو انحرف اطراف مین بھیجے یہ بات سنہ پچیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکرؓ اور جمع عثمانؓ کے یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمانؓ نے جمع اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہ ہو پس عثمانؓ حقیقت مین جمع کرنے والے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنے والے ہین لوگون کو لغت قریش پر بیچ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةٌ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا أُنْزِلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ نُزُولًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مین نے واسطے عثمان رض کے کیا سبب ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنے طرف سورۃ انفال کے اور وہ ہی مثانی مین سے اور طرف سورۃ براۃ کے اور وہ ہی مئین مین سے پس نزدیک کیا تمنے اُن دونون سورتون کو آپسمین اور نہ لکھی تمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے درمیان دونون سورتون کے اور رکھا تمنے سورۃ انفال کو بیچ سات سورتون لمبیون کے کیا باعث ہوا تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمان رض نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا ہر ماناس حالت مین کہ اُترتی تھین اُنپر سورتین آیتون والی اور تھے حضرت جسوقت کہ اُترتا اُنپر کچھ یعنی قرآن مین سے بلاتے بعضے اُسکے کو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھو دیہ آیتین بیچ سورۃ کے کہ ذکر کیا جاتا ہی اُسمین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اُنپر کوئی آیت فرماتے رکھو دیہ آیت کو بیچ اُس سورۃ کے کہ مذکور ہی اُسمین ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اول اُن سورتون کے کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور تھی سورۃ براءت آخر قرآن اُترنے مین اور تھا قصہ سورۃ انفال کا شبیہ بہ قصہ سورۃ براءت کے یعنے دونون مین ذکر ہی کافرون سے لڑنے کا اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہ کہ تحقیق براءت سورۃ انفال سے ہی پس بسبب نہ بیان کرنے حضرت کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونون سورتون کو اور نہ لکھی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور رکھ دی ہمنے وہ اکٹھی دونون سورتین لمبی بیچ سات سورتون کے یعنے ولیکن فاصلہ درمیان مین چھوڑا واسطے شبہ ہونے کے بیچ استحاد اور تعدد دونون سورتون کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے ف قصد کیا تمنے طرف انفال کے اخ کلام اللہ کی سورتون کو اسطرح سے تقسیم کر رکھا ہی کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ یونس تک کو طوال کہتے ہین عربی مین طوال لمبے کو کہتے ہین اور یہ سورتین لمبی لمبی ہین اور سورۃ یونس سے سورۃ شعرا تک کو مئین کہتے ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتے ہین اور یہ سورتین زیادہ سو سو آیتون سے ہین یا قریب سو کے اسلیے انکو مئین کہتے ہین اور سورۃ شعرا سے سورۃ حجرات کو مثانی کہتے ہین وہ سو آیتون سے کم کی ہین اور قصی انمین کمر ہین اسلیے مثانی نام ہوا انکا اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہین اسلیے کہ ان سورتون کے درمیان مین فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک ہی پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہی ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۃ حجرات سے واسمار ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہین اور واسمار ذات البروج سے سورۃ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہین اور لم یکن سے آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہین پس ابن عباس نے حضرت عثمان رض کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہی اسلیے کہ سو آیتون سے کم کی ہی اور براۃ مئین مین سے ہی اسلیے کہ سو آیتون سے زیادہ کی ہی پس انکو آپسمین نزدیک کر کر طوال مین کیون رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو مثانی مین لکھتے اور براۃ کو مئین مین اور خیر یہ بھی کیا پھر بسم اللہ درمیان مین انکے نہ لکھی حضرت عثمان رض نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اُسکا یہ ہی کہ بیچ امر ان دونون سورتون کے اشتباہ ہی ایک وجہ سے تو یہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکھنا اُنکا سبع طوال مین اور نہ لکھنا بسم اللہ کا درمیان مین اُنکے درست ہوا اور ایک وجہ سے دو سورتین ہین اسلیے فاصلہ درمیان مین چھوڑا ع ج

کتاب الدعوات

کتاب ہی بیچ بیان دعاؤن کے ف دعا کے معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھ بطریق عاجزی کے اور کہا نووی نے کہ تمام شہرون کے اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہے ہین اسپر کہ دعا کرنا مستحب ہی اور دلیل اُنکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیا صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتے رہے ہین اور بعضے زہاد و اہل معارف نے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہی واسطے راضی ہونے کے اپنی قسمت اور رضی ہونے کے قضای مولی پر ع قول بعضے زہاد کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضون کو ایک حالت ہوتی ہی کہ اُسمین غالب ہوتی ہی

رضا بقضا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنے کے آگ میں کہ جبرئیل نے عاکے لیے کہا انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حال میرا جانتا ہے مجھے حاجت سوال کی نہیں ۔ مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لکل نبی** دعوۃ **مستجابۃ** فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ فھی نائلۃ ان شاء اللہ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا رواہ مسلم والبخاری اقصر عینہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کے ایک دعا ہے کہ قبول کی جاتی ہے پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق میں نے چھپا رکھی ہے اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تاخیر دیگئی ہے دعا میری قیامت تک پس وہ پہونچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اس شخص کو کہ مرا امت میری سے کہ نہ شریک کیا ساتھ اللہ کے کسی کو نقل کی اس کو مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہے اس سے **ف** واسطے ہر نبی کے الخ یعنی حکم فرماتا تھا اللہ تعالیٰ ہر نبی کو کہ اپنے مخالفین پر بددعا کرتا ہی کے لیے اور وہ کرتے تھے و اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بددعا کی اپنی امت کی ہلاکت کے لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نے بددعا کی اپنی امت پر یہاں تک کہ ہلاک ہوئی ساتھ آواز جبرئیل کے اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہے انکی ایذا پر اور بددعا کی اسلیے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور دعا کو موقوف رکھا ہے قیامت پر کہ اسکے بدلے شفاعت کروں گا ہر شخص کے لیے کہ باایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونے کے اور بعضے جلدی نکلیں گے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہوں گے جنت میں اور بعضوں کے درجے بلند ہوں گے جنت میں اللھم ارزقنا شفاعتہ نبینا علیہ الف الف صلوۃ وسلام ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اللھم انی اتخذت عندک عھدا لن تخلفنیہ فانما انا بشر فای المؤمنین اذیتہ شتمتہ لعنتہ جلدتہ فاجعلھا لہ صلوۃ وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا الیک یوم القیمۃ** متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق مانگی میں نے تجھ سے ایک حاجت بہرہ مند کر مجھکو ساتھ اسکے اور نا امید کر مجھکو اس سے یعنی امیدوار ہوں کہ ضرور قبول ہی کریں سوائے اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں پس جس مومن کو ایذا دی ہو میں نے کہ برا کہا ہو میں نے اسکو لعنت کی میں نے اسکو مارا ہو میں نے اسکو پس کر ان سب چیزوں کو بیچ حق اسکے سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہوں سے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اسکو ہو سبب ان چیزوں کے طرف اپنے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہے عذر کی کہ میں آدمی ہوں کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہوں ساتھ حکم بشریت کے اور لفظ فای المؤمنین بیان اور تفصیل ہے اس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے اتخذت عندک عھدا پس حاصل یہ کہ جسکو میں ایذا وغیرہ دوں اسکو سبب رحمت وغیرہا کا کر ۔ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تھے حجرے اپنے سے نماز کے لیے کہ آئیں حضرت کے پاس حضرت عائشہؓ اور مانگی اسنے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے میں اور پکڑ لیا دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت نے اسکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرے پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہ نے حضرت کو اور بیٹھیں اپنے حجرے میں غصے ہو کر اور شکستہ دل پس جب پھر آئے حضرت اسکے پاس اور دیکھا اسکو اسطرح فرمایا اسکے خوش کرنے کے لیے اللھم انی اتخذت عندک عھدا الخ پس سنت ہوا اسکے لیے کہ بددعا کرے کسی پر یہ کہ دعا کرے اسکے لیے بدلے اسکے ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفر لی ان شئت ارحمنی ان شئت ارزقنی ان شئت ولیعزم مسئلتہ انہ یفعل ما یشاء لا مکرہ لہ** رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دعا مانگے ایک تمھارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش دے اسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر مجھپر اگر چاہے تو روزی دے مجکو اگر چاہے تو اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے اپنے مانگنے مین کلمہ شک کا نہ کہے اسواسطے کہ اللہ تعالی کرتا ہی جو چاہتا ہی نہین زبردستی کرنے والا اسپر کوئی نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی دعا جزماً مانگو کہ یا اللہ میرا مطلب ہمارا پورا کر وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی یہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو دے اسلیے کہ یہ شک کرنا ہی قبول مین اور وہ اپنے وعدہ مین خلاف نہین کرتا وعدہ کیا ہی کہ دعا کرو مین قبول کرون گا اور نہین کوئی زبردستی کرنے والا اللہ پر اوپر کرنے کسی کام کے بلکہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پس بے فائدہ ہی یہ کہنا کہ اگر چاہے دے ع ۴ ج ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگے ایک تمھارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش مجکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے یقین کر کر بغیر شک کے اور بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین شکل ہوتی اسکو کوئی چیز کہ دیتا ہو وہ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہی یعنی دعا بندے کی بعد تین طور قبولیت کے جب تک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی جب تک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی مین نے اور تحقیق دعا مانگی مین نے یعنی اکثر بار مانگی پس نہ دیکھا مین نے کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھک جاوے نزدیک اسکا اور چھوڑ دے دعا مانگنی کو نقل کی یہ مسلم نے ف جب تک کہ دعا نہین مانگتا گناہ کی جیسے کہ کہے یا اللہ قدرت دے مجھکو فلانے شخص کے قتل پر اور حال یہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجکو شراب یا کہے یا اللہ بخش فلانے کو اور وہ مرا ہو کافر یقیناً اور مانند انکے ہی نا ممکن چیزون کا جیسے کہ دیکھنا اللہ تعالی کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کے اور توڑنے ناتے کی جیسے کہ کہے یا اللہ جدائی ڈال مجھ مین اور میرے باپ مین حاصل یہ کہ جسوں کی دعا قبول ہوتی ہی جب تک گناہ کی اور توڑنے ناتے کی نہین کرتا اور جلدی نہین کرتا اور جب وہ گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے مانگنے نہین ہی بندے کو کہ تھکے دعا سے اسلیے کہ یہ عبادت ہی اور تاخیر قبولیت مین یا تو اسلیے ہوتی ہی کہ نہین آتا وقت اسکا اسلیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا اسلیے کہ مقدر نہین ہوتا ازل مین قبول ہونا دعا اسکی کا دنیا مین پس دیا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اسکے یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اسکی تاکہ مبالغہ کرے دعا مین اسلیے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین ع ۴ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی مومن اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہی نزدیک سر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطے بھائی اپنے کے بھلائی کی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اسکے قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے مانند اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف پیٹھ پیچھے اور اسطرح اگر سامنے بھائی مسلمان کے دعا کرے اپنے دل مین یا چپکے تو بھی اسی مین داخل ہی بسبب خلوص کے اور کہتا ہی فرشتہ الخ یعنے فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الٰہی مین کہ دعا اسکی قبول کر بیچ حق بھائی کے کہ دعا کرنے والے کو خطاب کر کر کہتا ہی کہ تجکو بھی ہو مانند اسکے ع ۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ

ساعۃ یسأل فیھا عطاء فیستجیب لکم دواہ مسلم اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنے مالون پر یعنے غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اُس ساعت کو کہ مانگی جاوے اُسمین بخشش پس قبول کرے واسطے تمہارے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بعضے اوقات ہوتے ہین دعا قبول ہونے کے ایسا ہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونے کا ہو اور تم بد دعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پھر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت غصے اور مصیبت کے اپنے لیے بد دعا کرتے ہین خوب نہین ع وَذکر حدیث ابن عباس اتق دعوۃ المظلوم فی کتاب الزکوٰۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباسؓ کی ڈر دعا مظلوم کی سے کتاب الزکوٰۃ مین

الفصل الثانی

فصل دوسری عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم رواہ احمد والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادت پھر پڑھی یہ آیت اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا مانگو مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمہارے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف ازراہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اسمین حق تعالی کی طرف اور منہ پھیرتا ہی سوائے حق سے اور امید و ڈر نہین رکھتا مگر اُسی سے اور دعا مین ہی اخلاص اور حمد و شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی اسلیے لائے کہ اُس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہی یعنی حکم ہی اُسکے کرنے کا اور ہوتا ہی اُسپر ثواب و جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادت ہی اور آخر آیت مین بھی دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادت ہی کہ فرمایا ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنی جو تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہی کہ داخل ہون گے دوزخ مین خوار و ذلیل ج وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مغز ہی عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اُسکا دعا ہی اسلیے کہ حقیقت عبادت کی اور خلاصہ اُسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہی اور یہ دعا مین حاصل ہی ج وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز بزرگ تر زیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف نہین کوئی چیز اخ یعنی افکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر اسکے نہین یہ معنی نہین ہی یہ قول اللہ تعالی کے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ع وعن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر رواہ الترمذی اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد تقدیر سے اُترنا ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کرتا ہی اُسکو اللہ تعالے اُس سے اور تقدیر دو قسم پر ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچھ تغیر و تبدل نہین اور قضاے معلق مین بعضے سبب سے تغیر و تبدل ہوتا ہی پس یہان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان بھی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہی لکھا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا

اتنی عمر ہوگی اور اگر نہ لکھا گیا تو اتنی ہوگی صورت اسکی یہ ہے کہ لکھا جاتا ہے لوح محفوظ میں کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا تو عمر اسکی ساٹھ برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونوں کریگا تو عمر اسکی ساٹھ برس کی ہوگی پھر جب دونوں کے ساتھ برس کو پہنچا تو بڑھی عمر اسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی تو چاہے پس کم ہوئی انتہائے عمر اسکی سے کہ ساٹھ برس تھے اور بعضوں نے معنی اسکے یہ کہے ہیں کہ جب نیکی کی تو نہ ضائع ہوئی عمر اسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ۹ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء رواہ الترمذی

وفی روایۃ احمد عن معاذ بن جبل وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ۱۰ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا نفع کرتی ہے اس چیز سے کہ اتری اور اس چیز سے کہ نہیں اتری پس لازم کرو اپنے پر اے بندے اللہ کے دعا کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف اس چیز سے کہ اتری یعنی بلا کہ اتری ہے اسکو دعا دفع کر دیتی ہے اگر ہوتی ہے معلق اور اگر مبرم ہوتی ہے صبر عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس سہل ہوتا ہے اوپر متحمل اس بلا کا اور راضی ہوتا ہے اس سے یہ نہیں چاہتا کہ یہ نہو بلکہ لذت پاتا ہے ساتھ اس بلا کے جیسا کہ لذت پاتے ہیں اہل دنیا ساتھ نعمتوں کے اور دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو کہ نہیں اتری یعنی اسکو اتر نے نہیں دیتی روکتی ہے ۱۱ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یدعو بدعاء الا اتاہ اللہ ما سال او کف عنہ من السوء مثلہ ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم رواہ الترمذی ۱۲ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ مانگے دعا مگر دیتا ہے اسکو اللہ جو مانگتا ہے یعنی اگر مقدر ہوتا ہے ازل میں دینا اسکا یا بند رکھتا ہے اس سے برائی مانند اسکے یعنی دفع کرتا ہے بلا اسکے مانگنے خیر کے موافق اسکے اگر نہیں مقدر ہوتا دینا اسکا جب تک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی نقل کی یہ ترمذی نے ۱۳ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ من فضلہ فان اللہ یحب ان یسال وافضل العبادۃ انتظار الفرج رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ۱۴ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اسکے سے سوا اسکے کہ اللہ دوست رکھتا ہے کہ مانگا جاوے یعنی فضل اسکا اور بہتر عبادت کے انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امید وار رہے جانے بلا اور غم کا ساتھ ترک کرنے شکایت کے طرف غیر اللہ تعالیٰ کے یا شاہ وہ بہتر کی طرف اور بیشک جو امر ہے بہتر ہے ۱۵ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یسال اللہ یغضب علیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہ سوال کرے اللہ سے غصہ ہوتا ہے اللہ اس پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ۱۶ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ وما سئل اللہ شیئا یعنی احب الیہ من ان یسال العافیۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھولا گیا واسطے کسی تم کے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا ہے دعا کی مع عمدہ طور آداب کے کھولے گئے واسطے اسکے دروازے رحمت کے یعنی کبھی مانگی ہوئی چیز کو بھی دفع ہوتی ہے اس سے برائی مانند اسکے اور نہیں سوال کیا جاتا اللہ تعالیٰ سے کچھ نزدیک محبوب تر اللہ کے اس سے کہ سوال کیا جاوے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اللہ تعالیٰ کو نسبت مانگنے کے عافیت کے کوئی چیز دوست نہیں رکھتا اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی تمام آفات اور بیماریوں سے اور بلاؤں اور مکروہات ظاہری و باطنی سے دنیا و آخرت میں پس چاہئے کہ ہمیشہ سوال کرے بندہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کو ۱۷ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی

وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ قبول کرے اللہ دعا اسکی نزدیک سختیوں کے پس چاہیے کہ بہت دعا کرے حالت آسانی میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو کہ اللہ نہیں قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنے والے کے سے یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو سبب اسکی قبولیت کے یعنی اچھے کام کرتے ہو اور بری باتوں سے بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کے یہاں تک ہو قبولیت اوپر دلوں تمہارے کے غالب تر قبول ہونے سے یا مراد یہ ہو کہ تم معتقد ہو واسطے کہ اللہ نہیں ناامید کریگا تمکو بسبب وسیع اپنے کے وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مالک بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور نہ مانگو اس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور ایک روایت میں ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور نہ مانگو اس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور ایک روایت میں ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور نہ مانگو اس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھوں اپنے کے پس جس وقت کہ فارغ ہو تم دعا سے پس پھیرو ہاتھوں کو اپنے منہ پر یعنی تبرکہ جو ہاتھوں پر اثر تی ہو منہ پر موجب نقل کی یہ ابوداود نے ف اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے الخ یعنی دعا کرنے میں ہاتھ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھوں کا سامنے منہ کے رہے جیسے کہ عموماً دعا مانگنے میں الٹے ہاتھ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا سے مستثنیٰ ہے اسمیں الٹے ہاتھ سے دعا مانگنی آئی ہے چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا میں ہو چکا ہے انشاء اللہ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے سلمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیا مند ہے یعنی معاملہ کرتا ہے حیا مندوں کا سا دینے والا بغیر سوال کے کیا کرتا ہے بندے سے اپنے سے یہ کہ پھیرے انکو خالی جس وقت کہ اٹھاتا ہے بندہ اپنے دونوں ہاتھ طرف اسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے دعا میں نہ رکھتے انکو جب تک کہ نہ پھیرتے انکو اپنے منہ پر نقل کی یہ ترمذی نے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کا اٹھانا اور منہ پر پھیرنا سنت ہے دعا میں مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھا جانتے تھے ان دعاؤں کو کہ جامع ہوں اور چھوڑتے تھے ان دعاؤں کو کہ جامع نہ تھیں نقل کی یہ ابوداود نے ف دعا جامع وہ ہے کہ فقط اسکے تھوڑے ہوں اور معنی بہت شامل ہوا مور دنیا اور آخرت کو جیسے یہ دعا کہ ہیں رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور مانند انکے بہت دعائیں جامع آئی ہیں

حدیث شریف میں اور چھوڑتے الخ یعنی جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب اُسمیں مذکور ہو وہ حضرتؐ نے ترک کی تھی مانند رزقنی زوجۃ حسنۃ یعنی دے مجکو بیوی اچھی وغیر ذلک کی اور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ حضرت اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تھے خاص مطلب کی نہ مانگتے تھے والا کبھی کبھی خاص مطلب بھی مانگنا ثابت ہوا ہے ع مولانا وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائبہ رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونے والی دعا غائب کی واسطے غائب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اسلیے کہ غائب کی دعا غائب کے لیے خلوص سے ہوتی ہے خیال سُنانے دکھانے کا نہیں ہوتا ع وعن عمر بن الخطاب قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک فکلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا رواہ ابو داؤد والترمذی وانتہت روایتہ عند قولہ لا تنسنا اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا پروانگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرے کے پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو اے چھوٹے بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا مجکو یعنی وقت دعا کے پس فرمایا حضرتؐ نے ایک کلمہ کہ نہیں خوش کرتا مجکو یہ کہ واسطے میرے ہووے اُسکے تمام دنیا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوئی روایت ترمذی کے نزدیک لفظ ولا تنسنا کے ف مراد کلمہ سے یا تو یہی بات ہے کہ جو حضرت نے اُنکو فرمائی یا اور کوئی بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نے جو التماس دعا کی کی اُسمیں ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہے مقام بندگی میں اور رغبت دلائی امت کو کہ اچھے لوگوں اور عابدوں سے طلب دعا کی کریں اور تنبیہ ہے امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نکریں بلکہ شریک کریں قرابتیوں اور دوستوں کو بھی دعا میں خصوصاً بیچ مقاموں قبولیت کے اور اسے بزرگی حضرت عمرؓ کی بھی معلوم ہوئی ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا ترد دعوتہم الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم یرفعہا اللہ فوق الغمام وتفتح لہا ابواب السماء ویقول الرب وعزتی لانصرنک ولو بعد حین رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں رد ہوتی دعا اُنکی ایک روزہ دار وقت کہ افطار کرتا ہے یعنی اسلیے کہ بعد ادای عبادت کے ہوتی ہے اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہے اور دوسرا سردار سب کا کہ عدل کرے یعنی اسلیے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور تیسرے دعا مظلوم کی اُٹھاتا ہے اُنکو اللہ تعالیٰ اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہیں واسطے دعا اُسکی کے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کروں گا میں تیری اگرچہ ہو بعد مدت کے یعنی ضائع نہیں کرنے کا حق تیرا اور نہیں رد کروں گا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف اوپر ابر کے اُٹھانا اور کھلنا دروازوں کا آسمان پر اور چڑھنے سے اور جلدی قبول ہونے سے ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث دعوات مستجابات لا شک فیہن دعوۃ الوالد ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں نہیں شک ہے اُنمیں یعنی اُنکے قبول ہونے میں دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دے یا بد دعا کرے جلد قبول ہوتی ہے اور اُن کی دعا بیٹے کے حق میں قبول ہوتی ہے بہ نسبت اُسکی کے اگرچہ یہاں نہیں ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہے کہ دعا اُسکی قبول ہوتی ہے اُسکے حق میں کہ جو احسان کرے اور بد دعا قبول ہوتی ہے اُسکے لیے کہ ایذا دے اور بد سلوکی کرے اُس سے یا یہ کہ مطلق اُسکی دعا قبول ہوتی ہے خواہ اپنے لیے کرے یا اور کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دی اُسکو اور وہ دعا دے اُسکو یا جسنے ظلم کیا اُسپر اور

اسنے بد دعا دی اُسکو قبول ہوتی ہو ع ہ الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْاَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْاَلَہٗ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُسْتَانِیِّ حَتّٰی یَسْاَلَہٗ مِلْحَ وَحَتّٰی یَسْاَلَہٗ شِسْعَہٗ اِذَا انْقَطَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو انس رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگے ایک تمہارا پروردگار اپنے سے ساری حاجتین اپنی یہان تک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت مین ثابت بنانی سے بطریق ارسال کے یہان تک مانگے اُس سے نمک اور یہان تک کہ مانگے اُس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یون کہتا۔ رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسع الخ مگر آیا تاکید کے لیے تاکہ دلالت کرے اسپر کہ وہان رُکاوٹ اور محرومی نہین ہو سائل کو اللہ نہایت مہربان ہو بندون پر دیتا ہو جو مانگتے ہین پس نہ الجھا کرے بندہ مگر اُس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اُسپر کہا ابو علی دقاق نے کہ نشانیون معرفت کی سے یہ ہو کہ نہ مانگے حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مشتاق رویت الٰہی کے ہوئے کہا رب ارنی انظر الیک اور جب محتاج روٹی کے ہوئے کہا رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر ع ہ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ اور روایت ہو انس رضؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین یہان تک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرت کے بغلون کی وَعَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ یَجْعَلُ اِصْبَعَیْہِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْہِ وَیَدْعُوْا اور روایت ہو سہل بن سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے حضرت گردانتے دونون اُنگلیان اپنی یعنی سر دونون ہاتھون کی اُنگلیون کے برابر مونڈھون کے اور دعا مانگتے ف یہ اوسط درجہ ہو ہاتھ اٹھانے کا اور اکثر اسیطرح اُٹھاتے تھے اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتھ اُٹھانے آئے وہ محمول ہین بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین ہے مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کے تو اتنے اُٹھاتے کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی ہو ع وَعَنِ السَّائِبِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الْاَحَادِیْثِ الثَّلٰثَۃِ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہو سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبوقت کہ دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھیرتے اپنے مُنہ پر دونون ہاتھ اپنے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین دعوات کبیر مین ف کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہو حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اُٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین نہ پھیرتے مُنہ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونے کے اور بعد کھانے کے اور مانند انکی کے جو حضرت سے دعا مین منقول ہین اور اُنمین ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے تو مُنہ پر بھی ہاتھ نہ پھیرتے تھے ع ہ وَعَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْئَلَۃُ اَنْ تَرْفَعَ یَدَیْکَ حَذْوَ مَنْکِبَیْکَ اَوْ نَحْوَھُمَا وَالْاِسْتِعْفَارُ اَنْ تُشِیْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَۃٍ وَالْاِبْتِھَالُ اَنْ تَمُدَّ یَدَیْکَ جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ وَالْاِبْتِھَالُ ھٰکَذَا وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَجَعَلَ ظُھُوْرَھُمَا مِمَّا یَلِیْ وَجْھَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہو عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنے کا یہ ہو کہ اُٹھاوے تو دونون ہاتھ اپنے برابر اپنے مونڈھون کے یا قریب اُنکے اور ادب استغفار کا یہ ہو کہ اشارہ کرے تو ساتھ ایک اُنگلی کے اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا مین یہ ہو کہ دراز کرے تو دونون ہاتھ اپنے اتنے یعنے اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت مین یہ ہو کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سے ہو اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کی پیٹھ ہاتھون اپنے کی قریب مُنھ اپنے کے یعنی جیسیکہ استغفار مین آیا ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اشارہ کرے تو ساتھ ایک اُنگلی کے یعنی سبابہ کے کہ جسکو اُنگلی شہادت کی کہتے ہین مقصود اس سے ہو سب لینے

امارہ سے کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈھونڈنے شر انکے سے اور قید ایک کی اسلیے لگائی کہ کردہ ہی اشارہ کرنا دو انگلیوں سے چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا دو انگلیوں سے فرمایا اسکو ایک سے اشارا کر ایک سے اشارا کرو اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے اخ یعنی اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے خوب طرح یہاں تک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلوں کی اور ہوئے ہاتھ مقابل سر کے ع وعن ابن عمر انہ یقول ان رفعکم ایدیکم یدعۃ ما زاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ھذا یعنی الی الصدر رواہ الحمال اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ وہ کہتے تھے کہ تحقیق اٹھانا تمہارا اپنے ہاتھوں کو یعنی بہت اٹھانا بدعت ہی نہیں زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اکثر اسے یعنی سینہ تک اٹھاتے تھے نہ زیادہ اس سے نقل کی یہ احمد نے ف انکار کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اوپر اسلیے کہ اکثر اوقات بہت ہی اٹھاتے تھے اور فرق نکرتے تھے حالات میں کہ ایک امر کے لیے سینہ تک اٹھاتے اور مونڈھوں تک اور امر کے لیے اور مونڈھوں سے اونچے اور امر کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہوگئی ع حاصل یہ کہ حضرت کا ہاتھ اٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تھا کہ اکثر تو سینہ تک اٹھاتے تھے اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں تک اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں سے اونچے اور یہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اٹھاتے تھے اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتے تھے اسلیے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انپر طعن کیا۔ مولف وعن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر احدا فدعا لہ بدا بنفسہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب صحیح اور روایت ہی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتے کسی کا پھر دعا مانگتے اسکے لیے یعنے ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب صحیح ہی ف اسمیں تعلیم ہی امت کو کہ اگر کوئی کسی کے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اسکے لیے مثلاً کہے اللھم اغفر لی ولفلان ع وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیھا اثم ولا قطیعۃ رحم الا اعطاہ اللہ بھا احدی ثلث اما ان یعجل لہ دعوتہ واما ان یدخرھا لہ فی الاخرۃ واما ان یصرف عنہ من السوء مثلھا قالوا اذا نکثر قال اللہ اکثر رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہو اسمیں مانگنا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر دیتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ بسبب اس دعا کے ایک تین چیزوں میں سے یا یہ کہ جلدی دے اسکے لیے مطلب اسکا اور یا یہ کہ ذخیرہ کر رکھے دعا کو اسکے لیے اور دیوے آخرت میں اور یا یہ کہ پھیر دیوے اس سے برائی مانند اسکے عرض کیا صحابہ نے اب بہت دعا کریں گے ہم یعنی اسلیے کہ بڑے فائدے دعا کے سنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی نقل کی یہ احمد نے ف فضل اللہ کا بہت ہی یعنے جو کچھ کہ دیتا ہی فضل اپنے سے اور وسعت کرم اپنے سے بہت ہی اس چیز سے کہ دیتا ہی بمقابلہ دعا ہمارے کے ع وعن ابن عبد اللہ بن عمرو النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث دعوات یستجاب لھن دعوۃ المظلوم حتی ینتصر ودعوۃ الحاج حتی یصدر ودعوۃ المجاھد حتی یقعد ودعوۃ المریض حتی یبرأ ودعوۃ الاخ لاخیہ بظھر الغیب ثم قال واسرع ھذہ الدعوات اجابۃ دعوۃ الاخ لاخیہ بظھر الغیب رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تین دعائیں ہیں کہ قبولیت کیجاتی ہی واسطے انکے دعا مظلوم کی یہاں تک کہ بدلہ لیوے یعنے ظالم سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہاں تک کہ پھر کر آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور اہل اپنے کے یا فارغ ہووے حج سے اور دعا مجاہد کرنے والے کی یا کوشش کرنے والے کی ہی طلب علم و عمل کے یہاں تک کہ بیٹھے یعنی جہاد کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کی یہاں تک کہ اچھا ہووے یا مرے اور دعا بھائی کی واسطے بھائی مسلمان اپنے کے غائبانہ پھر فرمایا یہ جلدی قبول ہونے میں ان دعاؤں سے دعا بھائی کی پس لیست نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **باب ذکر اللہ عز وجل والتقرب الیہ**

باب ہیجدہم بیان ذکر خدا کے اور نزدیکی حاصل کرنے کے طرف خدا کے ف یعنی نزدیکی حاصل کرنے ساتھ ذکر اللہ کے طرف خدا کے یا نزدیکی حاصل کرنے ساتھ نوافل کے طرف اسکے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی اور افضل یہ ہے کہ دل اور زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہے پھر ذکر دل کا دو قسم پر ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا میں اور جبروت و ملکوت میں اور نشانیوں قدرت اسکی میں کہ آسمان و زمین میں ہیں اسکو ذکر خفی کہتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ ستر درجہ افضل ہے ذکر خفی وہ جو نہیں سنتے اسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکھنے والے جب ہم کا دس نماز کا اور جمع کریگا اللہ تعالیٰ خلائق کو انکے حساب کے لیے اور لاویں گے حفظہ اس چیز کو کہ یاد رکھتے تھے اور لکھا تھا اسکو فرماویگا اللہ تعالیٰ انکو دیکھو کیا باقی رہا ہے واسطے انکے کچھ پس کہیں گے وہ نہیں چھوڑا ہمنے کچھ اس چیز میں سے کہ جانا ہمنے اور یاد رکھا ہمنے مگر کہ جمع کیا ہمنے اسکو پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کہ تحقیق تیرے لیے میرے پاس ایک نیکی ہے کہ نہیں جانتا تو اسکو اور میں بدلا دونگا اسکا تجھکو اور وہ ذکر خفی ہے ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالیٰ کے اسکو یاد کرتا ہے اور پہلی قسم افضل و اعلیٰ ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ذکر نہیں ہوتا مگر ساتھ زبان کے اور اول نے مرتبہ اسکا بموجب قول مختار کے یہ ہے کہ سنا وے اپنے تئیں خبر اسکے معتبر نہیں اور دل سے جو ہوتا ہے فعل دل کا ہے قسم علم و تصور سے ذکر نہیں ذکر نام اسکا ہے کہ زبان سے ہو پس یہ بات خلاف ہے اسکے کہ لغت کی کتابوں میں لکھا ہے صحاح و قاموس میں لکھا ہے کہ ذکر ضد نسیان کی ہے اور یہ خود فعل دل کا ہے ہاں جو کچھ کہ زبان سے ہو اسکو بھی ذکر کہتے ہیں پس ذکر لفظ مشترک ہے درمیان فعل دل اور فعل زبان کے اور کما مشائخ طریقت رحمہم اللہ کے نے کہ ذکر دو نوع پر ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگ تر اور بہت ہے ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کا یہ ہو کہ جہاں ذکر زبان سے کرنا آیا ہے شرع میں مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کے اور ذکر بعد نماز کے اور سوائے انکے کے وہاں دل سے ذکر کرنا کفایت نہیں کرتا بلکہ زبان سے کرنا چاہیے نہ یہ کہ اسپر ثواب آخروی نہیں مترتب ہوتا ح ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ** لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ **اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدریؓ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کریں اللہ کا مگر کہ گھیرتے ہیں انکو فرشتے یعنی جو کہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں اہل ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہے انکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیر اور اللہ اکرات کے لیے ہے اور اترتی ہے اوپر انکے سکینہ اور ذکر کرتا ہے انکو اللہ تعالیٰ ان شخصوں میں کہ نزدیک اسکے ہیں یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام میں نقل کی یہ مسلم نے ف سکینہ ظاہر جمعی دل کی ہے کہ انکے سبب سے خواہش لذتوں دنیا کی اور لذت ماسوائے اللہ کے دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتھ اللہ کے بہم پہونچتا ہے اور اثر نازل سکینہ کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کے پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اسکو جمدان پس فرمایا چلو یہ ہے جمدان پیش دستی لے گئے مفردون عرض کیا صحابہؓ نے کون ہیں مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کریں بہت اور وہ عورتیں کہ یاد کریں اللہ تعالیٰ کو بہت نقل کی یہ مسلم نے ف ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کے تنہائی نفس کی ہے اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہونچے تو صحابہ بمشتاق وطن کے ہوئے بعضے الگ ہو کر اور من سے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والوں کو حضرت نے فرمایا

کہ گھر قریب پہونچا جاوے چلکر بیٹھے مفردون یعنی الگ ہونے والے آگے پہونچ گئے صحابہؓ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اُسکا یہ ہی کہ معنی ان مفردون کے ظاہر مین اس سے کیا سوال کرتے ہو ملکہ یہ چیز ہے یعنی سبقت کرنے والون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے یعنے انقطاع کیا لوگون سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتے ہین اور مراد بہت یاد کرنے سے یہ ہی کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کے اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھ ذکر کرنے کے نمازون کے بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند انکے کے بسطرح منقول ہی حدیث شریف مین ۱۲ س ۶ **وعن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر مثل الحی والمیت متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اُس شخص کے کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اُس شخص کے کہ نہین یاد کرتا مانند زندے اور مردے کے **ف** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ذکر حیات قلب ذاکر کی ہی اور غفلت موت اسکی اور جیسے کہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی فکر کرنے والا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہی اور نہ یاد کرنے والا کہ اسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مُردے کے ہی کہ اُسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہین ہوتا **بیت** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ۔ زندہ آنست کہ بادوست وصالے دارد ۔ علی فخر **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ ساتھ میرے رکھتا ہو اور مین ساتھ اُسکے ہون جب یاد کرتا ہی مجکو یعنے دل سے یا زبان سے پس اگر یاد کرے مجکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اُسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اُسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اُسکے ثواب کا اور کسیپر ظاہر نہین کرتا اُسکو اور اگر یاد کرے مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اُسکو اُس جماعت مین کہ بہتر ہی اُسنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نزدیک گمان بندے اپنے کے یعنی حاملہ کرتا ہون بندے سے موافق گمان اور توقع اُسکی کے اگر امید عفو کی رکھتا ہی عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہی عذاب کرتا ہون مراد غیب دلانی ہی اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کے خوف پر غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ بخشے گا مجکو ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دوزخ مین لیجانے کا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا اے رب میرے میرا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ پھیر لاؤ اُسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہ ہی کہ عمل کرے اور پھر امیدوار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مین ساتھ اُسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ۱۲ ع ۶ **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا او ازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اُسکے ثواب ہوتا ہی دس برابر اُسکے اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اُس سے اور جو شخص کہ لاوے برائی پس سزا برائی کی برابر اُسکے یا بخش دیتا ہون اور جسنے نزدیکی ڈھونڈی مجھسے یعنی اطاعت کے ایک بالشت تو یعنی مقدار قلیل نزدیک پاتا ہون مین اُس سے ایک گز یعنی ہو جاتا ہون مین طرف اُسکے زیادہ اُس سے اور جسنے نزدیکی ڈھونڈی مجھسے ایک گز نزدیک پاتا ہون مین اُس سے مقدار پھیلانے دونون ہاتھون کے اور جو

شخص کہ تابعہ میرے پاس چل چلکر آتا ہون مین اُسکے پاس دوڑکر اور جو شخص لے مجھسے نزدیکی سے گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو ملاقات کرونگا مین اُس سے مانند اُس زمین کے بخشش سے یعنی اگر چاہون گا مین یا اُسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ اگر بندہ تھوڑی سی رجوع کرتا ہی تو وہان سے توجہ اور التفات اور رحمت اُس سے زیادہ ہوتی ہی ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون مین اُسکو ساتھ لڑائی کے اور نہین تقرب کرتا طرف میرے بندے میرے کسی چیز کے ساتھ مثل اُس چیز کے کہ فرض کیا ہی مین نے اُسپر اور ہمیشہ تقرب کرتا ہی بندہ میرا مین چیز کے ساتھ نفل یہان تک کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو پس جب دوست رکھتا ہون مین اُسکو پس ہوتا ہون مین کان اُسکا کہ سنتا ہی ساتھ اُسکے اور آنکھ اُسکا کہ دیکھتا ہی ساتھ اُسکے اور ہاتھ اُسکا کہ پکڑتا ہی ساتھ اُسکے اور پاؤن اُسکا کہ چلتا ہی ساتھ اُسکے اور اگر مانگتا ہی مجھسے یہ بندہ البتہ دونگا مین اُسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتھ میرے یعنی برائیون اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہون اُسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سے کہ کرنے والا ہون مین اُسکو مانند تردد میرے کہ قبض کرنے جان مومن کے سے ناخوش رکھتا ہی دوست کو اور حال یہ کہ مین ناخوش رکھتا ہون ناخوشی اُسکی کو اور ناچار کا نہین اُسکو مرگ سے نقل کی یہ بخاری نے ف ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اُس سے بسبب ایذا دہی اپنی کے یا خبردار کرتا ہون ساتھ لڑائی اپنی کے مجھسے پس گویا کہ وہ لڑنے والا ہی مجھسے کہا امام نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اُسکے کرنے والے کو کہ وہ لڑنے والا ہی اس سے سوائے اس گناہ کے اور کہا نے بیضاوی کے کہ تمہین بھی فرمایا ہی فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہی واسطے کہ لڑائی اللہ کی بندے کی دلالت کرتی ہی خاتمہ بد ہونے پر اسلیے کہ جس سے اللہ تعالی لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبھی اور فرض کیا مین نے یعنی جو کچھ واجب کیا ہی مین نے اُسپر یعنی فرمانبرداری کرنی اوامر کی اور بچنا مناہی سے اُنکو ادا کرکے جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی مجھسے زیادہ محبوب ہی اُسکے برابر اور چیز ادا کرکے نزدیکی نہین حاصل کرسکتا اور ہوتا ہون مین ثنوائی اُسکی الخ کہا خطابی نے یعنی آسان کرتا ہون مین اُسپر افعال کہ نسبت کیے گئے ہین طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہون مین اُسکو اُن افعال کی یہان تک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہوجاتا ہون اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالی حواس اُسکے اور اعضا اُسکے وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اُسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھ اُسکے الخ اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہو اللہ سلطان جب اپنے کو غالب اُسپر یہان تک کہ نہین دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اُسمین مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤن اُسکے کو اُس چیز سے کہ نہین پسند کرتا اُسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکھتا ہون اُسکے مارنے مین بسبب اُسکے کہ ناخوش آتا ہی اُسکو مرنا لیکن مرنے سے چارہ نہین اور وہ بھی پہونچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالی اور قربت اُسے حاصل ہوتی ہی اور تردد کے معنی مین تحیر کرنا دو امرون مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اُن دونون مین سے اصلح ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالی کی ذات پر پس

معنی یہ ہین کہ نہین تاخیر و توقف نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کے ایک کام مین مگر یہ کہ قبض کرنے روح بندۂ مومن کے کہ توقف کرتا ہون مین اسمین تامل آسان ہو موت اسپر اور مائل ہو دل اسکا طرف اسکے اور مشتاق ساتھ اسکے پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کے اور جگہ پکڑے اعلی علیین مین ع ح + وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَلٰٓئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمِمَّ يَسْئَلُوْنَ قَالَ يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کئی فرشتے ہین پھرتے ہین راہون مین یعنی مسلمانون کی راہون مین ڈھونڈھتے ہین ذکر کرنے والون کو یعنے تاکہ ملین اُن سے اور سُنین ذکر اُنکا پس جبکہ پاتے ہین ایک جماعت کو کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا پکارتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنے کے یعنے جسنے ذکر کیے اور ملنے ذکر کرنے والون کے فرمایا حضرتؐ نے پس گھیر لیتے ہین فرشتے اُنکو پرون اپنے سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرتؐ نے پس پوچھتا ہی فرشتون سے پروردگار اُنکا حال آنکہ وہ بہت جانتا ہی فرشتون سے حال اُنکا کیا کہتے ہین بندے میرے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے کہ تسبیح کرتے ہین تیری یعنے پاکی سے یاد کرتے ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتے ہین تیری اور تعریف کرتے ہین تیری اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین تجکو فرمایا حضرتؐ نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اُنھون نے مجکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی نہین دیکھا تجکو کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے مجکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے تجکو ہوتے بہت تیری بندگی کرنے والے اور ہوتے بہت واسطے تیرے بزرگی کرنے یاد کرنے والے اور بہت واسطے تیرے تسبیح کرنے والے فرمایا حضرتؐ نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتے ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے مانگتے ہین تجھسے بہشت فرمایا حضرتؐ نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے کیا دیکھا ہی اُنھون نے بہشت کو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے قسم اللہ کی اے پروردگار نہین دیکھا اُنھون نے اسکو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اسکو ہوتے بہت اسپر حرص کرنے والے اور بہت ہوتے اسکو طلب کرنے والے اور بہت کرتے اُسمین رغبت یعنی اسلیے کہ نہین ہی خبر مانند دیکھنے کے فرماتا ہی اللہ تعالی پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ تعالے کیا دیکھا ہی اُنھون نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے قسم ہی خدا کی اے پروردگار ہمارے نہین دیکھا اُنھون نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ تعالے کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اسکو ہوتے بہت اُس سے بھاگنے والے یعنے جو چیزین کہ باعث داخل ہونے دوزخ کی ہین اُسنے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت

اُس سے ڈرنے والے یعنی اپنے دلوں مین کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون سے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ بیشک بخشا اُنکو فرمایا حضرتؐ نے کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ ذکر کرنے والون مین فلانا شخص ہی کہ نہین ہی ذکر کرنے والا سوا اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے بیٹھ گیا اُنمین یعنی وہ لائق مغفرت کے نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اُنکا نقل کی یہ بخاری نے ف پوچھتا ہی فرشتون سے پوچھتا ہی اللہ تعالی باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اُنھون نے بنی آدم کے حق مین کہا تھا کہ یہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتے ہین اور اخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہی کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس بھر اگر نہ کر سکو یہ کہ صحبت رکھو ساتھ اُسکے کہ صحبت رکھتا ہی اللہ سے یعنے دوام حضور رکھتا ہی ساتھ اللہ کے ع ؛ وَفِی رِوَایَۃٍ مُسْلِمٍ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْہِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَھُمْ وَحَفَّ بَعْضُھُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِھِمْ حَتّٰی یَمْلَئُوْا مَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسْاَلُھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ اَعْلَمُ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الْاَرْضِ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیُھَلِّلُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیَسْاَلُوْنَکَ قَالَ وَمَاذَا یَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا یَسْاَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَھَلْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا لَا اَیْ رَبِّ قَالَ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ قَالَ وَمِمَّ یَسْتَجِیْرُوْنَنِیْ قَالُوْا مِنْ نَّارِکَ یَا رَبِّ قَالَ وَھَلْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا لَا قَالَ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِیْ قَالُوْا وَیَسْتَغْفِرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ فَقَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَاَعْطَیْتُھُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُھُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ یَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْھِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَھُمْ قَالَ فَیَقُوْلُ وَلَکَ غَفَرْتُ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ اور مسلم کی روایت مین ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالی کے کہتے فرشتے پھرنے والے زیادہ یعنی اعمال لکھنے والون وغیرہ کے سوا ہین کہ اُنکو مقصود سوا ہے حلقون ذکر کے کچھ نہین ڈھونڈتے ہین یعنی مجلسین ذکر کی پس جب پاتے ہین مجلس کہ اُسمین ہو ذکر غالبًا بیٹھتے ہین ساتھ اُنکے اور گھیر لیتا ہی بعض اُنکا بعض کو ساتھ پرون اپنے کے یہان تک کہ بھر جاتے ہین فرشتے درمیان ذکر کرنے والون کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جس وقت کہ جدا ہوتے ہین ذکر کرنے والے چڑھتے ہین فرشتے اور پہونچتے ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمان تک فرمایا حضرتؐ نے پھر پوچھتا ہی اُنسے اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہی حال اُنکا کہان سے آئے تم پس کہتے ہین فرشتے آئے ہم تیرے بندون کے پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑھتے ہین تیرا اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین تجکو اور مانگتے ہین تجسے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجسے بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالے کیا دیکھی ہی اُنھون نے بہشت میری کہتے ہین فرشتے نہین اے رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے وہ بہشت میری کہتے ہین فرشتے اور پناہ مانگتے ہین تجسے فرماتا ہی اللہ تعالی اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالے کیا دیکھی ہی اُنھون نے آگ میری عرض کرتے ہین فرشتے کہ نہین فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے آگ میری کہتے ہین فرشتے طلب بخشش کی بھی کرتے ہین تجسے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق بخشا مین نے اُنکو اور دی مین نے اُنکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مین نے اُنکو اُس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اے پروردگار ہمارے اُنمین فلانا بندہ ہی پرگنہگار سوا اسکے نہین کہ گذرا تھا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا ساتھ اُنکے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور اُسکو بھی بخشا مین نے وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب اُنکے اور برکت اُنکی کے ہمنشین اُنکا ف بخاری کی روایت مین جواب کیف لو راوجنتی وغیرہ کا مذکور ہی لو انہم رووا الخ اور اسمین نہین مذکور اسلیے کہ بخاری کی روایت مین یہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہوا اور اسمین تعجب اور تعجب دلانے کے لیے ع

وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھ سے حضرت ابوبکرؓ نے پھر کہا کیا حال ہے تیرا اے حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اس چیز پر کہ سنی تو نے حضرت سے آیا موجود ہو ہر یا نہیں کہا میں نے منافق ہو گیا حنظلہ یعنی منافق ہے ہمارا حال کے ہو نا ایمان کے کہا حضرت ابوبکرؓ نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر معنی اس چیز کے کہ کہتا ہے تو کہا میں نے یعنے عجب نہیں اس میں اسلیے کہ ہوتے ہیں ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہیں ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب اسکے کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتوں اسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہیں جنت و دوزخ کو آنکھوں سے پس جسوقت کہ نکل جاتے ہیں ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہیں بی بیوں اور اولاد میں اور زمینوں اور باغوں میں بھول جاتے ہیں ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرتؐ کی صحبت میں سنتے ہیں اس میں سے بہت کچھ بھول جاتے ہیں وہ حالت نہیں رہتی کہ جو حضرتؐ کی صحبت میں ہوتی ہے کہا ابوبکرؓ نے یعنے جبکہ بیان کیا تو نے پس قسم اللہ کی تحقیق ہم بھی یہو نہچتے ہیں مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غائب میں تفاوت ہو پس چلا میں اور ابوبکرؓ یہاں تلک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا میں نے یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپکے پاس نصیحت کرتے ہیں آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکھتے ہیں آنکھوں سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہیں ہم آپکے پاس سے مشغول ہوتے ہیں ہم بی بیوں اور اولاد اور زمینوں اور باغوں میں بھول جاتے ہیں ہم بہت سی نصیحت کی باتیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر ہمیشہ رہو تم اس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر میں یعنی صاف دل اور ڈرانے والی اللہ سے تو البتہ مصافحہ کریں تم سے فرشتے اوپر بچھونوں تمہارے کے اور بیچ راہوں تمہاری کے ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہ تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف مصافحہ کریں تم سے فرشتے یعنے ملائکہ والا مصافحہ کرتے ہیں فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور ظاہر بچھونوں الخ یعنی حالت فراغ میں اور شغل میں مراد ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت میں ہوتا ہے حضور تا ادا کر دقوق پروردگار کے اور ایک ساعت میں غفلت تا ادا کر دقوق نفس کے پس ایسی حالت میں منافق نہیں ہوتا اے حنظلہ اور کہا یہ یعنی ولیکن یا حنظلہ الخ ۔ **الْفَصْلُ الثَّانِي**

فصل دوسری **عَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ

روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کروں میں تمکو ساتھ بہترین عملون تمہارے کے اور بہت پاکیزہ عملون کے نزدیک بادشاہ تمہارے کے اور بہت بلند عملون کے بیچ درجون تمہارے کے اور بہتر واسطے تمہارے خرچ کرنے سونے اور روپے کے سے اور بہتر واسطے تمہارے اس سے کہ ملو اپنے دشمنون سے یعنی کافرون سے پھر مارو تم گردنین انکی اور مارین وہ گردنین تمہاری عرض کیا صحابہؓ نے ہان خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہی یہ حدیث ابو درداء پر ف ظاہر یہ ہی کہ مراد ذکر سے یہان وہ ذکر ہی کہ دل اور زبان دونون سے ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملون سے افضل ذکر خدا کا ہی ح ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور در روایت ہی عبداللہ بن بسرؓ سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا خوشحالی ہی اسکے لیے یعنی بہتر ہی وہ کہ دراز ہوئی عمر اسکی اور نیک ہوئے عمل اسکے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف تر ہو ذکر اللہ سے تری زبان کی کنایہ ہی روانی زبان سے جیسیکہ خشکی زبان کی کنایہ ہی رکنے اسکی سے یا کنایہ ہی مداومت سے ذکر پر مرتے دم تک کہ ذکر سے ہو تر زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ مرے اور ذکر شامل ہی جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہو قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے اور دونون سے ہونا بہت ہی خوب ہی ع ح ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ در روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قت کہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہؓ نے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتے ہون اللہ تعالی کو پس تم بھی انکے ساتھ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کے حلقون کو باغ جنت اسلیے کہا کہ انکے سبب سے بہشت کے باغون مین داخل ہونا ہی آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسے مستحب ہی ذکر کرنا ویسہی مستحب ہی بیٹھنا بیچ حلقۂ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہونا ہی اور کبھی زبان سے اور افضل یہ ہی کہ دونون سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے نہین منقول ہی کہ ایک مرید نے اپنے شیخ سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی انھون نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اسنے مشغول کیا تیرے ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اسمین ہوگا بیٹھنا اسپر اللہ کی طرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے اور قضا و قدر اسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ مین کہ نہ یاد کرے اللہ کو اسمین ہوگا اسپر اللہ کی طرف سے افسوس و ٹوٹا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے ہر حال مین اٹھتے بیٹھتے اور سوتے اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین ۵ چو اول شب آہنگ خواب آورم ✦ بہ تسبیح نامت شتاب آورم ✦ وگر نیم شب سر بر آرم ز خواب ✦ ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب ✦ وگر بامدادت رہم بر بست ✦ ہمہ روز تا شب بنا ہم بر بست ✦ ح ۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِیْفَۃِ حِمَارٍ وَکَانَ عَلَیْہِمْ حَسْرَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ

وَابُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی قوم کہ کھڑے ہوں ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اُسمیں مگر کھڑے ہوئے مانند مردار گدھے کے سے اور ہوگی اُنپر حسرت نقل کی یہ احمد نے ف یعنے جس مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدھے کے ہو اور جو لوگ وہان سے اُٹھے گویا وہ مردار کھا کر اُٹھے ۔ فخر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا اُسمین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اُنپر افسوس پھر اگر چاہے عذاب کرے اُنکو اور اگر چاہے بخشے اُنکو نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر چاہے عذاب کرے یعنے بسبب اُنکے اگلے پچھلے گناہون کے اور اگر چاہے بخشے یعنے ازراہ فضل و رحمت اپنی کے اور اسمین اشارہ ہو کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہین اللہ تعالی کو تو نہین عذاب کرتا اُنکو بلکہ بخشتا ہی اُنکو یقیناً ع ۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی اُسپر نہین نفع اُسکو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہ محمول ہی مبالغہ اور تاکید پر ہیچ منع کرنے کے ایسے کلام سے کہ نہین درست اور اُسمین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع ہیچ عقبے کے نہین یا یون کہا جاوے کہ تقدیر کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہی اُسپر نہین نفع اُسکے لیے اُسمین مگر ان چیزون مین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکے مین پس موافق ہوگی یہ ساتھ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اُٹھ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ع ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کے اسلیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کے سبب ہی سختی دل کا اور بہت دور آدمیون کا اللہ سے سخت دل ہی نقل کی یہ ترمذی نے ف سبب ہی سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنے والا حق بات سنتا نہین اور خواہش رکھتا ہی مخالطت خلق کی اور کم رکھتا ہی خوف خدا وغیرہ اور بہت رکھتا ہی غفلت آخرت سے ع ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذُهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی جمے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفرون اُنکے مین پس کہا بعضے صحابہ اُنکے نے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ مقدمہ سونے اور چاندی کے یعنے اوپر پہنچانا ہمنے حکم اُنکا اور مذمت اُنکی کا اسکے جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی یعنے سوائے سونے اور چاندی کے تو ذخیرہ کرین ہم اُسکو فرمایا بہترین مال زبان ہی یاد کرنے والی اللہ کو اور دل شکر کرنے والا اور بیوی مسلمان کہ مدد کرے اُسکی اوپر ایمان اُسکے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ظاہر مین اگرچہ سوال تین مال سے تھا لیکن مراد اُنکی یہ تھی کہ ایسی چیز فرمائی کہ نفع دے وقت درپیش آنے حاجتون کے پس اسلیے حضرت نے وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین اور اوپر ایمان

اُسکے کے یعنے مدد گار رہے اُسکے دین کی کہ یاد دلاوے نماز روزہ اور اور عبادتین اور منع کرے اُسکو زنا اور تمام حرام چیزون سے ۱۲ منہ

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ اللّٰہُ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰھُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ اللّٰہُ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا نکلے معاویہؓ ایک حلقہ پر کہ تھا مسجد مین پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہی تمکو کہا اُنھون نے بیٹھے ہین ہم اللہ کی یاد کرنے کو کہا قسم ہی خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو مگر اسی نے کہا اُنھون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو سوائے اسکے نے کہا معاویہؓ نے خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تمپر لیکن قسم دی ہی تمکو جبرئیل نے جانکر قسم نہین دی ہی بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اُنھون نے بھی ایسا ہی کیا تھا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہی اور نہین تھا کوئی بیچ مرتبہ میرے کے بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجھسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تھا احتیاط کے لیے کہ مبادا کمی زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تھا اپنے ذہولنے پر کہ جو بتقدیر روایت کرتا ہی احتمال نسیان کا ہوتا ہی مین ایسا نہ تھا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کے یاد کرنے کو اور تعریف کرتے ہین ہم اُسکی اس چیز پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھی ساتھ اُسکے ہمپر فرمایا حضرت نے قسم ہی خدا کی نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا اُنھون نے قسم ہی خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تمپر لیکن جبرئیل آئے میرے پاس پھر خبر دی مجھکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہی ساتھ تمہارے فرشتون سے نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جان کر اور فخر کرتا ہی یعنے فرماتا ہی فرشتون کو کہ دیکھو میرے ان بندون کو کہ کس طرح مسلط کیا مین نے اُنپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف کیے جاوین زیادہ تم سے اسلیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہارے ایسی ہی جیسے اُنکو دم آتا ہی ۱۲ منہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوئے ہین مجھپر یعنے بہت ہین کہ عاجز ہون کبھی کرنے سے بسبب ضعف اپنے کے پس خبر دو مجھکو ساتھ ایسی چیزون کے کہ بھروسا کرون مین ساتھ اُسکے یعنے ایسا عمل فرمایئے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی زمان و مکان و حال پر نہو اُسکو ورد اپنا کرون بعد ادائے فرائض کے اور مستغنی ہون بسبب اُسکے سے نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنے جاری یاد خدا کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف زبان سے مراد یا تو یہی زبان بدن کی ہی یا دل کی ۱۲ منہ

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنِ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

قَالَ لَوْ ضُرِبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلَّهِ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہے یعنے بہت ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہے درجہ میں نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا یاد کرنے والے مدد اللہ کو بہت اور عورتین یاد کرنے والیان بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنے والے سے یہ افضل اور بلند تر درجے میں ہے فرمایا کہ اگر مارے تلوار اپنی کافرون اور مشرکون میں یہان تک کہ ٹوٹ جاوے یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوے خون سے یعنی وہ تلوار اسکی یہ کنایہ ہے شہید ہو جانے سے پس تحقیق یاد کرنے والا خدا کا بہتر ہے اس سے درجے میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اگرچہ جہاد اس حد کو پہونچے تو پھر بھی یاد کرنے والا اللہ ہی کا افضل ہے جو جاوے زخمی لڑائی میں ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَإِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کے پس جسوقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو یعنے دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جسوقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہے نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّينَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَغُصْنٍ أَخْضَرَ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ يُرِيهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ ضَبٍّ وَنَصْبٍ وَالْفَصِيحُ بَنُو آدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پہونچا مجھکو یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنے والا خدا کا غافلون میں مانند لڑنے والون کے پیچھے بھاگنے والون کے یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد انکے ایک شخص لڑتا رہا کافرون سے یہ بڑی فضیلت رکھتا ہے اور یاد کرنے والا خدا کا بیچ غافلون کے مانند سبز شاخ سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت میں مانند درخت سبز کے درختون کے درمیان میں اور ذکر کرنے والا اللہ کا غافلون میں مانند چراغ کے بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنے والا خدا کا غافلون میں دکھلاتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ ٹھکانا اسکا جنت میں حالت زندگی میں یعنی ساتھ مکاشفہ کے دکھلاتا ہے خواب میں یا یقین ایسا بخشتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اسکو اور یاد کرنے والا خدا کا غافلون میں بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مراد جانور نقل کی یہ رزین نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا نہیں عمل کیا بندہ نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اسکو عذاب خدا سے ذکر خدا کے سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ذکر کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہیں کروانے کا یعنی سب پر افضل ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ساتھ بندے اپنے کے ہون یعنی مدد کرتا ہون اور توفیق دیتا ہون اور رحمت و رعایت کرتا ہون جسوقت یاد کرتا ہے مجھکو اور ہلاتا ہے ساتھ ذکر میرے کے دونون ہونٹھ اپنے یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ۱۲

فی الدعوات الکبیر اور روایت ہو عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی ہم نے اسم اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا وہ نہیں ہے بندہ پر کسے صفائی ہو اور صفائی
دین کی یا دنیا کی اور نہیں کوئی چیز کہ بہت نجات دینے والا ہو اللہ سے [illegible] صحیح کہ صحابہ [illegible] اور نہیں ہے
ساتھ تلوار اپنی کے یہاں تک کہ ٹوٹ جاوے تلوار کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں اس سے معلوم ہوا اگر چہ [illegible]
کر فصل ہے **کتاب اسماء اللہ تعالیٰ** کتاب ہے بیان اسمون اللہ تعالیٰ کے اور باب ہے کہ نام اللہ تعالیٰ کا
یعنی توقیفی ہیں یا اجماع اور اذن شرع پر جو نام کہ شرع میں آیا ہے وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سے ارادہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے [illegible]
[illegible] ہیں اللہ تعالیٰ کو عالم کے رعاقل اور جواد کے رسخی اور شافی کے بلکہ چاہیے کہ صفات [illegible]
حال سے جتنے ہو سکے چنانچہ بیان کیا ہے شرح اسماء مبارک کے لفظ نصیب بندہ کر اور بعضے جاوے ساتھ اور عبارت کے کیا ہے [illegible]
کہ ہی کرے اسکے حاصل کرنے میں اللھم وفقنا واسہل لنا حصولہا اور منقول ہے کہ ایک رگ کے پاس جسکو کوئی بار ادہ بیت کے آنا تو اسکو حکم کرتے ہیں
یا جب وضو کر آتا تو اسکے آگے اسماء جناب باری تعالیٰ کے پکار کر ساتھ عظمت وجلال کے پڑھتے جس اسم مبارک کی تاثیر اسمیں دیکھتے وہی تعلیم کرتے
جانتے کہ اس سے کشود اسکو حاصل ہوگا سو یہی ہوتا ہے مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ وفی روایۃ ھو وتر
یحب الوتر متفق علیہ روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام سو
ایک کم سو جو شخص یاد کرے انکو داخل ہوگا بہشت میں یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے
رکھتا ہے طاق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث میں صرف ننانوے نام ہیں ہو نام اللہ تعالیٰ کے بہت ہیں چنانچہ [illegible]
مبارک کے کچھ انمیں سے مذکور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہ ہے کہ یہ نامیت جو مذکور ہوئی خصوص ساتھ ان نامون کے ہے
اور عالمون نے بیچ معنی احصاء کے اختلاف کیا ہے کہا بخاری وغیرہ نے اور صحیح یہی ہے کہ یعنے اسکے یاد کیے ہیں چنانچہ بعضے روایت میں لفظ
حفظہا کا آیا ہے اور بعضون نے کہا پڑھا انکو یا ایمان لایا یا معانی جانے انکے اور عمل معانی انکے پر کیا اور دوست رکھتا ہے طاق کو یعنی اعمال
واذکار طاق کو مراد یہ ہے کہ دوست رکھتا ہے انمیں سے انکو کہ ہوں اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے ۔ ع **فخر الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ تسعۃ وتسعین [illegible]
احصاھا دخل الجنۃ روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے [illegible]
جو کوئی انکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت میں ھو الذی لا الہ الا ھو یہ جملہ مستانفہ ہے یعنی علیحدہ ہے بیان ہے [illegible] کے
اس کلمے کے کئے مراتب ہیں ایک تو یہ کہ اسکو منافق کہتا ہو کہ خالی ہوتا ہے تصدیق سے پس یہ نفع دیتا ہے اسکو دنیا ہی میں کہ محفوظ رہتی ہے
جان اور مال اور اہل اسکے اور آخرت کے لیے کچھ مفید نہیں اور دوسرا یہ کہ ملا دے اسکے ساتھ عقید دل کے ساتھ [illegible] اسکی تحت میں
اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ یہ صحیح ہے اور تیسرا یہ کہ ساتھ اسکے اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نفائیون قدرت الٰہی سے اکثرون کے نزدیک یہ
معتبر ہے اور چوتھا یہ کہ اسکے ساتھ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کے اور یہ مقبول ہے اتفاقاً اور پانچوان یہ کہ ہو کہنے والا اس طرح پر کہ
دیکھے معنی اسکے دل کی آنکھون سے اور یہ رتبہ عالی ہے اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سے کہے تو اگر کچھ عذر رکھتا ہے گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا
دنیا اور آخرت میں اور اگر کچھ عذر نہیں تو آخرت میں کچھ مفید نہیں نقل کیا ہے نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہیں

مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہ نام سب ناموں مین بڑا ہے اور کہا گیا ہے کہ عوام کے لیے یہ ہے کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اسکو بطور خشیۃ وتعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنون مین اور جانین کہ اطلاق اسکا نہین لائق ہے مگر اوپر موجود جامع صفات الوہیۃ کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکھین دل اپنا ساتھ اللہ کے پس نہ التفات کرین طرف کسی کے سوا اسکے اور نہ امید رکھین اور نہ ڈرین مگر اسی سے اسلیے کہ وہی حق اور ثابت ہے اور سوائے اسکے باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سچا کلمہ شاعر کے کلام مین کہا لبید کا ہے الا کل شی ماخلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے سو بار پڑھے باطن اسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو یا کَرِیْمُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونون ناموں سے یہ ہے کہ متوجہ ہووے اسکی جناب پاک کی طرف اور توکل کرے اسپر اور مشغول رکھے باطن اپنا اسکے ذکر مین اور بے پروائی کرے غیر اسکے سے اور رحم کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے ساتھ نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجون مین بقدر وسعت وطاقت کے **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اسکے دل سے اٹھاوے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اسپر مہربان اور مشغول ہون بیچ اَلْمَلِكُ بادشاہ حقیقی کے ملک وجہان کا اسیکے قبضہ قدرت مین ہو اور وہ بے نیاز ہو سب سے اور سب اسکے محتاج پس جب بندے نے یہ جانا تو بندہ درگاہ اسکی کا اور گدا گلی اسکی کا ہووے اور طلب عزت کی آستان خدمت اسکی سے کرے اور واجب ہو کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر ہے احتیاج اپنی اسکے اور ڈر اور امید نہ رکھے اسکے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنے کا اور مسخر کرے انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اسکے ملک کو قائم ودائم رکھے والا نفس اسکا مطیع وفرمانبردار اسکا ہوگا اور اگر واسطے عزت وحرمت کے پڑھے مجرب ہو ح اور حضرت شاہ عبدالرحمن نے خاصیت اسکی یہ کہی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور تونگر ہووے اور بادشاہ معتبر اسکے مہون اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت وحرمت کے مجرب ہے اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہے تو لازم کرے اسکی کہ پاک کرے اسکو اللہ تعالی عیبون اور آفتون سے اور پاک کرے نجاست گناہون سے ہر حال مین والقدوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے پڑھے دل اسکا صاف ہووے اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کے روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھاوے فرشتہ صفت ہو اور واسطے پناہ حاصل ہونے کے دشمنون سے وقت بھاگنے کے جسقدر پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے کبھی نہ ماندہ اور عاجز نہووے اگر تین سو انیس بار تشریق پر پڑھکر دشمن کو دے مہربان ہو ح اَلسَّلَامُ سلامت وبے عیب اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ بے عیب ہووے بری اخلاق سے اور بری کامون سے اور کہا قشیری نے کہ نصیبہ اس سے یہ ہے کہ رجوع کرے اپنے مولی کی طرف ساتھ قلب سلیم کے اور بعضون نے کہا یہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اسکی سے اور ہاتھ اسکے سے بلکہ بہت شفقت کرے اوپر جب اپنی سے بڑی عمر والے کو دیکھے تو کہے یہ بہتر ہے مجھ سے اسلیے کہ نسبت میرے طاعت بہت کی ہے اور مجھے سبقت رکھتا ہے ایمان ومعرفت مین اور اگر چھوٹے کو دیکھے تو اسکو بھی کہے کہ یہ بہتر ہے مجھ سے اسلیے کہ یہ نسبت میرے گناہ کم کیے ہین اور اگر کچھ بھائی مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور۔ اَلسَّلَامُ جو کوئی اس اسم کو ایک سو گیارہ بار یا یہ پڑھے حق تعالی صحت وشفا دے اسکو اور اگر مداومت کرے اسپر خوف سے نڈر ہو ح اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا نصیبہ اسکا

اس سے یہ ہو کہ امن میں رکھے خلق کو اپنی برائی سے اور غیر کی برائی سے، المؤمن اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اس کو شیطان سے نڈر رکھے اور کوئی اسپر قدرت نپاوے اور ظاہر و باطن اسکو حق تعالیٰ کی امان میں ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے خلق مطیع اور منقاد اسکی ہو، ع المؤمن نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہ ہو کہ نگاہ رکھے دل اپنے کو بری عقیدوں سے اور بری خلقوں سے مانند حسد و کینہ وغیرہا کے اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ رکھے قوی اور اعضا کو مشغول ہونے سے اُن چیزوں میں کہ غافل کریں دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے المہیمن کوئی مثل اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے اوپر باطنوں اور غیبوں کے مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کرے تمام آفتوں سے پناہ پاوے ح اور جلد بشتیوں سے ہو، ع القہار غالب ہے بے مثل کہ کوئی اسپر غالب نہیں نصیب طالب کا یہ ہو کہ غالب ہووے نفس و ہوا اور شیطان پر اور بے مثل ہووے علم و عمل اور عرفان میں اور عزت دیوے اپنے نفس کو ساتھ ترک سوال کے مخلوق سے اور ذلیل نکرے اسکو ساتھ سوال کے انسے کہا ابو العباس مرسی نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھی میں نے عزت بکبیر بلند رکھنے مہتے کے مخلوق سے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اُسنے جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اُسکے کو اور جسنے سہل جانا اُسکے اوامر کو اُسنے بجائی عزت اُسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنفقین لا یعلمون، العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑھے دنیا اور عقبے میں کسی کا محتاج نہو اور بعد خواری کے عزیز ہو اور اس اسم میں خاصیتیں عجیب و غریب ہیں العبّاد درست کرنے والا کاموں بگڑے ہوؤں کا اور بعضوں نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں لانے والا بندوں کا اُس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہو نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ تفصا نوازش نفس اپنے کو ساتھ حاصل کرنے کمال و فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتھ لازم کرنے تقویٰ اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے، کہا قشیری نے کہ بعضی کتابوں میں آیا ہو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے بندے میرے ارادہ کرتا ہو تو اور ارادہ کرتا ہوں میں اور نہیں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہو میں پس اگر راضی ہو تو ساتھ اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کفایت کروں گا تجکو اس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہو تو اور اگر نہ راضی ہو تو ساتھ اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہوں میں نہ کفایت کروں گا تجکو اُس چیز میں کہ ارادہ کرتا ہو تو پھر نہیں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہوں میں انتہی الجبار جو کوئی بعد مسبعات عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالموں کے شر سے امن میں ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی سے نڈر اور امان میں ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے ہیبت و شوکت اسکی خلق کے دل میں قرار پکڑے ح المتکبّر نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب معلوم کی تو نے بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کر یعنے پرہیز کر میل کرنے سے طرف شہوات کے اور آرام پکڑنے سے طرف الفت کی چیزوں کی اسلیے کہ ان چیزوں کی طرف رغبت کرنا کام جانوروں کا ہی اگر رغبت کریگا شریک اُنکا ہوگا بلکہ تکبر کر ہر چیز سے کہ باز رکھے تیرے باطن کو حق سے اور حقیر جان ہر چیز کو سوائے پہونچنے کے طرف جناب پاک اُسکے کے اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنے سے تمام دعوی تکبر کے تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اُسمیں بیٹھے پس نہ باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتھ غیر اللہ کے قرار، الملک اگر اسکو ہمیشہ حلال اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو فرزند خلف اور پرہیز گار عطا فرماوے اور اگر ابتدا کرے کار میں بہت کے مراد کو پہونچے ح الخالق اندازہ کرنے والا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے + الخالق جو کوئی اس اسم پہ ملازمت کرے حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے تا اُسکے لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہ اُسکا روشن و نورانی کردے اور شاہ عبد الرحمن نے لکھا ہو کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات میں بہت پڑھے دل اور منہ اُسکا روشن ہو اور تمام کاموں میں قوی ہو العباد تعبید کرنے والا اور جو کوئی ہفتہ میں سو بار اسم البارئ پڑھے حق تعالیٰ اُسکو قبر میں نہ چھوڑے اور ریاض قدس کی طرف لیجاوے ح اور جو طبیب اسم البارئ پر مواظبت کرے جو علاج کہ کرے موافق پڑے المصوّر صورت بنانے والا نصیب عارف کا ان چیزوں نامو سے یہ ہو کہ نہ دیکھے کوئی چیز اور نہ تصور کرے

کی اور بگڑی کو بنانے والا ہے اور عجائب کاری گریوں کے کرنے والا ہے اور جو عبادت پانچ ہو سات روز روزہ رکھنا اور اس کے نزدیک کیسی بار للمصور کہ جیسے اور پانی پر دھکر کر جیسے حق تعالیٰ فرزند نیک اور سینہ عطا فرماوے اور جو کوئی بہت بیٹے کا بھوکا ہو اسیر ہو مرض میں مبتلا ہو قید خانہ والا بندہ ہو اس کے گناہوں کا اور ڈھانکنے والا عیبوں اس کے کا نصیب ہے یہ ہے پہچانے تو کہ میں سچ مچ کا ہوں کوئی مگر وہ اور ڈھونگ ہے تو جیسے لوگوں کے اور بخشے تصور انکے اور لازم کرے استغفار کو خصوصاً وقت سحر کے اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار کہے یا غفار غفرلی ذنبی حقتعالیٰ اسکو بخش دیگا گو وہ میں سے گردانتا ہو روح القہار غالب کہ سب اسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہیں نصیب سجدہ کا ہو کہ غالب ہووے بڑے دشمنوں پر کہ نفس اور شیطان ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حقتعالیٰ محبت دنیا کی اسکے دل سے اٹھا دیتا ہے اور خاتمہ اسکا بخیر ہوتا ہے اور حقتعالیٰ شوق و محبت اسکے دل میں پیدا کرتا ہے روح اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑھے مہم اسکی آسان ہووے اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اسکے دل سے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت فرض کے سو بار پڑھے بہ نیت مقہوری دشمن کے دشمن مقہور ہووے اللہ تعالیٰ بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندے کا یہ ہے کہ خرچ کرے جان و مال اپنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں بلا غرض و بلا عوض جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج میں ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالیٰ اسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ حیران رہجاتا ہے اور جو کوئی لکھ کر اسکو اپنے پاس رکھتا ہو ایسا ہی پاتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑھے اور سر سجدہ میں رکھے اور سات بار پڑھے خلقت سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو وضو کرکے درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اٹھا کر سو بار پڑھے حاجت اسکی روا ہوتی ہے واسطے وافی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑھے اور بعد از قراءت کے سجدہ میں جاوے اور سجدے میں ایک سو چار بار یا واب پڑھے اور اگر فرصت نہ ہو سکے سو بار پڑھے، مولانا عبدالعزیز رح الرزاق رزق پیدا کرنے والا اور پہنچانے والا رزق مخلوقات کو رزق اسکو کہتے ہیں کہ جس سے فائدہ اٹھایا جاوے پھر وہ دو قسم پر ہے ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کھانے پینے کے چیزوں کے اور اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہ ہے کہ یقین کرے اسکا کہ نہیں کوئی لائق رزق دینے کے سوا اللہ تعالیٰ کے پس نہ توقع رکھے اسکی مگر اللہ ہی سے پس سونپے امور اپنے طرف اسکے اور ہاتھ اور زبان سے رزق جسمانی اور روحانی لوگوں کو پہنچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعائے خیر کرے وغیرذالک کہا گیا بعضے عارفین سے کہ کہاں سے کھاتا ہے تو پس کہا جیسے کہ پہچانا میں نے خالق اپنے کو نہیں تنگ کیا میں نے اپنے رزق میں اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہے قوت پس کہا ذکر حق الذی لا یموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گھر کے ہر چار دروں کونوں میں دس دس بار پڑھے اس گھر میں رنج اور مفلسی نہ ووے لیکن داہنے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف سے پھیرے ہو الفتاح حکم کرنے والا اور بعضوں نے کہا کھولنے والا در دارزوں رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے میں درمیان لوگوں کے اور یہ کہ مدد کرے تو مظلوموں کی اور ارادہ کرے تو لوگوں کی حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت میں کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ کھولنے والا در دارزوں رزق و رحمت کا ہے اور میسر کرنے والا اسباب کا اور درست کرنے والا امور کا تو نہ لگاوے گا غیر اسکے میں دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونوں ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر بار اسکو پڑھے رنگ اسکے دل سے جاتا رہے اور صفائی اندر ہو یا علیم جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے حال میرا تو صبر کرے اسکی بلاؤں پر اور شکر کرے اسکی عطا پر اور بخشش چاہے اپنی خطاؤں سے اور بعضی کتابوں میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر نہیں جانتے تم کہ میں دیکھتا ہوں تمکو تو خلل ہے تمہارے ایمان میں اور اگر جانتے ہو تم کہ میں دیکھتا ہوں تمکو تو کیوں کیا تمنے محبوب حقیر تر دیکھنے والوں کا کہ دیکھتے ہیں تمکو بیٹھنے اور دن سے شرم کرتے ہیں تم کوئی

ہماری برائی پر مطلع نہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ شرم نہین کرتے عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو کوئی بعد از نماز کے سو بار کہے یا عالم الغیب حق تعالیٰ اسکو اہل کشف سے کرے ح اور اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا کے سو بار مسجد مین کہکر سووے ماہیت اس کار کی اسپر آشکار ہو ع اَلْقَارِیْ غَنِیٌّ تنگ کرنے والا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنے والا روح انکی کا جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار نوالون کے لکھ کر کھالیا کرے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن مین رہیگا ح اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا روزی کا یا دل بندون کا نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ نہ ناامید ہو اس سے بلا مین اور نہ امن مین ہو عطا پر اور جان تنگی کو عدل انکی طرف سے پھر صبر کر اور فراخی کو فضل انکا اور پھر شکر کر اور کہا قشیری نے کہ یہ دونون صفتین وارد ہوتی ہین عارفون کے دلون پر پس جب غالب ہوتا ہی خوف تنگ ہوتے ہین دل اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتے ہین منقول ہی حضرت جنید رح سے کہ کہا انھون نے خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دل کو اور حق جمع کرتا ہی محکو یعنی حق تعالیٰ کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی محکو یعنی انکی صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہی اور لائق ہی بندے کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی مین اور چھوڑے خوشی اور بیباکی کو وقت فراخی کے اور اس سے ڈرے ہین بڑے بڑے لوگ جو کوئی وقت سحر کے ہاتھ اٹھا کر اسکو دس بار پڑھے اور ہاتھ منہ پر پھیرے ہرگز اسکو حاجت اسکی نہووے کہ کسی سے کچھ چاہے ح اَلْخَافِضُ پست کرنے والا کافرون کا ساتھ خوار کرنے کے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑھے دشمن پر فتح پاوے اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا یعنی مومنون کو ساتھ مدد کرنے کے یا قریب کرنے کے اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسا کر کسی چیز پر علوم اعمال اپنے سے اور پست کر اس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے پست کرنے کا حکم کیا ہی مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اس چیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اللہ نے اسکے بلند کرنے کا مانند دل اور روح کے دیکھا گیا ایک شخص اڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اسکو کہ کیونکر ہوا تجکو اس مرتبہ کو کہا اسنے کہ گردانی مین نے ہوا یعنی خواہش اپنی پیچھے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا اسکو جو کوئی اس اسم کو آدھی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو خلائق مین سے برگزیدہ کرے اور تونگر و بے نیاز کر ح لِلْعِزِّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از نماز شام کے اکیسو چالیس بار پڑھے اسکے لیے خلق کی نظر مین ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوا حق تعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرے ح اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ عزیز رکھے انکو جنکو عزیز رکھا اللہ تعالیٰ نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے انکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا ہو چھتر بار اسکو پڑھے بعد اسکے سجدہ کرے اور کہے آہی فلانے ظالم کی شر سے امان دے حق تعالیٰ امان دیگا ح اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ سننے والا دیکھنے والا نصیب تیرا ان نامون سے یہ ہی کہ کہنے اور سننے اور دیکھنے خلاف شرع کی چیزون سے پرہیز کر اور اللہ تعالیٰ کو افعال و اقوال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی نے کہ جسنے چھپایا غیر اللہ سے اس چیز کو کہ نہین چھپاتا اسکو اللہ سے پس حقیر جانا اسنے اللہ کی نظر کو پس جسنے کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی اسکو کیا بڑی جرأت کی اسنے کیا بڑی جرأت کی اسنے اور جسنے گمان کیا کہ اللہ نہین دیکھتا اسکو کیا بڑا کفر کیا کیا بڑا کفر کیا اسنے اور اسلیے کہا گیا ہی کہ جب گناہ کرے تو نہ لے اپنے کا پس کر ایسی جگہ مین کہ نہ دیکھے وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہ کہ جہان اللہ نہ دیکھے حاصل یہ کہ نہ کر گناہ السمیع جو کوئی اسکو ہر روز پنجشنبہ کے بعد از نماز چاشت کے پانسو بار پڑھے اور ہر سو جب ایک حاجت کے ہر روز سو بار پڑھے وقت پڑھنے کے کلام نکرے اور بعد اسکے دعا کرے دعا اسکی قبول ہوگی ح اَلْبَصِیْرُ جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض نماز کے ساتھ اعتقاد درست کے ایک سو ایک بار پڑھے مخصوص ساتھ نظر عنایت حق کے ہوگا اَلْحَکَمُ حکم کرنے والا ایسا کہ کوئی اسکا حکم پھیر نہین سکتا اور

نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تو نے جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اُسکے حکم کو اور تابعدار ہو اُسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اُسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجہ پر بردستی اور اگر راضی ہو تو دل سے مہربانی کریگا تجہ پر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین محتاج ہوگا فریاد کرنے کا طرف غیر اُسکے کے جو کوئی اُسکو شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کے آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالی اُسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ۲ العدل الانصاف کرنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اُسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو اُسنے حکم فرمایا میرے حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتھ توکل اور اعتماد کے اُسپر اور جو کچھ کہ پہونچے تجکو اللہ تعالی کی طرف سے خرچ کر اُسکو اُس جگہ مین کہ لائق ہی خرچ کرنا اُسمین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اُسکے عدل سے اور امید رکھ اُسکے فضل کی اور پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط و تفریط سے اور لازم کر اوسط درجے کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیس لقمہ پر لکھکر کھاوے حق تعالی تمام خلق کو مسخر اُسکا کریگا ۲ اللطیف باریک بین کہ دور و نزدیک اُسکے نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنے والا بندون پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ غور کرے امور دین و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب عیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہی اور کوئی بیمارداری اُسکی نکرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخواست اُس سے نکاح کی نہین کرتا ہو مناسب ہی طرح کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھکر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑھے حق تعالی مہم اُسکی کفایت کرے ح واسطے نصیب کھلنے بیٹیون کے اور صحت امراض کے اور کفایت مہمات کے بعد از مبحثہ الوضو کے سو بار مداومت کرے اور عمل پیران خوانیہ رحکا یہ ہی کہ واسطے ہر مہم دینی و دنیوی کے خالی جگہ مین ساتھ شرائط دعا کے سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑھے مراد کو پہونچے ۲ الخبیر خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بھیدون پر مطلع ہو اور جانتا ہی میرے دل کی باتین تو تو بھی اُسی کو یاد رکھ اور بھول غیر اُسکے کو آگے یاد اُسکی کے اور ہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہون سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوے کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نکر اسمین اور امور دین و دنیا کے مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پاویگا ۲ الحلیم بردبار کہ نہین جلدی کرتا مشغولون کے عذاب دینے مین بلکہ ڈھیل دیتا ہی اُنکو تا کہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تحمل کر اے بدبختون پر اور تامل کر زیردستون کے عذاب دینے مین اور دور کر غصے کو اور کمال حلم کا یہ ہی کہ نیکی کر اُس سے کہ برائی کرے تجسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکھکر دھووے اور پانی اُسکا کھیتی یا درخت پر ڈالے آفتون سے امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اُسمین ہوگی ۲ العظیم بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سے نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ عظمت الٰہی کے آگے ملک کونین کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے سر نہ جھکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے اُسکو اللہ تعالی کی خوشی کے لیے ساتھ بجا لانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرنے کے اُن چیزون مین کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اُنکو جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ۲ الغفور بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات اور دن مین خصوصًا وقت سحر کے اور بخش اُسکو کہ ایذا دے تجکو جسکو کچھ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم واندوہ اُسپر غلبہ کرے اُسکا کاغذ پر لکھے اور روٹی پر اُسکے نقش کو جذب کرے اور کھاوے حق تعالی شفا اور خلاصی اُسکو بخشے اور اگر اُسکو بہت پڑھے سیاہی اُسکے دل سے جاتی رہے اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے مین یارب اغفرلی تین بار کہے حق تعالی گناہ اگلے پچھلے اُسکے بخشیگا جسکو درد سر یا کوئی بیماری اور یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفور کے لکھکر کھاوے شفا پاویگا ۲ الشکور قدردان اور دینیوالا ثواب بہت کا تھوڑے عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص دیکھا گیا خواب مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیا کیا اللہ تعالے نے ساتھ تیرے کہا حساب لیا

اللہ تعالی

اللہ تعالیٰ نے مجھے پس ہلکا ہوا اپنی نیکیون میری کا پس پڑی اُسمین ایک تیسلی بھر بھاری ہوگیا وہ پس کہا میں نے کیا ہی یہ کہا مٹھی مٹی کی کہ ڈالی تھی تو نے ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اسطرح کہ سب نعمتون کو اُسکی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جس واسطے پیدا کیا ہی اُسمین مصروف رکھے اور شکر ادا کرے لوگون کا اور احسان کرے اُنپر حدیث شریف مین آیا ہی لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگون کا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھ کی پیدا ہوا کتا لیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھے اور پیوے اور آنکھ پر ملے شفا پاوے اور تونگر ہو حرج العلی بلند مرتبہ نصیب ہو اس سے یہ ہو کہ ذلیل کرا پنے نفس کو اُسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کی مین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنے علم و عمل مین یہان تک کہ پہونچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکھتا ہی ادنی امور کو اور اسلیے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت ایمان سے ہی جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار و بیقدر ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہونچے حاکیگیں بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اُس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ یاد رکھے تو بڑائی اُسکی ہمیشہ یہان تک کہ بھول جاوے بڑائی غیر اُسکے کی اور کوشش کریگا کامل کرنے نفس اپنے کے ساتھ حاصل کرنے علم و عمل کے یہان تک کہ پہونچے کمال تیرا اور ون کو اور مبالغہ کر تواضع مین اور احتراز کریگا ادبی سے ساتھ لازم کرنے خدمت مولی کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے بزرگ و عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والی اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سرانجام پاوین یا حفیظ نگاہ رکھنے والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ نگاہ رکھ اعضا اپنے کو گناہون سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکثر کرا مور اپنے مین ساتھ تدبیر اُسکی کے اور راضی ہوا اُسکے قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکے محفوظ رکھے اللہ تعالے نے اعضا محفوظ رکھا دل اُسکا اور جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکھا بھید اُسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک دن ایک چیز ممنوع پر پس کہا الٰہی چاہتا تھا مین بینائی اپنی واسطے عبادت تیری کے پس جب ہوئی سبب مخالفت امر تیرے کی تو لے لے اسکو پس اندھے ہو گئے اور تھے وہ نماز پڑھتے رات کو پس محتاج ہوئے پانی کی طہارت کے لیے پانی نہ ہاتھ لگا پس کہا آہی کہا تھا مین نے واسطے تیرے کہ لے بینائی میری پس رات مین محتاج ہون مین اُسکا واسطے عبادت تیری کے پس پھیر سکی ہو گئے جو کوئی اسکو لکھ کر دائین بازو پر باندھے خوف غرق اور جلنے اور دیو و پری اور نظر بد کے سے نڈر ہو ع المقیت پیدا کرنے والا قوت بدنون اور ارواح کا اور دینے والا اُسکا اُنکو نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب جانا تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنے والا اور دینے والا اُسکا ہی تو بھولے تو ذکر قوت کا آگے ذکر اُسکے کے جیسکہ منقول ہی سہیل رح سے کہ وہ پوچھے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر ہے الذی لا یموت کا ہی اور نہ طلب کر قوت ذوقوت مگر مولی اپنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من شئی الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہمارے خزانے اُسکے ہین اور نہین اُتارتے ہم مگر ساتھ اندازہ مقرر کے اور دے تو ہر متعلق اپنے کو وہ قوت کہ مستحق ہی اُسکا پس ہووے طریقہ تیرا نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کھلانا بھوکے کا اور کہا مفسرین نے کہ مختلف ہوتی ہین قوت پس بعضے بندے ایسے ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالیٰ قوت نفس اُنکی کا توفیق عبادات کو اور قوت دل اُنکے کا ہونے سکاشفات کو اور قوت روح اُنکی کا مداومت مشاہدات کو اور جب مشغول کرتا ہی اللہ تعالیٰ بندے کو اپنی طاعت مین قائم کرتا ہی اُسکے لیے ایسے شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اُسکی کرتا ہی اور جب کہ رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کے سونپتا ہی طرف قوت اُسکی کے اور اُٹھا لیتا ہی اُس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اُسکو غریبی پیش آئے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رووے سات بار خالی کوزہ یعنے آبخورہ وغیرہ پر پڑھ کر دم کرے اور بعد اُسکے پانی اُس کوزہ مین ڈالے اور پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیوے اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا ہو پھول پر پڑھ کر سونگھے قوت پاویگا اور ہر روز روزہ رکھ سکیگا ہو الحسیب کفایت کرنے والا ہر حال مین یا حساب لینے والا بندون سے دن قیامت کے

نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ کفایت کرے حاجت محتاجون کو اور حساب کرنے والا ہووے نفس اپنے سے کہا قشیری نے کہ کفایت کرنا اللہ کا بندے کو
یہ ہو کہ کفایت کرتا ہو اسکو ہر حال اور ہر شغل اُسکے مین اور جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ کافی میرا ہی نہ پریشان دل ہووے خلق کے نہ متوجہ ہونے سے اُنکے
بسبب اعتماد کرنے کے ساتھ اُسکے کہ جو کچھ قسمت کا ہی ہر حال پہونچیگا اگرچہ بے توجہی کرین مجھسے لوگ اور جو کچھ کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچیگا اگرچہ
متوجہ ہون لوگ مجھپر اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتھ نیک سرانجامی اللہ تعالیٰ کے ہر حال مین پس راضی کریگا اُسکو مولے اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ
اختیار کریگا اُسکے لیے پس اختیار کریگا نہونے کو ہونے پر اور فقر کو غنی پر اور آرام پکڑیگا طرف نہونے اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولے کے جو کوئی
کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہے حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت
کرے اللہ تعالیٰ اُنکے شر سے نگاہ رکھے گا ح ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائے گی ح الجلیل بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہ ہو
کہ نفس اپنے کو آراستہ کرے ساتھ صفتون کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے یا لکھاوے تمام خلائق تعظیم و توقیر اُسکی
کرین ح الکریم بڑا سخی اور بہت دینے والا کہ نہین ہو چکتا دینا اُسکا اور نہین خالی ہوتے خزانے اُسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ دیوے
بغیر وعدے کے اور پرہیز کرے بُرے اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر مین یہ اسم بہت پڑھے یہان تک کہ سو جاوے فرشتے دعا کرین اُوپر اُسکے
اکریک اللہ اور مکرم اور معزز ہو اور کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے اُنکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
ح الرقیب نگہبانی کرنے والا ہر چیز کا اور بعضون نے کہا کہ جاننے والا احوال بندون کا اور افعال اُنکے کا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ نگاہ
رکھے تو اُسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اُسکے کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی اُنکی کہ کیا ہی نگہبان اُنکا حدیث شریف مین
آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے رعیت اپنی سے یعنے جسکی خبر گیری کرنے کو فرمایا ہی اُسکی خبر گیری کا حال
پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہ ہو کہ ہووے غالب بندے پر یاد رب کی ساتھ
دل کے اور جانے یہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہی میرے حال پر پس رجوع کرے اُسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اُسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا
چھوڑتا ہی باطن خلاف شرع از راہ حیا کے اللہ تعالے سے اور ہیبت اُسکی کے زیادہ اُس شخص سے کہ چھوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اُسکے
اور جو کوئی رعایت کرتا ہی اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اُسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ حساب لیگا
مجھسے ہر عمل کا خواہ تھوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے کہ اُنکو خواب مین کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تیرے
کہا کہ بخشا اللہ نے مجکو اور احسان کیا مجپر مگر یہ کہ حساب لیا مجھ سے یہان تک کہ مواخذہ کیا مجھسے اس عمل پر کہ ایک دن تھا مین روزے سے
پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مین نے ایک گھیون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مین نے اُسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ نہین ہی میری ملک پھینک ڈالا
مین نے اُسکو گھیون پر پس لے گئین میری نیکیون سے بمقدار بدلے توڑنے اُسکے کے اور جسکو معلوم ہوگی یہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیزون مین
عمر اپنی اور نہین کھونے کا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے
تم سے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑھے اور اُنکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے نڈر ہوگا
ح المجیب قبول کرنے والا دعا بیچارون کا اور جواب دینے والا پکارنے والون کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی کرے
اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھ کر اپنے پاس
رکھے حق کی امان مین رہیگا ح الواسع علم اُسکا فراخ ہو اور نعمت اُسکی سب کو پہونچے نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ سعی کرے فراخی علم اور

سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سبھون سے کشادہ پیشانی رہے اور نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالی اسکو قناعت و برکت دے ہم الکفیل استوار کار و دانا نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنے کے اور علاقہ پکڑنے کے ساتھ کتاب اللہ کے اور محکم کرے کام اپنے اور چاہیے کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بے باعثہ حقانی اور داعیہ ربانی کے نکرے تاتیج اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذوالنون مصری سے کہ کہا سنا مین نے زمین مغرب مین ایک شخص ساتھ علم و حکمت کے معروف مشہور ہے انکی زیارت کو گیا مین چالیس روز انکے دروازے پر پڑا رہا نماز کے وقت وہ مسجد مین آتے اور پریشان و حیران پھرتے اور میری طرف کچھ التفات نکرتے اس حال سے تنگ آیا مین کہا مین نے اے جوانمرد چالیس روز ہوئے ہین کہ یہان ٹھہرا ہون مین اور تم میری طرف کچھ التفات نہین کرتے اور کلام نہین کرتے مجکو کچھ نصیحت کرو اور کچھ حکمت سکھاؤ تا یاد کرون مین کہا اسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا مان کرونگا اگر خدا تعالی توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکھ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنے کو عطا جان اور ساتھ غیر حق کے اُنس مت پکڑ اور صحبت نرکھ اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکھ اور توکل کو اپنی معاش کر ؎ از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر ۔ الا کسی کہ دید ہد از وے نشان ترا جسکو کوئی کام پیش آوے کہ اُس سے سرانجام اُسکا نہو سکتا ہو اس اسم کو مداومت کرے ہم اُسکی سرانجام پاوے ہم الودود دوست رکھنے والا فرمانبردارون کا یا محبوب اولیا کے دلون مین نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہو اپنے لیے اور احسان کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمھارا یہان تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہو اپنے نفس کے لیے اور دوست رکھنا اللہ تعالی کا بندون کو یہ ہو کہ رحمت نازل کرتا ہو انپر اور تعریف کرتا ہو انکی اور بھلائی پہونچاتا ہو انکو اور دوست رکھنا بندون کا اللہ تعالی کو یہ ہو کہ تعظیم کرتے ہین اُسکی اور ہیبت رکھتے ہین اُسکی دلون مین اور آیا ہو حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ بڑا دوست دوستون مین طرف میرے وہ ہو کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خالص اُسی کی خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھ امید عطا کے اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار ایک بار طعام پر پڑھے اور جس جانب سے کہ ناموافقی ہو اُسکو دین تا کھاوے اُنکے درمیان مین اتفاق و الفت ہو جائیگی ہم المجید بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندے کا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو آبلہ پایا یا دزدگ یا جذام یا برص ہوا یام بیض مین روزے رکھے اور وقت افطار کے بہت پڑھے اور پانی پر دم کر کر پیوے شفا پاویگا اور جسکو اپنے مجنونون مین عزت و حرمت نہو صبح نماز کے بعد ۹۰ بار پڑھے اور اپنے پیچھے عزت و حرمت حاصل ہوگی ہم الباعث اُٹھانے والا اور زندہ کرنے والا مردون کا قبرون سے اور بیدار کرنے والا دل غافلون کا خواب غفلت سے نصیب بنیے کا اس سے یہ ہو کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتھ نصیحت کرنے اور تعلیم کرنے کے اور بے رغبت کرنے کے دنیا سے اور رغبت دلانے کے نعمتون آخرت کی مین پس ابتدا کرے ساتھ نفس اپنے کے پھر اورون کے جو کوئی چاہے کہ دل اُسکا زندہ ہو وقت سونے کے ہاتھ سینہ پر رکھے اور اس اسم کو اکیسو بار پڑھے حق تعالی دل مردہ اُسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ہم الشہید حاضر ہے مطلع ظاہر و باطن پر کہا قتیری نہ اہل معرفت نہین طلب کرتے ساتھ اللہ کے کوئی مونس سوائے اُسکے بلکہ راضی ہوتے نہین ساتھ کسی کے گو وہ دیکھتا ہو احوال ہمارا اور جانتا ہو امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالی نے اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا یہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ نگاہ رکھے تو اُسکو یہان تک کہ نہ دیکھے تجکو اُس جگہ کہ منع کیا ہے تجکو اُس سے اور نہ غائب دیکھے تجکو اُس جگہ سے کہ حکم کیا ہے تجکو اُسکا اور باز رہے تو بسبب علم اور دیکھنے اُسکے کے اس سے کہ پیش کرے تو حاجتین اپنی طرف غیر اُسکی کے اور باز رہے حیل کرنے

طرف غیر اُسکی کے اور خلق بگیرنا تیرا اس سے یہ ہو کہ ہووے تو گواہ سچ پر اور رعایت کرنے والا اس کی جسکا بیگانا فرمان ہو یا بیٹی غیر ضائع ہونے سے اور تحت ہاتھ اُسکی پیشانی پر رکھے اور منہ آسمان کی طرف کر کر اکسیر یا رکھے یا شدید حق تعالیٰ اُسکو صالح کرے حق الحق نابت ساتھ تشنہ ہی ہے اور الرزاق ساتھ خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب بچانا تو نے کہ وہ حق ہی ہووے تو اُسکے مقابلہ مین یا دخلق کی اور خلق بگیرنا تیرا ساتھ اُسکے یہ ہو کہ لازم کرے تو تو کو تمام اقوال و افعال و احوال اپنے مین جسکا اسباب کچھ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چاروں کونون پر یہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ مین نام اُس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کر کر شفیع لائے یا یاجاوے یا اُسمین سے کچھ یاوے اور اگر فیدی آدھی رات کو سنگا کر ایک سو آٹھ بار پڑھے خلاصی یاوے یہ الوکیل کارساز فرمایا اللہ تعالیٰ نے وکفی باللہ وکیلا یعنے کفایت کرنیوالا ہی اللہ تعالیٰ کارساز ہونے مین وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین یعنی اللہ ہی پہ کام سونپو اگر ہو تم مومن ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنے اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اُسکو وتوکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بھروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہیں مرتا تو توکل علی العزیز الرحیم یعنے اور بھروسا کر غالب مہربان پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور حاجت روائی انکی مین ایسی سعی کرے گویا وکیل انکا ہی اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہ مین ہو تو پڑھے تذکرہ ہو حق القوی المتین قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندے کا یہ ہو کہ خواہش نفسانی پر چلنا چھوڑ دیوے اور دین مین سخت و پختہ ہووے اور جاری کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اُسکی دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اُسکی انکھیا ایک سو گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اُٹھاوے اور کہے یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے منہ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اُسکے دشمن کو مقہور و مغلوب کرے ع اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑھے نسیان جاتا رہے ع اثمین جیسے بچہ کا دودھ چھٹایا ہوا اور وہ صبر نہین کر سکتا ہی یا دودھ پلانے والی کے دودھ مین نقصان ہو جاتا ہے تو اُس بچہ کو پلاوے اور دودھ والی کو بھی پلاوے تا صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی مین سے کچھ چاہے روز اتوار کے اول ساعت مین اُس نسبت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے وہ نصب پاوے ع الوفی اور مددگار اور دوست رکھنے والا مومنون کا نصیب بندے کا یہ ہو کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق کے مین اور کہا مشیخ نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالیٰ کے سے یہ ہی کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالیٰ بندے کو خیر کی یہان تک کہ اگر ارادہ کرے برائی کا بچاوے اُسکو اللہ تعالیٰ مرتکب ہونے اُسکے سے اور اگر ناگہان اُسمین پڑ ہی جاوے تو ساتھ توبہ اور انابت کے جلدی سے پھیر لاوے اور اُسمین حصہ ہے اذا رئی معنی ہین اُسکے اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو نہین ضرر کرتا اُسکو کوئی گناہ اور اگر میل کرے طرف قصور کرنے کے اطاعت اُسکی مین تو توفیق کرنے ہی کی دے اور یہ علامت سعادت کی ہی اور عکس اُسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی اُسکی سے یہی ہی کہ اُسکی محبت اپنے اولیا کے دلون مین ڈالتا ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلق کے دل کی باتون پر آگاہ ہو اور جسکی کوئی بی یا بیوی ہو کہ اُسکی سیرت سے خوش نہو جو وقت کہ اُسکے آگے جانا چاہے اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اُسکو صلاحیت پر لاوے ع المجید تعریف کرنے والا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندے کا یہ ہو کہ ہمیشہ تعریف کرنے والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتون کمال کے یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہو اور جسپر فخر اور بڑبانی غالب آوے اور اپنے تئین اُس سے نہین نگاہ رکھ سکتا ہی اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور بعضون نے کہا نوے بار پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اس پیالے پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا ع المحصی گھیرنے والا علم کا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک اُسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ نہو تجھے غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلے

کوئی بیمار ہو ... ہے کہ یا ہو حدیث شریف مین کہ نہین مصیبت کرین گے اہل جنت گرانی ... حت پر کلمہ ی ... کی بغیر یاد خدا کے
اور کوشش کرے اسمین کہ اعمال حوال ... اپنے پر اطلاع پاوے اور خلق کیطرف نہ ... ساتھ اسکے یہ ہو کہ تکلف کرے ... تمہارے نفع ... کہ ہمیشہ ... ہیں ... تعالی اپنے
تجلی ... تاکہ جانے تو عاجز ہو ... اپنا شکر ... کے ... اور گناہ اپنے ... کر ... کرا ... اور ان دونون کو کہ ذلال ... ظاہر ... اور یہ افسوس ... ہو کوئی شب
جمعہ کو اس اسم کے تین ... ایکبار ... پڑھے عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے ... ہو گا ... المبدئ المعید پیدا کرنے والا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنے والا ... ترتیب
اس سے یہ ہو کہ جمع کرے تو طرف اسکے ... چیزین اول بار اور دوبارہ اوسی کی پیدا کرنے نیکیون کے اور ارادہ کرے ... اور اگر اس عمل کو کہ اسمین کچھ رہ گیا ہو
یا قصور ہوا ہو المبدئ جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہے چاہیے کہ خاوند اسکا ... کے دست نوے بار اسکو پڑھے اور انگلی
شہادت کی گرد پیٹ کے پھیرے حمل ساقط نہو اور خلاص پاوے اور اسکو کچھ ضرر نہ ہونے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھ اسکی ... بان پر جاری ہو بصدق
و ثواب ہو ... المعید جسکا کوئی غائب ہو اور چاہے کہ وہ آجاوے یا اسکی خبر پاوے ... وقت کہ اسکے گھر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گھر کے چار دن
کونون مین ستر ستر بار پڑھے اور بعد اسکے کہے یا معید پھیر مجیر فلانے کو سات روز نگذرین گے کہ غائب آجاویگا یا اسکی خبر آویگی ... اور اگر کچھ جاتا رہے
اسی اسم کو بہت پڑھے یا جاوے ... المحیی الممیت زندہ کرنے والا اور مارنے والا یعنی زندہ کرتا ہی دلون کو ساتھ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہی حیات
جسم مین اور مارتا ہی بدنون کو اور دل کو ساتھ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندے کا اسنے یہ ہی کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ نفع پہونچانے کے علم
اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہو ... راضی
اسکی قضا و قدر کا اور کہتا رہے یہ دعا کہ آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللّٰھم احیینی ما کانت الحیوٰۃ خیرًا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرًا
لی واجعل الحیوٰۃ زیادۃً فی کل خیر واجعل الموت راحۃً من کل شر جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم المحیی کو
سات بار پڑھے حق تعالی اسکے ... کرے ... واسطے دفع درد ہفت اندام کے سات روز تک ہر روز پڑھ کر دم کرے اور ... سے
اسپر دل اسکا زندہ ہو اور اسکے بدن مین تقویت پیدا ہو ... المیت جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کرے وقت سونے کے ہاتھ سینے پر رکھے
اور اسم المیت کو پڑھے یہان تک کہ سووے حق تعالی اسکے نفس کو فرمانبردار کرے ... الحیّ زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد بھی نصیب بندے کا یہ ہی
کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالی کے اور خرچ کرے جان اپنی اسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص ہمیشہ اس اسم کو بہت پڑھے
صحت پاوے یا اور کوئی پڑھے بیمار پر تو بھی صحت پاوے ... اور اگر بیمار پر آنکھ ساتھ کر کر پڑھے صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑھے غم اسکی دور ہو
اور قوت روحانیہ اسمین زیادہ ہو ... القیوم قائم آپ بھی اور قائم رکھنے والا اور خبر گیری کرنے والا مخلوقات کا نصیب بندے کا اسنے یہ ہی کہ بے پروا ہو
ماسوائے اللہ سے اور کما قشیری نے کہ ... پہچانا کہ وہ قیوم ہی راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سے اور جیا ساتھ راحت تفویض کے ... سمجھ گا اور نہ
سمجھے گا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑھے وقت سحر کے دلون مین تصرف اسکا ظاہر ہو یعنے دوست رکھیں گے لوگ اسکو ... اور
اگر بہت پڑھے مہمات اسکے بسبب ... آویں گے ... الواجد غنی کہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین نصیب بندے کا یہ ہی کہ ... حاصل کرنے کمال ... کی
سعی کرے تا مستغنی ہو ساتھ فضل خدا کے ماسوائے اللہ سے جو کوئی کہ وقت کھانا کھانے کے ساتھ ہر نوالے کے اسکو پڑھے وہ کھانا ... پیٹ مین ... ہو
اور جو کوئی خلوت مین اسکو بہت پڑھے تو نگر ہو ... الماجد بزرگ نصیب بندے کا وہی ہو جو اوپر مذکور ہوا الواحد اکا احد یکا ذات و صفات مین
نصیب بندے کا یہ ہی کہ یکا ہووے بندگی مین جیسیکہ وہ یگانہ ہی خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھ ایسے فضائل کے کہ ... ویسے نہون
اگر کسی کا دل خلوت سے ہراسان ہو ... ایکبار اس اسم کو پڑھے خوف اسکے دل سے جاتا رہے اور ... حضرت حق کا ہو اگر طالب ... کی دیکھے اس اسم

کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے فرزند پیدا ہو یع الصمد بے پرواکہ نہ میں محتاج کسی کا اور سب اُسکے محتاج نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ ہر حاجت میں رجوع اُسکی طرف کرے اور بے فکر ہو اپنے رزق سے اور اسپر توکل کرے اور بچے دنیا کی حرام چیزوں سے اور بے رغبت ہو زینت کی چیزوں اُسکی سے اور نہ رغبت کرے اُسکے حلال میں اور بے پرواہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کے میں جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو سجدہ کرے اور ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑھے صادق الحال والقول ہو اور کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو اور اگر بہت پڑھے بھوکا نہ ہو اور اگر حالت دشمن میں کہے بے پرواہو ہ القادر المقدر قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا نصیب بندے کا یہ ہو کہ قادر ہووے اوپر بازر کھنے نفس کے خواہشوں اور لذتوں سے اگر وقت دھونے اعضاء وضو کے ہر عضو دھوتے میں اسم القادر پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہ ہو اور کوئی دشمن اُسپر فتح نہ پاوے اور اگر کچھ کام مشکل درپیش آوے تین بار پڑھے وہ کام درست پاوے ہ المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت ساتھ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اُٹھنے کے سونے سے اسم المقتدر کو بیس بار پڑھے تمام کام اُسکے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کریں ہ المقدم المؤخر آگے کرنے والا دوستوں کو ساتھ نزدیک کرنے کے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنے والا دشمنوں کا لطف اپنے سے نصیب بندے کا ان نامون پاک سے یہ ہو کہ نیکیوں کی طرف سبقت کر کر اپنے تئیں آگے کرے یعنی افضل ہو اور دوں سے اور آگے کرے اُنکو کہ قرب درگاہ عزت کے ہیں یعنی عزیز رکھے اُنکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردود ان درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور اپنے کا پس مقدم کرے اُس امر کو کہ بہت ضرور ہو پھر اُسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف و رجا کے المقدم جو کہ معرکہ جنگ میں اسکو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھ رنج اُسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑھے نفس طاعت الٰہی میں فرمانبردار ہو ہ المؤخر اگر سو بار پڑھے دل اُسکا ساتھ غیر حق کے آرام نہ پکڑے ہ اور جو کہ ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اُسکے باتمام پہونچیں اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اُسکا مطیع ہو یع الاول والآخر پہلے سب سے اور پیچھے سب سے نصیب بندے کا یہ ہو کہ جلدی کرے طاعتوں میں اور بجالانے اوامر میں اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے تاحیات بادی باوے الاول اگر کسی کے فرزند نہ ہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑھے مراد اُسکی بر آوے ہ جسکو آرزوے فرزند اور یا غنا کی یا اور کوئی حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھے تمام حاجتیں بر آویں یع الآخر جسکی عمر آخر کو پہونچے اور اعمال نیک نہ رکھتا ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالیٰ عاقبت اُسکی بخیر کرے ہ الظاہر الباطن آشکارا باعتبار ممنوعات کے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر کمال صفتوں اُسکی کے اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کُنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسکو پانسو بار پڑھے حق تعالیٰ آنکھیں اُسکی روشن کرے ج اور اگر خوف ہو اور مینھ وغیرہ کا ہو بہت پڑھے امان پاوے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے یع الباطن جو کوئی ہر روز تینتیس ۳۳ بار یا باطن کے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو ج اور اگر مداومت کرے اُسکی جو کوئی اسکو دیکھے دوست ہو یع الوالی کارساز و مالک نصیب بندے کا مثل نصیب الوکیل کے ہو جو کوئی چاہے کہ گھر اُسکا یا غیر اُسکے کا معمور و آباد ہو اور ہو اور مینھ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے ہ الوالی کو اور کوزۂ آبنا رسیدہ کے لکھے اور پانی اُس کوزہ میں ڈالے اور اُس کوزہ کو گھر کی دیواروں پر باہر درودیوار گھر کے سلامت ہیں اور بہ تبع کسی تسخیر کے پڑھے چاہیے کہ گیارہ بار پڑھے وہ شخص مطیع و منقاد اُسکا ہو ج جو کوئی چاہے کہ گھر اُسکا یا غیر اُسکے کا خراب ہو تین سو بار اسم الوالی پڑھے سلامت رہے ہ المتعالی بہت بلند نصیب بندے کا اس سے وہی ہے جو العلی میں کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشواری کہ ہو آسان ہو اور بعضوں نے کہا جو عورت کہ حالت حیض میں اس اسم کو بہت پڑھے اُسکی آفتوں سے خلاصی پاوے ہ البر نہایت احسان کرنے والا نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ نیکی کرے ماں باپ سے اور استاد سے اور بزرگوں سے اور قرابتیوں سے اور ارحقداروں سے جو کوئی آفتوں ہوا و غیرہ سے ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاویگا اور جسکے کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑھے اور اُس لڑکے کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرے وقت بلوغ تک

امن مین رہیگا اور بعضون نے کہا کہ اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو روز سات بار پڑھے دل اسکا اُس سے سرد ہو وہو التوّاب توبہ قبول کرنے والا اصل معنی توبہ کے ہین پھیرنا جب نسبت اُسکی بندہ کی طرف کرین تو پھیرنا گناہ سے مراد رکھتے ہین اور اگر پروردگار کی طرف نسبت کرین تو پھیرنا برحمت و توفیق ارادہ کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ میسر کرتا ہی اسباب توبہ کے اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اُسکی اور بیدار کرتا ہی خواب غفلت سے ساتھ تخویفات اور تحذیرات اور آگاہ کرنے کی آگے گناہون کے عذاب پر پس رجوع کرتا ہی بندہ ساتھ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کن تا شکم توبہ دہی نشکنم تا بندہ کو چاہیے کہ شیشہ امید دلہرہے اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہون سے پشیمان ہو اور گوش عبرت کے کھلے رکھے اور توبہ مین غیر نکرے اور امر عجلوا التوبۃ قبل الموت کی فرمانبرداری کرے حکایت ایک وزیر عیسی بن عیسی نام ساتھ ایک جماعت سوارون کے چلا جاتا تھا لوگ جلدی کرو توبہ مین پیشتر اسکے کہ موت آجائے ۱۲ منہ
بحسب عادت کے پوچھتے تھے کہ یہ کون ہی ایک بڑھیا راہ مین بیٹھی تھی اُسنے کہا چند آدمی کہتے ہین یہ کون ہی یہ ایک بندہ ہی چشم عنایت حق سے گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسی بن عیسی نے یہ سُنا اور اپنے مکان کو پھر کر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتھ دولت توبہ کے مشرف ہوا اور مکہ مبارک مین مجاور ہوا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو توبہ بخصوح کرامت فرماوے اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے سد کار اُسکے اصلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے ، ح نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ امید قوی رکھے قبول ہونے توبہ کی اور ناامید نہووے اُترنے رحمت اُسکی سے اور درگذر کرے تقصیروارون سے اور قبول کرے عذر عذر کرنے والون کا اگرچہ کئی بار ہووے ساتھ کرم والغام کے اُنپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد نماز چاشت کے کہے اللھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اُسکے بخشے جاوین اگرچہ جا ہنے کتب حدیث للمنتقم ۱۲ منہ بدلا لینیوالا کافرون اور سرکشون سے ساتھ عذاب کے نصیب بندے کا یہ ہی کہ بدلا طلب کرے دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن تر ہی دشمنون کا نفس امارہ ہی اور سزا اُسکی یہ ہی کہ جب کچھ گناہ کرے یا عبادت مین تقصیر کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہٗ نے کہا کہ میرے نفس نے تکاسل کیا ایک رات راتون مین سے پھر دروے کے پس سزا دی مین نے اُسکو کہ پانی نہ دیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکرے تین جمعون تک ملازمت اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدھی رات کو پڑھے وہ کام سرانجام پاوے آویج ، روایت غیر ابوہریرہ کے المنعم بھی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم مداومت کرے ہرگز محتاج کسی کا نہووے ، ح غفار الذنوب درگذر کرنے والا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندے کا اس سے وہی ہی جو الغفور مین کہا اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکھا ہی کہ الغفور محو کرنے والا سیئات کا اور درگذر کرنے والا معاصی سے قریب بمعنی غفور کے ہو لیکن اُسے ابلغ ہی اسلیے کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کے ہی پس غفار بمعنی ڈھانکنے والے کے اور غفور شعر بہ محو و معدوم کرنے کے ہی اور بندہ ہرچند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار کا امیدوار رہے پس دست ردکسی گنہگار کی پیشانی پر نرکھنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخش دے اُسکو بسبب اقامت حد شرع اور حکم دین کے رباعی ، ردکمن بیچارہ دانی کہ ازل ، نام او در نامۂ نیکان بود ، او رود بر جای نیکان وان گمان ، بر تو در روز خشر تاوان بود ، اور متخلق ہونا اس سے یہ ہی کہ تقصیرات لوگون کی اور گناہ اُسکے کہ اُسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا دخلہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوے جسکے گناہ بہت ہون اس اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالیٰ تمام گناہ اُسکے عفو فرماوے الٰہی تُو بہت مہربان نصیب بندے کا مثل الرحیم کے ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا ہمسایہ بُرا تھا جب وہ مرا تو اُس شخص نے اُسکی نماز نہ پڑھی پھر دیکھا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشدیا مجھے اور کہا مجھے کہ فلانے شخص سے یعنی نماز پڑھنے والے سے لو انتم تملکون خزائن رحمت ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق ، حاصل یہ کہ میرا رب بہت مہربان ہی اگر تمھارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے پھر مجھے ملعن کیا نماز پڑھنے پر الرود جو چاہے کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑادے اُسکو دس بار پڑھے

وہ ظاہر شفاعت اُس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کرے دل اُسکا مہربان ہو اور سب کو دوست رکھے اور سب لوگ اُسپر مہربان ہوں
ہر حاکم الملک مالک سارے جہان کا نصیب بندے کا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ ٹھہرا ایک دروازے پر یعنی اللہ کے دروازے پر آنا کھولے جاوین تیرے
بہت سے دروازے اور گردن جھکا ایک بادشاہ کے لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے تاکہ جھکین تیرے لیے بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نے وان علیٰ عند
خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تو نگر ہو اور حاجات و مہمات دارین کی مستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذوالجلال والاکرام کی ہے
ذوالجلال والاکرام صاحب بزرگی، بخشش کا اور جسنے کہ جلال خدا کا سچا تامل کرے اُسکی درگاہ مین اور جسنے اکرام اُسکا دیکھا شکر کرے اُسکا پس
خدمت کرے غیر اُسکی کی اور سوال نکرے غیر اُسکے سے نصیب بندے کا اس پر ہے کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور ساوک کرے بندگان خدا سے
المقسط عدل کرنے والا نصیب بندے کا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے شر شیطان سے اور وسوسہ اُسکے سے
محفوظ رہے اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہو۔ الجامع جمع کرنے والا لوگون کا قیامت کو نصیب بندے کا یہ ہے کہ جمع کرے
علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے سچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کے بیت در جمعیت کوش تا ہمہ ذات
شوی یہ تر سم کہ پراگندہ شوی بات شوی، جسکے اہل اور تعاریف اتباع متفرق ہوئے ہون وقت چاشت کے غسل کرے اور مُنہ آسمان کی
طرف کرے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوے پھر ہاتھ اپنے مُنہ پر پھیرے تھوڑے عرصہ مین سب جمع ہو جاوینگے۔ المغنی
بے پرواہ کرنے والا بے پرواہ کرے جو کوئی بلا سے طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑھے اور ہاتھ نیچے کو لاوے حق تعالی بلا اُسکی دفع کریگا
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اُسکے مال مین برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہوگا۔ المغنی بے پرواہ کرنے والا جسکو چاہے نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ
استغنا کرے ماسوائے اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پرواہ ہوگا۔ المانع نہ دینے والا
ہلاک و نقصان کا بندون سے دین و دنیا مین نصیب بندے کا یہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سے باز رکھے جب درمیان ہویٰ کے
خفگی اور نزاع واقع ہو وقت کہ کچھ دینے پر جاوے اسکو بیس بار پڑھے حق تعالی اُس غصہ کو دفع کرے۔ روح اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ مین پہلے
اسم المانع کے اسم المعطی بھی نقل کی ہے اور ترجمہ اور شرح دونون اسمون کی یون کی ہے کہ جسکو جو کچھ چاہے دے اور جسکو چاہے نہ دے۔ المانع لما اعطی
والمعطی لمانع اور بندے نے جب جانا کہ حق تعالی معطی اور مانع ہے اُسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اُسکے منع سے خائف اور تخلق یہ کہ صالحون
اور مستحقون کو دینے اور فاسقون اور ظالمون کو منع کرے یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت کے عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوے
اور ابو ہریرہؓ کی روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو بموجب اس روایت کے تفسیر کرتے ہین ساتھ رد و ہلاک کے یہ سب حضرت
شیخ نے لکھ کر پھر خاصیت معطی کی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یا معطی السائلین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہو انتہا۔ النافع
ضرر پہونچانے والا اور فائدہ پہونچانے والا جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ انمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سے ہے
پس جو کوئی تابعدار ہوا اُسکے حکم کا پس وہ جیا راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا ہلاکت مین آخرت مین فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ اَسْلَمَ لِقَضَائِیْ وَصَبَرَ
عَلٰی بَلَائِیْ وَشَکَرَ عَلٰی نَعْمَائِیْ کَانَ عِنْدِیْ صِدِّیْقًا وَمَنْ لَمْ یُسْلِمْ لِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ ✤ شرح اسماء حسنیٰ مین
حضرت شیخ نے بیچ شرح دونون اسمون النافع الضار کے یون لکھا ہے کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالی ہے اور پیدا کرنے والا درد اور
رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہے اور گمان نہ لیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہے اور زہر ہلاک کرنے والا بذات خود
اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہے اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہے یہ تمام اسباب عادی ہین باین معنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہے کہ اللہ سبحانہ

نے انکو اسباب کیا ہے اور بوساطت انکے پیدا کرتا ہے یعنی چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہے بغیر انکے بھی پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود انکے نکرے سیطرح تمام اجزاے عالم کو علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب سبکو قدرت کاملہ باری تعالیٰ کے ہین اور یہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کے مانند قلم کے ہے ہاتھ کاتب کے ہین اور بندہ کو چاہیے کہ ضرور لفظ تمام حق تعالیٰ سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قہرت اسکی کا جانے اور حکم اور قضا الٰہی کا تابع اور ہر اور تمام امور سپرد اسی کے کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو حکایت لائے ہین کہ موسیٰ علیہ السلام نے دانتون کے درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گھانس دانت پر رکھ تا آرام ہو موسیٰ علیہ السلام نے وہ گھانس دانتون پر رکھی آرام پا بعد ایک مدت کے پھر ایک دانت مین درد ہوا وہی گھانس دانت پر رکھی درد زیادہ ہوا کہا الٰہی یہ وہی گھانس ہے کہ تونے تعلیم فرمائی تھی مخاطب باعتاب ہوا کہ ہر دفعہ توجہ ہماری جناب مین کی تھی تونے شفا دی ہمنے اور اس مرتبہ توجہ گھانس کی طرف کی تو نے درد زیادہ کیا مین نے تا جانے تو کہ شفا دینے والے ہم ہین نہ گھانس اور تخلق یہ ہے کہ ساتھ امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچاوے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچاوے اور مدد کرے دوستان خدا کی الضا جسکو ایک حال اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو اس مقام مین ثابتی عطا فرماوے اور مرتبہ اہل قرب مین پہونچے ح النافع جو کوئی کشتی مین بیٹھے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور اگر ابتدا ہر ماہ کی بیس تاریخ سے شروع کیا ہو تو تمام ماہ حسب بخواہ اسکے ہوں ح النور روشن کرنے والا آسمان کا ساتھ ستارون کے اور روشن کرنے والا زمین کا ساتھ انبیا اور علما و غیرہم کے اور دل مومنون کا ساتھ نور معرفت و طاعت کے نصیب ہووے کا یہ ہے کہ روشن ہووے ساتھ نور ایمان و عرفان کے جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورہ نور اور ایکبار ایک بار اس اسم کو پڑھے اسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اسکا روشن ہو۔ الہادی راہ دکھلانے والا نصیب بندے کا یہ ہے کہ بندگان خدا تعالیٰ کو اسکی راہ بتاوے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ مین یون لکھی ہے کہ ہدایت راہ دکھانی اور منزل مقصود کو پہونچانا راہ نا تمام رہروون کا وہی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہے راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبیٰ کی چلتا ہے رہبر وہی ہے بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ۔ قافلہ ہاے شب روان پے نبرد بمنزلے ۔ اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کے لیے حصر نہین ہے الذی اعطیٰ کل شیٔ خلقہ ثم ہدی جیسا کہ لڑکے کو بجز پیدا ہونے کے پیٹ سے چھاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو بجز نکلنے کے انڈے سے دانہ چننے کی راہ بتائی اور شہد کی مکھی کو گھر بنانے کی راہ اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکھائی ہے اس طریق کے کہ موصل جناب فیضیاب اور رویت ذات پاک اسکے کی ہے اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نور دین توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کے ہین اور بہرہ مند ترین بندون کے متعلق ساتھ اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علما ہین کہ راہ دکھانے والے خلائق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصاً سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ۔ ذوالنون مصری قدس سرہ نے کہا کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمگین کو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالیٰ کی نعمتین غافلون کو یاد دلانی اور زبان توحید سے مسلمانون کو راہ حق دکھانی یعنے منھ انکے دلون کے دنیا سے طرف دین کے اور معاش سے معاد کی طرف لانے الہادی جو کوئی ہاتھ اٹھاوے اور منھ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑھے اور ہاتھ اور منھ اور آنکھون کے پھیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے ح الہادی یہ پیدا کرنے والا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے حکمت کی باتین اور جسنے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و افعال مین اور کھانے مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہ بھی

ہم نے اپنے راہ کی ہدایت کی ہے اسکی بھی راہ نمائی ۱۲

کہا ہو کہ جسنے مدت اپنی زندگی کی بدعت سے ابتدا ہو اللہ سے اور عادت سنتون کی اعمال اُسکے سے اور جو کوئی نہستا ہو بدعتی کو دیکھ کر نکال لیتا ہو اللہ تعالیٰ نور ایمان کا دل اُسکے سے البدیہ جسکو کوئی غم یا ہم پیش آوے ستر ہزار بار اور ایک آیت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑھے وہ مہم سر انجام پاوے اور اگر باوضو منہ قبلہ کی طرف کر کر اتنا پڑھے کہ سو جاوے جو کچھ چاہے خواب مین دیکھے انبا فی ہمیشہ رہنے والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑھے تمام عمل اُسکے قبول ہون اور کسی سے رنج اُسکو نہ پہونچے انورث باقی بعد فنا ہو موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندے کا یہ ہو کہ اُن اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سے ہین کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہا کی مراد وارث سے باقی بعد فنائے موجودات کے ہو کہ تمام املاک بعد فنائے مالکون کے رجوع اُسکی طرف کرینگے اور یہ بنظر ظاہر ہو والا وہ ہو مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک وملکوت اُسکے لیے ہو بے شریک کے اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا کرین لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کے گوش ہوش سے سنتے ہین بندے کو چاہیے کہ بیچ قسم مال و میراث کے نہ اور جانے کہ سب کچھ چھوڑ جاتا ہی مو تو اقبل ان تموتوا اشعار عارفون کا ہی مصرع دل بریں منزل فانی چہ نہی رخت بہ بندد او۔ تخلق یہ ہو کہ تحصیل علوم اور معارف مین کرے تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنے آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑھے کچھ رنج اُسکو نہ پہونچے اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے تمام کام اُسکے بن آوین ع الرشید رہنما عالم کا کہا بعضون نے کہ راہ دکھانا اللہ کا بندے اپنے کو یہ ہو کہ راہ دکھاوے نفس اُسکے کو طرف اطاعت اپنی کی اور قلب اُسکے کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اُسکی کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اُس شخص کی کہ راہ دکھاتا ہی اُسکو حق واسطے سنوارنے نفس اُسکے کے یہ ہو کہ الہام کرتا ہی اللہ توکل و تفویض تمام امور مین منقول ہو کہ بھوکا لگی ایک دن ابراہیم بن ادہم کو پس کم کیا ایک شخص کو ساتھ گرد کرنے ایک چیز کے کہ اُن پاس تھی کھانے کے لیے پس نکلا وہ ناگہان ایک شخص ملا کہ اُسکے ساتھ ایک خچر تھا کہ اُسپر جالیس خر ادینا رکھے پس پوچھا اُسنے اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہ میراث اُسکی ہی کہ اُسکے باپ کے مال مین سے پہونچی ہی اور مین غلام اُسکا ہون پھر لے آیا وہ شخص اُسکو ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہو اللہ کی خوشی کے لیے اور جو کچھ کہ ساتھ تیرے ہی بخشا مین نے تجکو پس چلا جا میرے پاس سے پس چنکلا وہ کہا ابراہیم نے اے رب میرے کلام کیا مین نے تجھ سے مقدمہ روٹی کے اور تو نے دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم تیرے حق کی اگر ہوا تو مجھے بھوک سے نہین مانگنے کا مین تجھسے کچھ چوکی تدبیر اپنے کام کی بجانے اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونے کے ہزار بار پڑھے جو کچھ کہ صواب ہو اُسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے اسکی مہمات اُسکی بے سعی اُسکی کے سر انجام پاوین ع الصبر دسپر دبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگارون کے اور نصیب بندے کا اس سے ظاہر ہی صبر بغربت مین شکیبائی کرنی صبور وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگارون کے شتابی نکرے اور بیچ عقوبت اُنکی کے جلدی نکرے ع صبور نزدیک بمعنی حلیم کے ہی اور فرق یہ ہی کہ صبور شعر ہو اسپر کہ اگر جواب صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضون نے کہا کہ صبور بمعنی صبر دینے والے کی ہی بندون کو مصیبت مین اور بلا مین اور صبر دینے والا اوپر تحمل بار امانت کے اور صبر دینے والا اوپر مخالفت ہوا اور شہوت کے اور صبر دینے والا اوپر مشقت کے ساتھ ادائے عبادت کے وہی سبحانہ تعالیٰ ہی اور بندے کو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤن اور رنجون کے صبر اُسی سے چاہے اور نافرمانی سے دور رہے اور تخلق یہ کہ کسی کام مین سُستی اور شتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالیٰ سے ع حسبنا اللہ ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ایک شیخ نے مشائخ مین سے کہا کہ جام صبر پی اگر یارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا مذلت یا مصیبت پیش آوے تینتیس بار اسکو پڑھے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدھی رات یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنون کے اور رضائے سلطان کے بعد غضب کے اور قبولیت دلون کے خاصیت تمام رکھتا ہی ع وہو ہذا التوحید ذکاہ التوحید ذکاہ فی الدعوات

الکبیر وقال الترمذی ھذا حدیث غریب نقل کی ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور
کہتا ہوں میں یعنی ملا علی قاری کہتے ہیں کہ کتاب اللہ میں اور حدیث رسول اللہ میں سوائے ان اسماء کے اور اسماء بھی پائے ہیں ہم نے کتاب اللہ میں
یہ ہیں الرب الاکرم الاعلی حافظ الخلائق اساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفارق القدیر القرب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط
الملک المولی النصیر الحکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنب قابل التوب
الفعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف میں یہ آئے ہیں الحنان المنان المغیث اور سوائے انکے اور کتابوں میں تورات وغیرہ سے
اور بھی نقل کیے ہیں للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنیٰ کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کے سے وعن بریدۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللھم انی اسئلک بانک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد
الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب
رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے بریدہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھ سے یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ ہیں کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنایا گیا اور نہیں اسکا ہمسر کوئی پس فرمایا
حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے دیتا ہے اور جبوقت کہ دعا کی جاتی ہے
ساتھ اسکے قبول کرتا ہے یعنے اکثر مقبول ہوتی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف ظاہر یہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الٰہی میں پوشیدہ ہے مثل لیلۃ القدر کے
لیکن جمہور علما کہتے ہیں کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہے لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بشرط اسکے کہ اللہ کہے تو اور نہ ہو
تیرے دل میں سوائے اسکے کچھ تاثیر تبھی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال سبت وارد ہوئے ہیں چنانچہ کچھ باب کے اخیر میں تم کو ہوں گے اور
علمانے فرق سوال اور دعا میں یہ نقل کیا ہے کہ سوال کے معنی ہیں طلب کرنا جیسے کہ کہیں اللھم اعطنی اور اعطاء دینا اسکا اور دعا کے معنی ہیں پکارنا جیسے کہ
کہیں یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اسکا جیسے کہ فرماوے لبیک عبدی یعنی ہاں بندے میرے ہے فخر ج وعن انس قال کنت جالسا
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ورجل یصلی فقال اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع
السموات والارض ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اسئلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا اللہ باسمہ
الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجہ کلہم
اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اور ایک شخص پڑھتا تھا نماز پس کہا اسنے یا الٰہی مانگتا ہوں میں
تجھ سے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہی سب تعریف نہیں کوئی معبود مگر تو مہربان ہبت دینے والا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اے صاحب
بزرگی اور بخشش کے اے زندہ اے خبر گیری کرنے والے سوال کرتا ہوں میں تجھ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگے اللہ سے ساتھ نام
اسکے کے کہ بڑا ہے ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھ اسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھ اسکے دیوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ نے وعن اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الایتین
والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم رواہ الترمذی
وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے اسماء بیٹے یزید کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم ہے
ان دو آیتوں کے ہے اور معبود تمہارا معبود ایک ہے نہیں کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور ہے ابتدا سورۂ آل عمران کے اللہ نہیں کوئی

معبود مگر وہ زندہ ہمیشہ خبر گیری کرنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّہٗ وَھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنے حضرت یونس کی جبوقت کہ دعا مانگی اپنے رب سے اس حالت مین کہ تھے پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین تھا ظالمون سے نہین دعا مانگتا ساتھ اسکے کوئی شخص مسلمان ہیچ کسی چیز یعنے حاجت کے مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے فی مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہ ہے کہ اللہ تعالے نے بھیجا انکو طرف رہنے والون شہر نینوی کے پس بلایا انکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ تعالی نے کہ انکو آگاہ کردے کہ عذاب تمیر آویگا بعد تین دن کے وہ یہ بات کہکر نکل کھڑے رہے انمین سے پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہان تک کہ ٹھہرا اُنکے شہر پر اور نکلا انمین سے ایک دھوان پس جب یقین کیا اُنھون نے کہ قریب ہے اُترنا عذاب کا نکلے ساتھ بی بیون اور اولاد اور جانورون اپنے کے طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیون اور جانورون کے بچون کو ماؤن سے اور بلند کی آواز ساتھ زاری اور رونے کے اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہون سے اور کہا یا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ پس دفع کیا اللہ تعالے نے اُنسے عذاب پھر قریب اُنکے شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کرین حال اُنکا پس دیکھا دور سے کہ شہر اُنکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور لوگ اُسکے زندہ ہین پس حیا کی اُنھون نے اور کہا کہ مین نے کہا تھا اُنکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کے اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور جانا کہ عذاب اُترا تھا اُنپر پھر دفع ہوگیا پس یہان تک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اُسمین پس جب بیٹھے ٹھہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اُسکے جاری کرنے مین نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحون نے کہ یہان کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا اُنھون نے درمیان کشتی والون کے پس نکلا قرعہ یونس کے نام پر کہا اُنھون نے کہ مین ہون غلام بھاگا ہوا پھر ڈال دیا اپنے کو دریا مین پس نگل گئی مچھلی اللہ کے حکم سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالی نے یہ کہ محفوظ رکھے اُنکو پس ٹھہرے اُسکے پیٹ مین اور سیر کروائی اُنکو دریائے نیل اور دریای فارس کی اور دجلے کی پھر کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنے مین ظالمون مین سے ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجکو نکلنے کا پس قبول کیا اللہ تعالی نے دعا اُنکی اور حکم کیا مچھلی کو اُنکے ڈالنے کا طرف زمین فضیہ کے کہ وہ ایک شہر ہی شام کے شہرون مین سے ہے ۲ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَاِذَا رَجُلٌ یَقْرَأُ یَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَقُوْلُ ھٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِیْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسٰی اَلْاَشْعَرِیُّ یَقْرَأُ وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِہٖ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰی یَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَئَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَاُخْبِرَنَّہٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْکَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرَتْہُ یَقُوْلُ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِلٰی اَنْتَ الْیَوْمَ اِلَّا اَخْبَرْتَنِیْ بِصَدِیْقِیْ بِصَدِیْقِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ رَزِیْنٌ روایت ہے بریدہ سے کہ داخل ہوا مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین وقت عشاء کے پس ناگہان ایک شخص پڑھتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریا کرنے والا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر دکھانے اور سنانے کے لیے فرمایا حضرت نے بلکہ مسلمان رجوع کرنے والا یعنی غفلت سے طرف ذکر کے کہا بریدہؓ نے اور ابوموسیٰ اشعری پڑھتے تھے قرآن اور بلند کرتے تھے آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک شخص

پڑھتا تھا وہ ابوموسیٰ ہی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قرأۃ اُنکی کا پھر بیٹھے ابوموسیٰ یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹھے بالبعد نماز کے دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہون تیرے حق مین کہ تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوائے تیرے ایک ہی بے نیاز نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہو واسطے اُسکے ہمسر کوئی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالیٰ سے ساتھ نام اُسکے کے ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتھ اُسکے دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتھ اُسکے قبول کرتا ہی کہا بریدہؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ خبر پہونچاؤن مین ابوموسیٰ کو ساتھ اُس چیز کے کہ سُنی مین نے آپ سے فرمایا کہ ہان پھر خبر دی مین نے اُنکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابوموسیٰ نے مجکو کہ تو آج کے دن سے میرا بھائی ہی سچا بیان کی تو نے مجھسے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ زین نے **ف** بیچ بیان اسم اعظم کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین بعضون نے کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نے لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمۂ توحید کو اور بعضون نے اللہ الذی لا الٰہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اُنھون نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم پس دکھایا اُنکو خواب مین کہ اسم اعظم لا الٰہ الا اللہ ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنیٰ مین اور بعضون نے کہا کہ اللہم ہی بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جس کسی نے کہا اللہم دعا کی خدا سے ساتھ تمام نامون اُسکے کے اور مانند اُسکے حسن بصری سے بھی منقول ہی اور بعضون نے کہا الم ہی اور بعضون نے کہا کہ جو اسم اسماء الٰہی سے یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اُسکے بطریق حضور و استغراق کے اسیطرح کہ اُسکے باطن مین اُس حالت مین سوائے اُسکے کچھ نہووے وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتھ اُسکے قبول ہوتی ہی یہ قول حضرت امام جعفر صادقؒ کا ہی ابوسلیمان دارانی نے کہا کہ پوچھا مین نے بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دل کو سچا پاتا ہی تو کہا مین نے ہان کہا جسوقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف حق کے اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کر یہی اسم اعظم ہی اور ابوالربیع سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہا کہ لکھ اطع اللہ لطیعک یعنی فرمانبرداری کر اللہ کی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہ کہ اطاعت کر تی اللہ کی اسم اعظم ہی کہ اس سے مہربان ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عارف سے مانند کہنے کے ہی کہ اللہ تعالیٰ سے یعنے جیسے اللہ تعالیٰ کن کے کہنے مین جو چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہی ویسی ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے برآتا ہی جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنے اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اِلٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَالِکَ یَا سَلَامُ یَا حَیُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعَ یَا کَرِیْمُ یَا مُغْنِیُ یَا مُعْطِیُ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیُ یَا مُسْتَطِیْلُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔ فخر

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّہْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

باب ہی بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّہِنَّ بَدَاْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین کلام آدمی کے چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا ہی تجکو ساتھ کسی کے اُنمین سے شروع کرے تو **ف** یعنے بعد اللہ تعالیٰ کے کلام کے بندون کے کلامون مین سے چار کلمے افضل ہین

یہ اسلیے کہا کہ چوتھا کلمہ قرآن مین نہین آیا اور جو چیز قرآن مین نہین وہ افضل نہین ہوسکتی یہ اس چیز پر کہ قرآن مین ہو تو ایک حیثیت مین آیا بھی ہو افضل الکلام بعد القرآن وہی من القرآن اور احتمال ہو کہ شامل ہو کلام اللہ کو بھی یعنے اللہ تعالی کے کلامون مین سے بھی یہ کلمے افضل ہین اسلیے کہ تین تو قرآن مین بعینہ موجود ہین اور چوتھا قرآن مین یعنی اس آیت مین وکبرہ تکبیرا اور یہ کلمے افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہی کسی حال مین یا وقت مین مشغول ہونا ساتھ اسکے افضل ہی تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسی کے انمین سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کچھ اسکو ضرر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب مذکور سے پڑھنا غریمت یعنی اولی ہی بالترتیب رخصت یعنی جائز ہی ع ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا مین اسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب ہی طرف میرے اس چیز سے کہ نکلا ہی اسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کیے جاتے ہین گناہ اسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے یعنے بہت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ برابر ہی سو بار تفریق پر یا اکٹھی اول روز مین پڑھے یا آخر روز مین مگر اولی اکٹھا پڑھنا ہی اول روز مین ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا وقت صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اس چیز سے کہ لاویگا یہ مگر وہ کہ کہا اسنے مانند اسکے کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنے کہا مانند اس چیز کے کہ کہا اسنے وہ افضل لاویگا اس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہی بلکہ جسنے کہا مانند اس چیز کے کہ اسنے کہا لاویگا مانند اس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اس چیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اس چیز کے کہ اسنے کہا پس وہ برابر اسکے لاویگا اور جسنے کہا زیادہ اس چیز سے کہ کہا اسنے لاویگا وہ افضل اس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہی ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہین ہلکے زبان پر بھاری ترازو مین یعنی ثواب انکا بھاری ہوگا میزان اعمال مین پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہ ہین پاک ہی اللہ اور موصوف ہی ساتھ حمد اپنی کے پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِہٖ فِیْ جَمِیْعِ الرِّوَایَاتِ عَنْ مُّوْسَی الْجُھَنِیِّ اَوْ یُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ الْبَرْقَانِیُّ رَوَاہُ شُعْبَۃُ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ وَیَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُّوْسَی

فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلْفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمھارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا اُنسے ایک پوچھنے والے نے اُنکے بیٹھنیوں میں سے کہ کسطرح حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی اُسکے لیے ہزار نیکیاں یعنی اس حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا دور کیے جاوینگے اُس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہ مسلم نے اور کتاب مسلم میں یعنی صحیح مسلم میں تمام روایتوں میں موسیٰ جہنی سے لفظ اویحط کا ہی کہا ابوبکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابوعوانہ نے اور یحیٰی بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے پس اُنھوں نے یعنے شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی میں ہی یعنی جمع بین الصحیحین میں ف اویحط کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا گناہ جھڑتے ہیں اور ویحط کے معنی یہ ہیں کہ نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں اور گناہ بھی جھڑتے ہیں اور مؤید ہیں اسکی روایتیں ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی اُنمیں بھی ویحط وارد ہے پس ظاہر ان روایتوں میں منافات معلوم ہوتی ہے تطبیق انمیں یوں دیجاوے کہ کبھی آتی ہے او بمعنی آو کے پس نہیں منافات ہر دو نوں روایتوں میں اور معنی یوں ہونگے کہ جسنے پڑھی یہ تسبیح لکھی جاتی ہیں ہزار نیکیاں اگر نہوں اُسکے ذمے گناہ یا جھڑتے ہیں اُس سے ہزار گناہ اگر نہوں گناہ اُسکے ذمہ ۱۲ منہ

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہے فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہ مسلم نے ف چن لیا یعنے ذکر ہیں سے فرشتوں کے لیے اور حکم کیا اُنکو ہمیشہ پڑھنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور مختصر ہے چاروں کلموں کا یعنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اسلیے کہ تسبیح میں نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہیں اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنے بہت بڑا ۱۲ منہ

وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جویریہ سے کہ بیوی حضرتؐ کی تھیں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اُنکے پاس سے وقت صبح کے اُسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھیں ہوئی تھیں اپنے مصلے میں پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھی ہوئی تھیں اُسی جگہ فرمایا ہمیشہ رہے تو اُس حالت پر کہ جدا ہوا میں تجھسے اُس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول ہو کہا ہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے میں نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہیں کہ اگر تو بے جاوے ساتھ اُس چیز کے کہ کہی تو نے ابتدا اس دن سے تو البتہ غالب آوے اُنپر یعنے اذکار پر یعنے ثواب اُنکا زیادہ ہو ثواب اُنکے سے وہ چار کلمے یہ ہیں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اُسکی بقدر گنتی مخلوقات اُسکی کے اور موافق مرضی ذات اُسکی کے اور موافق بوجھ عرش اسکے کے اور موافق مقدار کلموں اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اُسکے کے یا اسماء یا صفات یا اوامر اسکے کے اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اُنکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑھے اگرچہ کم ہوں افضل ہیں اُن تسبیحات سے کہ جو ایسے نہوں اگرچہ بہت ہوں اور اسی قیاس پر قراۃ قرآن کی ساتھ تدبر اور تفکر حضور کے اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہے

بہت قرآت سے کہ خالی ہوان چیزون سے کوہ سے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی جو کہے دن مین سو بار ہوگا اُسکے لیے ثواب برابر آزاد کرنے دس بردون کے اور لکھی جاتی ہین اُسکے لیے سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اُس سے سو برائیان اور ہوتی ہی اُسکے لیے پناہ شیطان سے اُس دن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنے دن قیامت کے عمل بہتر اُس چیز سے کہ لایا اُسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اُس سے ف ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑھے صبح تک اسیطرح پناہ مین رہے پس احتمال ہی کہ ہو یہ اختصار راوی سے یا حضرتؐ ہی نے بیان کیا ہو اسلیے کہ ظاہر ہی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ ثواب سو کا ہی اور جسقدر زیادہ پڑھیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہ سو خواہ اکٹھے پڑھے یا متفرق یہی ثواب پاویگا لیکن افضل یہ ہی کہ اکٹھے پڑھے اور اوّل روز مین پڑھے تاکہ تمام دن پناہ مین رہے شیطان سے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا اَدْنٰى اَحَدِكُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِیْ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ لَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس شروع کیا لوگون نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے آدمیون نرمی کرو اپنی جانون پر یعنے اتنی چلا کر تکبیر کہو تحقیق تم نہین پکارتے یعنے ساتھ تکبیر کے یعنی نہین یاد کرتے بہرے کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور وہ ساتھ تمہارے ہی یعنے مطلع ہی تمہارے حال پر جہان کہین کہ ہو تم برابر ہی کہ پکار کر یا چپکے اور وہ کہ پکارتے ہو اُسکو بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہارے کے گردن سواری اُسکی سے کہا ابو موسیٰ نے اور مین تھا پیچھے حضرتؐ کے یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تھا مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ اپنے دل مین پس فرمایا حضرتؐ نے اے عبد اللہ بن قیس کہ نام ہی ابو موسیٰ اشعری کا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو اوپر ایک گنج کے گنجون بہشت کے سے یہ کہا مین نے مقرر خبردار کیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے وہ گنج ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند جگہ پڑھتے ہوئے جو تکبیر کے سنت ہی پکار کر کہتے تھے یا مراد اس سے تکبیر اور بآواز بلند کے ہی یعنی کہ اللہ پکار کر کرتے تھے اور اخیر حدیث مین لا حول کو گنج اسلیے کہا کہ اسکے پڑھنے والے کو بہت ثواب ملتا ہی مانند گنج دنیا کے بلکہ دنیا کے گنج کی کچھ بھی حقیقت نہین اُسکے آگے اور مشائخ رحم نے لکھا ہی کہ کوئی ذکر مدد کرنے والا عمل اس سے زیادہ نہین اور معنے اس کلمے کے یہ ہین کہ نہین پھیرنا گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے ع ع ج ۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہی اُسکے لیے درخت کھجور کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے ف خاص کیا گیا درخت کھجور کا واسطے کثرت منفعت اُسکی کے اور اچھے ہونے پھل اُسکی کے ع + وَعَنْ

الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صباح یصبح العباد فیہ الا منادیان ینادی سبحوا الملک القدوس
رواہ الترمذی اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی صبح کہ صبح کریں بندے اسمیں مگر کہ ایک فرشتہ
پکارنے والا پکارتا ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس
رب الملائکۃ والروح یا معنی یہ ہیں کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبوں سے ۱۲ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے
جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعاؤں کا الحمد للہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف لا الہ الا اللہ افضل اسلیے ہے کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہیں اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ کلمہ افضل سب ذکروں میں اسلیے ہے کہ اسکو تانیث عجیب ہے
پاک کرنے باطن کے اوصاف بروں سے کہ وہ معبود ہیں پس باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالے نے افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ پس جب لا الٰہ
الا اللہ کہتا ہے تو نفی ہوتی ہے سب معبودوں کی اور الا اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہے ایک معبود یعنے اللہ اور رجوع کرتا ہے ذکر ظاہر زبان سے
طرف تہ دل کے پھر قرار پکڑتا ہے اسمیں اور غالب ہوتا ہے اسمیں اور غالب ہوتا ہے اعضا اسکے پر بائی حلاوت اسکی اسنے کہ چکھا مزا اسکا اور
الحمد للہ کو دعا اسلیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے ہے اور افضل اسلیے کہا کہ نعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کے ہے اور شکر موجب
زیادتی نعمت کا ہے فرمایا اللہ تعالی نے ولئن شکرتم لازیدنکم ۱۲ وعن عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الحمد راس الشکر ما شکر اللہ عبد لا یحمدہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تعریف کرنی سر ہے شکر کا نہیں شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اس بندے نے کہ نہ تعریف کی اسکی ف حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان اور دل
اور اعضا سے ہوتا ہے پس حمد ایک شاخ شکر کی ہے اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہے اور زبان سے بیان نعمت و تعریف الٰہی کا خوب ہوتا ہے
اور زبان نائب تمام اعضا کی ہے پس گویا حمد بھی مجمل شکر ہے اور مفصل شکر کا جزء اعظم ہے اسلیے فرمایا کہ نہیں شکر کیا اللہ کا اس بندے نے کہ جسنے اسکو حمد
نکی اور اس کلام میں اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے ۱۲ وعن ابن عباسؓ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیامۃ الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء رواھا البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول ان شخصوں کے کہ بلائے جاویں گے طرف بہشت کے
دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے ہیں اللہ کی وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنے بہر حال راضی برضا ہوتے ہیں نقل کیں یہ دونوں
حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی علیہ السلام
یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ واذعوک بہ فقال یا موسی قل لا الہ الا اللہ فقال یا رب کل عبادک یقولون ھذا انما
ارید شیئا تخصنی بہ قال یا موسی لو ان السموات السبع وعامرھن غیری والارضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الہ
الا اللہ فی کفۃ مالت بھن لا الہ الا اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
موسیٰؑ نے اے پروردگار میرے سکھلا مجکو ایک چیز کہ یاد کروں میں تجکو ساتھ اسکے اور دعا کروں میں تجسے ساتھ اسکے پس فرمایا اللہ تعالی نے اے موسیٰ کہہ
لا الہ الا اللہ پس کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہیں یہ سوائے اسکے نہیں کہ چاہتا ہوں میں ایسی چیز کو کہ
خاص کرے تو مجکو ساتھ اسکے یعنی ذکر و یاد عاخاص فرما کر اور اسمیں شریک میرے نہو دیں فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور آباد رکھنے والے انکے سوائے میرے یعنی

فرشتے اور ساتوں زمینیں رکھی جاویں ایک پلڑہ میں اور لا الہ الا اللہ یعنے ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑہ میں البتہ جھک جاوے ان چیزوں کے پلڑے سے پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے یہ شرح السنۃ میں ف اگر کوئی کہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا ایسی طلب کی تھی کہ بسبب اُسکے اوروں پر فائق ہوں پس مطابقت جواب کے ساتھ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جواب یہ کہ گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ طلب کی تو نے محال چیز اسواسطے کہ نہیں کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑھتے ہیں اور حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی بجہ علت بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہیں ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھ ایک چیز کے کہ وہ اوروں کے پاس نہو مثلاً اگر اُسکے پاس جواہر ایسا ہو کہ اوروں کے پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسیطرح اسماء اور دعاؤں اور علوم نادر اور کاری گریوں کا حال ہی کہ انمیں سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہی کہ اور پاس نہیں ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری اسپر ہوئی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگی اور نمک اور پانی کے کہ یہ چیزیں کیسی عزیز ہیں اور ہیں بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہ اُنکے برابر عزیز نہیں اور ہیں علم اور مصحف شریف عزیز سب کتابوں سے افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہی اسکے آگے وہ پایا کم جاتا ہی اور جاہل اُس سے ایسے دل سے خوش ہوتے ہیں کہ علم قرآن و حدیث سے خوش نہیں ہوتے اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات میں اور افضل ترسب عبادتوں میں اور افضل سب ذکروں میں اور کامل ترسب حسنات میں ہیں حالانکہ اکثر ہیں وجود میں اور آسان تر ہیں حصول میں اور عوام نے ترک کر دیا ہی اُنکو اور مواظبت کرتے ہیں اسماء غریبہ اور دعاؤں عجیبہ کی کہ اکثر اُنمیں ایسے ہیں کہ بنکی کچھ اصل ہی نہیں کتاب و سنت میں حاصل سب مثالوں کے بیان سے یہ ہی کہ اکثر چیزیں حقیقت میں بہت خوب ہیں لیکن بسبب کثرت کے لوگ اُنکی قدر نہیں جانتے اور بعضی چیزیں اُس درجہ کی عزیز نہیں ہیں اور لوگ اُنکو عزیز رکھتے ہیں بسبب آفات کے اور اللہ تعالی نے یہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھیں اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کے اور دور رکھیں اسکا ہر وقت و ہر مقام میں وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَصَدَّقَ فَرَدَّ بِہٖ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ لَھَا فِیْ مَرَضِہٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْہُ النَّارُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونوں نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی کرتا ہی اسکو رب اسکا یعنی ثابت رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی ان اقوال کو اور موافق کہنے اسکے کے فرماتا ہی نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں اور جبوقت کہ کہتا ہی بندہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالی نہیں کوئی معبود مگر میں ایک ہوں نہیں کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہی بندہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اُسی کے لیے بادشاہت ہی اور اُسی کے لیے تعریف فرماتا ہی اللہ تعالے نہیں کوئی معبود مگر میں میرے ہی لیے بادشاہت ہی اور میرے ہی لیے تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہیں معبود کوئی مگر اللہ اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ تعالے کے فرماتا ہی اللہ تعالی نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد و میری کے اور کہے حضرت فرماتے جس شخص نے کہا ان کلمات کو یعنے سوائے جوابوں مذکورہ کے اپنی بیماری میں پھر مر گیا نہ جلاویگی اُسکو آگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِمْرَاَۃٍ وَبَیْنَ

یَدَیْهَا اَوْ یَعْقِدُ اَوْ حَصًی تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَیْسَرُ عَلَیْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہو سعد بن ابی وقاصؓ سے یہ کہ وہ داخل ہوتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت کے پاس اور آگے اُسکے گٹھلیاں کھجور کی تھین یا کنکریاں تسبیح پڑھتی تھی ساتھ اُنکے یعنی تسبیح کو گنتی تھی ساتھ اُنکے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا خبر دوں مین تجکو ساتھ اُس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجھپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑھنے سے بہت سی گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہ ہو پاکی ہو اللہ کو بقدر گنتی اُس چیز کے کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہو اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہو اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہو اور پاکی ہو اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ وہ پیدا کرنے والا ہو یعنے بعد اسکے یا ازل سے ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہو اور اللہ اکبر مانند اسی کے اور الحمد للہ مانند اسی کے اور لا الہ الا اللہ مانند اسی کے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف ایک عورت پاس بعضی روایتون مین آیا ہو کہ وہ عورت حضرتؐ کی بیویون مین سے تھین جویریہ یا اور کوئی اور شک کیا کنکریان پر شک راوی ہو راوی کو شک ہوا ہو کہ گٹھلیان تھین یا کنکریان اور تسبیح اسطرح کی کہ اب متعارف ہو حضرتؐ کے زمانہ شریف مین وہی بعضے گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑھتے تھے اور بعضے ڈورے مین گرہین دیتے جاتے تھے لیکن یہ حدیث اصل صحیح ہو واسطے جائز ہونے اس تسبیح کے بھی بسبب تقریر یعنے جائز رکھنے حضرتؐ کے اسلیے کہ یہ تسبیح اُسی کے حکم مین ہو کیونکہ فرق نہین ہو درمیان پروئے ہوئے دانون کے اور بغیر پروئے ہوؤن کے بیچ مقدار گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوے اُسکے قول پر کہ گنتا ہو اُسکو بدعت اور کہا ہو مشائخ نے کہ یہ کوڑہ ہو شیطان کے لیے اور منقول ہو کہ کسی نے تسبیح دیکھی جنیدؒ کے ہاتھ مین بیچ حالت منتی ہونے اُنکی کے پس پوچھا اس سے کہا کہ یہ ایسی چیز ہو کہ پہنچے ہم بسبب اسکے طرف اللہ کے پھر کیونکر چھوڑون مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسی کے یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہو کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسیطرح اسکے مابعد کے جملون مین دونون احتمال ہین ع ہم ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰی بِهٖ اَحَدٌ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰی مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ کیے سو حج یعنی نفل حج اور جسنے الحمد للہ کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ سوار کیا اُسنے لوگون کو سو گھوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ آزاد کیے اُسنے سو بردے اولاد حضرت اسماعیلؑ کے سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین لاویگا اُس دن مین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اُس ثواب سے کہ لاویگا وہ اُسکو مگر وہ شخص کہ کہے مانند اسکے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اُسسے بڑھے یعنی وہ افضل اُس سے ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف مانند اسکے کہ کیے سو حج دلالت کرتی ہی

یہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل بشرط حضور کے ساتھ اللہ کے افضل ہی عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہون اور ممکن ہی کہ ہو یہ قبیلہ لاحق کرنے ناقص کے سے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کے برابر ہوتا ہی اور خدا کی راہ مین یعنے جہاد کے لیے دے ڈالے یا عاریۃ دے اور اسمین رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرنے ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے واسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہی نہ اور کچھ اور اسمین شبہہ نہین کہ مطلوب اولی ہوتا ہی وسیلہ سے اور آزاد کیے سوبرد سے اسمین تسلی ہی واسطے ذکر کرنے والون محتاجون کے کہ عاجز ہین عبادتون مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہین اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب ہین اسلیے کہ وہ افضل ہین بسبب ہونے اُنکے کے قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور اور بہت حدیثین صحیحہ دلالت اسپر کرتی ہین کہ افضل انمین لا الہ الا اللہ ہی پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اسمین یون کیجاویگی کہ نہین لاویگا اس دن مین ثواب کوئی سواے لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اور الحمد للہ پڑھنے والے کے زیادہ اُس ثواب سے کہ لاویگا یہ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہی آدھی ترازو اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیون کے تولنے کے لیے اُسکو بھر دیگا اور الحمد للہ کہنا بھرتا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ سنین واسطے اُسکے پردہ وراے اللہ کے یہان تک کہ پہونچتا ہی طرف اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکے قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنے ترا ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سے یا مراد یہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدھی کو بھر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونون ملکر ساری ترازو کو بھرتے ہین اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہی درگاہ کبریائی مین اور بہت ثواب پاتا ہی پڑھنے والا اُسکا اور اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کہ کھولے جاتے ہین اُسکے لیے دروازے آسمان کے یہان تک کہ پہونچتا ہی طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جبتک کہ بچتا ہی کبیرہ گناہون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف بچنا کبیرہ گناہون سے شرط ہی جلدی قبول ہونے کی نہ اصل ثواب کے یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہون سے بچے اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہی ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا مین ابراہیم سے اُس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر ملے تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہنا اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا اُنکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اُسکی نیک شیرین ہی پانی اُسکا اور وہ ہی میدان

پٹ پر یعنے ہوا رخالی درختون سے اور تحقیق درخت اسکے ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از راہ اسناد کے ف میری طرف سے سلام لائق ہے پہر ہنے والے کو کہ کہے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اسکے سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکے کے پڑھنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہے اور بسبب سے درخت جنت مین لگائے جاتے ہین یعنے ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہے پس جتنے زیادہ پڑھے گا اتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوین گے

وَعَنْ یُسَیْرَۃَ وَکَانَتْ مِنَ الْمُہَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّہْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّہُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے یسیرۃ سے اور تھی وہ ہجرت کرنے والیون سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کر دینے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھ انگلیون کے لیے تسبیحات مذکورہ اسلیے کہ وہ پوچھے جاوین گے گویا گروانے جاوین گے اور نہ غافل ہو تم یعنے ذکر نہ چھوڑ دیں بھلائے جاوگے رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑ دوگے محروم رہوگے ثواب اسکے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف پوچھے جاوین گے الخ یعنے قیامت کو پوچھے گا اللہ تعالی کہ کیا کیا تھا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی انمین پھر گواہی دینگے اپنے صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون اور اسمین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو اس چیز مین کہ راضی ہو اللہ تعالی اس سے اور بچاوے گناہون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ انگلیون پر پڑھنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہے تسبیح پر پڑھنا ع

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ کَلَامًا اَقُوْلُہٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ فَہٰؤُلَاءِ لِرَبِّیْ فَمَا لِیْ قَالَ قُلِ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاہْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ فَشَکَّ الرَّاوِیْ فِیْ عَافِنِیْ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک زمیندار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلاؤ مجکو ایک کہ کہتا رہون مین یعنے ورد کرون اسکو فرمایا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہی پاکی ہے اللہ کو پالنے والے عالمون کا نہین پھرنا گناہون سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والے کے کہا اسنے پس یہ الفاظ ہین واسطے ذکر رب میرے کے پس کیا ہے واسطے میرے کہ دعا کرون ساتھ اسکے اپنے لیے پس فرمایا کہ یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر یعنے ساتھ توفیق طاعت کے حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنے طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجکو یعنے مال حلال اور عافیت سے رکھ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہ لفظ ہے یا نہین نقل کی یہ مسلم نے ف آیا ہے نزاز کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجاے العزیز الحکیم کے اور مشہور بھی العلی العظیم ہی ہے لوگون کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا صحیح مسلم مین ع

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَابِسَۃِ الْوَرَقِ فَضَرَبَہَا بِعَصَاہُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تَسَاقَطُ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ کَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتون کے کے پھر مارا اسکی ٹہنیون کو اپنی لاٹھی سے پس جھڑے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھاڑتا ہے گناہ بندون کے

جیسا کہ جھٹتے ہین تیتے اس درخت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ فِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ یَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اور روایت ہے مکحول سے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کرکہنے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے پس تحقیق یہ گنج ہے گنجون بہشت کے سے کہا مکحول نے پس جو شخص کہے نہین حیلہ یعنے واسطے دفع ضرر کے اور نہین قوت یعنے اوپر حاصل کرنے نفع کے مگر ساتھ محافظت اور قدرت اللہ کے اور نہین جھٹکارا عذاب اللہ کے سے مگر طرف اُسی کے یعنی ساتھ رجوع کرنے کے طرف رضا اور رحمت اُسکی کے دور کرتا ہے اللہ تعالی اُس سے ستر دروازے یعنے ستر قسمین ضرر کے ادنی انکی محتاجگی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین سند اسکی متصل اسلیے کہ مکحول نے نہین سنا ابوہریرہؓ سے ف گنج یعنے ذخیرہ ہے جنت کا کہ نفع اُٹھاویگا اُس سے پڑھنے والا اُسکا اُسدن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہے جو کہ آئی ہے حدیث مین کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّكُوْنَ كُفْرًا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہے اسکے پڑھنے سے اسلیے کہ جب اسکے پڑھنے والے نے معنی اسکے تصور کیے تو یقین ہوتا ہے اُسکے دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کے اختیار مین ہے اور نفع اور ضرر اور دینا اور ندینا اُسی کے ہاتھ ہے پس صبر کرتا ہے بلا پر اور شکر کرتا ہے نعمتون پر اور سونپتا ہے امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہے قضا و قدر پر پس ہوتا ہے بڑا ولی شیخ امام قطب ابو الحسن شاذلی نے کہا کہ صحبت رکھی مین نے اپنی سیاحت مین ساتھ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد و معاون اعمال نیک پر برابر لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد و معاون برابر بھاگنے کے طرف خدا کے اور چنگل ہارنے کے ساتھ فضل اُسکے کے وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور نہین سند اسکی متصل یہ حدیث اگرچہ منقطع ہے لیکن قوت دیتی ہے اسکو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہے ابو موسی اشعری سے مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی ہے یہ صحاح ستہ والون نے اور روایت کی نسائی اور بزار نے ابوہریرہؓ سے مرفوع لاحول ولاقوۃ الا باللہ مع لا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ مع بج وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُهَا الْهَمُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ دوا ہے ننانوے بیماریون کی یعنی بیماریون دنیویہ اور اخرویہ کی ادنی اُنمین سے غم ہے یعنے غم دین اور دنیا کا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ایک کلمہ کہ اُترا ہے عرش کے نیچے سے گنج بہشت سے وہ کلمہ یہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب یہ کہتا ہے بندہ تو فرماتا ہے اللہ تعالی تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کیا ان دونون حدیثون بیہقی نے دعوات کبیر مین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هُوَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءُ الْمِیْزَانِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ کہا سبحان اللہ وہ ہے عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہے شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہے اخلاص کا یعنے توحید کا کہ سبب ہے خلاصی کا آگ سے اپنے پڑھنے والے کے لیے اور ثواب اللہ اکبر کا بھر دیتا ہے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور جب کہتا ہے

بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کی یہ زین نے ف عبادت مخلوقات کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ ع **باب الاستغفار والتوبۃ** باب ہر چیز بیان استغفار و توبہ کے

ف استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین ایسے کہا والتوبۃ یا استغفار زبان سے ہوتی ہی اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہین رجوع کرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالیٰ کی بندے کے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اُسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسی کو اُسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اُسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنے بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکلجاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنے بسبب خوف عذاب کے انتہا اور توبہ اور استغفار کرنی بموجب امر توبوا الی اللہ جمیعا کے ہر بندے پر واجب ہی اسلیے کہ ہر ایک بسبب اول دمرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ اور استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہون یا خطاءً یا سہواً اور بسبب قوی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نہ رہے اور ظلمت ہمراہ کے گناہون پر دل کو بالکل نگیرے اور کفر و دوزخ کو نہ پہنچادے اور شرط یقبل توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اُسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور ضعف و فقر اور مانند انکی کے دوسرے یہ کہ گناہون گذشتہ ہوؤن سے شرمندہ ہو تیسرے یہ کہ آیندہ ترک گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھے یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہی کہ ابتدای بلوغ اپنے سے وقت توبہ تلک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تا تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہون قضا اُنکی کرے اور سستی نکرے انکے ادا کرنے مین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنے کہ موقوف ہوا اُسپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے انے درگاہ خدا تعالیٰ مین توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور للہ دے تا توبہ اُسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ اور یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی اُن گناہون سے ہی کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اُسکی کی اور اُسنے بھی تدارک اُسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا دے اور اگر حد سے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اُس سے بخشوا دے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اُس قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کروا دے اور اگر اسمین بھی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالیٰ سے کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اُسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اُسکے قائم مقام اُسکے ہین اُنسے بخشوا دے اور سلوک کرے اُنسے اور مردہ کے لیے بھی کچھ بھیجدے اور توبہ اور استغفار مین دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہتے کا تو یہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلے اُسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اُسکے دل مین نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنیکے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدہ مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤن کو یاد کر کر عذاب الٰہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعد ہاتھ اُٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے

میری طرف دیکھ اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہو اور تو ہی بخشنے والا ہو بعد درود پڑھنے اور سلامون کے یہ بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہو کہ صاحب اسکا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کا ہوتا ہو اور توبہ خواص کی یہ ہو کہ بری اخلاق سے کہ واجب ہو پاک کرنا دل کا اُنسے توبہ کرین اور توبہ محجوبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوائے اللہ سے ہوتی ہو اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہو اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق مین تفصیل سے کیا گیا ہو جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی اُنسے دشوار ہو اور بسبب غلبہ محبت کے تقوی مین بھی خلل آتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہو پس مومن کو واجب ہو کہ کبائر سے بلکہ حتے المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کر دیتے لیکن خوف اسکا ہو کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہونچا دین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہو کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہ ہو تصرف کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنے والا گرمی و سردی سے اور باس ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرور سے اور ساتھ وسعت کرنے کے مباح مین پڑتا ہو شبہات اور مکروہات مین اور بسبب پڑنے کے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہو اور یہان سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہو اور من بعد اسکے گھر کفر و آگ کا ہو نعوذ باللہ منہ ع ہے ہے و تفسیر بحر العلوم **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہو ابی ہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہو اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالی سے اور توبہ کرتا ہون طرف اُسکے دن مین زیادہ ستر بار سے نقل کی یہ بخاری نے ف توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تھا واسطے گناہ کے اسلیے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اسلیے تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تھے کہ قصور ہو لمحے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کے نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی تھی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تھے جب اُنھون نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنگاروں کو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی نے کہ تھین زمین مین دو امانین عذاب خدا سے پس ایک تو اُٹھ گئی اور دوسری موجود ہو پس چنگل مارو ساتھ اُسکے وہ امان جو اُٹھ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو باقی ہو استغفار ہو فرمایا اللہ تعالے نے و ما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم و ما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع **وَعَنِ** الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان یہ ہو کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہو دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے سو بار دن کے سو بار نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہے غافل نہو اُدھر سے پس بسبب مشغول ہونیکے چیزون مباح کے مین مثل کمانے کے اور بیویون سے خلطہ کرنے کے اور سوای اُنکے کے جو فی الجملہ اُدھر سے غفلت ہوتی تھی اسکو بنسبت اپنے پرے اور گناہ جان کر استغفار کرتے تھے اور اسکے اور بھی کئی معنی لکھے ہین علمانے بخوف درانگی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہو کہ جو بعضے اہل گروہ نے لکھا ہو کہ مختار یہ ہو کہ یہ حدیث متشابہات سے ہو علم اسکا اللہ اور رسول کو ہو ایمان اسپر لاوے اور درپے سمجھنے معنون اسکی کے نہووے ع **فَرَوَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اُسکے سو بار دن کے سو بار پس تحقیق مین

بطریق اولی چاہیے کہ توبہ کرے ایک ساعت مین ہزار بار نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا علیکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اُن حدیثون کے کہ روایت کرتے ہے اللہ برکت والے اور بلند سے یعنے حدیث قدسی ہے یہ کہ فرمایا اللہ تعالے نے اے میرے بندو تحقیق مین نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ میرے حق مین ایسا ہے جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مین نے اُسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو اے پسمین اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر جسکو مین ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو اے بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنے محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اُسپر رزق اور بے پرواکرون اُسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو اے بندو میرے سب تم ہونگے یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنے کو دیا مین نے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم یعنے اکثر تمھارے خطا کرتے ہیز رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہونچاسکو مجھکو اور ہرگز نہ پہونچوگے نفع میری کو تاکہ نفع پہونچاسکو مجھکو پھر گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان وفائدہ تمھارے ہی لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہ میرے ملک مین کچھ یعنے اگر تم نہایت پرہیزگار یعنے جیسے حضرت ہین ویسے ہوجاؤ تو ہمارے ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب یعنے ملکر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنے مانند شیطان کے ہوجاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اے بندو میرے اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اُسکے کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اُس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریاے شور مین اے بندو میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا اسکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوا اے بھلائی کے یعنے برائی پس ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنے اسلیے کہ صادر ہوئی اُسکے نفس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ سے مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہ ہے کہ اگر چھوڑے جاوین لوگ اُس حالت پر کہ اُنکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون

اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْھِمْ مِنْ نُوْرِہٖ اور یہ منافی نہین ہی ساتھ اس حدیث کے کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہی اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کے کو اور حدود اسلام کے کو اور بخشتا ہون گناہ سب بندے کے ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہی کہ سوائے شرک کے بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی کہا طیبی نے کہ گھٹانا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کے نہین عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی اسلیے اُسکے ساتھ مشابہت دی والا اللہ کے خزانہ مین کمی کا کیا بانٹیے اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاوے کہ یہ قبیل بالفرض والتقدیر کے سے ہی یعنے اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانہ مین تو اسقدر ہوی ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاٰی بِصَدْرِہٖ نَحْوَھَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَھُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنے اُنمین سے پوچھتا تھا یعنے لوگون سے حال قبول ہونے توبہ اپنے کا پھر آیا ایک عابد راہب پاس اور پوچھا اُس سے پس کہا کیا ہو واسطے اُسکے یعنے اس فعل کے یا واسطے اس کام کرنے والے کے یعنے میرے لیے توبہ یعنی قبول ہوگی یا نہین کہا اُسنے کہ نہین پس مار ڈالا اُس شخص نے اُس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اُسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی مین ہے نام اُسکا لیا اور وصف اُسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہی کہ اُسمین ایک عالم رہتا ہی فتوی دیگا تجکو قبول ہونے توبہ تیری کا پس آئی اُسکو موت یعنی جب اُس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدھی راہ کے پہونچا تو معلوم ہوئی اُسکو علامت مرنے کی پس جھکایا اُسنے سینہ اپنا طرف اُس بستی کے پس جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اُس بستی کو کہ چلا تھا طرف اُسکے توبہ کے لیے یہ کہ نزدیک ہو تو بیٹھے طرف بیت کے اور حکم کیا طرف اُس بستی کے کہ راہب کو اُسمین مار کر چلا تھا یہ کہ دور ہو جا میت سے پھر فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اُن فرشتون کو کہ ناپو تم درمیان دونون بستیون کے یعنے جس بستی سے نزدیک ہوگا اُسی کے فرشتون کے حوالے ہوگا پس پایا گیا طرف اُس بستی کے کہ چلا تھا اُسکے طرف نزدیک تر ایک بالشت پس بخشدیا گیا واسطے اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے حضرت عزرائیل اور کہا ابن ملک نے کہ یعنے کہا ملائکہ رحمت کے نے کہ ہم لیجاوین اُسکو طرف رحمت کے اسلیے کہ یہ تائب تھا بسبب متوجہ ہونے کے طرف اُس بستی کے توبہ کے لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوین گے اسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مارا اُسنے سو آدمیون کو اور نہین توبہ کی ابتک اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالی کے طالب توبہ کے لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی کردیتا ہی اُس سے دشمنون اُسکے کو اور حدیث مین رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگون کو نا امید ہونے سے ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوے اللہ تعالی تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سے پس بخشے اُنکو اللہ تعالی یہ مسلم نے ف مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہی کہ وہ ایسا بخشنے والا ہی واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہی اسلیے کہ اُس سے منع کیا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلیے بھیجا ہی ع فخر الدین رح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے اسلیے کہ عادت ہے لوگوں کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو ہاتھ پھیلاتے ہیں اُسکے آگے پس معنی یہ ہیں کہ بلاتا ہے گنہگاروں کو توبہ کی طرف اور بعضوں نے کہا کہ یہ کنایہ ہے وسعت مغفرت و رحمت سے اور یہاں تک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسی کی توبہ نہیں قبول ہونے کی ع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے قبول کریگا اللہ تعالیٰ توبہ اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے توبہ قبول ہوتی ہے بعد ازاں نہ ہوگی اور ایک حد اسکی اور ہے کہ پہلی حالت غرغرہ کے توبہ کرے حالت غرغرہ کے توبہ بھی نہیں قبول ہوتی ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کان راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ وعلیہا طعامہ وشرابہ فایس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد ایس من راحلتہ فبینما ہو کذلک اذ ہو بہا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطاء من شدۃ الفرح رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ کرنے بندے اپنے کے جسوقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اُسکے بہ نسبت ایک تمہارے کے کہ ہو سواری اُسکی بیچ زمین جنگل کے پھر جاتی رہے سواری اُس سے اور اُسپر اُسکا کھانا اور پینا اُسکا پس ناامید ہوا اُس سے یعنے بعد تلاش کرنے کے پھر آیا ایک درخت کے پاس پس لیٹ رہا اُسکے سایہ میں ناامید ہو کر اپنی سواری سے پس اُسوقت کہ وہ تھا اسیطرح سے دیکھا کہ ناگہاں سواری کھڑی ہے نزدیک اُسکے پس پکڑی مہار اُسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یا الٰہی تو ہی بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعض نے کہ یہ تھا کہ تو رب میرا ہے اور میں بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کے مدہوش ہو کر کہنے لگا بجائے اُسکے کہ تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکو مشابہت دی اُس شخص کی خوشی کے ساتھ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل میں پائی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفرہ فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا اخر فاغفرہ لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی فلیفعل ما شاء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندے نے یعنی اس امت

مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میرے گناہ کیا مین نے پس بخش اس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اسکے نے یعنے فرشتون سے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اسکے لیے پروردگار بخشتا گناہون کو یعنے جب چاہتا ہی اور پکڑتا ہی ساتھ گناہون کے یعنی جب چاہتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بخشتا مین بندے اپنے کو پھر ٹھہر لیتے گناہ کرنے سے ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میرے کیا مین نے گناہ پس بخش اسکو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اسکے لیے پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اسکے بخشتا مین نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا ای پروردگار میرے کیا مین نے گناہ اور پس بخش اسکو واسطے میرے پس فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اسکے پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اسکے بخشتا مین نے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کرے جو چاہے یعنے جبتک استغفار کرتا رہے حاصل یہ کہ جبتک گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہیگا بخشون گا گناہ اسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اسکی کا بخشش گناہون مین نہ اصرار ساتھ گناہ کے ع ۲ ع وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلَّی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جندب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنے اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشے گا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کھاتا ہی مجھپر یہ کہ نہ بخشون گا فلانے کو پس تحقیق مین نے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا مانند اسکے کہا نقل کی یہ مسلم نے ف کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہ بخشے گا کہی یہ بات از راہ تکبر کے کہ اسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسکہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی مین نے قسم تیری حاصل یہ کہ اس قسم کھانے والے نے جو یقین کیا تھا اسکے نہ بخشے جانے کا اسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہی کسی کو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جسکے حق مین نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہین انکو کہنا ع ۳ ع وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہ ہی کہے تو یا الٰہی تو ہی ہر پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اور وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنے یقین کرنے والا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونیکا اور سزا اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اس چیز کے سے کہ کی ہی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے تیرے ساتھ نعمتون تیری کے کہ پر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو مگر تو فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظون کو دن مین یقین کرکر انکے پھر مرے اسدن پہلے شام ہونے کے پس وہ بہشتیون مین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنے والا ہو ساتھ معنون ان الفاظ کے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیون مین سے ہی نقل کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری

ع ۴ ع عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ

علی ما کان فیک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابی ذر وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب ۔ روایت ہوئی ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جبتک ملتجی رہیگا مجھے یعنی بخشش گناہوں کی اور امیدوار رکھیگا مجھے بخشونگا میں تجھکو کسی عمل پر جو تو ہو اور نہیں پروا رکھتا میں یعنے میرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہیں میرے نزدیک اگر چہ بڑا گناہ ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہنچیں گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھ سے بخشونگا میں تجھکو اور نہیں پروا رکھتا میں اور بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھے ساتھ بھری زمین کے خطاؤں سے پھر ملے مجھے اس حال میں کہ نہ شریک کیا ہو ساتھ میرے کسی کو البتہ آؤں میں تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے اور بخشش کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالیٰ من علم انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرت لہ ولا ابالی مالم یشرک بی شیئا رواہ فی شرح السنۃ ۔ اور روایت ہوئی ابن عباس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس شخص نے جانا میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنے گناہوں کے بخشتا ہوں واسطے اسکے اور نہیں پروا کرتا میں جبتک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسی کو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جاننا بندے کا اسکو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہوں پر سبب ہے مغفرت کا اسکے لئے جو کوئی جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہوں کے بخشنے پر امید رکھتا ہے اس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہے کریم سے وہ محروم نہیں کرتا اسکو اور یہ حدیث مانند حدیث کے ہے انا عند ظن عبدی بی نقل کی ہے حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہے تو کہ بخشیگا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤں میں درمیان حساب لینے اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو میں اختیار کروں اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہے مجھپر حاصل یہ کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو وہ ارحم الراحمین ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من ضیق مخرجا ومن کل ھم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ ۔ اور روایت ہوئی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اسکو یعنی حلال طیب اس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے بڑھا کرے یا معنی یہ ہیں کہ مداومت کرے اسپر اسلیے کہ ہر دم میں [illegible] ہے اسکا اسلیے فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا اور یہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو تو اطمینان دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہیں گناہ اسکے پس یہ حکم نفی اور توکل کے برخلاف ہے اور انکی شان میں یہ آیت وارد ہوئی ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ پس حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے **فقلت** استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا نقل ہوا ہے حسن بصری سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اسنے قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیداوار کی زمین اپنی میں پس سبھوں کو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اسنے کہ شکوہ کیا لوگوں نے تم سے کئی چیزوں کا اور حکم کیا تم نے ان سبھوں کو استغفار کرنیکا پس پڑھی انھوں نے آیت **فقلت** استغفروا الخ یعنے جواب دیے میں سب اس آیت سے ثابت ہیں **وعن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہوئی ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوام کیا گناہ پر اس شخص نے

کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اصرار دوام یعنی گناہ پر بڑا ہی کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہو اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہو پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہو اور شرمندہ ہوتا ہو گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہو حد اصرار سے کہ مصر وہی ہے جو استغفار نکرے اور نادم نہووے فخر یہ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم ہو خطا کار ہو یعنی سوا انبیا علیہم السلام کے اسلیے کہ وہ معصوم ہین خطا سے اور بہترین خطا کرنیوالون کے توبہ کرنے والے ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِہٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُہٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَہٗ فَذٰلِکُمُ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہو ہوتا ہو ایک نقطہ سیاہ اسکے دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہو اور طلب بخشش کی کرتا ہو صاف کیا جاتا ہو دل اسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہو وہ نقطہ یہان تک کہ چھا جاتا ہو اسکے دل پر پس یہ ہو ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین ہرگز نہین بلکہ زنگ ہو باندھا ہو انکے دلون پر بسبب چیزون کے کہ رہتے تھے کرتے یعنے گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی انمین خیر ہرگز نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہو ف چھا جاتا ہو یعنی لپیٹ لیتا ہو نور دل کو پس اندھا ہوتا ہو بینائی دل کی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے والی سے اور حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہو شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہو نہ اورون پر اور ثابت ہوتے ہین اسکے دل مین آثار ظلم اور فتنہ کے اور جرأت کرتا ہو گناہ پر ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہو توبہ بندے کی جبتک کہ نہین خرہ لگتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جبتک کہ خرہ نہین لگتا ہو یعنی جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا جبتک توبہ مقبول ہو اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہین درست خواہ توبہ کفر کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیس التوبہ الخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ توبہ گناہون سے صحیح ہو نہ کفر سے پس انکے نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہو اور توبہ یاس کی مقبول ہو اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہون سے توبہ کرنے کا ہو اور اگر کسی سے حق اسکا بخشوادے ایسی حالت مین تو صحیح ہو ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم تیرے عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندون کو جبتک کہ ارواح انکی بدنون انکے مین ہون گی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہو اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین انکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُہٗ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِہٖ وَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو صفوان بن عسال سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے

جانب مغرب کے ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ عرض اُسکا مسافت ستر برس کی ہے نہیں بند کیا جاتا جبتک کہ نکلے آفتاب جانب مغرب سے اور یہ یعنی طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کی طرف سے ملنے ہے قبول توبہ کا معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے اُس دن کہ آوینگے بعضی نشانیاں پروردگار تیرے کی نہیں نفع دیگا کسی جان کو ایمان اُسکا اپنی جان کہ نہ تھے ایمان لاتے پہلے سے یعنی پہلے آنے بعضی نشانیوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف توبہ کے لیے یعنے کھلا ہوا ہے توبہ کرنے والوں کے لیے یا علامت ہے واسطے صحت توبہ اور قبول توبہ کے حاصل یہ کہ لوگوں کے لیے دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے جبتک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا جب اُدھر سے نکلے گا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہیں قبول ہو دیگا ایمان اور نہ توبہ گناہوں سے اور اُس وقت کے آوینگے الخ یعنی ظاہر ہو گیا بعضی نشانیاں قیامت جبکہ قریب ہو گی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہے مغرب سے اور باقی آیت یہ ہے اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا یعنے یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کی میں بھلائی یعنے تو بفع دیگی اُسکو توبہ حاصل آیت کا یہ ہے کہ جس دن آفتاب مغرب کی جانب سے نکلیگا تو جو کوئی پہلے اُسکے ایمان نہ لایا ہو گا یا ایمان نہ ہو گا لیکن گناہوں سے توبہ نیکی ہو گی تو اُسکو ایمان یا توبہ اُس دن سے نہ نفع دیگی ع وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں موقوف ہو گی ہجرت یعنی گناہوں سے طرف توبہ کے یہاں تک کہ موقوف ہو توبہ اور نہیں موقوف ہو گی توبہ یہاں تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے ف یعنے جب تک توبہ موقوف نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے تب تلک گناہوں سے آدمی پاک ہو سکتا ہے اور جب توبہ موقوف ہو گی گناہوں سے نہیں پاک ہو سکیگا اور توبہ جب موقوف ہو گی کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا حاصل یہ کہ جب تک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کر کر پاک ہو سکتا ہے اور جب اُدھر سے نکلیگا تو توبہ سے نہیں پاک ہونے کا ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَیْنِ كَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَحَابَّیْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِیْهِ فَیَقُوْلُ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ حَتّٰی وَجَدَهٗ یَوْمًا عَلٰی ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا یُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰی عَبْدِیْ رَحْمَتِیْ فَقَالَ لَا یَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل میں آپس میں دوست ایک اُنمیں سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اُس چیز سے کہ تو اُسمیں ہے یعنی گناہ سے پس کہتا گنہگار کہ چھوڑ مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنے اسلیے کہ وہ غفور الرحیم ہے یہاں تک کہ پایا اُس عابد نے اسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اُسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہے تو مجھپر نگہبان دوزخ پر کہ عبادت کرنے والے نے قسم ہے خدا کی نہیں بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے طرف اُن دونوں کے فرشتہ پھر قبض کی ارواح اُن دونوں کی پس اکٹھی ہوئی دونوں یعنی ارواحیں اُنکے نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنے برزخ میں یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت میں بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اُسنے کہ نہیں طاقت رکھتا میں اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتوں کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہیں کہ لیجاؤ اُسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہ احمد نے ف اُس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اُس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نہیں بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسلیے کہا ہے کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئیں وہ بہتر ہے اُس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو ع وَعَنْ اَسْمَاءَ

یشیر یزید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب وفی شرح السنۃ یقول بدل یقول اور روایت ہے اسما بیٹے یزید کی سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی کی ہے نفس اپنے پر یعنے بسبب گناہ کرنے کے ناامید مت ہو رحمت خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ بخشتا ہے گناہ سب کے نہیں پروا رکھتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنہ میں لفظ یقول کا ہے بدلے یقرا کے ف بخشتا ہے گناہ یعنی کافروں کے ساتھ توبہ کی اور مومنوں کے ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہے

وعن ابن عباس فی قول اللہ الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللھم تغفر جما وای عبد لک لا الما رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب ف اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے الا اللمم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الٰہی تو بخشے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ جسنے نہیں کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ساری آیت یوں ہے والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ یعنے جو لوگ پرہیز کرتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے سوائے چھوٹے گناہوں کے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنے والا ہے مغفرت کا پس اس آیت میں جو ہے سوائے چھوٹے گناہوں کے اسپر حضرت نے بطور سند کے شعر سند کو پڑھا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ موسن خالی نہیں ہے چھوٹے گناہوں سے اور حاصل یہ ہے کہ شان و فضل تیرا ایسا ہے کہ اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہوں کو چھوٹوں کی تو کیا حقیقت ہے اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ چھوٹے گناہ نہیں کرتا اور تو نہیں بخشتا بلکہ جھاڑ دیتا ہے انکو بسبب نیکیوں کے اور یہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہے کہ ایام جاہلیت کے شاعروں میں سے ہے بہت عبادت کرتا تھا اسوقت میں اور ایمان رکھتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شعر سنتے تھے اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فسلونی الھدی اھدکم وکلکم فقراء الا من اغنیتہ فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیتہ فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان منکم ما بلغت امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرۃ غمسۃ واحدۃ ثم نزعھا ذلک بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردتہ ان اقول لہ کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بندو میرے سب تم گم کیے ہوئے مگر جسکو ہدایت کی میں نے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کروں گا میں تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن میں مگر جسکو دولتمند کیا میں نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا میں تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہیں سب گناہ مگر جسکو بچا لیا میں نے اے انبیاء کو پس جسنے جانا تم میں سے کہ تحقیق میں قدرت والا ہوں بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا میں اسکو یعنی سب گناہ اسکے اور نہیں پروا رکھتا میں اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے یعنی جوان بوڑھے تمہارے یا علماء تمہارے

تمہارے یا فرمانبردار و گنہگار تمہارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہوں اور پڑھے متقی دل بندے کے میرے بندوں میں سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ زیادہ کرے یہ یعنی جمع ہونا میرے ملک میں بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور مرد اور عورت اور خشک تمہارے جمع ہوں اور پڑھے بخت ترین دل بندے کے میرے بندوں میں سے کہ وہ ابلیس لعین ہو نہ کم کرے یہ میرے ملک میں سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہوں ایک جگہ میں پھر مانگے ہر آدمی تم میں سے اسقدر کہ پہونچے آرزو اسکی یعنی جو حاجت دل میں رکھتا ہو پھر دوں میں ہر مانگنے والے کو تم میں سے یعنے مقاصد اسکے نہ کم کرے یہ یعنی دینا اور عجائب کرنی ملک میری سے کچھ مگر جیسا کہ اگر ایک تم میں کا گذرے دریا پر پھر ڈالے اسمیں سوئی پھر اٹھاوے اسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی میں لگ جاتا ہو والا اسکے ملک میں کمی کا کیا یا بٹیے وہ کتنا ہی دے اسکے ہاں ہرگز کمی نہیں ہوتی یعنے نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتوں کا بسبب اسکے ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا کرتا ہوں جو چاہتا ہوں یعنی یہ تمام سخاوت وکرم ساتھ ارادہ اور اختیار میرے کے ہوا ارادہ بندے کو دخل نہیں دینا میرا حکم کرنا ہو اور عذاب میرا حکم کرنا ہو یعنے ایک حکم میں یہ سب کرتا ہوں محتاج اسباب کا نہیں ہوں امر میرا واسطے کسی چیز کے بسوقت کہ چاہتا ہوں میں یعنی پیدا کرنا اسکا مگر یہ کہتا ہوں میں اس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ قال قال ربکم انا اھل ان اتقی فمن اتقانی فانا اھل ان اغفر لہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی ؒ اور روایت ہے انس رض سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھوں نے پڑھی یہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوے کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا رب تمہارے نے کہ میں لائق اسکے ہوں کہ لوگ پرہیز کریں شرک کرنے سے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شرک کرنے سے ساتھ میرے پس میں ہوں لائق اسکے کہ بخشوں میں اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنے تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے سوائے اسکے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے ع

وعن ابن عمر قال انا کنا نعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہ کہتے سو بار اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے

وعن بلال ابن یسار بن زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف رواہ الترمذی وابو داود لکنہ عند ابی داود وھذا لفظ ابن یسار قال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے بلال بیٹے یسار بیٹے زید کے کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ کہا حدیث کی مجھ سے باپ میرے نے کہ نقل کی دادا میرے سے یہ کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہے طلب بخشش کی کرتا ہوں میں اللہ سے وہ اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر گیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اسکے بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار کی سے کہ کبیرہ گناہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے لیکن تنبیہ ابی داود کے بلال بن یسار ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف لفظ الحی القیوم کو زبر بھی ہے اور پیش بھی لیکن زبر مشہور تر اکثر روایتوں میں ہے اور جب

استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہے کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اُس حال میں کہ مقیم ہو اُس گناہ پر مانند ہنسی کرنے والے کے ہوتا ہے رب اپنے کے عیاذ باللہ منہ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِیْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے بندے نیک بخت کے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ اے پروردگار میرے کہاں سے حاصل ہوا مجھکو یہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ اَلْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اُسکا پکڑے منتظر ہوتا ہے دعا کا کہ پہونچے اُسکو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جس وقت کہ پہونچتی ہے دعا اُسکو ہوتا ہے پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اُسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پہونچاتا ہے قبر والوں کو بسبب دعا زمین والوں کے مانند پہاڑوں کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندوں کا طرف مردوں کے استغفار کرنا ہے اُنکے لیے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِیُّ فِیْ عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اُس شخص کے کہ پائے اپنے اعمال نامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل یوم ولیلہ کے **فصل** دوسری روایت کی ہزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہیں دونوں فرشتے اعمال لکھنے والے اُٹھا لیجاتے ہیں اعمال نامۂ بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اول اعمال نامہ میں اور اخیر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہے تبارک و تعالیٰ بیچ دونوں کے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان

دونوں طرفوں اعمال نامہ کے ہیں حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے ہر مرتبہ حاصل ہوتا ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ

اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے یا الٰہی کر مجھکو اُن لوگوں میں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں استغفار کریں نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **وَعَنِ** الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَیْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِیْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِیْ الَّذِیْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ

وَزَادَ رَزِينٌ فِي رِوَايَتِهِ الْمَرْفُوعَةِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَشَبَّهَ ذَوَى الْبَعَادِي الْمُوقَفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ اور روایت ہے حارث بن سوید سے کہ کہا حدیث کہی مجکو عبداللہ بن مسعود نے دو حدیثیں ایک انمیں سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ ہے کہ اسکا تحقیق مومن دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہے نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہے اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اُسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو مانند مکھی کے کہ اُڑے اُسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اُس مکھی کے اسطرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اُڑایا اُسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے اسکا کہ پکڑا نہ جاؤں اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہیں ہوتی پھر کہا عبداللہ نے یعنے حدیث جو حضرت سے سُنی تھی وہ بیان کی کہ سُنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن کے بہ نسبت اُس شخص کے کہ اُترا ایک میدان میں کہ خالی ہو درخت اور گھاس سے جگہ ہو ہلاکت کی ساتھ اُسکے تھی سواری اُسکی اُسپر کھانا اُسکا اور پینا اُسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا پھر جاگا اُس حال میں کہ تحقیق جاتی رہی سواری اُسکی پھر تلاش کیا اُسکو یہاں تک کہ جب وقت سخت ہوئی اُسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنے رنج و بلا سوائے گرمی و پیاس کے کہا پھر جاؤں میں طرف مکان اپنے کے کہ تھا میں اُسمیں پس سو رہوں یہاں تک کہ مر جاؤں پس رکھا اپنا سر اپنے بازو پر تاکہ مر رہے پھر جاگا پس ناگہاں سواری اُسکی اُسکے پاس حاضر ہوا اُسپر ہی توشہ اُسکا اور پانی اُسکا پس اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے بندے مومن کے اُس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ اپنی کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے بندے کے توبہ کرنے سے۔ نقل کی مسلم نے ان دونوں حدیثوں سے اُسکو کہ مرفوع ہے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط یعنی جسمیں قصہ سواری کے بھاگنے اور پانے کا ہے اور حدیث جو موقوف ہے ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کے دیکھتا ہے وہ نہیں ذکر کی اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بھی ف حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف افراد بخاری) سے ہے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اس آیت کے ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رح نے کہ منقول ہے بڑے عالم باعمل استاد ابی اسحاق اسفرائی رحمہ اللہ سے کہ انھوں نے کہا دعا کی میں نے اللہ سبحانہ تعالیٰ سے تیس برس تک یہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس نہ قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا میں نے اپنے دل میں اور کہا میں نے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی میں نے تیس برس تک اور نہ روا ہوئی ابتلک پس دیکھا میں نے خواب میں کہ کوئی کہتا ہے مجکو آیا تعجب کیا تو نے اُس سے یہ بھی جانتا ہے کہ کیا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے یہ کہ دوست رکھے تجکو کیا نہیں سنا تو نے اللہ تعالیٰ سے کہ فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین پس یہ حاجت کیا آسان ہے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اُس بندے مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہے گناہوں میں اور بہت توبہ کرتا ہے ف یہ دوست رکھنا بسبب توبہ کے ہے نہ بسبب گناہ کے

ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ هَبَاءً مَنْثُورًا قَالَ ثَوْبَانُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلٰكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوهَا اور روایت ہے ثوبان رض سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے اس آیت کے اے میرے بندو میرے کہ زیادتی کی اپنی جانوں پر یعنی ساتھ گناہ کرنے کے نہ ناامید ہو آخر آیت تک پھر کہا ایک شخص نے پس جنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یا نہیں یعنی بخشا جاویگا یا نہیں پس خاموش ہو رہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے واسطے

انتظار امر الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے اداء جواب میں پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبر دار ہوا اور بس شخص نے کہ شرک کیا یعنی جسنے شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی میں تو بہ اسکی قبول ہوتی بس وہ بھی داخل ہوا اس آیت کے حکم میں تین بار فرمایا یہ کلمہ ف نہیں دوست رکھتا میں اس کو یعنی نہیں دوست رکھتا میں کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزیں ہاتھ لگیں اور انکو خرچ دوں اور لذت اٹھاؤں اسکی لذت کی چیزوں سے اسلیے کہ وہ تشخبری ہے اسمیں مغفرت گناہوں کی اور بعد لفظ لاتقنطوا کے باقی آیت یہ ہے یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان شعروں میں باندھا ہے شعر یا صاحبی الذنب لاتقنطوا + فان الا روف رؤف + ولا ترحن بلا غدق + فان الطریق مخوف مخوف + اور یہی مضمون ان شعروں فارسی کے میں ہے شعر غافل مرو کہ مرکب مردان مرد رہ + در سنگلاخ باد بیا بان بریدہ اند + نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش + ناگہ بیک خوش بمنزل رسیدہ اند وغیرہ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ یَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَخِیْرَ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہے واسطے بندے اپنے کے جو کچھ چاہتا ہے گناہوں سے جبتک کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال میں کہ ہو شرک کرنیوالا نقل کیا ان تینوں حدیثوں احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث و نشور میں وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یَعْدِلُ بِهٖ شَیْئًا فِی الدُّنْیَا ثُمَّ كَانَ عَلَیْهِ مِثْلُ جِبَالِ ذُنُوْبٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اسنے برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی کو دنیا میں پھر ہوں اسپر مانند ریا کے گناہ یعنے بعد مرنے کے بخشیگا اللہ تعالیٰ واسطے اسکے یعنے سب گناہ اگرچہ ہیگا نقل کی یہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ فَقَدْ رَوَیْنَاهُ بِالتَّوَاتُرِ وَهُوَ مَحْفُوْظٌ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوٰی عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنے والا گناہوں سے یعنے توبہ صحیحہ مانند اس شخص کے ہے کہ نہیں گناہ واسطے اسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے کہ فقط نقل کیا اسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہے اور شرح السنہ میں روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہے یعنی پشیمانی برابر کن ہے توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اس شخص کے ہے کہ نہیں گناہ واسطے اسکے ف جانا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہے ساتھ شرطوں معتبرہ کے تو نہیں شک اسکے قبول ہونے میں اور ہوتی ہے اس سے مغفرت بموجب وعدۂ الٰہی کے وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہے مٹانے والی گناہوں کی اور کبھی نہیں ہوتی لیکن ثواب پایا ہے اسپر البتہ حاصل یہ کہ یہ موقوف ہے مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہے استغفار سے گناہ دور کرتا ہے اور چاہتا ہے نہیں دور کرتا ع

بَابُ یہ باب ہے بیان ان حدیثوں کے کہ متعلق ہیں توبہ کے ف اکثر نسخوں میں فقط لفظ باب کا ہے اور بعضے نسخوں میں ہے باب توبہ حصہ یعنے اس باب میں بیان ہے وسعت رحمت باری تعالیٰ کا ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ

(۱۰۰)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ غَلَبَتْ غَضَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے بیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کے یا شروع کیا پیدا کرنا انکا لکھی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہی اوپر عرش اسکے کے اُمین یہ ہی کہ تحقیق رحمت میری سبقت لی گئی ہی غضب میرے سے اور ایک روایت مین ہی کہ غالب ہی رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اسکی سے غضب پر غالب ہونا ثنانیون رحمت کا اور بخشش اور انعام اسکی کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہی اور بے انتہا ہی اور نشانیان غضب کی کم ہین جیسیکہ فرمایا اِنْ نَّعُدَّ نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْہَا اور فرمایا ہی فَدَاْبِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور بندے جو قصور کرتے ہین ادای شکر نعمت اسکی مین وہ زیادہ از حد ہی جیسا کہ فرمایا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِہِمْ مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہْرِہَا مِنْ دَآبَّۃٍ پس یہ رحمت ہی اللہ تعالیٰ کی ہی کہ باقی رکھتا ہی انکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت پہونچاتا ہی اور عذاب نہین کرتا یہ تو ظہور اسکی رحمت کا دنیا مین ہی اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آیندہ مین بیان اسکا ہی ع ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْہَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَہَائِمِ وَالْہَوَامِّ فَبِہَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِہَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِہَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِہَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَرْحَمُ بِہَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُہٗ وَفِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَکْمَلَہَا بِہٰذِہِ الرَّحْمَۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے سو رحمتین ہین اُتاری اُنمین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایون کے اور زہریلے جانورون کے پس بسبب اسی رحمت کے آپسمین میل کرتے ہین اور بسبب اُسی کے آپسمین رحم کرتے ہین اور بسبب اُسی رحمت کے مہربانی کرتا ہی جانور وحشی اپنے بچے پر اور رکھ چھوڑی ہی اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھ اُنکے اپنے بندون پر یعنے مومنون پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے سلمان سے مانند اسکے اور بیچ آخر اسکے کے یہ ہی کہ فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوے رحمتون کو ساتھ اُس رحمت کے یعنے جو کہ دنیا مین بھیجی ہی ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہان کی رحمت بھی ہوگی قیامت مین اور ننانوے وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتین ہوجاوینگی ع ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَّلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اُس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہی عذاب سے نہ طمع کرے ساتھ بہشت اسکی کے کوئی اور اگر جانے کافر اُس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہی رحمت سے ناامید نہووے بہشت اسکی سے کوئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وارد ہوئی ہی یہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اسکی کے تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتھ رحمت اُسکی کے پس نڈر ہو عذاب اسکی سے اور نہ ناامید ہو کافر رحمت اسکی سے اور نہ چھوڑ دے توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بندے کو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف ورجا کے منقول ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا قیامت مین یہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاوے گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہارے کے تسمے پاپوش اُسکے سے اور دوزخ بھی مانند اسی کے نقل کی یہ بخاری نے ف

حاصل یہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچھے کام کرے اور امیدوار جنت کا رہے اور بُرے کاموں سے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل لم یعمل خیرا قط لاھلہ وفی روایۃ اسرف رجل علی نفسہ فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العلمین فلما مات فعلوا ما امرھم فامر اللہ البحر فجمع ما فیہ وامر البر فجمع ما فیہ ثم قال لہ لم فعلت ھذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر لہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گھر کے لوگون کے ایک شخص نے کہ نہین کی تھی بھلائی کبھی اور ایک روایت مین ہے کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنے گناہ بہت کیے تھے پس جب آئی اسکو موت وصیت کی اپنے بیٹون کو کہ جب مر جاوے یہ شخص یعنے مین پس جلا دو اسکو یعنی مجکو پھر اڑا دو آدھی راکھ اسکی جنگل مین اور آدھی دریا مین پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اسپر اور مناقشہ کریگا حساب مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسی کو عالم مین سے پس جب مر گیا کیا بیٹون اسکے نے جو کہ گیا تھا اُنسے پس حکم کیا اللہ تعالے نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اُس چیز کو کہ اُسمین تھی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اُسمین تھی یعنے دریا اور جنگل نے اجزا اُس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہو کر پیدا ہوا پھر فرمایا اللہ تعالی نے کسواسطے کیا تھا تو نے یہ کہا اُس شخص نے کیا مین نے ڈر تیرے سے ای پروردگار میرے اور تو دانا تر ہے پس بخشا اللہ تعالے نے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اُس شخص نے جلا کر اڑانے کا حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجھا تھا کہ عذاب خاص اُسی کو ہوتا ہے کہ دفن کیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہے یہی بات اُسکے پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اس صورت مین تو کچھ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے یہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہ اشکال لازم آتا ہے کہ یہ شک کرنا ہے قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہے پس جواب اسکا بعضون نے یہ کہا ہے کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کے تھا یعنی اُسوقت مین کوئی نبی نہ تھا پس اسوقت مین فقط توحید کافی تھی اور بعضون نے کہا یہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا اُسمین آدمی علم مجنون اور مغلوب العقل کا رکھتا ہے مأخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کے باب مین ہوا کہ وقت پانے سواری کے سبب نہایت خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم ح وعن عمر بن الخطاب قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاذا امرأۃ من السبی قد تحلب ثدیھا تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنھا وارضعتہ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اترون ھذہ طارحۃ ولدھا فی النار فقلنا لا وھی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال اللہ ارحم بعبادہ من ھذہ بولدھا متفق علیہ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندے پس ناگہان ایک عورت تھی بندی مین کہ تحقیق بہتی تھی چھاتی اسکی یعنے دودھ بہتا تھا بسبب کثرت کے اسلیے کہ بچا اُسکے ساتھ نہ تھا دودھ اُسکی یعنے بچے کی تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندی مین لیتی اُسکو اور لگاتی اُسکو اپنے پیٹ سے اور دودھ پلاتی اُسکو یعنے بسبب محبت بچے اپنے کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچا اپنا آگ مین یعنے جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہو تو کیا گمان کرتے ہو کہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالے گی اُس حالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندون پر یعنے مومن بندون پر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن ینجی احدا منکم عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا

اِلَّا یَتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا یعنی آگ سے کسی کو تم مین سے عمل اسکا یعنی زا عمل نہین نفع دیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اُسکے ساتھ ہو تو مفید ہو عرض کیا صحابہؓ نے اور نہ مجکو یعنے آپ کو بھی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونے کے فرمایا اور نہ مجکو مگر یہ کہ ڈھانکے مجکو اللہ اپنی طرف سے ساتھ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کے اور میانہ روے کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑھو اور میانہ روی اختیار کرو پہنچے عبادت مین پہونچوگے تم منزل مقصود کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْرُہُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسی کو تم مین سے عمل اُسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اُسکو دوزخ سے یعنی عمل اُسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتھ رحمت اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف مگر ساتھ رحمت اللہ کے یعنی عمل کے ساتھ رحمت کے ہوگا وہ یہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات اُسکے ملینگے موافق اعمال کے ع

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہُ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَفَہَا وَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہو اسلام اُسکا یعنے خالص ہو نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکسان ہو جاوے تا ہے بعد تعالیٰ اُس سے ہر گناہ کہ پہلے اسلام کے کیا تھا اور ہوتا ہے بعد اسکے بدلینے بعد اسلام لانے کے جو عمل کرتا ہے اُسپر بعد اللہ ہے بیان اُسکا یہ کہ ایک نیکی وہ چند لکھی جاتی ہے سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور بُرائی مانند اُسکے یعنے جتنی کرتا ہے اُتنی ہی لکھی جاتی ہے مگر یہ کہ تجاوز کرے اللہ اُس سے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ فضل اور رحمت الٰہی ہے کہ نیکی کا ثواب وہ چند دیتا ہے سات سو چند تک اور جسکے لیے چاہتا ہے زیادہ بھی دیتا ہے موافق مشقت اور صدق و اخلاص اُسکے کے اور بدی جتنی کرتا ہے اُتنی ہی لکھی جاتی ہے اور جس سے چاہتا ہے درگذر بھی کرتا ہے ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ فَمَنْ ہَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھین نیکیان اور بُرائیان یعنی حکم فرمایا فرشتون کو ساتھ لکھنے اُنکے کے لوح محفوظ مین بتفصیل اُسکی یہ کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پھر نکرے نیکی یعنے نہ میسر ہو کر نا اُسکا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہے اُس نیکی کو اللہ واسطے کرنے والے کے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اُسکو لکھتا ہے اُسکو اللہ واسطے اُسکے نزدیک اپنے دس نیکیان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنے جسکے لیے چاہتا ہے بندون اپنے مین سے زیادہ بھی لکھتا ہے ازراہ فضل و کرم اپنے کے موافق اخلاص اور بجالانے شرائط و آداب اُسکے کے اور جس شخص نے قصد کیا بُرائی کا پھر نکی بُرائی یعنے بسبب خوف الٰہی کے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا بُرائی کا پھر کی بُرائی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ایک بُرائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نیکیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے ثواب پاتا ہے اور مراد بُرائیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے اور پھر نکرے تو اُسکے لیے ایک نیکی اسلیے لکھی جاتی ہے کہ ثواب عمل کا موقوف ہے نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہے عمل اُسکے سے اسلیے کہ ثواب دیا جاتا ہے نیت پر دل

عمل کے اور نہین ثواب دیا جاتا ہو عمل پر بدون نیت کے لیکن ضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نیت کے اور بلکہ زیادہ اس سے اس زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہو کس قدر ہوتی ہو اور مبہم رکھا اسکو اللہ تعالیٰ نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے مین قوی تر ہو ذکر کرنے معین کے سے چنانچہ اسلیے فرمایا ہو فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ عُقْبَةَ** بن عامر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَلَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَانْفَلَّتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہو عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال اُس شخص کا کہ کرتا ہو برائیان پھر کرے نیکیان مانند حال اُس شخص کے ہو کہ ہو اُسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہو حلقون زرہ کے نے اسکو پھر کی اُسنے نیکی پس کھل گئے حلقے اُسکے پھر عمل کیا اور نیکیان یہان تک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف حاصل یہ کہ برائی کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہو اور تحیر ہوتا ہو امور مین اور دشمن رکھتے ہین اُسکو لوگ اور نیکیون کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہو اور آسان ہوتے ہین امور اُسکے اور ہوتا ہو محبوب لوگون کے دلون مین مشابہت دی اُسکو ساتھ پہننے زرہ تنگ کے کہ سبب گھٹنے کا ہو اور کھلنا اسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہو ع ج **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہو ابی درداءؓ سے کہ اُنھون نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور فرماتے تھے اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے روبرو پروردگار اپنے کے یعنے حساب کے لیے دن قیامت کے دو بہشتین ہین کہا مین نے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ کہا لینے ڈرنے والے نے تو بھی دو بہشتین ہون گی اسکے لیے پھر فرمایا دوسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پس کہا مین نے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پس کہا مین نے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہ احمد نے ف دو بہشتین ہین بعضی حدیثون مین آیا ہو کہ ایک بہشت ہو سونے کے ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اُسکے اور ایک بہشت ہو کہ اسیطرح چاندی کا ہو سامان اُسکا اور ابو درداء سے بعید جانا اس حکم کو اُسپر حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ ناک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہوا اسکو یہ حکم بات یون ہی ہو جو کہ مین نے کہی ع **وَعَنْ** عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ لِرَحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجِّعْ بِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہو عامر تیر انداز سے کہ کہا اسوقت کہ تھا مین نزدیک آنحضرت

یعنے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک شخص اسپر تو ایک کملی اور اسکے ہاتھ مین تھی کچھ چیز لپیٹ رکھی تھی کملی اسپر پھیر کیا یا رسول اللہ گذرتا بن درختون کے پر پس نہی مین نے اُسمین آوازین جانورون کے بچون کی پس پکڑ لیا مین نے اُنکو اور رکھ لیا مین نے اُنکو اپنی کملی مین پھر آئی بچون کی ان پھرنے لگی میرے سر پر پس کھول دی مین نے کملی بچون پر سے واسطے مان کے یعنی تاکہ دیکھے مان بچون کو پس آپڑی اُنپر پھر لپیٹ لیا مین نے مان اور بچون کو چادر اپنی مین پس سب میرے پاس مین فرمایا رکھ دے اُنکو پس رکھ دیا مین نے اُنکو یعنی اور کھول دیا اُنکو اور چھوڑ دی مان اُنکی نے ہر چیز سوائے چمٹنے کے اُنسے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے مان بچون کے اپنے بچون پر پس قسم ہر اُس ذات کی کہ بھیجا ہی مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ تعالیٰ ارحم رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر بہ نسبت مان بچون کے ساتھ بچون اپنے کے پھر لیجا اُنکو یہان تک کہ رکھدے اُنکو جہان سے پکڑا تھا تو نے اُنکو حال تاکہ مان اُنکی ساتھ اُنکے ہو پھر لے گیا وہ اُنکو نقل کی یہ ابوداؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَاوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تُخَفِّضُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجُ تَحَتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلَى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلَى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرتؐ کے پس گذرے حضرتؐ کے اُتنے ایک لوگون پر پھر فرمایا کون لوگ ہو تم عرض کیا اُنھون نے ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تھی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اُسکے ساتھ تھا بیٹا اُسکا پس جو وقت کہ اُٹھتی لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکے کو یعنی تا آگ کی گرمی سے رنج نہ اُٹھاوے پھر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کے فرمایا ہان کہا اُس عورت نے قربان ہو باپ میرا اور ہان میری تمھارے کیا نہین اللہ بہت رحم کرنے والا رحم کرنے والون کا فرمایا کہ ہان کہا اُس عورت نے کیا نہین اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنے والا اپنے بندون پر ہان سے ساتھ بچے اپنے کے فرمایا کہ ہان کہا اُس عورت نے کہ تحقیق ہان نہین ڈالتی اپنے بچے کو آگ مین پس جھکایا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے ہوئے پھر اُٹھایا سر اپنا طرف اُس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہین عذاب کرتا اپنے بندون کو یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنے والے کو ایسے سرکش کو کہ سرکشی کرے اللہ پر یعنے خلاف کرے اُسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الٰہ الا اللہ کا نقل کیا یہ ابن ماجہ نے

وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرَئِيلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرَئِيلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُ لِمَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُ لِمَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُولَ لِمَا أَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی ثوبان سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈھونڈھتا ہی مرضی اللہ کی یعنی ساتھ ادا کرنے طاعات کے پھر ہمیشہ رہتا ہی ساتھ اُس ڈھونڈھنے کے پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیل کو کہ فلانا بندہ میرا ڈھونڈھتا ہی یہ کہ راضی رکھے مجکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اُسپر ہی پھر کہتا ہی جبرئیل رحمت خدا کی فلانے پر ہو جیو اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اُٹھانے والے عرش کے اور کہتے ہین اُنکو وہ فرشتے کہ گرد اُنکے ہین یہان تک کہ کہتے ہین اس بات کو فرشتے ساتون آسمانون کے پھر اُترتی ہی رحمت اُس شخص کے لیے طرف زمین کے نقل کی احمد نے فـ اُترتی ہی رحمت یعنی دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکو پھر رکھی جاتی ہی اُسکے لیے قبولیت زمین مین یعنے لوگ عزیز رکھتے ہین اُسکو اور یہ حدیث مانند

اُس حدیث کے ہو کہ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہو ایک بندے کو تو پکارتا ہو جبرئیلؑ کو کہ مین دوست رکھتا ہون فلانے بندے کو تو بھی دوست رکھ اُسکو پھر دوست رکھتا ہو اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہو جبرئیلؑ آسمان مین کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہو فلانے کو پس دوست رکھو تم اُسکو پس دوست رکھتے ہین اُسکو آسمان والے پھر کیجاتی ہو اُسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکھتے ہین اُسکو اور جب دشمن رکھتا ہو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو پکارتا ہو جبرئیلؑ کو کہ مین دشمن رکھتا ہون فلانے کو تو بھی دشمن رکھ اُسکو پھر دشمن رکھتا ہو اُسکو جبرئیلؑ پھر پکارتا ہو آسمان والون مین کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہو فلانے کو پس دشمن رکھو تم اُسکو پس دشمن رکھتے ہین اُسکو پھر رکھی جاتی ہو اُسکے لیے دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکھتے ہین اُسکو انتہی یہی سبب ہو شہرت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اُنکو دوست رکھتے ہین اور جو کہ ساتھ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلون کو اپنی طرف مائل کرتے ہین وہ خارج ہین دائرہ اعتبار سے ع ہج وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہو اسامہ بن زیدؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول عزوجل کے پس بعضے اُنمین سے ظالم ہین واسطے نفس اپنے کے اور بعضے اُنمین سے میانہ رو ہین اور بعضے اُنمین سے سبقت کرنے والے ہین نیکیون مین فرمایا سب یہ بہشت مین ہین نقل کی یہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ف اوپر سے آیت ہون ہو قرآن اور ثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ یعنے پھر دی ہمنے کتاب و شریعت اُن لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے اُنکو یعنے ساتھ ایمان و اسلام کے اپنے بندون مین سے پس بعضے برگزیدہ بندون مین سے وہ ہین کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنے مرتکب ہوتے ہین منہیات کے اور بعضے اُنمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بھی کرتے ہین اور بُرائی بھی اور بعضے اُنمین وہ ہین کہ سبقت کرتے ہین بھلائیون مین یعنے نہایت جد و جہد کرتے ہین بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بھی اورون کو کرتے ہین اور کہا حسن بصری رحمہ نے کہ سبقت کرنے والا وہ ہو کہ غالب ہون نیکیان اُسکی بُرائیون پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اُسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اُسکی نیکیون پر یہ تینون قسمین برگزیدہ بندون مین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگے بحسب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالیٰ کی معلوم ہوئی ع ہج **بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ** باب ہو اُن دعاؤن کا کہ پڑھے وقت صبح کے اور شام کے اور سونے کے ف صبح کہتے ہین اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائین وقت صبح و شام کے پڑھنے کی آئین ہین چاہیے پہلے نماز فجر و عصر کے پڑھے اور چاہیے بعد ع ہج **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوئے ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک اس حال مین کہ ملک ہین واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہو وہ نہین کوئی شریک واسطے اسکے اُسی کے لیے ہو بادشاہت اور اُسی کے لیے ہو تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہو یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بھلائی اس رات کی سے اور بھلائی اُس چیز کے سے کہ اسمین ہو یعنے جو چیز رات مین پیدا ہوتی ہو اور

پناہ مانگتا ہوں مین ساتھ تیری بُرائی اس رات کی سے اور بُرائی اس چیز کی سے کہ اسمین ہے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کاہلی سے یعنے طاعت مین اور نہایت بڑھاپے سے کہ خلل آجاوے بھجنے قوی مین اور بُرائی بڑھاپے کی سے یعنی عقل جاتی رہے اور وہ چیزین پیدا ہون کہ برا ہو بیٹھے اور مال اور پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کے سے یعنی دنیا کے فتنون مین اور محبت دنیا مین گرفتار ہونے سے اور عذاب قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اجر بعث صحیح کرتے حضرت کہتے یہ ہین جو کہ شام مین پڑھے وہ صبح مین بھی پڑھے اور لیکن بڑھتے بدلے اسبنا دو سی الملک للہ کے اصبحنا و اصبح الملک للہ اور ایک روایت مین بجا لفظ سوا لکھا ہے کہ یہ کہا رب میں پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب سے کہ دوزخ مین ہو اور عذاب سے کہ قبر مین ہو نقل کی مسلم نے ف صبح کے وظیفہ مین بجائے اللیلۃ کے الیوم پڑھے یعنی اصبحنا الیوم و اصبح الملک للہ بجائے امسینا و امسی الملک للہ اور بجائے ضمیر ونکے مذکر ضمیرین پڑھے یعنی ہا کی جگہ ہُ پڑھے ۱۲ **وعن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت خدہ ثم یقول اللھم باسمک اموت واحیا واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری و مسلم عن البراء اور روایت ہو حذیفہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ آتے بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھ اپنا داہنا اپنے نیچے کال اپنے یعنی داہنا ہاتھ نیچے گال کے پھر کہتے یا الٰہی ساتھ نام تیرے کے مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا ہون اور جیتا ہون اور جب وقت جاگنے کے کہتے سب تعریف ہو واسطے اس اللہ کے کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد اسکے کہ مارا ہمکو یعنی سلانے کے اور طرف اسکی ہے ہر رجوع نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے براء سے ف طرف اسکی ہے ہر رجوع یعنی بعد موت کے حساب و جزا کے لیے دن قیامت کے بعضون نے تو یعنی کہے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حشر سے یہان تفرق ہونا ہے جملہ اعضا وغیرہ کے بعد سونے کے اور خمیازہ کے نیچے ہاتھ رکھ کر سونے مین بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنے مین وقت سونے اور جاگنے کے یہ ہے کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع فعال عبادت پر ہو ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین وفی روایۃ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل باسمک متفق علیہ وفی روایۃ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات وان امسکت نفسی فاغفر لھا اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ جگہ پکڑے ایک تمھارا طرف اپنے بچھونے کے چاہیے کہ جھاڑ بچھونا اپنا ساتھ اندر کے کونے لنگی اپنی کے یعنی جو کونہ کہ متصل بدن ہے ہر اسلیے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہو پیچھے اُسکے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اُسپر پڑا ہو پھر کہے یعنی لیٹنے کے ساتھ نام تیرے کے اے پروردگار میرے رکھی مین نے کروٹ اپنی اور ساتھ نام تیرے کے اور بدد تیری کے اُٹھاؤنگا مین اسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اُسپر یعنی بخشدے اسکو اور اگر چھوڑ دے تو اسکو یعنی بھیرے تو حیات طرف میرے اور نگاوے تو مجکو پس نگہبانی کر اسکی ساتھ اُسطرح کے کہ نگہبانی کرتا ہے ساتھ اُسکے اپنے نیکبخت بندون کی اور ایک روایت مین ہے کہ جب آوے ایک تمھارا بچھونے پر چاہیے بچھونا پھر جاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنے پھر کہے باسمک یعنی آخر تک پڑھ جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یہ ہے پس چاہیے کہ جھاڑے بچھونے کو ساتھ کونے کپڑے اپنے کے تین بار اور اس روایت مین ہے وان امسکت نفسی فاغفر لھا یعنی بجائے فارحمھا کے فاغفر لھا ف انگی کے اندر کے کونے سے جھاڑنے کو اسلیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور اسمین ستر اچھی طرح ڈھکا رہتا ہے اور اگر قبض کرے تو جان میری الخ آدمی جب سوتا ہے تو حکم مردے کا رکھتا ہے کہ حق تعالیٰ روح اسکی قبض کر لیتا ہے بعد ازان یا روح رکھ چھوڑتا ہے یا پھیر دیتا ہے جلا دیتا ہے پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکھ چھوڑے تو اور مارے تو بخشدے اور اگر پھیر دے روح کو اور زندہ رکھے محفوظ رکھ جیسے نیک بندون کو محفوظ رکھتا ہے یعنی توفیق بھلائی کی دے اور گناہون سے بچا اور مدد کر ہر امر مین اپنے نیک بندے وہ ہین کہ حق اللہ تعالیٰ کے اور بندون کے ادا کرتے ہین اور داہنی کروٹ سے سونے مین حکمت یہ ہے کہ دل بائین پہلو مین ہے جب داہنی کروٹ سوتا ہے تو دل اٹکا رہتا ہے اُس سے بہت راحت اور غفلت نیند مین نہین ہوتی اور آسان ہوتا ہے جاگنا نماز تہجد کے لیے اور بائین کروٹ سے سونے مین الٹی جگہ پڑتی ہے اشتہا اُس سے راحت اور غفلت نیند مین بہت ہوتی ہے ع **وعن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ

دَائِمٌ عَلٰی شِقِّهٖ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ تَحْتَ لَیْلَتِهٖ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ یَا فُلَانُ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ اِلٰی قَوْلِهٖ اَرْسَلْتَ وَقَالَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِكَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے سوتے داہنی کروٹ اپنے پھر کہتے یا الٰہی خالص متوجہ کیا میں نے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے کے اور متوجہ کیا میں نے منہ اپنا طرف تیرے یعنی طرف قبلہ تیرے کے اور سونپا میں نے کام اپنا طرف تیرے اور لگائی میں نے پیٹھ اپنی طرف تیرے یعنی اعتماد کیا میں نے تجھ پر واسطے امید ثواب تیرے کے اور ڈرنے کے عذاب تیرے سے نہیں پناہ اور نہیں نجات تیرے عذاب سے مگر طرف رحمت تیری کے ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے کہ اتاری ہے تو نے اور ساتھ نبی تیرے کے کہ بھیجا ہے تو نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نے کہا ان کلمات کو پھر مر گیا اسی رات میں مرا دین اسلام پر اور ایک روایت میں ہے کہ کہا براء نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اے فلاں نے جسوقت کہ جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس وضو کر وضو نماز کا سا اپنے پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنے پھر کہہ اللھم اسلمت نفسی الیک قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نے پس اگر تو مرے تو اس رات اپنی میں مرے گا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نے پہونچے گا بھلائی کو یعنی بہت بھلائی کو یا بھلائی کو دارین میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتے طرف بچھونے اپنے کے کہتے سب حمد واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہماری کو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہیں انمیں سے کہ نہیں کفایت کرنے والا اور نہ ٹھکانا دینے والا انکو کی یہ مسلم نے **ف** یعنے بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرتا انکو اللہ تعالیٰ ہر دن کی برائی سے یعنی محفوظ نہیں رکھا انکو ہر دن ایذا رسانی سے بلکہ وہ غالب ہو رہے ہیں انپر اور نہ مہیا کیا ہے انکے لیے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہے انکو کہ سرگردان رہتے ہیں کوچوں اور بازاروں اور جنگلوں میں اور ایذا پاتے ہیں گرمی اور جاڑے میں ۱۲ **وَعَنْ** عَلِیٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَیْهِ مَا تَلْقٰی فِیْ یَدِهَا مِنَ الرَّحٰی وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِیْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰی مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهَا حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَیْهِ عَلٰی بَطْنِیْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَانِیْ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ تحقیق حضرت فاطمہؓ آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ اسکے کہ شکایت کریں طرف حضرتؐ کے مشقت کی کہ پاتی تھی اپنے ہاتھ میں بسبب پیسنے چکی کے اور پہونچی تھی خبر حضرت فاطمہؓ کو یہ کہ آئے ہیں حضرتؐ کے پاس سو نہ پایا حضرت فاطمہؓ نے حضرتؐ کو پس ذکر کیا یہ روبرو عائشہؓ کے یعنے کہا انسے کہ حضرت سے عرض کر دینا کہ خادم کے مانگنے کے لیے آئی تھی پھر جب آئے حضرتؐ خبر دی حضرت کو عائشہؓ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہؓ نے کہا تھا کہا حضرت علیؓ نے پس آئے حضرتؐ ہمارے پاس اُس حالت میں کہ لیٹ رہے تھے ہم اپنے بچھونوں پر پس ارادہ کیا ہمنے اُٹھنے کا پس فرمایا حضرتؐ نے ٹھہرے رہو اپنی جگہ پھر آئے حضرت اور بیٹھ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہؓ کے یہاں تک کہ پائی میں نے ٹھنڈک حضرتؐ کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں تمکو بہتر اُس چیز سے کہ مانگی تمنے یعنی بردہ وہ یہ ہے کہ جسوقت جاؤ تم اپنے بچھونے پر پس سبحان اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار پس یہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

حضرت جوان دونوں صاحبوں کے درمیان میں آ بیٹھے تو یہ بسبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کے تھا جیسا کہ کہا گیا ہے اذا رأت الا لفة فرت الکلفة اور یا بی بین عند الناع ہے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ ایک لحاف میں سوتے تھے اور حضرت علیؓ ننگے تھے سوائے ستر کے اور کہا ذری نے شرح مصابیح میں کہ بعضی روایات صحیح میں تصریح ہے پس شیخ ہمارے حافظ بن کثیر کہتے تھے کہ بعد نماز دیگر سبحان اللہ سے پڑھے اور وقت سونے کے اللہ اکبر سے پڑھے انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ کبھی اللہ اکبر سے پڑھے اور کبھی سبحان اللہ تاکہ عمل دونوں روایتوں پر ہو جاوے اور یہ اولیٰ اور لائق تر ہے اور یہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے یہ غیبت دلائی اور صبر کرنے کے مشقت دنیا پاوے بدلہ دنیا پر یعنے فقر و مرض وغیر ذالک پر اور اسلیئے اشارہ ہے طرف فضیلت فقر صابر کے غنی شاکر پر ع ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ لَّكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُكَبِّرِیْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَعِنْدَ مَنَامِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئیں حضرت فاطمہؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہتی حضرت سے خادم یعنی اور حضرت نہ ملے جب سنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرت نے کیا نہ بتاؤں میں تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اللہ اکبر چونتیس بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کی یہ مسلم نے وظیفہ پڑھنا اس تسبیحات کا وقت سونے کے دور کرتا ہے مشقت خدمت دن کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت صبح کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت اور نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیری کی شام کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے جیتے ہیں ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیرے ہی رجوع اور جب وقت کہ شام کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت تیری کی شام کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیری کے صبح کی ہمنے اور ساتھ مدد تیری کے زندہ رہتے ہیں ہم اور ساتھ مدد تیری کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیرے ہی اٹھنا یعنی بعد مرنے کے نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا حضرت ابوبکرؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ حکم کیجیے مجکو ساتھ ایک چیز کے کہ کہوں میں اسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جب وقت کہ صبح کروں میں اور جب وقت کہ شام کروں میں فرمایا کہا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے اور مالک ہر چیز کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی نفس اپنے کی سے اور برائی شیطان کی سے اور شرک والے شیطان کے سے کہ اسکو جب وقت کہ صبح کرے تو اور جب وقت کہ شام کرے تو اور جب وقت کہ لیوے تو جگہ سونے اپنے کی نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد اور دارمی نے

وَعَنْ اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ كُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَیْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرُّهٗ شَیْءٌ فَكَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانٌ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِیْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّیْ لَمْ اَقُلْهُ یَوْمَئِذٍ لِیُمْضِیَ اللّٰهُ عَلَیَّ قَدَرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ روایت ہے ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا سوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ کہے بیچ صبح ہر روز کے اور شام ہر رات کے صبح کی میں نے اور شام کی میں نے ساتھ نام اس اللہ کے کہ نہیں ضرر کرتی ساتھ نام اسکے کے کوئی چیز زمین میں نہ آسمان میں اور وہ ہر سننے والا اور جاننے والا کہ تین بار پس ضرر کرے اسکو کوئی چیز یعنے جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین تین بار پڑھ لے تو کوئی چیز اسکو ضرر نہ کرے اور نہ اسکو کوئی آفت پہنچے

پس تھا ابان تحقیق میں نے سنا ایک قسم ہماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننے والے نے کہ دیکھا تھا طرف ابان کے یعنی از راہ تعجب کے دیکھتا تھا کہ یہ روایت کرتے ہیں کہ جو اس دعا کو پڑھے اسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور خود بیماری زمین میں گرفتار ہیں پس کہا اسکو ابان نے اگر کیا دیکھتا ہے طرف میرے خبردار ہو تحقیق حدیث اسیطرح ہے جسطرح بیان کی میں نے تجھ سے یعنی صحیح ہے لیکن میں نے نہیں پڑھی تھی یہ دعا اسدن تاکہ جاری کرے اللہ تعالیٰ اسمیں تقدیر اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداؤد نے اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے لم تصبہ فجاءۃ بلاء الخ یعنے جو پڑھے یہ دعا ہر شام تین بار نہیں پہونچیگی اسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑھے اسکو وقت صبح کے نہیں پہونچیگی اسکو بلا ناگہانی شام تک **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰی اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَیْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِهِمْ لَمْ یَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے جب شام کرتے شام کی ہمنے اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہر تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار میرے مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس چیز کی کہ اس شب میں واقع ہو اور بھلائی اس چیز کی کہ بعد اس شب کے واقع ہو اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس چیز کی سے کہ اس رات میں واقع ہو اور برائی اس چیز کی سے کہ بعد اس رات کے واقع ہو اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی عبادت میں اور برائی بڑھاپے کی سے یا کہا برائی کفر کی سے اور ایک روایت میں ہے کہ پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی بڑھاپے کی سے اور تکبر کی سے اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور جو وقت کہ صبح کرتے کہتے یہی یعنی جو کہ شام میں پڑھتے وہ صبح میں بھی پڑھتے ولیکن یہ پڑھتے بدلے امسینا و امسی الملک کے اصبحنا و اصبح الملک اللہ نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور صحیح روایت ترمذی کے نہیں ذکر کیا لفظ من سوء الکبر کا **وَعَنْ** بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعَلِّمُهَا فَتَقُوْلُ قُوْلِیْ حِیْنَ تُصْبِحِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بعضی بیٹیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے انکو پس فرماتے کہ جو وقت کہ صبح کرے تو یاد کی ہو اللہ کو ساتھ تعریف اسکی کے اور نہیں قوت یعنی تسبیح و حمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا جانو میں یقین اعتقاد رکھوں ہوں یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہر چیز کو از روے جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہے یہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے یعنی بلاؤں اور خطاؤں سے شام تک اور جسنے کہے یہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہے صبح تک نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰی قَوْلِهٖ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِیْ یَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِیْنَ یُمْسِیْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِیْ لَیْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کے یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑھو اللہ کی اس وقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب و عشا کے اور اس وقت کہ صبح کرتے ہو اور اسی کے لیے ہر تعریف آسمانوں میں اور زمین میں اور ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑھو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قولہ کذلک تخرجون جسنے پڑھیں یہ آیتیں صبح کو پائی اسنے وہ چیز کہ رہگئی تھی اس سے اسدن میں اور جسنے پڑھیں یہ آیتیں وقت شام کے پائی وہ چیز کہ رہگئی تھی اس سے اس رات میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بعد لفظ تظہرون کے آیت یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی و یحیی الارض بعد موتہا و کذلک تخرجون

یعنے نکالتا ہو اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے یعنی بچے کو نطفے سے اور انڈے سے اور مردے کو زندے سے یعنی مٹی اور انڈے کو آدمی اور جانور سے اور زندہ کرتا ہو زمین کو بعد مرنے اسکے کے یعنی سرسبز کرتا ہو بعد خشک ہونے کے اور اسیطرح نکالے جاؤگے تم بھی قبروں سے اور حاصل حدیث کا یہ ہو کہ جو کوئی یہ آیت صبح کو پڑھتا ہو تو پاجاتا ہو اور دن بھر اسکے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دن بھر اسکے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اسیطرح شام کے پڑھنے سے رات کی بھلائی اور دفعت ہونیکا ثواب پاتا ہو اور معالم التنزیل میں لکھا ہو کہ کہا نافع بن ازرق نے ابن عباس سے کہ آیا پاتے ہو تم پانچوں نمازیں قرآن میں کہا انھوں نے ہاں اور پڑھیں یہ دونوں آیتیں یعنی فسبحان اللہ لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہے ان آیتوں نے پانچوں نمازوں کو اور انکے وقتوں کو ع وَعَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَانَ لَہٗ عَدْلُ رَقَبَۃٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَکُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّاٰتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَکَانَ فِیْ حِرْزٍ مِنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ قَالَ لَھَا اِذَا اَمْسٰی کَانَ لَہٗ مِثْلُ ذٰلِکَ حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا یَرَی الْقَائِمُ اَنَّ اَحَدًا اَتٰی بِاَفْضَلَ مِمَّا اَتٰی بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَزَادَ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْلُ اَحَدٌ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِلَّا کَانَ کَفَّارَتَہٗ وَلَا یَقُوْلُ اَحَدٌ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ اِلَّا کَانَ تَقْصِیْرًا عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَعْتَقَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرْبَعَۃَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ قَالَ ذٰلِکَ اِذَا اَمْسٰی عَتَقَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرْبَعَۃً مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِعَمَلٍ اَفْضَلَ مِنْ عَمَلِہٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَۃَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَانَ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ فِیْ حِرْزٍ مِنَ الشَّیْطَانِ وَحَرَسٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَئِذٍ بِاَفْضَلَ مِنْ عَمَلِہٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِي يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے شداد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہمنے اس حال میں کہ گواہ کرتے ہیں ہم تجکو اور گواہ کرتے ہیں ہم اُٹھانے والوں عرش تیرے کو اور فرشتوں تیرے کو اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو ہی اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے تیرے یعنی افعال وصفات میں اور تحقیق محمد بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے نہیں کہتا کوئی یہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اُس سے اُس دن میں یعنی سوائے کبیرہ گناہوں اور حقوق العباد کے اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اُس سے اُس رات میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف لفظ من جملہ قال میں یعنی مانافیہ کے ہے اور ممکن ہے یہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور مؤید ہے اسکا جملہ وان قالہا الخ ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ اِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا میں ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور ساتھ محمد کے نبی ہونے کے مگر ہوگا لائق اللہ پر یعنی از راہ فضل وکرم کے یہ کہ راضی کرے اسکو دن قیامت کے یعنی ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف بعضی روایتوں میں لفظ بیتاً ہے اور بعضی میں رسولاً پس سب ہوا کہ دونوں پڑھے یعنی کبھی بیتاً اور کبھی رسولاً ۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ اور روایت ہے حذیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے سر اپنے کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجکو اپنے عذاب سے اُس دن کہ جمع کریگا تو اپنے بندوں کو یا کہا اٹھاویگا تو اپنے بندوں کو یعنی راوی کو شک ہوا کہ تجمع عبادک کہا یا تبعث عبادک کہا نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے ف اس روایت میں آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور روایت میں آیا کہ رخسارہ مبارک کے نیچے رکھتے تطبیق اسمیں یوں ہو سکتا ہے کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہونگے اور کبھی رخسار کے نیچے جس راوی نے جو دیکھا سو روایت کیا یا یہ کہ پہلے ہاتھ سر کے نیچے ہوتا ہوگا اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اُس چیز کا کہ دیکھا ۔ وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهٗ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حفصہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے داہنا ہاتھ اپنا نیچے گال اپنے کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجکو عذاب اپنے سے اُس دن کہ اُٹھاویگا تو اپنے بندوں کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک سونے اپنے کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور کلمات پورے تیری کے یعنے اسماء وصفات کے یا کتابوں تیری کے برائی اُس چیز کے سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اُسکی کے یعنے جو چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے یعنی ہر چیز کی برائی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہے قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہیں شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہیں مغلوب ہوتا آخر الامر میں اور نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی یعنے بلکہ نفع دیتے ہیں عمل صالح پاک ہو تو اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ

یَا وَدُوْدُ الْمُرَادُ بِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہوا بی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اس وقت کہ باوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکھنے والا مخلوق کا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اسکے تین بار بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کے یا گنتی پتوں درخت کے یا گنتی دنوں دنیا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَاْخُذُ مَضْجَعَہٗ یَقْرَاُ سُوْرَۃً مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا فَلَا یَقْرَبُہٗ شَیْءٌ یُؤْذِیْہِ حَتّٰی یَہُبَّ مَتٰی ھَبَّ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہوشداد بن اوس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے جگہ اپنی سونے کی کہ پڑھے کچھ سورت کے کتاب اللہ سے مگر مقرر کیا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے ایک فرشتہ یعنے حکم کرتا ہے اللہ اسکے ایک فرشتہ کو نگہبانی کرے اسکی ہر کرنے والی چیز سے پس نہیں نزدیک ہوتی اسکے کوئی چیز کہ ایذا دے اسکو یہاں تک کہ جاگے یعنی بعد بیدار ہونے کے نوبت بجلدی نقل کی ہے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَہٗ بِدَاخِلَۃِ اِزَارِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَہٗ عَلٰی فِرَاشِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْھَا وَاِنْ اَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہِ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ اور روایت ہوا بی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جائے کوئی تم میں طرف بچھونے اپنے کی پس چاہیے کہ جھاڑ ڈالے بچھونا اپنا ساتھ اندر کنارے تہبند اپنے کے پس بیشک نہیں جانتا کہ کیا گرا ہے اوپر بچھونے اپنے کے پھر کہے ساتھ نام تیرے کے اے میرے رب رکھا میں پہلو اپنا اور ساتھ تیرے ہی اٹھاؤں گا اسکو اگر روکے تو جان میری پس رحم کر اوپر اسکے اور اگر چھوڑ دے تو جان میری پس نگہبانی کر اوپر اسکے ساتھ اس چیز کے کہ نگہبانی کرتا ہے ساتھ اس کے بندوں اپنے نیکوں کے نقل کی اسکو بخاری اور مسلم نے

فصل دوم

فاتحۃ الکتاب اور نقل ہوا اللہ اعلم پس تحقیق امن میں رہیگا تو ہر چیز سے سوائے موت کے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَھُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بِھِمَا قَلِیْلٌ یُسَبِّحُ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَیَحْمَدُہٗ عَشْرًا وَیُکَبِّرُہٗ عَشْرًا فَذٰلِکَ خَمْسُوْنَ وَمِائَۃٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ سَبَّحَہٗ وَکَبَّرَہٗ وَحَمِدَہٗ مِائَۃً فَتِلْکَ مِائَۃٌ فِی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ اَلْفَیْنِ وَخَمْسَمِائَۃِ سَیِّئَۃٍ قَالُوْا وَکَیْفَ لَا یُحْصِیْھِمَا قَالَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمُ الشَّیْطَانُ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا اذْکُرْ کَذَا حَتّٰی یَنْفَتِلَ فَلَعَلَّہٗ اَنْ لَّا یَفْعَلَ وَیَاْتِیَہٗ فِیْ مَضْجَعِہٖ فَلَا یَزَالُ یُنَوِّمُہٗ حَتّٰی یَنَامَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا یُحَافِظُ عَلَیْھِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَکَذَا فِیْ رِوَایَتِہٖ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ وَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلٰثِیْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ وَیَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلٰثِیْنَ وَیُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلٰثِیْنَ وَفِیْ اَکْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اوپر ان کے بندہ مسلمان مگر کہ داخل ہووے بہشت میں یعنے نجات پانے والوں کے ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی اسلیے کہ دشوار نہیں کرنا انکا اسپر کہ آسان کرے اللہ اسپر اور عمل کرنے والے اوپر تھوڑے ہیں یعنے مداومت کرنے والے اوپر تھوڑے ہیں بسبب نہونے توفیق کے ایک چیز تو یہ ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد کرے خدا کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرؓ نے پس دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیوں پر فرمایا حضرت نے پس یہ پچاس ہوئیں یعنی بابت پانچوں نمازوں کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں یعنی میزان اعمال میں بحساب اسکے کہ ہر نیکی دس برابر الگ الگ ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب پڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کو اور تکبیر کہے اسکو اور حمد کرے اسکو سو بار یعنے سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہوں پس یہ سو بار ہیں زبان پر اور ہزار ہیں میزان اعمال میں پس کون تم میں سے کرتا ہوگا دن رات میں اڑھائی ہزار برائیاں عرض کیا صحابہؓ نے کہ کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزوں پر فرمایا آتا ہے ایک تمہارے کے پاس شیطان اس حال میں کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے پھر کہتا ہے شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز اپنے امور دنیا اور احوال نفسانیہ سے یا جو کچھ کہ متعلق ساتھ نماز کے نہیں اگرچہ یہ امور آخرت سے

ہو یہاں تک کہ نماز پڑھ کر پھرتا ہو پس شاید کہ وہ نکرے یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہو شیطان بیچ خوابگاہ اُسکی کے پس ہمیشہ رہتا ہو سُلاتا ہو اُسکو یہاں تک کہ سو جاتا ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے اختلاف ہو بعضی لفظوں میں اسطرح کہ فرمایا حضرت نے دو خصلتیں ہیں یا فرمایا دو خلتیں ہیں راوی کو شک ہو کہ وہ لفظ فرمایا یا یعنی دونوں کے ایک ہی معنی یعنی دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا ان پر بندہ مسلمان یعنی بجا لاے لایحصیھما جل مسلم کے لایحافظ علیھما عبد مسلم ہو اور اسیطرح ہے بیچ روایت ابوداؤد کے پیچھے قول اُنکے کے والف خمسمائۃ فی المیزان کے اسطرح ہو کہ فرمایا اور تکبیر کہے پچہتیس بار جسوقت کہ آوے اپنی خوابگاہ میں اور حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح کرے تینتیس بار اور اکثر نسخوں مصابیح کے میں عبداللہ بن عمرؓ سے ہو یعنے یہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مؤلف نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ حدیث نقل کی اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمرؓ سے ہو ف پس کون تم میں سے الخ یہ جواب ہو شرط محذوف کا اور استفہام میں ایک طرح کا انکار ہے یعنے جب محافظت کی دونوں چیزوں پر اور حاصل ہوتیں اڑھائی ہزار نیکیاں دن رات میں تو معاف کیجاتی ہیں اُس سے بدلے ہر نیکی کے برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ پس کون تم میں سے کرتا ہو برائیاں زیادہ ان نیکیوں سے دن رات میں کہ نہوں معاف اُنکے پس کیا باقی رہا تمکو کہ نہ محافظت کرو اُنپر جاتی رہتی ہیں نیکیاں بہت ہوتی ہیں برائیوں سے اُنکے گناہ جھڑ جاتے ہیں بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیوں کے درجے بلند ہوتے ہیں تمھیں چاہیے کہ محافظت کرو اُنپر صحابہؓ نے عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہو تو کیوں نہ محافظت کرینگے ہم اُنپر گویا اُنھوں نے بعید جانا اُنکے ترک کرنے کو پس حضرتؐ نے اُنکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہو نماز میں یہاں تک کہ غافل کر دیتا ہو نمازی کو اور سُلا رکھتا ہو اسیطرح غافل کر کر ذکر سے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِي فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن غنام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت صبح کے یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح میں بخشش سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسی کو مخلوق تیری سے پس تیرے ہی طرف سے ہو تنہا نہیں شریک کوئی واسطے تیرے پس تیرے ہی لیے تعریف ہو اور تیرے ہی لیے شکر ہو پس جو کوئی یہ دعا صبح کو پڑھے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس رات کا اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس رات کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ اسی کہی بدلے اصبح کے اور آیا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میرے نعمتیں تیری میرے پاس بہت ہیں شکر اُنکا کیونکر ادا کروں حکم ہوا کہ اے داؤد جب جانا تو نے کہ جو نعمتیں تیرے پاس ہیں میرے ہی طرف سے ہیں تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اُنکا ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنے کے یا الٰہی اے پروردگار آسمانوں کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کے اور اے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنے اُگانیوالے اُنکو پھاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا کہ نکالتا ہے اُسکو سے اور اُنکو نہیں اور اے اُتارنے والے توریت اور انجیل و قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی ہر بُرے کے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اُسکے کے یعنے تیرے قبضۂ قدرت میں ہے تو ہی ہر پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہیں پہلے تجھے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنے باقی بغیر انتہا کے پس نہیں پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنے باعتبار افعال و صفات کے پس نہیں اوپر تیرے یعنی اوپر طور تیرے کے کوئی چیز یعنے نہیں کوئی چیز ظاہر تر تجھسے اور تو ہی پوشیدہ یعنے باعتبار ذات کے پس نہیں کوئی چیز نزدیک تر تجھسے اور کر مجھسے دین یعنی حقوق اللہ تعالیٰ کے اور بندوں کے اور غنی کر مجھکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کے بادل کی محتاجگی سے نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی

ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ مسلم نے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے ف جب آتے طرف بچھونے اپنے کے اور حصن حصین میں ہے کہ پڑھے یہ عالیشکر ع
وَعَنْ اَبِیْ کَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰہِ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَخْسِ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی زہیر کی ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم تھے جبوقت کہ جاتے خوابگاہ اپنے میں رات کو کہتے ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے سوتا ہوں میں کبھی میں کروٹ اپنی واسطے اللہ کے یا آلہی بخش
میرے گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گروی میری کو اور کر مجھ مجلس بندمیں یعنے مانا مقربوں اور نبیوں کی مجلس میں نقل کی یہ ابوداود نے ف
مراد گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندوں کے حق سے اور اپنے عذاب سے یعنی گناہ میرے بخشدے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ
اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے
یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ لیتے خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتے سب تعریف ہی خدا کے لیے جسنے کفایت کیا مجکو یعنی خلق سے بے پروا کیا مجکو
اور جگہ دی مجکو یعنی مکان دیا ہے کو کہ دفع کرتا ہی سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ جسان کیا مجھ پر یعنے سبب بنے اُس چیز کے کہ احتیاج
پڑتی ہو اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجکو بہت یا شکر ہی اللہ کے لیے ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اُسکے اور معبود ہر چیز کے پناہ
مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے آگ سے یعنی ان چیزوں سے کہ باعث عذاب دوزخ کے ہیں نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ شَکَی خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ
اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ کُنْ لِیْ جَارًا
مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَالْکَلْبِیُّ ظَھِیْرُ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَکَ حَدِیْثَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہی بریدہ سے
کہ یہ شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو بسبب بیخوابی کے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جب جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس کہیو یا آلہی پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اُس چیز کے کہ سایہ کیے ہوئے ہیں آسمان اُس پر اور ای پروردگار زمینوں کے اور اُس چیز کے کہ اٹھائے ہیں
زمینیں یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانوں کے اور اُنکے کہ گمراہ کیا ہی شیطانوں نے اُنکو یعنی جن وانس ہو میرے لیے پناہ دینے والا برائی سب مخلوقات اپنے کے اُس سے
کہ زیادتی کرے کوئی اُن میں یا ظلم کرے مجھ پر یا باغی ہو میرے اوپر تیرا ہمسایہ بڑا ہے اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں ساتھ قوی اور کلبی کہ ہی ظہیر راوی اس حدیث کا چھوڑی ہی حدیث اُسکی بعضے اہل حدیث نے ف حکم ساتھ زیر ہونے اور کاف
کے ہی اور اصل نسخہ سیہ کہ ہیں حکم ساتھ پیش کے ہی اور حاشیہ پر لکھا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین میں ہی کہ روایت کی یہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے لیکن انکی
روایت میں بجای اجعلنی کے جیسا ہی اور بجای اجل سماک کے آخر تک کے و تبارک اسمک پس اسی لفظ پر تمام ہوئی ہی یہ دعا حصین
ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ
فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی مالک سے یہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے خاص اسطے خدا کے پروردگار عالموں کا یا آلہی تحقیق میں

مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اس دن کی کشائش اسکی یعنے مقصود کو پہونچوں اور مدد اسکی یعنی اسدن مین مدد میری کر کہ نفس اور شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہوں اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو اسمین اور برکت اسکی یعنی اسدن مین نزول حلال طیب کا تجھ لگے اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اس چیز کی ہے کہ اسدن مین ہو اور برائی اس چیز کی سے کہ پیچھے اسکے ہو پھر جبکہ شام کرے پس چاہیے کہ کہے مانند اسکے نقل کی یہ ابوداؤد

ف شام کو یہ دعا پڑھے تو بجاے اصبحنا و اصبح الملک کے امسینا و امسی الملک پڑھے اور ہذا الیوم کی جگہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہ مونث ضمیر ہن پڑھے یعنے ہ کی جگہ ہا ع ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَسْمَعُکَ تَقُوْلُ کُلَّ غَدَاۃٍ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تُکَرِّرُھَا ثَلٰثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَ ثَلٰثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ ۱۲ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرہؓ سے کہ کہا مین نے واسطے اپنے باپ کے کہ اے باپ میرے سنا مین نے تجھکو کہتے ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دے مجھکو بدن میرے مین یا الٰہی عافیت دے مجھکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دے مجھکو بینائی میری مین نہیں کوئی معبود مگر تو مکرر پڑھتے ہو اسکو تین بار وقت صبح کے اور تین بار وقت شام کے پس کہا اے بیٹے میرے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تھے ساتھ ان کلموں کے پس مین دوست رکھتا ہون کہ پیروی کروں حضرت کی سنت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اسمین اشارہ ہے اسپر کہ دعا اور اوراد عمل خیر کے کرنے مین منظور اصلی سچا لانا حضرت کا اور اتباع سنت انکی کا ہونہ جزا عمل اور قبولیت دعا ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا سَکَنَ فِیْھِمَا لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَہٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ وَرَوَاہُ ابْنُ السُّنِّیِّ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کے لیے ہے اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتے ہین رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کے لیے ہین اور مخلوق ملک اسکی ہین یا الٰہی کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنے خیر کرین اسکو طاعت مین اور درمیان اسکے کو سبب برآمد حاجات کا اور آخر اسکے کو سبب نجات کا اے بہت رحم کرنے والے سب سے رحم کرنے والون کے ذکر کی یہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار مین ساتھ روایت ابن سنی کے ف ختم کیا حضرت نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہے اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ متعین ہے کہ کہتا ہے یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہے اسکو تین بار تو کہتا ہے اسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہے تجھ پس مانگ ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابزیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جبوقت صبح کرتے صبح کی ہمنے اوپر دین اسلام کے اور کلمہ توحید کے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اوپر دین نبی اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ دین باطل سے بیزار ہو کر متوجہ تھے دین حق پر اور نہ تھے ابراہیم مشرکون سے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ف اوپر دین نبی اپنے کے الخ ظاہر اس لفظ کا یہ ہے کہ حضرت مبعوث تھے طرف خلق کے اور طرف اپنے بھی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا ۱۲

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ

باب ہے بیچ دعاؤن تفرق کے بیچ وقتون مختلف کے ف جواز کا کہ شارع سے کسی وقت یا کسی حال مین وارد ہوئے ہین مسنون ہے ہر کسی کو بجالانا انکا اگرچہ اکیلا رہو واسطے اتباع حضرت کے ۱۲

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ ہیں قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان یقدر بینھما ولد فی ذلک لم یضرہ شیطان ابدا متفق علیہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کرے صحبت کرنے کا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے وہ چاہتے ہیں ہم ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اولاد سے کہ نصیب کرے تو ہمکو پس تحقیق شیطان یہ ہے کہ اگر مقدر ہو اور دیا جاوے درمیان دو عورت کے فرزند اُس جماع میں ضرر نہیں کرتا اُسکو شیطان کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ یہ پڑھتے ہیں اور فرزند انکے شیطان کے تصرف سے محفوظ نہیں رہتے جواب یہ ہے کہ ضرر نکرنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان اسے کافر نہیں کرسکتا پس یہ اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اسوقت یا منجملہ یہ ہیں کہ ضرر نہیں پہونچاتا شیطان ساتھ سبب اور نفع یعنی ہاتھ بالکل نہیں پہنچے کا اور دینے کے اور مانندانکے کے اور کہا جوزجی نے کہ نہیں مسلط ہوتا شیطان اُسکے دین پر اور نہیں طاہر ہوتی مضرت اُسکی فرزند کے حق میں بالنسبت غیر اسکے کے اور یعصمون کے کما مر اور ضرر نہ پہونچانے سے یہ ہے کہ شیطان اُسکے اگلی رو سے نہیں ماتا ع وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند الکرب لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات ورب الارض ورب العرش الکریم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے نزدیک سخت فکر وغم کے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے بزرگ بردبار نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ جلوس وأحدھما یسب صاحبہ مغضبا قد احمر وجھہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو قالھا لذھب عنہ ما یجد من الغضب اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقالوا للرجل الا تسمع ما یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لست بمجنون متفق علیہ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا دو شخصوں نے آپس میں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک حضرت کے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک انمیں سے بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا تحقیق سرخ ہوگیا تھا چہرہ اُسکا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے اُسکو البتہ جاتا رہے اُس سے وہ غصہ کہ پاتا ہے وہ یہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا صحابہؓ نے اُس شخص کو کہ کیا نہیں سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اُسنے نہیں تحقیق میں دیوانہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث نکالی گئی ہے آیت سے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور میں نہیں دیوانہ یعنے یہ کلمہ اُسکو پڑھنے کو کہتے ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہوں اور میں نہیں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ تربیت کے نہیں تھا اور سمجھ دین میں نہیں رکھتا تھا پس تو ہم کیا کہ یہ دیوانہ ہی کہتا ہے یہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہے اُسکو یہ بتلایا طیبی نے احتمال ہے کہ وہ شخص منافق ہو یا بدخو گنوار دن سے ع ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فسئلوا اللہ من فضلہ فانھا رأت ملکا واذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم فانہ رأی شیطانا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغوں کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اُسکا اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہیں فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطان کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مرغ فرشتے کو دیکھ کر آواز کرتا ہے اسوقت دعا کرو تا وہ آمین کہے اور بخشش چاہے تمہارے لیے اور گدھ کی آواز سُنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز کرتا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نیکوں کے آنے کے وقت رحمت و برکت اُترتی ہے پس مستحب ہے اسوقت دعا کرنی اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ نازل ہوتا ہے غضب و عذاب کا فرون پر

پس سب ہی پناہ مانگتے وقت گذرنے کفار کے بچوں اسکے کہ پہونچا سکو شر انکے سے ۱۲ **وَعَنِ** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبّر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطو لنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل واذا رجع قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب سوار ہوتے اپنے اونٹ پر حالت نکلنے میں طرف سفر کے کہتے اللہ اکبر تین بار پھر پڑھتے یہ آیت پاک ہے وہ ذات کہ فرمانبردار کی واسطے ہمارے یہ سواری اور نہیں تھے ہم واسطے اسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے اس سفر اپنے کے نیکی اور تقوی اور عمل سے جو راضی ہو تو اس سے یعنے قبول کرے اسکو یا الٰہی آسان کر ہمپر سفر ہمارا یہ اور لپیٹ واسطے ہمارے یعنے دفع کر درازی اسکی یا الٰہی تو ہی ہے صاحب یعنے نگہبان سفر میں اور خبر گیری کرنے والا اہل میں یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے تعب سفر کی سے اور بری حالت دیکھنے سے یعنے بیقیاں دیکھنے کے اہل و مال میں غمگین ہوں اور حالت بری ہو اس سے پناہ مانگتا ہوں اور برائی پھرنے کی سے مال میں اور اہل میں اور اولاد میں یعنی اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ سفر سے پھر کر اہل و مال میں نقصان وغیرہ دیکھے اور رنج اٹھاوں اور جس وقت کہ پھرتے حضرت سفر سے کہتے یہ الفاظ اور زیادہ کرتے انمیں ہم پھرنے والے ہیں یعنی سفر سے ساتھ سلامتی کے طرف وطنوں اپنے کے توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں پروردگار اپنے کے بیان تعریف کرنے والے ہیں نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** عبد اللہ بن سرجس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب فی الخور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے محبت سفر کے سے اور بری حالت پھرنے کے سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی یعنی اعمال صالحہ میں اور اہل مال میں اور بددعا مظلوم کی سے اور بری حالت دیکھنے کی سے اہل و مال میں نقل کی مسلم نے **ف** پناہ مانگتے بددعا مظلوم کی سے حقیقت میں پناہ مانگنی ہے ظلم سے کہ ظالم کر دیتا ہے کسی پر تا مظلوم بددعا کرے مجیب رہے **وَعَنْ** خولۃ بنت حکیم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نزل منزلا فقال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے خولہ بیٹی حکیم سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی اترے کسی مکان میں یعنی سفر میں ہو یا حضر میں پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالی کے کہ پورے ہیں یعنی اسماء و صفات یا کتابیں اسکی برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کی نہیں ضرر کرتی اسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اس منزل سے نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں نے ایک بچھو سے کہ کاٹا مجھکو رات گذری میں فرمایا خبردار ہوا گر کہتا تو اوسوقت کہ شام کی تو نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالی کے کہ پورے ہیں برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجھکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور ترمذی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو وقت شام کے تین بار نہیں ضرر کرتا اسکو زہر یعنے کسی جانور کا اس رات میں اور ایک روایت میں وقت صبح کے بھی آیا ہے پس اس حدیث سے فائدہ صبح کے پڑھنے میں ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو موذی چیز وں سے اور معقل بن یسار صحابی سے منقول ہے کہ جسنے یہ عوذہ پڑھی صبح میں ہوتے ہیں اس شب ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اسکے لیے اور اگر مرتا ہے شہید مرتا ہے ۱۲ منہ فی المرقات، وذکر الحصن **وَعَنْ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر وسمع ھاعیا یقول سمع سامع بحمد اللہ وحسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا

باللہ من التکاسل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت ہوتے سفر میں اور وقت سحر کا ہوتا کہتے سنی سننے والے نے تعریف کرنی میری خدا کی اور اقرار میرا ساتھ خوبی نعمت اسکی کے ہمپر ہمارے رب ہمارے نگہبانی کرتا ہے اور احسان کرتا ہمپر کہتے ہیں ہم یہ کلام بناوٹ چاہتے ہوئے ساتھ خدا کے آگ سے نقل کی بیہقی نے وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ثم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھرتے جہاد سے یا حج سے یا عمرہ سے تکبیر کہتے اوپر ہر جگہ بلند کے زمین سے تین تکبیریں پھر کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا کہ نہیں شریک کوئی اسکا اسکے لیے ہے ملک اور اسی کے لیے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہیں بیشک طرف وطن کے توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کے تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنے دین کا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی خود ہی اور شکست دی کافروں کو تنہا نقل کی بیخاری اور مسلم نے وفی غزوہ خندق میں کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوا یہود اور قریضہ اور نضیر کے جمع ہو مدینہ پر آئے تھے اور ارادہ لڑائی کا رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اوپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ع وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اللھم اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے کہ کہا بد دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن جنگ احزاب کے اوپر مشرکان کے پس کہا یا الٰہی اتارنے والے کتاب کے جلدی کرنے والے حساب کے یعنی دن قیامت کے کہ آدھے دن میں سب سے حساب لیگا یا الٰہی شکست دے گروہ کافروں کو یا الٰہی شکست دے انکو اور ہلا دے انکو یعنی ثابت نہ رکھ انکو مقابلہ میں نقل کی بیخاری اور مسلم نے وعن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما وودکیۃ فاکل منہا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی بین اصبعیہ ویجمع السبابۃ والوسطی وفی روایۃ فجعل یلقی النوی علی ظہر اصبعیہ السبابۃ والوسطی ثم اتی بشراب فشربہ فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن بسرؓ سے کہ کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان پس نزدیک کیے گئے ہم طرف حضرت کے کھانا اور ایک چیز تھا مدینہ کا لیدہ کے پس کھایا اسمیں سے پھر لائے گئے کھجور خشک پس تھے حضرت کھاتے اسکو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونوں انگلیوں اپنی کے اور اکٹھی کرتے انگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت میں ہے شروع کیا حضرت نے کہ ڈالتے گٹھلی اوپر پیٹھ دونوں انگلیوں اپنی کے انگلی شہادت کے اور بیچ کے پھر لائے گئے پانی پس پیا اسکو پھر کہا باپ میرے نے اس حال میں کہ پکڑے تھے لگام جانور حضرت کی کہ دعا مانگو اللہ سے میرے لیے پس کہا حضرت نے یا الٰہی برکت دے انکے لیے جو تو نے انکو روزی دی تو نے انکو اور بخش واسطے انکے اور رحم کر اپنے نقل کی بیہقی نے وفی روایۃ اخری من ھذا فجعل یلقی النوی بین

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔ روایت ہے طلحہ بن عبیداللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب دیکھتے چاند کو تو کہتے یا آنی کہ اللہ اس چاند کو ہمیں اپنے ساتھ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ہلال کہتے ہیں پہلی اور دوسری رات کے چاند کو بعد اسکے قمر کہلاتا ہے پس جب حضرت بلال دیکھتے تو دعا مذکورہ پڑھتے حاصل اسکا یہ ہے کہ یا الٰہی اس مہینے میں ہم کو امن و ایمان کے ساتھ سلامت آفات سے اور احکام اسلام پر قائم رکھ بعد ازاں چاند کو دیکھ کر فرماتے کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہے اس سے مراد انکا کہ جو چاند اور سورج کو پوجتے ہیں اور رب سمجھتے ہیں ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُ بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ ۔ روایت ہے عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ دیکھے کسی مبتلاے بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اس اللہ کے کہ بچایا مجھکو اس چیز سے کہ گرفتار کیا تجھکو ساتھ اسکے اور بزرگی دی مجھکو بہتوں پر ان لوگوں سے کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہیں پہنچتی اسکو یہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن دینار راوی نہیں قوی ف حاصل یہ کہ جو کوئی مبتلاے بلا کو دیکھ کر یہ دعا الحمد للہ الذی الخ تفضیلا تک پڑھتا ہے اس بلا میں نہیں گرفتار ہوتا اور بلا عام ہے خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندھے ہونے کے اور سوائے انکے اور خواہ بلاے دنیوی ہو مانند حاصل کرنے مال و جاہ اور مانند انکے کے اور خواہ بلاے دینی ہو مانند فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکے کے غرضکہ ہر طرح کے مبتلاے بلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے ولیکن لکھا ہے علما نے کہ جو کوئی مبتلاے بیماری کو دیکھے تو چپکے سے اس دعا کو پڑھے تا وہ آزردہ نہ ہو اور اگر گناہ میں یا دنیا میں کسی کو مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑھے تا وہ باز رہے اور اگر دیکھے کہ پکار کر کہنے میں فساد ہوتا ہے تو اسکو بھی دیکھ کر چپکے پڑھے ع

وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ اور روایت ہے عمرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار میں اور کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے اسکے اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مرے گا اسی کے ہاتھ میں بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے لکھتا ہے اللہ اسکے لیے دس لاکھ نیکیاں اور دور کرتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں اور بلند کرتا ہے اسکے لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہے اسکے لیے گھر بہشت میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ میں بجاے من دخل السوق کے یوں ہے کہ جو شخص کہے بیچ بازار جامع کے یعنے بڑی بازار کے کہ خرید و فروخت کیجاوے یعنے اکثر خرید و بیع جہاں ہوں اسمیں ف سبب اتنے ثواب کا یہ ہے کہ بازار جگہ غفلت اور جھوٹی قسموں اور جگہ سلطنت شیطانوں کی ہے ایسی جگہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے بہت ثواب پاتا ہے ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْرَهَا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہے کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھ سے پوری نعمت اور فرمایا کہ اخیر چیز پوری نعمت پس کہا اس شخص نے کہ یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں ساتھ اسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے

اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا حضرتؐ نے ایک شخص کو کہ کہتا ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صبر پس کہا مانگی تو نے اللہ سے بلا پس مانگ اس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف حاصل سارے حدیث کا یہ ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت اخروی سمجھ کر دعا اسکے حاصل ہونے کی مانگتا تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ فانی ہے نعمت پوری داخل ہونا جنت میں ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تو نے بلا یعنے اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سب بلاؤں اور آفتوں سے نگاہ رکھے کہ بلا بری چیز ہے نہ مانگنی چاہیے اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِیْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور بہت ہوں اس میں بیفائدہ باتیں پھر کہے پہلے اٹھنے سے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیرے مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو کچھ کہ ہوا اس مجلس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف لغط سے مراد یہاں وہ کلام ہے کہ جس سے گنہگار ہو اور بعضوں نے کہا لغط کے معنی ہیں کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہیں یعنے اس دعا کے پڑھنے سے جو اس مجلس میں گناہ یا بیفائدہ باتیں یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہے ۱۲ ۔ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ اُتِیَ بِدَابَّةٍ لِیَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِیْلَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعْتُ مَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ یُعْجِبُهٗ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یَقُوْلُ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ حاضر کیا گیا اسکے پاس جانور تاکہ سوار ہوں اس پر جب رکھا پاؤں رکاب میں یعنی ارادہ کیا پاؤں رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جب چڑھ اسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے اوپر نعمتوں سواری کے اور سوا اسکے کے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار اور سبحانک الخ پھر ہنسے پس کہا گیا کہ کس چیز سے ہنسے تم اے امیر المومنین کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا میں نے پھر ہنسے پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسے تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے پس جب کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش دے مجھ کو گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوائے میرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علیؓ بسبب دعوی حضرت کے ہنسے ۱۲ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِیَدِهٖ فَلَا یَدَعُهَا حَتّٰی یَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ یَدَعُ یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا لَمْ یَذْكُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رخصت کرتے کسی شخص کو لیتے مسافر کو ہاتھ اسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اسکا کہ یہاں تک کہ وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی بسبب حسن خلق اور تواضع حضرتؐ کے صاف فرماتے سونپتا ہوں میں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنے

طلب کرتا ہوں تجھ سے دین و امانت تیری کے اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت میں ہے وخواتیم عملک یعنی بجائے آخر عملک کے یہ لفظ ہے یعنی اعمال آخری تیرے جس پر اللہ تعالیٰ کے یہ مطلب وہی ہے جو پہلے جملہ کا تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے سنہ میں ذکر کیا گیا فقط و آخر عملک ف مراد امانت سے اموال ہیں کہ لین دین کرتا ہو ساتھ اُنکے لوگوں سے اور بعضوں نے کہا مراد امانت سے اہل و اولاد دین کے مگر میں ہے بلا وعن عبد اللہ الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ خطمی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قصد ارادہ کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے سونپا میں نے اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وعن انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی قال ویسر لک الخیر حیثما کنت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس توشہ دیجیے مجھکو یعنی دعا کیجیے کہ برکت اسکی ساتھ میرے سفر میں مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجھکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہے کہا اُسنے زیادہ دعا کر دے میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور ان میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے اور توفیق دے تجھکو بھلائی دین و دنیا کی جہاں ہو تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وعن ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ولی الرجل قال اللھم اطو لہ البعد وھون علیہ السفر رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس مجھکو نصیحت فرمایئے فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اُس شخص نے کہا حضرت نے یا الٰہی لپیٹ اسکے لیے دوری سفر کی یعنے دور کر مشقت سفر کی بسبب دیکھ دینے مسافت دراز کے اور آسان کر اُسپر سفر یعنے سب امور سفر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا یعنے ڈر اللہ تعالیٰ سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہہ کی چیزوں کو اور اُن چیزوں کو کہ زیادہ ہیں حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ ماسوا اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنے کو وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ باللہ من اسد واسود ومن الحیۃ والعقرب ومن ساکن البلد ومن شر والد وما ولد رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پھر آتی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اُس چیز کی سے کہ تجھ میں ہے یعنے پانی یا کوئی بوٹی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسی کو ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور برائی اُس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ میں یعنی زہریلے جانور اور چیزیں ہلاک کرنے والی اور برائی اُس چیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہیں تجھ پر یعنے حشرات الارض اور حیوانات کہ مضر ہو سکتے ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والوں شہر کے سے یعنی آدمیوں کی برائی سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد جن ہیں کہ ہر شہر و ہر زمین میں رہتے ہیں اور برائی جننے والے کے سے اور اُس چیز کی سے کہ جنا یعنی شریر ہے اور اولاد اسکی یعنی جننے والے کے شر سے اور اولاد اسکی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بغزا قال اللھم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے

انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الٰہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجھی پر بھروسا ہی مجھے ہر امر میں اور مددگار میرا ساتھ قوت تیری کے حیلہ کرتا ہوں میں واسطے دفع کرنے مکر کفار کے اور ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں دشمنان دین پر اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں بیخ دشمنان دین سے نقل کی ترمذی و ابوداؤد نے **وعن** ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب وقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجھ کو مقابل کفار کے یعنی مانگتے ہیں تجھ سے کہ دفع کرے تو شر انکی ہمارے اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی انکی سے نقل کی احمد اور ابوداؤد نے **وفی** حصن حصین میں لکھا ہے کہ جو کوئی ڈرے دشمن سے یا اور کسی سے پڑھے یہ دعا الایلاف قریش کا امان ہے ہر برائی سے یہ عمل مجرب ہے **وعن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجھل او یجھل علینا رواہ احمد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابن ماجۃ قالت ام سلمۃ ما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذ بک ان اضل او اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب وقت کہ نکلتے اپنے گھر سے کہتے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ پھسلیں ہم یا بے قصد کے گناہ کریں یا گمراہ ہوویں ہم یعنی قصد گناہ کریں یا ظلم کریں ہم یا ظلم کیے جاویں یا جہل کریں ہم یا جہل کیا جاوے ہم پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے یوں ہے کہ کہا ام سلمہؓ نے نہیں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر کہ اٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر کہا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوویں یا گمراہ کیا جاؤں یعنی کوئی گمراہ کر دے مجھے یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہل کروں میں یا جہل کیا جاوے مجھ پر **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ حینئذ ھدیت وکفیت ووقیت وتنحی عنہ الشیطان ویقول شیطان اٰخر کیف لک برجل قد ھدی وکفی ووقی رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن وروی النسائی الی قولہ الشیطان اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر نہیں پھرنا گناہ سے اور نہ میں قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا جاتا ہے اسکے لیے اسوقت یعنی مذکر ہا ہے اسکو فرشتہ کہ اے بندے اللہ کے راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات میں اور محفوظ رہا سب ایبوں سے پس کنارے ہو جاتا ہے اس سے شیطان اور کہتا ہے دوسرا شیطان یعنی اس شیطان کی تسلی کے لیے کہ کیونکر میسر ہوگا تجھ کو تسلط اور تعرض اس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب ایبوں سے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ الا الشیطان تک کہا کتاب ابن سنی میں ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ نقل کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ کونسی چیز منع کرتی ہے ایک تمہارے کو جبوقت کہ تنگ ہو اپر امر معیشت کا پڑھے اس دعا کے جبوقت کہ نکلے گھر سے بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی اللھم رضنی بقضائک وبارک لی فیما قدرت لی حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت یہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی میں ہے اور ابن ماجہ میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کے پس کہے اللھم انی اسئلک بحق ممشای ھذا فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعۃ وخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک فاسئلک ان تعیذنی من النار وان تغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسپر بذات خود اور مستغفر کرتے ہیں اسکے لیے ستر ہزار فرشتے **ف** راہ راست دکھایا گیا یعنے تو نے جو نام خدا کا لیا اور توکل اسپر کیا اور لاحول پڑھی یعنے اپنے کو عاجز

جانا راہ راست پائی تو نے اسلیے کہ راہ راست یہی ہے کہ بندہ یاد خدا مین ہے اور اپنے کام سپرد اسکے کرے بیت کا خود راستہ بازگذار دکت نمی بینم ازین بہتر کارے ۱۲ منہ

وَعَنْ اِبْنِ السَّنِّيِّ عَنِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَرَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی داخل ہونے کی اور بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھ بھلائی کے ہو ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہمنے پھر سلام علیک کرے اپنے اہل پر نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حصن حصین مین بھی یہ دعا ابوداؤد ہی سے نقل کی گئی ہے اسمین بعد لفظ ولجنا کے وبسم اللہ خرجنا بھی ہے پھر ابوداؤد مین جو دیکھا اسمین بھی یہ جملہ موجود ہے پس مؤلف مشکوۃ کا یا کاتب اُسکے اس جملہ کو لکھنا بھول گئے ہونگے اور پھر سلام علیک کرے لکھا ہے علما نے کہ اگر گھر مین کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کے کہ وہان ہین اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین ۱۲ منہ مولف

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دیکھتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جبکہ نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالیٰ واسطے تیرے اور برکت دے تم دونون کو یعنے میان بیوی کو یعنے جمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمھارے بیچ بھلائی کے یعنے طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک رہے آپسمین اور اولاد نیک ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْءَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَاْخُذْ نَاصِيَتَهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنی باپ سے یعنے شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبداللہ بن عمرؓ سے اور عبداللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمھارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسے بھلائی اسکی یعنے بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ پیدا کیا تو نے اسکو اُسپر یعنے اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہون تیرے ساتھ تیرے بُرائی اُسکی سے اور بُرائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کیا تو نے اُسکو اُسپر یعنے بُرے اخلاق وافعال اور جبکہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اُسکی کے اور کہے مانند اسکے یعنے دعاے مذکورہ پڑھے اور ایک روایت مین بجاے عورت اور بردے کے یون آیا ہے کہ چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردے کے اور دعا کرے ساتھ برکت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دعا کرے ساتھ برکت کے یعنے اوپر کی دعا پڑھے یہ بات سمجھی جاتی ہے حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بھی اسیطرح پڑھے ۱۲ منہ

وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدے کی یعنے اسکے پڑھنے سے غم جاتا رہتا ہے یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون پس نہ سونپ مجھکو طرف نفس میرے کے ایک لحظہ نیز اسلیے کہ وہ دشمن بڑا میرا ہے اور عاجز ہے نہین قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کرمیرے لیے کام میرا سب نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہا ایک شخص نے کہ فکر میں لگیں میں مجکو اور میرے ذمہ پر دین ہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو ایک کلام کہ جبوقت کہے تو اسکو دور کرے اللہ فکر تیری اور ادا کرے تجھے دین تیرا کہا کہا میں نے مقرر بتلایئے فرمایا کہ جبوقت صبح کرے تو اور جبوقت کہ شام کرے تو یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے غالب ہونے دین کے سے یعنی کثرت اسکی سے اور غلبہ لوگوں کے سے کہا اس شخص نے پس کیا میں نے یہ پس دور کی اللہ نے فکر میری اور ادا کیا ذمہ میرے سے دین میرا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا میں نے مقرر بتلایئے کہا طیبی نے ظاہر یہ ہے کہ کہا جانا کہا مقرر بتلایئے اسلیے کہ ابوسعید نہیں روایت کی اس شخص سے بلکہ دیکھا حال اسکا اور بیان کیا اسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہے اول کلام پر الٰہی کچھ نہیں بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے اور کہا جاوے کہ تقدیر اسکی یہ ہے کہ کہا ابوسعید نے کہ کہا واسطے میرے اس شخص نے کہ کہا میں نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخ اور عاجزی سے اداے طاعت اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہوں اس سے پناہ ہے اور بخل یہ ہے کہ ترک کرے ادائے زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پھیر دے سائل کو اور ترک کرے ضیافت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اسکے کو اور جس علم اور مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہ جانتا ہو اور پھر سکھاوے اور بتاوے نہیں اور ترک کرے درود کو وقت سننے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے مراد یہ ہے کہ وقت جہاد کے کافروں سے ڈر کر مقابلہ نہ کرسکے اور اسمیں داخل ہے عاجز ہونا کرنی وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور دل سے نہ توکل کرنا اللہ پر ہیچ امر رزق وغیرہ کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَآءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ آیا اسکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق میں عاجز ہوں بدل کتابت اپنی سے یعنے پہونچا ہو وقت ادا کرنے مال کتابت کا اور میرے پاس مال نہیں ہے پس مدد کر و میری یعنے ساتھ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تجھ پر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کرے اسکو اللہ تعالیٰ تیرے ذمے سے کہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے یعنے رزق حلال پہونچا کر اسکے حرام سے بے پروا ہوں اور بے پروا کر مجکو ساتھ فضل اپنے کے اس شخص سے کہ سوائے تیرے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اسکا لکھوا لے کہ جب تو اتنے روپے ادا کرے تو اسوقت تو آزاد ہے اور بدل کتابت اس مال کو کہتے ہیں کہ اس غلام مکاتب نے اپنے ذمے پر ادا کرنا اسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اسوقت آزاد ہو گا ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمَحَتْ بِهِ الْكِلَابُ فِيْ بَابِ التَّخْلِيَةِ اِلَّا دَانِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی اوائل ہم متم بناح الکلاب میں باب تخلیہ الا دانی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى كَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابَعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ وسلم نے جب بیٹھتے ایک جگہ یا نماز پڑھتے پڑھتے کتنے کلمے یعنے وقت اٹھنے کے مجلس سے اور وقت فارغ ہونے کے نماز سے پس پوچھا میں نے انکے یعنے فائدہ انکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنے پہلے ان کلموں کے ہونگے یہ کلمے مہر اسپر یعنے کلام نیک پر قیامت تک یعنے وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اسکا ضائع نہیں ہونے کا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنے پہلے اُن کلموں کے کلام گناہ کا کیا جاوے ہونگے یہ کلمے سبب بخشش اسکے کے وہ کلمے یہ ہیں پاک ہے تو یا الٰہی

اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تعریف تیری کہ نہیں کوئی معبود مگر واسطے تیرے بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیرے نقل کی یہ نسائی نے

وعن قتادۃ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الہلال قال ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد امنت بالذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد للہ الذی ذہب بشہر کذا وجاء بشہر کذا رواہ ابو داود

اور روایت ہے قتادہ سے پہونچا اسکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ دیکھتے ماہ کو کہتے چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا میں ساتھ اس ذات کے کہ پیدا کیا تجھکو یعنے اے چاند یہ بھی تین بار کہتے پھر کہتے سب تعریف ہے واسطے اس خدا کے کہ لیگیا اس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنے ماہ گذشتہ اور آئندہ کا نام لیتے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہتے یعنے بعد کہنے اللہ اکبر کے یہ کہتے ہلال خیر ورشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی میں آیا ہے حدیث ابن عمرؓ کی سے اور چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا یہ بمعنی دعا کے ہے یعنے اس چاند میں بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہے بطور فال نیک کے ۱۲ **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من کثر ہمہ فلیقل اللہم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک ونی قبضتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضائک اسالک بکل اسم ہو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی مکنون الغیب عندک ان تجعل القرآن ربیع قلبی وجلاء ہمی وغمی ما قالہا عبد قط الا اذہب اللہ ہمہ وابدل لہ بہ فرحا رواہ رزین

اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اسکو پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور بیٹا ہوں بندہ تیرے کا اور بیٹا ہوں لونڈی تیری کا اور تیرے قبضہ میں ہوں یعنے تیرے ملک و تصرف میں ہوں بال پیشانی میرے کے تیرے ساتھ میں ہیں نہیں حرکت و قوت مگر ساتھ مدد تیری کے جاری ہے میرے حق میں حکم تیرا یعنے تیرے حکم کو توقف اور کوئی روکنے والا نہیں ہو سکے اور چاہے وہی ہو عدل ہے میرے امر میں قضا تیری مانگتا ہوں میں تجھ سے ساتھ وسیلہ ہر نام کے کہ وہ واسطے تیرے ہے نام رکھا تو نے ساتھ اسکے ذات اپنی کا یا اتارا تو نے اسکو کتاب اپنی میں یا سکھایا تو نے وہ اسم کسی کو مخلوق اپنے سے یعنے انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنے کے کتاب میں یا اختیار کیا تو نے اسکو بیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنے یعنے کسی کو اسکی اطلاع نہیں سوائے تیرے یہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میرے کی اور روشنی آنکھوں میرے کی اور دور کرنے والا غم میرے کا اور لیجانے والا اندیشہ اور غم میرے کا نہیں کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہے اللہ تعالے غم اسکا اور بدل دیتا ہے جگہ غم کی خوشی کو نقل کی یہ رزین نے

وعن جابر قال کنا اذا صعدنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا رواہ البخاری

اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا ہم جب چڑھتے یعنے بلند جگہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے سبحان اللہ کہتے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کربہ امر یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ولیس بمحفوظ

اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غمگین کرتا انکو کوئی امر کہتے اے زندہ قائم رکھنے والے یعنے مخلوق کے ساتھ رحمت تیری کے فریاد رسی چاہتا ہوں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں محفوظ **ف** اور روایت کی یہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعودؓ سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علیؓ سے مرفوع اسکے لفظ یہ ہیں وکربہ وہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتے یا حی یا قیوم حالت سجدے میں ۱۲ **وعن** ابی سعید الخدری قال قلنا یوم الخندق یا رسول اللہ ہل من شیء نقولہ فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللہم استر عوراتنا وامن روعاتنا قال فضرب اللہ وجوہ اعدائہ بالریح وہزمہم اللہ بالریح رواہ احمد

اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا عرض کیا ہم نے دن خندق کے یا رسول اللہ کیا ہو کوئی چیز یعنے ذکر و دعا کہ پڑھیں ہم اسکو یعنے تا فتح ہو پس تحقیق پہونچے ہیں دل خبر دار کو

یعنے نہایت دشواری اور محنت لاحق ہوئی ہر فرمایا مان وہ یہ ہے یا الٰہی ڈھانک عیب ہمارے اور امن میں رکھ ہمکو ڈر ہمارے سے کہا ابو سعید نے پس مارے اللہ نے منہ ورین اُنکے کے ساتھ باد کے اور شکست دی ہمکو نے ساتھ باد کے نقل کی یہ احمد نے ف ون خندق کے کہ اسکو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہین اللہ تعالے نے ہوای تند مسلط کی کافرون پر کہ مانڈیان اُنکی الٹ دین اوخیے اُکھاڑ دالے اور طرح طرح کی تکلیفین پہونچا کر تباہ و برباد کیا ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ

اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے بازار مین کہتے آیا مین ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اس بازار کی یعنے رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اسمین اور بھلائی اُس چیز کی کہ اسمین ہے یعنے لوگ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اُسکی سے اور برائی اُس چیز کی سے کہ اسمین ہے یعنے عقد ین فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ پہونچین مین اسمین معاملہ نقصان کے کو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ باب ہے بیان پناہ مانگنے کے ف یعنے اسمین ایسی دعائین ہین کہ اُنمین واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزون سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلام اللہ پڑھنے کے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑھنا ہے یا استعیذ باللہ اکثر کہتے ہین کہ استعیذ باللہ افضل ہے اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہے کہ فرمایا ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ بھی وارد ہوا ہے

ع ج اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے سخت بلا کی سے اور پہونچنے بدبختی کی سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنون کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نف بلا اُس حالت کو کہتے ہین کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ مین ڈالا جاوے آدمی اُسمین اور دشوار ہوا ہے اور جہد کے معنی ہین مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتین ہین کہ پہونچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہوا اُسکے دفع کرنے سے اور صبر نکر سکے اُنکے واقع ہونے پر اور بُری تقدیر سے مراد وہ چیز ہے کہ بُری ہو آدمی کے حق مین اور خوش ہونے دشمنون کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی مین یا دنیا مین ہمکو نہ پہونچے کہ دشمن خوش ہون پس یہ دعا جامع ہے سب مطالب کو ع ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اندیشہ سے اور غم سے اور عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بزدلی سے اور غلبہ لوگون کے سے یعنے ظالمون کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے سستی سے یعنے طاعت مین اور بڑھاپے سے یعنے سبب بڑھاپے کے بیمار ہونے سے اور چٹی سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب آگ کے سے اور فتنہ آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنہ دولت کے سے اور برائی فتنہ فقر کے سے اور برائی فتنہ کانے دجال کے سے یا الٰہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنے پاک کر مجھکو گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے جیسے کہ پاک کرتی ہین یہ چیزین میل سے اور پاک کر دل میرے کو یعنے جیسے

اخلاق سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفیدی سے اور دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسی کہ دوری رکھی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذاب آگ کے سے یعنے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہوں دوزخیوں سے کہ وہ کفار ہیں اسلیے کہ عذاب کافروں کو دیا جاویگا اور موحد ادب دیے جاویں گے اور پاک کیے جاویں گے ساتھ آگ کے نہ عذاب اور فتنہ آگ کے سے مراد ہیں وہ چیزیں کہ باعث عذاب آگ کی ہیں یعنی گناہ اور فتنہ قبر سے مراد ہے تعمیر ہونا پیچ جواب منکر نکیر کے اور عذاب قبر سے مراد ہے مارنا لوہے کے گرز سے اور اور عذاب ہونا اسکو کہ جواب نہ دے سکیگا اور مراد فتنہ سے برے خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہے تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اسکو گناہ میں اور فخر کرنا ساتھ مال وجاہ کے اور فتنہ فقر کا ہے حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا انکے مالوں میں اور نہ راضی ہونا اس چیز پر کہ قسمت میں کی ہے اللہ تعالی نے اور چیزیں مانند انکے اور اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں سے امن میں کیا تھا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کے **وَعَنْ** زید ابن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم وعذاب القبر اللھم اٰت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا انت ولیھا ومولاھا اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لھا رواہ مسلم اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے یعنے نہ قدرت رکھنے سے طاعت پر اور سستی سے یعنے اچھے کاموں میں اور ناامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے یعنے ناکارہ ہونے اعضا اور حواس سے بسبب بڑھاپے کے اور عذاب قبر کے سے یعنی تنگی قبر کی اور دوست اور مانا گزرنے سے اور فتنہ کانا مسیحؑ کا اور ڈسنا سانپوں کا اور مانند انکے کے یا الٰہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اسکی اور پاک کر اسکو تو بہتر ان شخصوں کا ہے کہ پاک کرتے ہیں اسکو تو کارساز ہے اسکا اور مالک ہے اسکا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس علم سے کہ نفع دے اور اس دل سے کہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے۔ ساتھ ذکر اللہ کے اور اس نفس سے کہ سیر ہو لیکن حریص ہو اور جو کچھ اللہ نے دیا اس پر قناعت نکرے اور اس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس علم سے کہ نفع دے یعنے اس علم سے کہ عمل کروں اس پر اور نہ سکھاؤں اسکو لوگوں کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اس علم سے کہ نہ احتیاج ہو طرف اسکے دین میں یا اس علم سے کہ نہ ہوا سکے سیکھنے میں اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم کے سے جیسا کہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور برے اخلاق سے اور جس علم کے ساتھ تقوی نہ ہو تو وہ ایک باب ہے ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہے قسموں ہوا کے سے **وَعَنْ** عبد اللہ بن عمرؓ قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ مانگنے سے دعا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے جاتی رہنے نعمت تیری کی سے اور بدلنے عافیت تیری کے سے یعنے مبتلا بدے صحت کے بیماری ہو اور بدلے عفو کے محنت جگی وغیرہ ذلک اور ناگہانی عذابے سے اور غصہ تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے **وَعَنْ** عائشۃؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما لم اعمل رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس کام کی سے کہ کیا میں نے اور برائی اس کام کی سے کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو برے کام کر چکا ہوں انکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنے آئندہ عذاب نہ ہو اور جنکے جاوں بعد کام نہیں کیے انکی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنے آئندہ کوئی کام ایسا نکروں کہ باعث ناراضمندی تیری کا ہو یا بسبب ترک کرنے برے کاموں کے عجب نکروں بلکہ محض تیرے فضل سے جانوں **وَعَنْ** ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت

وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے فرماتے یا الٰہی واسطے تیرے فرمانبرداری کی میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھی پر توکل کیا میں نے اور طرف تیرے رجوع کی میں نے یعنے گناہوں سے طرف طاعت تیری کے رجوع کی میں نے اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی کافروں سے یا الٰہی پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کے نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی بخاری و مسلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْھُمَا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے چار چیزوں سے اس علم سے کہ نفع نہ دے اور اس دل سے کہ عاجزی نہ کرے اور اس نفس سے کہ سیر نہ ہو اور اس دعا سے کہ قبول نہ کیجاوے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرؓ سے اور نسائی نے ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزوں سے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر کی سے یعنی اتنی عمر ہو کہ قویٰ اور حواس میں فرق آجاوے اور قوت طاعت کی نہ رہے اور فتنہ سینہ کے سے یعنے سینہ میں برے اخلاق اور برے عقائد جگہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کر سکے اور متحمل بلاؤں کا ہونے سے پناہ مانگتے اور پناہ مانگتے عذاب قبر کے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَقِلَّۃِ الْمَالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** مراد محتاجگی دل کی ہے یعنی دل حریص ہو جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ اس صبر نہ ہو جو حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجی کے سے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیوں کی نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرت نے اختیار کی تھی کمی مال کی اور کہ وہ جانتے تھے کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لایموت کو کفایت نہ کرے اور ہر چیز ہو جاوے کہ کرنے میں دقت معصوم لوگ کہا کہ کمی سے مراد ہے اور ذلت سے ذلت بسبب گناہوں کے ہے کہ اللہ کے نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہونا غنیا کی طرف بسبب کمینی کے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضوں نے کہا خلاف دعداوت سے آپس میں اور نفاق سے سب اقسام نفاق کے مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں یعنی دل میں کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اس چیز کے کہ دل میں ہو اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور بد کہنا اور کرنا وقت لڑنے کے اور خلاف وعدے کا کرنا وغیر ذلک **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہے ہمخواب اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ساتھ تیرے خیانت سے پس تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بھوک سے اسلیے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہے آدمی کے بدن اور قویٰ اور

حواس میں اور فتور آتا ہے حضور میں اور عبادت کے کرنے میں پس بھوک بُری وہ ہے کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہوا جو کہ ریاضت کے لیے بطور اعتدال کے اور موافق حال کے بُری نہیں بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کے ہے بیماریوں سے اور خیانت سے مراد ہے نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگوں کے مال اور بھیدوں میں چنانچہ دلالت کرتی ہے اس پر یہ آیت یاایہا الذین آمنوا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ع **وَعَنْ** ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من البرص والجذام والجنون ومن سیئ الاسقام رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف بُری بیماریوں سے اس کو تعمیم بعد تخصیص کے کہتے ہیں یعنے پہلے خاص بُری بیماریوں سے پناہ مانگے پھر عام مانند استسقا اور دق وغیرہما کے انسے لیے پناہ مانگے کہ اکثر لوگ گھبرا جاتے ہیں اور ہیئت متغیر ہو جاتی ہے اور آدمی دست سے نکل جاتا ہے اور ہمیشہ رہتے ہیں بخلاف اور بیماریوں کے مانند بخار و دمہ وغیرہما کے کہ انمیں یہ حال نہیں ہوتا اور نہ کم ہوتا ہے اور آسانی بہت اور کمال ابن مالک نے حاصل یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہوں لوگ صاحب اس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہوں اس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو انسے اور عاجز ہو بسبب اس مرض کے اللہ کے حقوق سے اور بندوں کے حقوق سے تو مستحب ہے پناہ مانگنی اس سے انتہی اور کوڑھ اور جذام بالطبع متعدی نہیں ہیں یعنے کسی کو لگ نہیں جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بسبب ان لگانے کے کوڑھ و جذامی سے جیب لگ کر یہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ماخذ اللہ ع **وَعَنْ** قطبۃ بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء رواہ الترمذی اور روایت ہے قطبہ بن مالک سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے برے خلقوں سے اور بُرے عملوں سے اور بُری خواہشوں سے نقل کی یہ ترمذی نے ف منکر اسکو کہتے ہیں کہ نہ معلوم ہو بھلائی اسکی شرع سے یا معلوم ہو برائی اسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہیں حاصل یہ کہ بُرے اعمال دل کے سے مانند حسد و کینہ وغیرہما کے پناہ مانگتا ہوں اور بُرے اعمال سے مراد بُرے اعمال ظاہر کے ہیں اور بُری خواہشوں سے مراد بُرے عقیدے ہیں ع **وَعَنْ** شتیر بن شکل بن حمید عن ابیہ قال قلت یا نبی اللہ علمنی تعوذا اتعوذ بہ قال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی اور روایت ہے شتیر بن شکل بن حمید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شکل نے کہا کہ کہا میں نے اے نبی اللہ کے سکھا مجھ کو تعوذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑوں ساتھ اسکے فرمایا کہ الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی شنوائی اپنی کی یعنے نہ سنوں اس سے کلام باطل اور برائی بینائی اپنی کی یعنے نہ دیکھوں اس سے اور برائی زبان اپنی کی سے یعنے کلام بُرے اور بیفائدہ اس سے نہ کروں اور برائی دل اپنی کی سے یعنے بُرے عقیدے سے اور وسوسہ و کینہ وغیرہ دل میں نہ آویں اس سے اور برائی منی اپنی کی سے یعنے زنا میں صرف نہ ہو اور نظر شہوت سے نہ کی جائے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ** ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی ومن الغرق والحرق والھدم واعوذ بک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذ بک من ان اموت لدیغا رواہ ابوداؤد والنسائی وزاد فی روایۃ الھدم والغم اور روایت ہے ابوالیسر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مکان کے گرنے سے یعنی مجھ پر نہ گرے کسی مکان کی دیوار نہ گر پڑے کسی جانور اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گر پڑنے سے بلندی سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پھیر ڈالے مجھ کو شیطان نزدیک موت کے یعنے وسوسے ڈال کر دین کو تباہ کرے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں تیری راہ میں پیٹھ دے کر یعنی جہاد میں کفار سے بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں کہ ڈسے مجھ کو موذی یعنے سانپ بچھو اور مانند انکے کے زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے ایک روایت میں لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے غم سے ف اگر کوئی کہے کہ بعضی چیزیں ان میں سے ایسی ہیں کہ انسے آدمی مرتبہ شہادت کا پاتا ہے پھر حضرت نے پناہ انسے کیوں مانگی جواب یہ کہ ایسی اوقات میں رنج بہت ہوتا ہے آدمی صبر نہیں کر سکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کر دے اسلیے انسے پناہ

مانگے اور بہت بڑھاپے سے یعنی بڑائی بڑھاپے کی سے کہ حواس اور قوی مین فرق آجاوے اور کلام بیہودہ کرنے لگے اور عبادت مین فتور آوے اسسے بھی پناہ ہو اور آیا ہی کہ جو کوئی یاد کرتا ہو قرآن محفوظ رہتا ہو اسسے ع وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبَعٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہو معاذؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچاوے طرف طبع کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف طمع کے معنی ہین امید رکھنی مال کی لوگون سے اور طبع اصل مین کہتے ہین میلے کے زنگ لگنے کو اور یہان مراد ہی عیب ہین یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچاوے مجکو طرف اُس حالت کے کہ عیب دار کرے مجکو کہ وہ تواضع کرتی ہی اہل دنیا کی اور ذلیل ہوتا ہی سفلون کے آگے اور ظاہر کرنا سمعہ اور ریا کا اور سوا اسکے اور چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اور اسلیے کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رحمہ نے کہا کہ طمع اسکو کہتے ہین کہ امید رکھے اُس مال کی کہ شک ہو اسکے حاصل ہونے مین اور اگر یقین ہو جیسے کسی برحق اسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت راسخ کسی سے ہو اُس سے توقع رکھنے کو طمع نہین کہتے ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيذِي بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا اے عائشہؓ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے برائی اسکی سے پس تحقیق یہ ہو وقت یعنی اندھیرا کرنے والا جب بے نور ہو جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن شریف مین جو آیا ہی غاسق اذا وقب اسکو حضرت نے بیان فرمایا کہ مراد اسسے چاند ہی جبکہ گہ جاوے پس اسسے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہو کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالیٰ کے سے ہو کہ دلالت کرتا ہی اوپر اُترنے بلاؤن کے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوتے تھے ترسان اور ہولناک اور مراد ان بلاؤن کے اُترنے سے وہ نہین ہی کہ جو منجم احکام کسوف وخسوف سے ثابت کرتے ہین اسلیے کہ اہل اسلام کے نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہ ہی کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کے گہن کیا گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا جاتا رہے اور مانند اسکے کے اور اکثر مفسرون نے تفسیر مین شر غاسق اذا وقب کی یہ بھی کی ہی کہ برائی رات کی ہے جبکہ تاریک ہو ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو عمران بن حصینؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میرے کے یعنی پہلے اسلام لانے کے کہ اے حصین کتنے معبودون کی بندگی کرتا ہی آج کے دن کہا باپ میرے نے سات معبودون کو چھ زمین مین یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزیٰ کہ نام بتون کے ہین اور ایک آسمان مین کہ خالق سب کا ہی فرمایا حضرت نے پس کسکو اپنے سے گنتا ہی واسطے امید اور ڈر اپنے کے یعنی کس سے امید بھلائی کی رکھتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نے اُسکو کہ آسمان مین ہی فرمایا حضرت نے اے حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا مین تجکو دو کلمے کہ فائدہ دیتے تجکو دونون جہان مین کہا عمران نے پس جب مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلا مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپنے مجسے فرمایا حضرت نے کہ یا الٰہی میرے دل مین ڈال ہدایت میری اور بچاوے مجکو برائی نفس میری کی سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ایک آسمان مین یہ اُسنے بموجب گمان اپنے کے کہا والا اللہ کے لیا ایک مکان مقرر نہین ہی معنے یہ ہین کہ وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتا ہی ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اُنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبداللہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبوقت کہ ڈرے ایک تمکا سوتے مین پس چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین غضب اُسکے سے اور عذاب اُسکے لیے برائی بندون اُسکی سے اور وسوسے شیطانون کے سے اور اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہونچا وین گے کہنے والے ان کلمات کے کو اور تھے عبداللہ بیٹے عمرو کے سکھلاتے یہ کلمات اُسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اُنکی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا اُنمین سے لکھتے ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پھر لٹکاتے اُسکو گردن اُسکی مین نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور یہ لفظ ترمذی کے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند مین شیطان کے تصرف سے ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے لٹکانا تعویذ کا گلے مین اور بعضے علمانے اسمین اختلاف کیا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ لٹکانا مکتوب وغیرہ کا حرام ہے اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسماء الٰہی لکھکر لٹکاوین تو مضائقہ نہین ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یون کہے اللھم انی اسالک الجنۃ یا کہے اللھم ادخلنی الجنۃ یا زبان منہ ہی وغیرہ سے مضمون کو کہتی ہو جنت یا الٰہی داخل کر تو اُسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یون کہے اللھم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہے اس مضمون کو کہتی ہو آگ یا الٰہی محفوظ رکھ اُسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف تین بار کہے ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین گڑگڑا کر ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبًا الْاَحْبَارَ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَوْ لَهُنَّ تَجْعَلُوْنَهٗ يَهُوْدِيًّا حِمَارًا قِيْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے قعقاع سے یہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ کہتا مین کتنے کلمے البتہ کرڈالتے محمد کو یہود گدھا پس کہا گیا واسطے اُنکے کیا ہین وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ ذات اللہ کے کہ بڑا ہے وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اُس سے اور ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین نہین بیجا وکرتا اُنسے نیک اور نہ بدلہ ور ساتھ ناموں اللہ کے کہ نیک ہین جو کچھ کہ جانتا ہون مین اُن ناموں سے اور جو کچھ کہ نہین جانتا برائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کی اور پیدا کیا اور برا بر کی یعنی مناسب الاعضا کی نقل کی یہ مالک نے ف کعب الاحبار یہودیون مین بڑے دانشمند تھے اور حضرت کے زمانے مین تھے لیکن حضرت کو دیکھا نہین حضرت عمر کے زمانے مین ایمان لائے وہ کہتے ہین کہ سبب ایمان لانے کے یہود مجھسے نہایت بغض رکھتے ہین اگر مین یہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کرکے مجھے گدھا کرڈالتے اور مراد گدھا کرنے سے یہ ہے کہ مجھے ذلیل اور بے وقوف مسلوب العقل مانند گدھے کے کردیتے اور مراد کلمون اللہ کے سے تو قرآن ہے پس معنی یہ ہوئے کہ قرآن کے ساتھ پناہ مانگتا ہون اُسکے ثواب وعذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہین یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیزون کا قرآن مین کیا ہے بلاشبہ ہوتا ہے اور یا مراد کلمون اللہ کے صفتی آلٰہی یا علوم آلٰہی ہین اُنسے بھی کوئی چیز باہر نہین سکتا محیط یعنے گھیرے ہوئے ہین ہم وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ لَفْظُ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اور روایت ہے مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا تھا باپ میرے کہتا پیچھے نماز کے یعنے فرض نماز کے پیچھے یا ہر نماز کے پیچھے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر اور فقر سے یعنی قلت نفر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہے اور کفران نعمت اور مانند اُنکے کے اور عذاب قبر سے پس تھا مین کہتا یہ کلمے پس کہا باپ میرے نے اے بیٹے میرے کس سے سیکھے تو نے یہ کلمے کہا مین نے آپ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ان کلمون کو پیچھے نماز کے نقل کی یہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہین ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنے لفظ دبر الصلوۃ کے اور نزدیک احمد کے

لفظ فی دبر کل صلوۃ یعنی لفظ کل کا اسمیں زیادہ ہے وعن ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدین فقال رجل یا رسول اللہ اتعدل الکفر بالدین قال نعم وفی روایۃ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر قال رجل ایعدل ھما الکفر رواہ النسائی

اور روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپنے کفر کو ساتھ دین کے فرمایا کہ ہاں اور ایک روایت میں ہے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص نے اور برابر کیے جاتے ہیں دونوں یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ نسائی نے ف کفر اور دین کو برابر اسلیے فرمایا کہ آدمی سبب دین کے جھوٹ بولتا ہے اور خلاف وعدے کے کرتا ہے اور یہ صفات کافروں اور منافقوں کے سے ہے اور کفر و فقر کو برابر اسلیے کہا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسے کلام کہ بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کے ہوتے ہیں ع باب جامع الدعاء باب ہے بیچ بیان اُن دعاؤں کے کہ جامع ہیں ف یعنے اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہ ہے کہ اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنے والی ہیں مقاصد و مطالب کو ع الفصل الاول فصل پہلی عن ابی موسیٰ الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو بھذا اللھم اغفر لی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفر لی جدی وھزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق وہ تھے مانگتے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا اُنہیں واجب تھا اور میں نے نہیں جانا یا عمل کرنا اُنکو اور بخش دے زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہے اُنکو مجھسے یعنی مجھے اُنکا علم نہیں جیسا تجھے ہے یا الٰہی بخش میرے لیے قصدسے کرنا میرا اور ہنسی سے کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور یہ سب ہیں میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ہونگے اب اسکے یعنی بالفرض والتقدیر اور وہ گناہ کہ چھپ کر کیے ہیں میں نے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے ہیں میں نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے اُنکو مجھسے تو آگے کرنیوالا ہے اور پیچھے کرنیوالا ہے سب کو جاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف رحمت اپنی کے اور تو پیچھے ڈالنے والا ہے اپنی رحمت سے جسکو جاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ سب ہیں میرے پاس یعنے حضرت نے راہ لو اضافی اور کسر نفسی اور زاری کے جناب کبریائی میں کہا والا حضرت پاک تھے سب گناہوں سے اور حقیقت میں یہ تعلیم ہے اُمت کو کہ یوں بخشش مانگا کریں ۱۲ وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیھا معاشی واصلح لی اٰخرتی التی فیھا معادی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا وہ جو بچاوے ہے کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اسمیں ہے زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اسمیں ہے جمع کرنا میرا اور گردان زندگی کو حق بنیادی کام میرے لیے ہر نیکی میں کہ بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ مسلم نے ف درستی ہونا کی ساتھ حاصل ہونے قوت کے ہوتی ہے وجہ جلال سے کہ اُس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہے اور قوت ہوتی ہے طاعت کی اور خاطر جمعی ہوتی ہے خلل و تشویش عبادت میں نہیں ہوتی اور درستی آخرت کی ساتھ توفیق ہونے اُس چیز کے ہوتی ہے کہ بسبب اُسکے نجات ہو عذاب سے اور پہونچے سعادت اُس جہان کو اور اخیر عمر کا حاصل یہ ہے کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھے اعتقاد پر اور توبہ کر کے ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کی مشقت قضا سے اور باعث حاصل ہونے راحت کی عقبے میں ح ج وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللھم انی اسألک الھدی والتقی والعفاف والغنی رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے ہدایت

اور تقوی اور پرہیز رکھنا نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہوں تجھ سے پروائی یعنی دل کی اور ظاہر کی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الٰہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدھی راہ دکھا اور سیدھا کر مجکو یعنی افعال و گفتار میں راہ راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کرنے ہدایت کے سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنے راستی کے راستی تیر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جب ہدایت طلب کرے تو تو یہ خیال کر کہ ہدایت حاصل ہو مجکو مانند ہدایت اس شخص کے کہ چلتا ہے سیدھی راہ پر اور جب راستی مانگے تو یہ خیال کر کہ راستی حاصل ہو مجھے مانند راستی تیر کے حاصل یہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کیجیو **وَعَنْ اِبْنِ مَاجَةَ** بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی الاکلس سے کہ اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اسکو کہ دعا کرے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی بخش دے واسطے میرے اور رحم کر مجھ پر یعنے ساتھ ڈھانکنے عیبوں میرے کے اور ہدایت کر مجکو اور عافیت دے مجکو اور روزی دے مجکو یعنی حلال نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں نیکی یعنی نعمتیں اور حالت اچھی اور آخرت میں یعنی بعد موت کے نیکی یعنے مراتب اچھے اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت اکثر دعا اسلیے تھی کہ جامع ہے مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ میں کہی ہے طالب صادق اگر وقت اور مناجات کے خلوت میں بیٹھ کر ساتھ صفائی باطن کے ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کے اور ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کرے تو دیکھے کیا کچھ ذوق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہیں ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا نبی صلی اللہ دعا مانگتے کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنے کی اور نہ مدد کر مجھ پر یعنے غالب نہ کر مجھ پر کسیکو کہ منع کریں مجکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین ہوں خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجکو اور نہ فتح دے مجھ پر یعنے غالب کر مجھے کفار پر اور نہ غالب کر کسیکو مجھ پر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میرے ضرر پر اور راہ سیدھی دکھا مجکو اور آسان کر سیدھی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اوپر کسیکے جو زیادتی کرے میرے اوپر اے رب میرے کر مجکو واسطے اپنے شکر کرنے والا یعنے ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال میں واسطے اپنے ڈرنے والا واسطے اپنے بہت فرمانبردار دم اپنے عاجزی کرنے والا طرف اپنے بہت آہ کرنے والا یعنی زاری کرنے والا اے رب میرے قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور ثابت کر دلیل میری یعنی اپنے دشمنوں پر دنیا اور عقبیٰ میں اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولے مگر سچا حق اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو اور نکال سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مکر کرنے یعنے دشمنوں پر واسطے مدد کرنے میری کے مکر کے معنی ہیں فریب اور مراد مکر خدا سے پہنچنا بلا کا ہے دشمنان دین پر اس جگہ سے کہ گمان نہ کریں اور سیاہی سینہ سے مراد ہے کینہ اور حسد اور بغض اور وسوسے انکے اور اخلاق بد یہ **وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا کھڑے ہوئے

یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے روتے اور فرمایا مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اسلیے کہ کوئی نہیں دیا گیا ہر بعد یقین یعنی ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے یعنی بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ہم اعتبار نہ کرے ف حضرت شیخ کہتے ہیں کہ گنہگار کی فتنوں اور غلبہ شہوت اور حرص میں پڑے رہنے اور حکم کیا طلب کریں بخشش اور عافیت تاکہ بجا دے انکو اللہ ان بلیات سے اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی دینی دنیوی فتنے اور بدن میں بری بیماریوں اور رنج سخت سے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اَتَاہُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَاہُ فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ وَاِذَا اُعْطِیْتَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر ہے فرمایا مانگ رب اپنے سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معاملات دنیا عافیت سے رکھے تجکو اللہ لوگوں سے اور عافیت سے رکھے اُنکو تجھسے دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسرے دن پھر کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر ہے پس فرمایا اُسکو مانند اُسی کے جو کہا پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن پس فرمایا واسطے اُسکے مانند اُسی کے فرمایا جسوقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرت میں پس تحقیق چھٹکارا پایا تو نے اور متفق ہے روایت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن یزید خطمی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی میں یا الٰہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اُس شخص کی کہ نفع دے مجکو دوستی اُسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ کہ دیا تو نے مجکو اُس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں پس گردان اُسکو سبب قوت میری کا اُس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو اور جو نہیں دیا تو نے مجکو اُس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں پس گردان اُسکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کہ خرچ کروں اُسکو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ رکھا ہے تو نے مجھسے اُس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں پس گردان اُسکو فراغت میری کا اُس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے مال وغیرہ جو نہیں دیا ہے اُسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کے تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں اور حاصل دونوں جملوں کا یہ ہے کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اُسکے کی دے تا غنیا شاکر ہے ہوئیں اور اگر روے تو مجکو تو اُس سے فارغ رکھ دل میرے کو کہ اُسمیں دل نہ لگاوے اور عبادت میں مشغول رہوں اور جزع فزع نکروں تا فقرا صابر ہے ہوں میں ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَلَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰی یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِہٖ اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے کسی مجلس سے یہاں تک کہ دعا کرتے ساتھ اُن دعاؤں کے واسطے یاروں اپنے کے یعنے اسلیے کہ وہ داخل ہیں اسمیں یا واسطے تعلیم اُنکی کے یا الٰہی نصیب کر ہمارے لیے خوف اپنا اُس قدر کہ حائل ہووے تو سبب اُسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے یعنی اُن کے سبب تیرے گناہوں سے بچیں اور نصیب کر

ہمکو طاعت اپنی اسقدر کہ پہونچاوے تو ہمکو بسبب اُسکے بہشت اپنی مین یعنی عالی درجون بہشت کے مین اور نصیب کر یقین سے اسقدر کہ آسان کرے تو بسبب اُسکے ہم پر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری کے اور قوت ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر بہرہ مندی کو وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اُسکو ہمارے بعد ہمارا یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکھ اور گردان کینہ کشی ہماری اُسپر کہ ظلم کیا ہم پر یعنے قادر کر ہمکو اُنکا ظالم سے بدلا لین یا ہماری طرف سے تو بدلا لے اور فتح دے ہمکو اُسپر کہ دشمنی رکھی ہم سے یعنے دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان ہم پر مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنے ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کے اور نہ مسلط کر ہم پر اُسکو کہ نہ رحم کرے ہم پر بقتل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف نصیب کر یقین الخ یعنے یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائے ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پر ایسا دے کہ مصیبتیان دنیا کی آسان ہون مثل اُسکے جسکو اللہ کی رضا کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کرنے کا اوسپر بلکہ آسان کریگا اُسپر جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین اور یہان کی مصیبتین نابائدار اُسکو یہان کی مصیبتین آسان ہو جائینگی پس ایسا یقین عطا فرما اور نکر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین نہ لگے رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت دیکھین اور تھوڑی فکر معاش کی رکھنی جائز ہے بلکہ مستحب ع ح س **وعن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دے مجکو ساتھ اُس چیز کے کہ سکھلائی تو نے مجکو یعنے عمل نصیب ہو علم پر اور سکھلا مجکو وہ چیز کہ نفع دے مجکو یعنے ایسا علم دے کہ نفع دے مجکو وہ اور عمل کرنا اُسپر دین مین اور آخرت مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنے علم دین کا سبب لیعنی ہو واسطے اللہ کے ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے حال دوزخیون کے سے یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبی مین عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی سمع عند وجھہ دوی عدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللھم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تھنا واعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی عشر ایات من اقامھن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر ایات رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُترتی اُنپر وحی سُنی جاتی نزدیک مُنہ حضرت کے آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے پس اُتاری گئی اُنپر وحی ایک دن پس ٹھہرے ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ حق جو سبب اُترنے وحی کے وارد ہوئی ہے رفع ہو پس دور کی گئی وہ حالت حضرت سے پھر سامنے ہوئے قبلہ کے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنے نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہون اور نہ کم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانون کو کم نہ کر اور بزرگ رکھ ہمکو یعنے ساتھ حاجت روائی کے دنیا مین اور بلند کرنے منازل کے عقبی مین اور زندہ رکھ ہمکو یعنے بسبب سہونے چیزون مذکورہ کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھ رحمت و عنایت اپنی کے اور برگزیدہ کر ہمپر یعنے غیر ہمارے کو ساتھ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کر دیں کے دشمنون کو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنے اپنی قضا پر ساتھ دینے صبر تو فیق شکر کے اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھ طاعت تھوڑی کے پھر فرمایا کہ اُتاری گئی ہین مجھپر یعنے ابھی دس آیتین جو شخص کہ بر پا رکھے انکو یعنے عمل کرتا رہے اُنپر داخل ہوگا بہشت مین بکیون کے ساتھ پڑھین حضرت نے یہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نے یہان تک کہ ختم کین دس آیتین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف آواز مانند آواز مکھی شہد کے یہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تھی کہ پہونچاتے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی کو صحابہ نہ سمجھ مین آتی تھی جیسے کوئی آواز

لکھی کی سنتا ہوں اور کچھ سمجھتا نہیں اس سے اگلی آیتیں یہ ہیں قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم علی صلوتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب پا ہوئے وہ مومن کہ اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں یعنے دل سے اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزوں سے یعنی خواہ کخواہ کی ہودہ خواہ کرنے کی اعراض کرتے ہیں اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنے ستروں کی محفوظ رکھتے ہیں یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویوں سے یا لونڈیوں سے صحبت کرتے ہیں پس وہ نہیں ملامت کیے گئے ہیں پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی اغلام کرے یا ہاتھ وغیرہ سے منی گرا دینا متعہ کرے پس وہ ہیں تجاوز کرنے والے یعنی حد حلال سے اور بڑھنے والے ہیں حرام میں اور وہ مومن کہ اپنی امانتوں کی اور عہدوں کی محافظت کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنی نمازوں پر محافظت کرتے ہیں یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہیں یہ لوگ وہی ہیں وارث جو وارث ہونگے فردوس کے کہ وہ جنتوں میں اعلی جنت ہے وہ آمین ہمیشہ رہنے والے ہیں ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عثمان بن حنیف** قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضا فیحسن وضوءہ ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک الی ربی فیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھ یا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہ کہ عافیت دے مجھکو یعنی آنکھ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو دعا دعا کروں یعنے تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر و رضا صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب میں کہا عثمان نے پس حکم کیا حضرت نے اسکو یہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتوں اور آداب کے اور روایت میں آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھی اور دعا مانگے ساتھ اس دعا کے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے یعنی تقصد و اپنا اور متوجہ ہوتا ہوں طرف تیرے بوسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد ہیں نبی رحمت کے تحقیق میں متوجہ ہوتا ہوں ساتھ وسیلہ تمہارے کے اوپر نبی طرف پروردگار اپنے کے تا کہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حاجت میری کے کہ یہ ہو یا الٰہی شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میرے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وعن** صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اسکا بہشت ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے جب مبتلا کرتا ہوں بندے اپنے کو ساتھ دونوں آنکھوں اسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے عوض اسکے بہشت دیتا ہوں ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داود یقول اللہم انی اسئلک حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک والعمل الذی یبلغنی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واہلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داود یحدث عنہ یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھی دعاؤں داؤد علیہ السلام کی سے یہ کہ کہتے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے محبت تیری اور دوستی اس شخص کی کہ دوست رکھے عمل کو کہ پہونچاوے محبوبہ وہ عمل کہ پہونچاوے محبوبہ دوستی تیری کو یا الٰہی گردان دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف میرے محبت جان میری کی سے اور مال میرے کے سے اور اہل میرے کے سے اور ٹھنڈی پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر کرتے حضرت داؤد کا روایت کیا یہ حدیث کرتے اس سے کہتے تھے داؤد بڑے عابد آدمیوں میں یعنے اپنے زمانہ کے آدمیوں میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا عمار بن یاسر صلوۃ فاوجز فیہا فقال لہ بعض القوم لقد خففت واوجزت الصلوۃ فقال اما علی ذلک لقد دعوت بدعوات سمعتہن من رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فلما قام تبعہ رجل من القوم وھو انی غیر انہ کنی عن نفسہ فسألہ عن الدعاء الذی جاء وا خبرہ بہ القوم اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا علمت الوفاۃ خیرا لی اللھم واسئلک خشیتک فی الغیب والشھادۃ واسئلک کلمۃ الحق فی الرضا والغضب واسئلک القصد فی الفقر والغنی واسئلک نعیما لا ینفد واسئلک قرۃ عین لا تنقطع واسئلک الرضا بعد القضاء واسئلک برد العیش بعد الموت واسئلک لذۃ النظر الی وجھک والشوق الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھدیین رواہ النسائی اور روایت ہے عطا ابن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا نماز پڑھائی ہمکو عمار بن یاسر نے ایک نماز میں کوتاہی کی ہم نے یعنے قراءۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت پڑھیں پس کہا انکے بعضے لوگوں نے کہ تحقیق ہلکی پڑھی تمنے نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نے اما فلانے نہیں میں مجکو مضر تخفیف البتہ تحقیق میں نے نماز میں یعنے اسکے قعدے میں یا سجدہ میں کئی دعائیں کہ سنا میں نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس بیٹھ کھڑے ہوئے عمار ساتھ ہوا انکے ایک شخص تم میں سے وہ تھا باپ میرا یعنی عطا راوی نے کہا کہ وہ شخص باپ میرا تھا یعنے سائب عمر اسکے کہا اسنے کنایت کی نفس اپنے سے یعنے شخص کہا اپنے کو اور یوں نہ کہا کہ میں تھا پس گیا عمار کے پس پوچھا اس شخص نے عمار سے حال دعا کا یعنی پس بتا دی اسنے دعا پھر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتھ دعا کے قوم کو کہ وہ یہ ہے یا الٰہی میں جانتے ہے غیب کو اور بحق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکھ مجکو جبتک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے یعنی جبتک بھلائی پر زندگانی بہتر ہے میرے لیے اور مار مجکو جبکہ جانے تو مرنے کو بہتر میرے لیے یعنی جب برائی بھلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہوں فتنے ظاہر ہو یا ظلم مرنا بہتر ہے یا الٰہی اور مانگتا ہوں میں تجھے ڈر تیرا پلٹن ظاہر میں اور نہ مانگتا ہوں کہ نکالے رحم کا خوشی میں اور ناخوشی میں اور مانگتا ہوں میں تجھے میانہ روی حالت فقر اور دولت میں اور مانگتا ہوں میں تجھے نعمت کہ نہ ختم ہو اور نہ ٹوٹے اور مانگتا ہوں میں تجھے ٹھنڈک آنکھ کی کہ نہ تمام ہو اور نہ منقطع ہو اور مانگتا ہوں میں تجھے رضا بعد قضا کے اور مانگتا ہوں میں تجھے ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنے کے یعنے راحت ہمیشہ کی بہشت میں اور مانگتا ہوں میں تجھے لذت دیکھنے کی طرف منہ تیرے کے یعنے آخرت میں اور شوق طرف ملنے تیرے کے بیچ غیر حالت سخت کے کہ ضرر پہونچاوے اور نہ بیچ فتنے کے گمراہ کرے یا الٰہی زینت دے ہمکو ساتھ زینت ایمان کے یعنے ثابت رہیں ایمان پر اور نیکیاں بہتسی کریں اور کر ہمکو راہ راست دکھانے والے راہ راست چلنے والے نقل کی ہے نسائی نے صفت مانگتا ہوں کہنا حق کا یعنی حق ہی کہوں خواہ خلق مجھے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی ملکی میں حق بات کہوں مثل غصہ کے نہوں کہ ظلم میں بڑا کہتے ہیں اور خوشی میں خوش آمد کرتے ہیں اور ٹھنڈک آنکھ کی یعنے جن چیزوں سے کہ انسان کامل لذت پاتا ہے یعنے طعام اور شراب اور مانگتا ہوں یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہو بعد اسکے یا مراد ہو ہمیشگی کرنے نماز پر یا مراد ہو بھلائی دونوں جہان کی اور نہ مانگتا ہوں ایسی حالت سخت کے کہ تو تعلق رکھے ساتھ شوق کے یعنی شوق تیرے ملنے کا ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان نکرے بیچ سلوک میرے کے اور استقامت میری سے کہ راہ ادب پر اور رعایت احکام اسلیے کہ کبھی شوق ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے وقت غلبہ حال کے اور یہی مراد اس جملہ سے ہے کہ فرمایا والا فتنہ مضلۃ یعنی شوق ایسا چاہتا ہوں کہ آزمائش گمراہ کرنے والے میں نہ ڈالے اور یا تعلق رکھے ساتھ لفظ احیینی کے کہ اوپر مذکور ہوا تا سبکو شامل ہو یعنے زندہ رکھ مجکو ساتھ ان نعمتوں مذکورہ کے اہل کہ نگرانی ہوں کہ ہمیں صبر اور شکر کرون اور راہ راست چلنے والے یعنے جیسے اوروں کو اچھی راہ بتاوں آپ بھی ایسے عمل کریں ایسے نہوں کہ ذلیل ہوں [illegible] اللھم ان اسئلک عملا فعادتہ [illegible] دعا خیبا رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے [illegible] دعا نفع دینے والا اور عمل قبول کیا ہوا اور [illegible] احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دَعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ایک دعا یاد کی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھوڑتا میں اسکو یا الٰہی پس جان مجھکو کہ کروں میں بڑا شکر تیرا اور بہت کروں میں ذکر تیرا اور پیروی کروں میں نصیحت تیری کی اور یاد رکھوں میں وصیت تیری نقل کی ترمذی نے

ف نصیحت سے مراد حقوق بندوں کے ہیں اور وصیت سے حقوق اللہ تعالیٰ کے یعنی تو نے جو لوگوں کے حق ادا کرنے کو اور اپنے حقوق ادا کرنے کو فرمایا ہے اسکی محافظت کروں یعنی ادا کرتا رہوں ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے

صحت یعنی تندرستی بدن کی بری بیماریوں سے یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگوں کے اموال میں یا تمام حقوق شرعی میں خیانت نکروں اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کے وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے ام معبدؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا الٰہی پاک کر دل میرے کو نفاق سے اور عمل میرے کو ریا سے اور زبان میری کو جھوٹ سے اور آنکھ میری کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا ہے خیانت آنکھوں کی کو اور اس چیز کو کہ چھپاتے ہیں دل

یعنی خوشیں اور گمان نقل کیں دونوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں ف ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر خائنۃ الاعین کے منقول ہے کہ مثلاً ایک جماعت مردوں کی بیٹھی تھی ناگاہ ایک عورت انکے آگے گذری سبھوں نے اسکی طرف سے نظر پھیر لی ایک شخص نے انمیں سے آنکھ اٹھائی اور چوری سے اسکو دیکھا ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ کُنْتَ تَدْعُوْ اللّٰهَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْئَلُهُ اِیَّاهُ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِهِ فِی الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِیْقُهُ وَلَا تَسْتَطِیْعُهُ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانوں میں سے کہ ضعیف ہو گیا تھا مانند بچے جانور پرندے کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالیٰ سے ساتھ کسی چیز کے یا یہ کہ مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز کہا کہ ہاں تحقیق میں کہتا یا الٰہی جو کہ عذاب کرنے والا ہو تو مجھکو ساتھ اسکے آخرت میں پس جلدی کر اسکی میرے لیے دنیا میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب دعا مانگی تو نے نہیں طاقت رکھتا تو اللہ کے

عذاب کی یعنی دنیا میں اور نہیں اٹھا سکیگا تو اسکے عذاب کو یعنی آخرت میں آیا پس کیوں نہ کہا تو نے یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں بھلائی یعنی عافیت اور آخرت میں بھلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کے کہا راوی نے کہ روایت کرنے والے نے پس دعا مانگی اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا پس شفا دی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق واسطے مومن کے یہ کہ خوار کرے نفس اپنے کو عرض کیا صحابہؓ نے کس طرح خوار کرتا ہے نفس اپنے کو فرمایا پڑے بلاؤں میں کہ نہ طاقت رکھتا ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف مثلاً ایک شخص حساب نہیں جانتا ہے اور وہ امور حساب کے اپنے سر لیلے اس سے منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب میں اسلیے

لائے کہ جس چیز کا تحمل نہو اسکی دعا بھی نہ مانگے جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا، مولانا **وَعَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرَ الضَّآلِّ وَلَا مُضِلٍّ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا سکھلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو یا الٰہی گردان باطن میری کو بہتر ظاہر میرے سے اور گردان ظاہر میرے کو شائستہ یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بہتر اُس چیز کی کہ دیتا ہے لوگون کو اہل سے اور مال سے اور اولاد سے نگراہ ہوا اور نگمراہ کرین نقل کی یہ ترمذی نے **کِتَابُ الْمَنَاسِکِ** کتاب ہے بیان افعال حج کے **ف** حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چھ مین پھر حضرت نے بسبب مشغول ہونے کے جہاد تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیون کا کرکے بھیجا تا لوگون کو حج کرادین پھر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئے **ع ف** حج فرض ہے عمر مین ایک بار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہوا اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہگار رہوتا ہے اور شرط حج کی اسلام ہے یعنے مسلمان پر فرض ہے نہ کافر پر اور حریت ہے یعنے آزاد پر ہے نہ بردے پر اور عقل ہے یعنے ہوشیار پر ہے نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہے یعنے بالغ پر ہے نہ لڑکے پر اور صحت ہے یعنے تندرست پر ہے نہ بیمار پر اور قدرت زاد وراحلہ پر ہے یعنے جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اُسپر فرض ہے اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کرے اور زاید ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اُسکے سے وقت پھرنے تک اور امن راہ ہو غالباً یعنے اگر اکثر لوگ امن سے پہونچ جاتے ہین تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتے ہون بسبب ڈوبنے وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہون تو فرض نہین اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہین جیسے اس زمانہ مین حال ہے کہ اکثر تو سلامت حج کرآتے ہین اور بعضے تباہ ہوتے ہین پس یہان والون کے لیے وہ شرط پائی جاتی ہے یہ نہ پائی جاتی ہے اور شرط حج کی ہے ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اُسکے اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی یعنے تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو عورت حج کو نہ جاوے اور شرط ہے ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اُسکا اُس عورت پر ہو اور حج فرض محرم کے ساتھ کرے بغیر اذن خاوند کے بھی اور اگر احرام باندھے لڑکا یا غلام پھر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام پھر حج پورا کرے فرض نہین ادا ہونے کا پھر اگر نے سر نو احرام باندھے لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت مین نہین درست ہونے کا اور فرض حج کے یہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین احرام شرط ہے اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کے یہ ہین وقوف مزدلفہ اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اسکو طواف الوداع بھی کہتے ہین آفاقی کے لیے یعنے غیر مکے کے اور حلق یا بال کتراوے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک اسکی کے دم یعنے جانور ذبح کرنا اور سوائے انکے کہ سنتین ہین اور آداب ملتقی الابحر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تم پر حج پس حج کرو پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہان تک کہ کہی اُس شخص نے یہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا مین ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنے ہر سال مین اور نہ طاقت رکھتے تم پھر فرمایا جیسا چھوڑ دون مجکو جبتک کہ چھوڑ دین تم مجکو پس سوائے اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے یعنی یہود و نصاریٰ بسبب بہتایت سوال اپنے کے

اور اختلاف کرنے اُنکے اوپر انبیاء اپنے کے یعنی جیسکہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جسوقت کہ حکم کروں میں تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اُسمیں سے اُتنی چیز کو کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع کروں میں تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اُسکو تم نقل کی یہ مسلم نے ف جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنے اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کریں وہ سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوٰۃ کہ ہر سال ہوتی ہیں عمر میں ویسی ہی ہوگا یکبار حضرت کو سوال اُنکا ناگوار معلوم ہوا اسلیئے تنبیہا چپکے رہے جواب نہ دیا اور اُنھوں نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا یعنی اسلیئے کہ بموجب حکم خدا تعالیٰ کے کہتا بغیر اُسکے حکم کے نہیں بولتا ہوں اور تمسے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجکو یعنے نہ پوچھو مجسے کہ یہ فعل کیا ہے اور کیسا ہے جب تک کہ چھوڑوں میں تمکو یعنی بیان نکروں کہ کتنا ہے اور کیسا ہے حاصل یہ کہ جو کچھ میں کہوں وہ کرو اگر مطلق حکم کروں بلا قید عدد کے اُسیطرح بجالاؤ اور اگر بیان کروں کہ اتنی بار کرو اسیطرح کرو اسلیئے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے بھیجا ہے جو کچھ ہے میں آپ بیان کرتا ہوں حجت تمھارے سوال کی نہیں ہے اور اُس چیز کو طاقت رکھو تم یہ تاکید اور مبالغہ ہے بیچ بجالانے احکام کے یعنے احکام خدا اور رسول کے بجالاؤ جہان تک طاقت ہو یا اشارہ ہے رخصت پر کہ مثلاً نماز کے بعضے شرائط و ارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ادا کر سکے اُسیقدر ادا کرو ع ع وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ میں کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدیثیں مختلفات آئی ہیں بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی میں کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ یہ اختلاف بحسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہے بیان مفصل اسکا کتاب الصلوٰۃ میں ہو گا ع ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھر تا ہو مانند اس دن کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے اللہ کے یعنے محض اُسکی رضا کے لیے کرے نہ دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اُسکو ثواب کم ہوتا ہے بہ نسبت اُسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی ہیں جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتوں سے بیچ مقدمۂ جماع کے اور فسق کرے یعنے کبیرہ گناہ اُسمیں نکرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہر ترک کرنا تو بہ کا گناہوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہ کہ جو کوئی خالصۃً للہ حج کرے اور اُسمیں جماع اور کلام بد نکرے اور نہ اور گناہ کی چیز میں کرے تو وہ ایسا پاک گناہوں سے ہو کہ پھرتا ہے جیسے پاک گناہوں سے پیدا ہوا تھا ماں کے پیٹ سے ع ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اُن گناہوں کے لیے کہ درمیان اُن دونوں کے ہیں یعنے صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہیں اُسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہے حج کے یعنے ثواب میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ اَنَّ امْرَاَةً رَفَعَتْ اِلَيْهِ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قافلہ سے روحا میں پس فرمایا کون قوم ہیں کہا قافلہ والوں نے ہم ہیں مسلمان پھر پوچھا قافلہ والوں نے کہ تم کون ہو فرمایا کہ میں ہوں رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کے ایک عورت نے لڑکے کو یعنی کجاوے میں سے لڑکے کو انھیں اونچا کر کر دی یا پھر کہا کیا ہو واسطے اسکے حج ہے فرمایا ہاں واسطے تیرے بھی ثواب ہے نقل کی یہ مسلم نے ف روحا نام ایک جگہ کا چھتیس کوس ہے مدینہ سے اور فرمایا ہاں الخ یعنی اسکے لیے ثواب حج نقل کا ہے اور تجھ کو بھی ثواب ہے گا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبر گیران اسکی اور باعث حج کی ہے اور لڑکا اگر لڑکپن میں حج کرے تو حج فرض اسکے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا بعد آزاد ہونے کے پھر حج کرے اور فقیر اگرچہ حج کرے تو حج فرض ہی ادا ہوتا ہے بعد غنی ہونے کے پھر حج کرنا اسکو واجب نہیں ع ح وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَاَنْتِ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے خثعم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کے کہ اسکے بندوں پر ہے حج میں پایا حج نے باپ اپنے کو بڈھا جو نہیں ٹھہر سکتا سواری پر کیا حج کروں میں اسکی طرف سے فرمایا کہ ہاں حج کر اور یہ سوال و جواب تھا حجۃ الوداع میں نقل کی بخاری اور مسلم نے ف حاصل اس عورت کے کلام کا یہ کہ میرے باپ پر بڑھاپے میں حج فرض ہوا ہے اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے میں مسلمان ہوا ہے اور اس پاس مال ہے یا مال اٹھ لگا ہوا اسکے بڑھاپے میں اور وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتا کیا میں اسکی طرف سے نیابۃً حج کروں فرمایا ہاں جانا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہو جائز ہے وقت عجز کے اگرچہ عاجز ہے مرتے دم تک ادا کرے یا غیر کو اور خرچ ادا کرے اور جائز ہے بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضوں کے نزدیک جائز ہے والدین کی طرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگرچہ نفلی ہو تو جائز ہے باوجود قدرت کے مطلق ع ح موافق اول روایت فقہی کے یہ حدیث محمول ہوگی اس پر کہ باپ نے اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ تقریر ہے شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگے ہی لکھی ہے اور بسبب قول بعض کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہے اسکی مولف وَعَنْهُ قَالَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِىْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا الَّذِىْ لَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ کر کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے اور وہ مر گئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اوپر بہن کے کیا تو ادا کرتا اسکو کہا کہ ہاں فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہے ساتھ ادا کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ اس شخص کو اپنی بہن سے کچھ مال تھا لگا ہوگا ارث میں پس قیاس کیا حضرت نے حق اللہ کو حق العباد پر مُتَمَسَّکُ وارث کو درست ہے کہ میت کی طرف سے حج کرا دے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور کوئی اذن بھی شرط ہے در مختار وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِىْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِىْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھ عورت کے یعنے مرد و عورت جنبی ایک مکان میں تنہا جمع ہوں اور نہ سفر کرے عورت اس حالت میں کہ ہو وے ساتھ اسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہوں میں بیچ غزوہ فلانے اور فلانے کے یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہو اور وہاں لشکر بٹا ہوا انمیں میرا نام بھی لکھا گیا ہو کہ میں بھی انکے ساتھ جاؤں اور ارادہ نکلنے کا کیا ہے بیوی میری نے حج کے لیے پس کیا کروں آیا جہاد کو جاؤں اور بیوی کو اکیلا حج کے لیے جانے دوں یا بیوی کے ساتھ جاؤں اور جہاد میں نہ جاؤں فرمایا جا اور حج کر ساتھ عورت اپنی کے یعنی اپنے لیے غازی بہت ہیں اور تیری بیوی کے ساتھ سوائے تیرے کوئی محرم ہی نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان میں ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر شرعی یعنے تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہیں ہے کہ سفر حج میں بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اسکے

شرط ہو واجب ہونے حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہے کہ اُسکے ساتھ محرم یا خاوند بھی ہو لو محرم سے مراد وہ ہے کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہو بسبب قرابت کے یا عاقلہ کے یا مسلمان کے بشرطیکہ وہ عاقل و بالغ اور نہ مجنوں اور نہ فاسق ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا میں نے واگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کے پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہے یعنی تم جہاد نہیں ہو اور حج ہے اگر استطاعت ہو نقل کی بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت بقدر مسافت ایک دن اور رات کے مگر کہ ہو ساتھ اُسکے محرم ہنقل کی بخاری و مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ ہدایہ و غیرہ میں لکھا ہے کہ مباح ہے عورتوں کو نکلنا طرف اس جگہ کے کہ جو مسافت سفر سے کہ حد سفر قصر ہے منزل ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی راہ پر بھی جاوے اور روایت صحیحین میں بھی آئی ہے کہ نہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر کہ اُسکے ساتھ خاوند اُسکا ہو یا محرم اُسکا پس ظاہر اقول فقہا کا خلاف ان روایات کے معلوم ہوتا ہے جواب یہ ہے کہ حدیث میں جو مطلق آیا ہے کہ نہ سفر کرے عورت مگر کہ اُسکے ساتھ محرم ہو اُسکو فقہا نے حمل کیا ہے تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سے نہیں ہوتا اور حدیثوں میں جو ایک یا دو دن کے سفر سے منع آیا ہے تو اُس صورت میں ہے کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہ کہ جہاں تین دن کے سفر سے منع آیا ہو تو مراد یہ ہے کہ ہر منزل آدھے دن سے زیادہ کی ہو اور جہاں دو دن کے سفر سے منع آیا ہے تو مراد یہ ہے کہ تمام دن چلے اور جہاں ایک دن رات کے سفر سے منع آیا ہے تو مراد یہ ہے کہ شب و روز چلے پس یہ ایک یا دو دن کا سفر بھی برابر تین دن کے ہو جائیگا ع ہموالانا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام باندھنے کی اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اور شام والوں کے لیے جحفہ کو اور نجد والوں کے لیے قرن منازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو پس یہ سب جگہ احرام باندھنے کی ہیں اُن شہر والوں کے لیے کہ مذکور ہوئی اور اُنکی لیے کہ گذریں ان جگہوں پر بغیر اہل اُنکے سے یعنی مثلاً اہل ہندوستان جب یمن پر پہنچیں تو یلملم سے احرام باندھیں اور اسیطرح اور شہر والوں کا حال ہے کہ جسکا احرام کی جگہ پر آویں وہیں سے احرام باندھیں یہ جگہیں احرام کی ہیں اُسکے لیے کہ ارادہ کرے حج کا اور عمرے کا یہ جگہیں مخصوص کر ہوا ندر رہنے والا ان مواضع کے پس جگہ احرام اُنکے گھر اپنے سے اور اسیطرح اور اسیطرح یہاں تک کہ اہل مکہ احرام باندھیں مکہ سے نقل کی بخاری و مسلم نے ف ذوالحلیفہ نام ہے ایک جگہ کا کہ چھ کوس ہے مدینہ سے اور وہ منزل ہے سات سے اور نجد اصل میں کہتے ہیں زمین بلند کو اور یہ نام ہے شہروں کے کنارہ سے زمین عراق تک اور قرن منازل نام ایک جگہ کا ہے قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہے دو منزل مکہ سے اور یہ جگہیں احرام کی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی احرام کی جگہ سے گذرے بغیر ارادہ حج اور عمرے کے تو لازم نہیں ہے اُنکو احرام باندھنا واسطے داخل ہونے مکہ کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہے اور نہ مذہب حنفی میں جائز ہیں ہے داخل ہونا مکہ میں بغیر احرام کے اگر چہ ارادہ حج اور عمرے کا نہ رکھتا ہو اور اُنھوں نے عمل اس حدیث پر کیا ہے لایجاوز احد المیقات الا محرما یہ حدیث مطلق ہے اسمیں قید ارادہ حج اور عمرے کی نہیں اور دوسرے یہ کہ احرام واسطے تعظیم اُس مکان بزرگ کے ہوا سمیں تا جو ارد عمرہ کرنے والا ذخیرہ برابر میں اور جو کہ اندر میقات کے یعنی جگہوں احرام کہیں اُنکو جائز ہے کہ میں داخل ہونا اپنی حاجت کے لیے بغیر احرام کے اسلیے کہ اُنکو اکثر کے میں آنا پڑتا ہے اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حج ہو پس حکم اُنکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اسبات میں ہے بنی مجیے اُنکو دست ہے کہ اگر کسی کام کے لیے مکہ سے نکلیں اور پھر داخل ہو مکہ میں بغیر احرام کے جا آویں ویسی ہی اُنکو بھی کنانی المہذب اور جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا یعنی جو ان احرام کی جگہوں کے اندر بستا ہو تو اُسکی جگہ احرام کے گھر سے تا حرم ہے اُسکو میقات پر جانا ضرور نہیں اگر چہ قریب میقات کے اور جو کہ ان احرام ہی باندھنے کی جگہوں میں رہتے ہیں اُنکا حکم اس سے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتے ہیں کہ حکم اُنکا حکم اندر والوں کا سا ہے اور اسیطرح اور اسیطرح یعنی جو شخص قریب تر نزدیک ہوتا جاوے مکہ سے اور ہو اندر احرام کی جگہ کے پس احرام باندھنے کی جگہ اُسکی وہیں سے ہے جہاں بستا ہو اخیر حد تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام

ف ذوالحلیفہ نام ہے ایک جگہ کا کہ چھ کوس ہے مدینہ سے اور وہ منزل ہے سات سے اور نجد اصل میں کہتے ہیں زمین بلند کو اور یہ نام ہے شہروں کے کنارہ سے زمین عراق تک اور قرن منازل نام ایک جگہ کا ہے قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہے دو منزل مکہ سے اور یہ جگہیں احرام کی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی احرام کی جگہ سے گذرے بغیر ارادہ حج اور عمرے کے تو لازم نہیں ہے اُنکو احرام باندھنا واسطے داخل ہونے مکہ کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہے اور نہ مذہب حنفی میں جائز ہیں ہے داخل ہونا مکہ میں بغیر احرام کے اگر چہ ارادہ حج اور عمرے کا نہ رکھتا ہو اور اُنھوں نے عمل اس حدیث پر کیا ہے لایجاوز احد المیقات الا محرما یہ حدیث مطلق ہے اسمیں قید ارادہ حج اور عمرے کی نہیں اور دوسرے یہ کہ احرام واسطے تعظیم اُس مکان بزرگ کے ہو پس اسمیں تا جو ارد عمرہ کرنے والا ذخیرہ برابر میں اور جو کہ اندر میقات کے یعنی جگہوں احرام کہیں اُنکو جائز ہے کہ میں داخل ہونا اپنی حاجت کے لیے بغیر احرام کے اسلیے کہ اُنکو اکثر کے میں آنا پڑتا ہے اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حج ہو پس حکم اُنکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اسبات میں ہے بنی مجیے اُنکو دست ہے کہ اگر کسی کام کے لیے مکہ سے نکلیں اور پھر داخل ہو مکہ میں بغیر احرام کے جا آویں ویسی ہی اُنکو بھی کنانی المہذب اور جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا یعنی جو ان احرام کی جگہوں کے اندر بستا ہو تو اُسکی جگہ احرام کے گھر سے تا حرم ہے اُسکو میقات پر جانا ضرور نہیں اگر چہ قریب میقات کے اور جو کہ ان احرام ہی باندھنے کی جگہوں میں رہتے ہیں اُنکا حکم اس سے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتے ہیں کہ حکم اُنکا حکم اندر والوں کا سا ہے اور اسیطرح اور اسیطرح یعنی جو شخص قریب تر نزدیک ہوتا جاوے مکہ سے اور ہو اندر احرام کی جگہ کے پس احرام باندھنے کی جگہ اُسکی وہیں سے ہے جہاں بستا ہو اخیر حد تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام

باندھیں حج کا کہے یعنی نفس مکہ سے اور حرم مکہ سے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی جگہ احرام کی نہیں حج میں اور نہ عمرہ میں نہ یہ ہے کہ عمرہ کرنے والا نکلے احرام کے لیے طرف حل کے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ نکلنے کے طرف تنعیم کے اصل میں ہے احرام عمرے کے لیے پس یہ حدیث مخصوص ہے ساتھ حج کے یعنی جو حج کرنے والا ہے مکہ کا ہو کہ واسطے احرام باندھے اور عمرہ کرنے والا اصل میں آکر باندھے جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی سے معلوم ہوا ع وعن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مهل اهل المدينة من ذي الحليفة والطريق الآخر الجحفة ومهل اهل العراق من ذات عرق ومهل اهل نجد قرن ومهل اهل اليمن يلملم (رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والوں کی ذی الحلیفہ ہے اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والوں کی ذات عرق ہے کہ نام ایک جگہ کا ہے وہ منزل ہے مکہ سے اور احرام کی جگہ نجد والوں کی قرن ہے اور احرام کی جگہ یمن والوں کی یلملم نقل کی ہے مسلم نے اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہ احرام راہ دوسری کے واسطے اُنکے جحفہ ہے یعنی مدینہ والوں کی دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہے اُس راہ سے آویں تو وہاں سے احرام باندھیں جاننا چاہیے کہ سلیے دو راہیں ہیں مدینہ والوں کی ایک میں ذی الحلیفہ ملتا ہے اور ایک میں جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہے اُسمیں اول ذی الحلیفہ ملتا ہے اور پھر جحفہ پس اس صورت میں دو میقات ہوئیں مدینہ والوں کی پس احرام کہاں سے باندھیں کہا ہے علماء نے کہ اولیٰ یہ ہے کہ جو میقات دور ہو مکہ سے وہاں سے احرام باندھے یعنے ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بھی ہے ہو الا ولیٰ وعن انس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمر كلهن في ذي القعدة الا التي كانت مع حجته عمرة من الحديبية في ذي القعدة وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة وعمرة من الجعرانة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة وعمرة مع حجته (متفق علیہ) اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار شنبی قعدہ میں تھے کہ وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج اُنکی کہ وہ بھی قعدہ میں تھا اور بیان اُن چار عمروں کا یہ ہے کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے پھر اگلے برس میں وہ بھی ذیقعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے اُس جگہ کہ بانٹے غنیمت غزوۂ حنین کی یہ بھی عمرہ پھر اگلے برس ذیقعدہ کے ہوا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج اُنکی کے کہ ذیحجہ میں تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدیبیہ نام ایک گانوں کا ہے نکوس ہے مکہ سے کہ اکثر احکام حج میں ہوا اور کچھ حل میں اور بیان محل عمرہ حدیبیہ کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے مدینہ سے چھٹے سال ہجرت پہلی تاریخ ذیقعدہ کی یہ رکے دن ساتھ قصد عمرے کے اور چودہ سو آدمی یا کچھ زیادہ ساتھ تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو قریش جمع ہو کر آئے اور حضرت کو کہ مکہ کے نہ آنے دیں اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت مصلح کر کر پھر آئے بیچ حقیقت میں یہ عمرہ تو نہ ہوا لیکن بسبب ثواب بلنے عمرے کے پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہیں سے شروع ہوا اور سال آیندہ میں اسی عمرے کے قضا کو گئے کہ میں اور تین سو آدمی ہمراہ تھے چوتھے روز روانہ ہوئے وہاں سے یہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہیں چنانچہ یہ نام اسکا بھی آیا ہے اور یہ مؤید ہے مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہیں کہ محرم بسبب احصار کے یعنے روکے جانے کے احرام سے نکل آوے اور واجب ہوتی ہے قضا اُسکی اور شافعیہ کے نزدیک اُسکی قضا نہیں اور تیسرا عمرہ وہ ہے کہ حضرت نے ادا کیا جعرانہ سے جا کر یہ جہاں غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس حوالی کا یہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے کہ نکوس ہے مکہ سے آٹھوں سال ہجرت میں بعد فتح مکہ کے غزوۂ حنین کا ہوا اور غنیمت بیشمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرت پندرہ یا سولہ روز جعرانہ میں رہے تو قرار دے ہوا وہ غنیمت بانٹی اُنمیں دونوں میں ایک روز کو بعد نماز عشا کے سوار ہو کر مکہ میں تشریف لے گئے اور عمرہ کیا اور اُسی رات پھر آئے اور غنیمت کی جعرانہ میں ادائی آویں تو ہاں عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا اور فرض حج کے یہ ذیحجہ میں ہوا اور باقی ذیقعدہ میں پس چار دن عمرے کے حضرت نے کیے یہ میں اوضح اسلام سوا اسکے کہ تھے اور ایام جاہلیت میں قریش حج کرتے تھے اور حضرت بھی کرتے تھے لیکن اُنکی عملا کو نہیں معلوم ہوئی کہ کی گئی واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان محل اسکا یہ ہے کہ حج میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہے اور عمرے میں فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہے اور احرام دونوں میں شرط ہے حج میں بھی اور عمرہ میں بھی اور حج فرض بھی ہوتا ہے اور نفل بھی اور عمرہ سنت و نفل ہے مگر کوئی نذر سے عمرہ تو واجب ہو جاتا ہے کرنا اُسکا ع وعن البراء بن عازب قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم في ذي القعدة قبل ان يحج مرتين احدهما العمرة (رواہ البخاری) اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ

ف بیان کا شروع ہوتا ہے آنحضرت سے ۵ عمروں کا بیان کرنا اور ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کرنا اور ہر ایک کا کس موقع پر ادا کیا جانا اور ہر ایک کا کس موقع پر ادا کیا جانا

علیہ وسلم نے حیثیت دلیقعدہ میں حج کے پہلے دو بار نقل کی بخاری ف پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور اس حدیث میں آیا حج سے پہلے دو عمرے کیے پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ ظاہر میں بیچ صلح حدیبیہ کی حضرت نے عمرہ نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تو ثواب عمرہ کا ہو چکا گو ظاہر میں افعال عمرے کے نہ کیے پس جس روایت میں دو عمرے آئے ہیں حج سے پہلے اور یہ ہے کہ ظاہر میں دو ہی عمرے ہوئے اور جس روایت میں آیا ہے کہ تین عمرے کیے پہلے حج سے مراد ایک عمرے سے ثواب ہو عمرے کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِھَا وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا اَلْحَجُّ مَرَّۃً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تم پر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا ہر سال کے ہو حج فرض اے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا میں ہر حج کے لیے یعنی واسطے واجب ہونے حج کے ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا تو نہ کرتے تم اسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک بار فرض ہے پس جو زیادہ کرے سو یہ نفل ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** علی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَکَ زَادًا وَرَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ یَمُوْتُ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ فَھِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَجْھُوْلٌ وَالْحَارِثُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہنچا دے اسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہیں فرق اسپر اس بات میں کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد اور راحلہ کا اور وعید اس عبادت کے ترک کرنے پر اس واسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ بابرکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اسپر کہ طاقت رکھے طرف اسکے راہ کی نقل کی یہ ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں ف مالک ہو توشہ کا یعنی تنہا جانے والا ہو کہ راہ میں جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اسقدر دیجاوے کہ جبتک وے انکو کافی ہو جب تک یہ خارج ہو اور سواری ہو اگرچہ بکرایہ ہو اور وہ پھر حج نہ کرے تو مرتا ہے اس حالت میں کہ مانند یہودی اور نصرانی کے ہوتا ہے یعنی مانند انکے ہوتا ہے کفر میں اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے اور بغیر انکار کے نہ کرے تو مانند انکے ہوتا ہے گناہ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ از راہ تغلیظ اور تشدید کے فرمایا غرض کہ ہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ بس حضرت نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرتا ہے عیاذاً باللہ منہ اور بعد لفظ سبیلاً کے باقی آیت یہ ہے وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ یعنے اور جو کوئی کفر کرے اور کفر ان نعمت خدا تعالیٰ کا کرے یعنے بسبب نہ بجالانے طاعات کے پس اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے عالم کے لوگوں سے یعنے طاعت کریں یا نہ کریں انکو نفع اور نقصان اس سے نہیں فائدہ اور نقصان انھیں کو ہے بعد ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی ہوگی راوی نے لفظ سبیلاً ہی تک پڑھی اسلیے کہ پورا استدلال اسی آیت سے حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم **وَعَنِ** ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ضَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ضرورت اسلام میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ضرورت اسکو کہتے ہیں کہ جسنے کبھی حج نہ کیا ہو یعنی جسنے کبھی حج نہ کیا بعد واجب ہونے کے کیونکہ وہ مسلمان کامل نہیں ہوتا اور یہ حدیث دلالت کرتا ہے ظاہر پر اس بات کا اسپر کہ جو باوجود طاقت رکھنے حج کی اور حج نہ کرے تو نہیں وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہے یا یہ کہ مسلمان کامل نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ معنی ضرورت کے ہیں ترک کرنے نکاح اور حج کا یعنے ترک کرنا نکاح اور حج کا اسلام میں نہیں ہے بلکہ رہبانیت میں ہے حاصل یہ کہ مسلمانوں کو ترک کرنا حج کا اور نکاح کا نہ چاہیے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیَتَعَجَّلْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنی جو

کوئی چاہے جلد کرے اور قادر ہو مناسک ادا کرنے پر تو چاہیے کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اسلیے کہ بہت سی آفتیں ہیں اسکی تاخیر میں اور بہت صحیح روایت ہمارے مذہب کی اور امام مالک اور احمد سے یہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہے یعنی جس پر حج فرض ہو اور موسم جانے کا ہو اور قافلہ بھی ہو پہنچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اسی سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر نکرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہیں کیجائیگی گواہی اسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اسکے ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک واجب التراخی ہے پہنچے اخیر عمر تک جائز ہے تاخیر اسکی جیسے جائز ہے تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہ کہ گمان ہو فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر ادا بھی دو فرض ہونے حج کے اور حج نکیا تو گنہگار مرے کے نزدیک اور ہمارے علماء نے لکھا ہے کہ اگرچہ نکرے یہاں تک تلف ہو جاوے مال اسکا تو پہنچتا ہے اسکو یہ کہ قرض لے مال اگرچہ نہ قادر ہو مناسک ادا کرنے پر اور امید ہو یہ کہ نہ مواخذہ کریگا اس سے اللہ تعالیٰ اسپر اگر نیت ادا کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر رہیگا ادا کریگا ۱۲ منہ مرقاۃ المناسک و مختار **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبَثَ الْحَدِيْدِ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ کو تحقیق یہ دونوں یعنی ہر ایک ان میں سے دور کرتے ہیں فقر کو اور گناہوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور چاندی اور نہیں ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر سے لفظ خبث الحدید تک ف پے در پے کرو حج اور عمرہ کو یعنے قران کرو کہ اسمیں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا یا مراد یہ ہے کہ عمرہ کیا ہوتے تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہر کا ہے من ہے یعنے مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے ۱۲ منہ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنے کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتے آتے اپنے اور اپنے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطیں واجب ہونے حج کی کتنی ہی ہیں چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہونگی پس خاص انھیں دو شرطوں کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ اصل اور پر ضرور ہیں اور اس حدیث میں دلیل ہے امام مالک پر کہ وہ کہتے ہیں واجب ہوتا ہے حج اسپر بھی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے اور تجارت پر یا کسب پر ۱۲ منہ **وَعَنْهُ** قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَةٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الْفَضْلَةَ اَخِيْرًا اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال یعنی آراستہ پیراستہ اور میل کے یعنی تارک الزینت ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کون سی چیز ہے حج میں بہتر ہے کہتے ہیں بعد ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدیے کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہے سبیل یعنی راہ جو آیا ہے من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ شرح السنہ میں اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنے کے مگر نہیں ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر جو اخیر ہے **وَعَنْ** اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابو رزین عقیلی سے کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہے نہیں طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرے کی اور نہ سوار ہونے کی یعنی اضافل اور حج اور عمرے کی نہیں کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکے لیے جا سکتا ہے فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے حرف بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِّيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِيْ قَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَّفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہتا ہوا لبیک شبرمہ کی طرف سے فرمایا پیغمبر خدا نے کون ہے شبرمہ کہا اُس نے بھائی میرا ہے یا کہا قریب میرا ہے فرمایا کیا حج کر چکا ہے تو اپنی طرف سے کہا نہیں فرمایا حج کر تو اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کی طرف سے نقل کیا اس کو شافعی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے ف یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا کہ جب تک اپنا حج فرض ادا کرے اور کسی طرف سے اسکو حج کرنا درست نہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک صحیح ہے حج کرنا غیر کی طرف سے گو اپنا حج نکیا ہو لیکن اولیٰ یہ ہے کہ پہلے اپنا حج کرے پھر اوروں کی طرف سے کرے پس انکے نزدیک یہ امر استحباب کے لیے ہے یہ بیان بہتر ہے نہ کہ واجب بہتر حوالہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا منسوخ ہے اسلیے اُنھوں نے اسپر عمل نہیں کیا ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام کی مشرق والوں کے یعنی عقیق نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف عقیق نام ایک جگہ کا ہے کہ محاذی ہے ذات عرق کے اور مشرق والوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ گھر انکے خارج حرم کی جانب شرقی کے ہیں اور وہ عراقی اہل اتے ہیں جیسا کہ اگلی حدیث میں مذکور ہیں مشرق والوں کی دو جگہ احرام کی ہیں ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونوں جگہوں میں سے جس جگہ پر گذرے وہیں سے احرام باندھے ع و مولانا **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والوں کے لیے احرام کی جگہ ذات عرق نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ احرام باندھے حج کا یا عمرے کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی کعبہ تک بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ پیچھے کریگا یا کہا واجب ہوتی ہے اسکے لیے بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اور عمرہ میں لفظ او کا تنویع کے لیے ہے اور وجوب جنت میں شک راوی کا اور واجب آدمی بیت المقدس سے آتا ہے مکہ کی طرف تو راستہ میں مدینہ طیبہ سے ملتا ہے مشرف ہوتا ہے ساتھ افضل مقامات کے اوّل اور وسط اور آخر میں اس سب سے یہ ثواب عظیم پاتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اُتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جاننا چاہیے کہ تقدیم احرام کی مواقیت سے یعنی احرام کی جگہوں سے احرام باندھنا اور اپنے گھر سے احرام باندھ کر جانا ہمارے نزدیک افضل ہے اور شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے اور یہ جب ہے کہ بیچ سکے ممنوعات احرام سے اور اگر جانے کہ نہیں بچ سکتے گا تو میقات سے احرام باندھنا افضل ہے حج کے مہینوں سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہے ہمارے نزدیک بلکہ یہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی سے ایک روایت تو یہ ہے کہ اسکا احرام ہی درست نہیں اور مشہور روایت انکے یہاں کی یہ ہے کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرے کا ہو جاتا ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا اَتَوْا مَكَّةَ سَاَلُوْا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور کہتے ہم توکل کرنے والے ہیں پس جب آتے مکہ میں مانگتے اُنے پر نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور توشہ لو اور بہتر توشہ پرہیزگاری کرو سوال سے اسلیے کہ تحقیق بہتر توشہ پرہیزگاری ہے یعنے بہتر فقر آخرت کا توشہ ہے نقل کی یہ بخاری نے ف ان لوگوں نے توکل کو توشہ خیال کیا تھا اگرچہ حقیقت میں وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقویٰ بہتر اُس سے ہے اسکو توشہ ٹھہرا اور آیت و حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اسباب کا منافی توکل کے نہیں ہے بلکہ یہ فضل ہے کاملین کے نزدیک بھی اور جو کوئی ارادہ کرے ترک توکل کا یعنے بدون اسباب کے اسکو بھی کچھ حرج نہیں بشرطیکہ ضبط ہو کہ صبر کر سکے ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَّا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا میں نے یا رسول اللہ عورتوں پر جہاد ہے فرمایا کہ ہاں عورتوں پر ایسا جہاد ہے کہ نہیں لڑائی اُسمیں کہ وہ حج و عمرہ ہیں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف حج و عمرہ میں لڑائی تو نہیں لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کے لوگوں کی اور وطن کی ایسی ہی ہے جیسی جہاد میں پس وہ عورتوں کے حق میں بمنزلہ جہاد کے ہیں ع **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم من لم یعقہ عن الحجۃ ظاہرۃ او سلطان حابس او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ منع کیا اسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ نہ ہو توشہ اور سواری کا یا بادشاہ ظالم نے یا مرض نہ سکنے والے نے پھر مر گیا اور حج نہ کیا پس چاہے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہو کر اور اگر چاہے نصرانی ہو کر ف یا دارمی نے ف بادشاہ ظالم نے یعنی راستہ میں بادشاہ ظالم سے ڈرتا ہو اپنے جان و مال کے تلف پر تو حج فرض نہیں ہوتا اور سیطرح بیماری کہ اُس سے سفر نہ کر سکے مانع حج کی ہے اور ان صاحبوں کے سوا اور جو عذر ہیں جن سے حج فرض نہیں ہوتا حاصل سارے حدیث کا یہ ہے کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہ ہو اور باوجود اسکے حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر اللہ کو کچھ پروا اسکی نہیں اور بیان اس کا اور گذر چکا ہے۔ وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج والمعتمر وفد اللہ ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ غفر لہم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے فرمایا کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنیوالے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ کے اگر دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے قبول کرتا ہے دعا انکی اور اگر بخشش چاہتے ہیں اُس سے بخشتا ہے واسطے انکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے وعنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر رواہ النسائی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہیں جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے نقل کی یہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغازی فی سبیل اللہ والحاج والمعتمر وفد اللہ دعاہم فاجابوہ وسألوہ فاعطاہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی ابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات کہ ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو حج کر کے پھرے پس سلام کرے اُسے اور مصافحہ کرے اُس سے اور کہے اُس سے یہ کہ بخشوا تجھ سے لیے پہلے اسکے کہ داخل ہو اپنے گھر میں اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہے نقل کی یہ احمد نے ف پہلے داخل ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ وہ مشغول راہ خدا میں ہو اور اپنے اہل و عیال میں مشغول نہیں ہوا پاک گناہوں سے دعا اسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کے حکم میں عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی ہیں یعنی یہ جب گھر کو آویں تو انکے بھی پہلے داخل ہونے گھر میں سیطرح سلام وغیرہ کر دعا بخشش کی کروا دے کہ وہ بھی مغفور ہیں وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا ارادہ حج کیا عمرہ کیا یا جہاد کے پھر مر گیا پہلے اُسکے کے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ثواب جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف انہیں کے حکم میں ہے وہ شخص کہ طلب علم دین کے لیے نکلا تھا اور پھر مر گیا انہی اسکے لیے بھی ثواب علماء کا لکھا جاتا ہے

باب الاحرام والتلبیۃ

باب ہے بیان احرام باندھنے کے اور لبیک کہنے کے ف احرام کو احرام اسلیے کہتے ہیں کہ اتنی چیزیں احرام باندھنے والے کو اپنے پر حرام کرنی ہوتی ہیں چنانچہ بیان انکا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم متفق علیہ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی میں خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام انکے کے پہلے احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے انکے کے احرام سے پہلے طواف کرنے کے ساتھ خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبو کے کہ ہوتا تھا اُسمیں مشک گویا دیکھتی ہوں میں طرف چمک خوشبو کی بیچ مانگ سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتی محرم یعنی وہ چمک گویا میری آنکھوں کی تلے پھرتی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے احرام انکے کے حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو میں خوشبو حضرت کے لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اُسمیں مشک بھی ہوتا پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کے لگاوے اور اثر اسکا بعد احرام کے باقی رہے تو کچھ مضر نہیں اسلیے کہ ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کے نہ پہلے پس مذہب امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا تو یہی ہے اور امام مالک امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے پہلے احرام کے لگانا کیا

خوشبو کا کہ باقی رہا شائع کا بعد احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے کے احرام سے لازم جاننا چاہیے کہ رفیدین کے کہ مزدلفہ سے منیٰ کو آتے ہیں بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہے مگر عورت حلال نہیں ہوتی ہے یہاں تک کہ طواف کو آتے ہیں اور طواف افاضت کرتے ہیں پھر عورت بھی حلال ہو جاتی ہے پس حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں حضرت سے احرام سے نکلے تو جب بھی میں حضرت کے خوشبو لگاتی پہلے طواف کرنے کے مرح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور وہ ابن عمرؓ سے کہ کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبیہ کہتے ہوئے کہتے حاضر ہوں خدمت تیری میں یا الٰہی حاضر ہوں خدمت تیری میں حاضر ہوں خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہے اور بادشاہت نہیں شریک واسطے تیرے نہ زیادتی کرتے تھے اوپر ان کلمات کے متفق علیہ **ف** تلبیہ کہتے ہوئے تلبیہ یہ کہ ڈالے محرم سر میں گوندنا یا خطمی یا حنا اور کچھ تکہ بال ملجاویں آپس میں نہ بیٹھے امین غبار اور جوؤں سے محفوظ رہیں اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلیے مستحب ہے وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہے لبیک کہنے میں ہمارے نزدیک تو شرط ہے واسطے صحت احرام کے اور امام مالکؒ کہا کہ نہیں واجب لیکن اسکے ترک کرنے میں دم آتا ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے نہیں دم آتا اسکے ترک کرنے میں اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنے اکثر اسیقدر کہتے تھے والا اور الفاظ بھی سوائے انکے روایت کیے گئے ہیں پھر کمی کرنی ان الفاظ میں مکروہ ہے اور زیادتی کرنی نہیں مکروہ بلکہ مستحب ہے سب علماء کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنی مستحب ہے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پانوں اپنا رکاب میں اور اٹھاتی اونٹنی درحالیکہ کھڑے ہوتے احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پڑھ کر مدینہ سے روانہ ہوئے اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ کا ہے جاپڑھی رات وہاں گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد بیٹھنے کے اونٹ کے پیر پر اور کھڑے ہونے اسکے کے لبیک کہی اور روایت میں آیا ہے کہ بعد دو کھتوں احرام کے لبیک کہی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ بعد اسکے کہ بلند کا ہے پہنچے لبیک کہی پس امام شافعیؒ نے تو اول روایت پر عمل کیا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالکؒ اور احمدؒ نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ انکے نزدیک مستحب ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اس حال میں کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہے تو درست ہے لیکن بعد نماز کے افضل ہے اور تطبیق ان روایات میں یوں دی گئی ہے کہ حضرتؐ نے صلے پر لبیک کہی پھر جب اٹھے بیٹھے جب بھی کہے پھر جب بیدا پر پہونچے جب بھی کہی چنانچہ اسلیے علماء نے لکھا ہے کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتوں اور زمانوں اور مکانوں کے پس جس راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا وہ یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی اور مویدان توجیہ کی روایت ابن عباسؓ کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخ کی میں ذکر کی گئی ہے مرح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ کہا تھا ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی ہے مسلم نے **ف** یعنے بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کے لیے اور شاید کہ تصدیر کرے یہ راوی کیا کہ وہ صراخ تھا مقصود اظہار تلبیہ کا اور یہ بھی جائز ہے کہ یہ حال راوی کا ہو اور جو کہ موافق اسکے تھا وہ حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سکوت تعنہ ہے کہ اور روایت سے واضح ہو گا پس نہیں منافی ہے یہ روایت روایات آیندہ کی مرح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا میں پیچھے ابو طلحہ کے سواری پر اور تحقیق صراخ کرتے تھے وہ ساتھ حج اور عمرہ کے نقل کی ہے بخاری نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر یہ کہ قران افضل ہے اور نہی قرآن آگے معلوم ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی مذہب ہے ہمارا اسلیے کہ صحابہ حضرت کے ساتھ تھے وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہو گا باتباع حضرت کے صحابہ نے بھی قران کیا مرح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ

وَعُمْرَةً وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے پس بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرے کے اور بعضے ہم سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج اور عمرے کے اور بعضے ہم سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے اور اہل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے پس جس نے احرام باندھا ساتھ عمرے کے پس حلال ہو گیا اور جس نے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرے کے نہیں پس نہیں حلال ہوا یہاں تک کہ ہوا ان سب کا نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حج کرنے والے تین قسم پر ہیں ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہے کہ نر حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام حج اور عمرے کا دونوں کا باندھے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرے کا باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کا بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہا اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور کعبے میں بیٹھا رہے جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حدیثیں مختلف آئی ہیں حضرت کے حج میں بعضی حدیثوں سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہ حدیث بھی انہیں میں سے ہے اور اکثر حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قارن تھے اور بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت متمتع تھے پر تطبیق ان میں یوں دیگئی ہے کہ بعضوں نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ ہی سنا اور لفظ عمرہ کا نہ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت مفرد تھے اور بعضوں نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت قارن تھے اور بعضوں نے لبیک بعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت متمتع تھے اور احتمال ہے کہ حضرت کہتے ہوں کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس سنے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے آپس میں شابہ ہیں بعضے صحابہ نے گمان کیا کہ حضرت نے قران کیا ہی نقل کیا اور بعضوں نے جانا کہ تمتع کیا ہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد لغوی ہی یعنے نفع اٹھانا اور وہ قرآن میں موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمرے کر ساتھ حج کے واللہ اعلم اور جس نے احرام باندھا ساتھ عمرے کے یعنے پہلے حج کے پس حلال ہو گیا یعنے نکل آیا احرام عمرے کے سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنے سر منڈانے کے پس حلال ہو گئے اسکو سب ممنوعات احرام کے پھر احرام باندھا حج کا اور جس نے احرام باندھا حج کا یا حج وعمرے کا وہ احرام سے نہیں نکلا یہاں تک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا بعد رمی کرنے جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سوائے مباشرت عورتوں کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوئی مع مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تمتع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرے کی طرف حج کے بیان اسکا یہ ہے کہ شروع کیا احرام عمرے کا پھر احرام باندھا حج کا یعنے داخل کیا حج کو عمرے میں پس قارن ہوئے نقل کی بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ **الفصل الثانی** فصل دوسری **وَعَنْ** زید بن ثابتؓ سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** ننگے ہونے کے یعنے سیے ہوئے کپڑے اتار ڈالے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہے اور کافی وضو بھی ہے مع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْغَسْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائے بال سر اپنے کے ساتھ ایسی چیز کے کہ اسنے سر دھویا جاتا ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنے گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جمالیے تا غبار وغیرہ سے محفوظ رہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے مع **وَعَنْ** خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت خلاد بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل حکم کیا مجکو یہ کہ امر کروں میں یاروں اپنے کو یہ کہ بلند کریں آوازیں اپنے ساتھ اہلال کے یا کہا تلبیہ کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** اور تلبیہ میں لفظ اوکا شک راوی کا ہی کہ بالاہلال کہا یا بالتلبیہ یعنی دونوں کے

ایک ہی بین لبیک اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکے کہے اسطرح کہ آپ ہی سنے اور نہ سنے ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر کہ لبیک کہتے ہیں جو بیں داہنے طرف اسکے اور بائیں طرف اسکے قسم قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہاں تک کہ تمام ہووے زمین اس طرف سے اور اس طرف سے یعنی داہنی اور بائیں طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جو کوئی لبیک کہتا ہے تو جنبہ زمین کی موافق اسکی کہتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں سر وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ فِيْ الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جب سیدھی ہوئی اونٹنی حضرت کو اسکی کھڑی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک پکار کے اور کہتے بیشک زیادہ کہتے لبیک مشہور سے یہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیک بختی حاصل کرتا ہوں تیرے ہی ہاتھ میں ہر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں رغبت اور طلب تیرے ہی طرف تیرے ہی لیے ہے عمل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں ف پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں کہ سنت احرام کی ہیں پڑھتے امین قبل احرام اور خالص اور نیت کرتے احرام کا پھر لبیک کہتے بعد انکے پھر جب کہ اونٹنی حضرت کو سوار کر کے کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک شروع کرتے اور زیادہ اس سے کہتے لبیک الخ ع وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَغْفَرَهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی خزیمہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنے لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اسکی اور جنت اور طلب کرتے اس سے ساتھ رحمت اسکی کے آگ سے نقل کی یہ شافعی نے ف کہا علماء ہمارے نے مستحب ہے کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے میں بہ نسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اسکی اور جنت اور پناہ مانگے اس سے آگ سے اور دعا کرے اپنے لیے جو چاہے اور اسی حالت میں کہ وہ ہو کسی کو سلام علیک کرتی اس سے لبیک اگر کوئی سلام علیک کرے تو اسکو جواب دینا جائز ہے پھر لبیک کہنی کیا بار شروع ہے ہمارے نزدیک زیادہ ایکبار سے سنت ہے یہاں تک لازم آتی ہے بارہ بار ساتھ ترک انکی کے ع **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگوں کو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیداء کے یعنی احرام باندھا نقل کی یہ بخاری نے ف خبردار کر دیا یعنی ندا کرنے والے کو حکم فرمایا کہ ندا کر دے لوگوں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ایسا کرتے ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پس جب آئے بیداء میں کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہہ کر دوبارہ سے کہ ثابت ہوا اس سے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتداء مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتوں احرام کے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ لَا شَرِيْكَ لَهُ شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کہتے تھے مشرک حاضر ہیں تیری خدمت میں نہیں شریک واسطے تیرے کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس تم کو بس بس یعنی بس اتنا ہی کو اس سے زیادہ نہ کہو کہتے مشرک زیادہ اسے مگر وہ شریک کہ مالک ہے تو اسکا اور نہیں وہ شریک مالک تیرا کہتے مشرک ان کلمات کو اور حالت میں کہ طواف کرتے خانہ کعبہ کا نقل کی یہ مسلم نے ف مشرک بھی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتے اور ہدیہ تعظیم اسکی کرتے لیکن بسبب شرک کے لبیک اسطرح کہتے لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک نفی شرک کی حقیقی سے کرتے اور

لبیک اللھم لبیک الخ زیادہ نہ کرتے اگرچہ لبیک لبیک بھی کہتے لیکن عمل اسی پر تھا جب وہاں تک پہونچے لبیک لا شریک لک تو حضرت فرماتے کہ اس قدر کہو کہ کوئی شریک نہیں ہم اکیلا اور زیادہ اس سے نہیں کہتے اور حقیقت حج کی یہی ہے کہ اللہ کی اکیلا ہونے کی حمد و ثنا کرنا ہو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا ہو۔

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب ہے حجۃ الوداع کے قصہ کے بیان میں حجۃ الوداع کے معنی رخصت کرنے کے ہیں حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرض ہونے حج کے دسویں سال حج میں کیا یہ نام اسلیے رکھا گیا کہ آنحضرت نے امت کو تعلیم احکام شرعی کی اور رخصت کیا لوگوں کو خبر دی اپنے رحلت کی اور لوگوں کو گواہ کیا اداء رسالت پر اور احکام کے پہونچانے پر یہ حدیث جابر کی جامع تر احادیث کی ہے اسمیں بڑے بڑے مسئلے فقہ کے ہیں اور اگر کوئی ناقل کسی سے تو اس سے بھی زیادہ نکل سکتے ہیں۔

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ فِى الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِىْ وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِىْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ روایت ہے جابر سے عبداللہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے مدینہ منورہ میں کہ حج نہیں کیا یعنی ولیکن عمرہ کیا یہ سال گذرا پھر خبر کی لوگوں میں یعنی ندا کی نذا کرنے والے نے حضرت کے حکم سے دسویں سال میں یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم الوداع کا کہتے ہیں کہ حج کرنے آئے مدینہ میں آدمی بہت پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یعنی جب پانچ دن باقی رہے ذیقعدہ کے دیسان ظاہر عصر کے یہاں تک کہ جب پہونچے ہم ذوالحلیفہ میں پس جنی اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو پس بھیجا اسماء نے یعنی مکی کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا کروں میں اپنی بچہ قدمہ احرام کے آیا احرام باندھوں یا نہیں باندھوں تو کہا رسول خدا نے باندھوں تو کہا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کے اور احرام باندھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ میں پھر سوار ہوئے قصواء پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تھا یہاں تک کہ جب کھڑی ہوئی ساتھ حضرت کے اونٹنی اس کی میدان بیداء پر آواز بلند کی ساتھ لبیک کہنے کے کہ وہ یہ ہیں ہاضر ہوں تیری خدمت میں بالآلی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں نہیں کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور بادشاہت نہیں شریک کوئی واسطے تیرے کہا جابر نے نہیں تھے ہم لیکن پہلے سے نیت کرتے اگرچہ حج کی نہ تھے ہم جانتے عمرے کو یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ جب ساتھ حضرت کے آئے ہم نزدیک خانہ کعبہ کے بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھ رکھے اوپر اور بوسہ دیا پھر جلدی چلے تین پھیرے میں اور چار پھیرے اپنے طور پر یعنی آہستہ آہستہ گئے طرف مقام ابراہیم کے پھر پڑھی آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی جائے کھڑے ہونے کی اسکے کو جائے نماز پھر کر واسطے مقام ابراہیم کے حضرت نے دیسان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی حضرت نے دو رکعتوں میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ف آدمی بہت کہا بعضوں نے کہ اس حج میں حضرت کے ساتھ لاکھ ہزار آدمی جمع ہوئے اور بعضوں نے کہا ایک لاکھ تھے اور اسماء سے پہلے ابوبکر نے بیاہا تھا علی نے پھر اللہ تعالیٰ کے بعد حضرت ابوبکر نے نکاح کیا ہے اسماء سے پھر اللہ تعالیٰ کے بعد حضرت علی نے سو اس سے ہوا پس جب حضرت علی نے انتقال کیا تو اسماء حضرت ابوبکر کے نکاح میں آئیں اور اسنے محمد بن ابوبکر پیدا کیے تو غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کے لیے سنت ہوا اور غسل نظافت یعنی ستھرائی کے لیے ہے نہ طہارت کے لیے اور اسلیے عورت نفاس والی کو احرام کے لیے تیمم کرنا نہیں آیا اور یہی حکم حائض کا ہے اور احرام باندھنا یعنی نیت احرام کی کہا ابوبکر نے اس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہے اور اسپر اجماع ہے سب علماء کا اور نماز پڑھے یعنی دو رکعتیں نیت احرام کی پھر اس پر لازم ہے کہ اگر میقات میں مسجد ہو تو نماز پڑھے اسمیں اگر وہ جگہ سوا مسجد کے پڑھے تو بھی مضائقہ نہیں اور اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھے اور نماز فرض ہو یا قائم مقام فرض کی ہو یا نماز تحیۃ المسجد اور نہ سمجھے ہم جانتے عمرے کو یہ تاکید ہے پہلے جاہلیت میں حج کے مہینوں میں عمرے کے کرنے کو بڑا گناہ جانتے تھے اور حج کے مہینوں کو اور کہنا فرمایا عمرہ کرنے کا حج کے مہینوں میں چنانچہ بیان اس کا آگے آتا ہے اور جو وقت کہ آئے ہم خانہ کعبہ کے ہم استلام کیا حجر اسود کا یعنی ہاتھ لگایا اوپر اسکے اور بوسہ دیا اوپر اسکے یعنی طواف کرنے میں سات بار دوڑے تین بار پھر تین بار پھر چار بار پھر تین بار پس نماز پڑھی دو رکعتیں

بعد ہی علیکن یہ ہوا کہ جیسے ہوا وں چلنے میں اور پہاڑ اپنی جال چلنے اور جلدی چلنے کا سبب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے لیے آئے تو شہر کو بن کہا انکا تھا پہ یہ مدینہ کے نامرغوب کر دیا پس آنحضرت نے مسلمانوں کو فرمایا کہ اضطراب کرو پھر بعد دور ہونے علت کے بھی وہی حکم باقی رہا اور اس سنت میں ذکر اضطباع کا نہ ہوا بھی مسنون ہے وقت طواف کے پہلا پہلو اور شانہ نیچے کر دینا اضطباع اسکو کہتے ہیں کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لیتے ہیں وجہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا اور پھر آگے بڑھنے کے بعد طواف کرنیکے مقام ابراہیم کیطرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ جسپر حضرت ابراہیم کے کھڑے ہو کر کعبہ بنایا تھا اسمیں نشان ہے انکے پاؤں کا اور منی مقام ابراہیم کے بیچ میں ہے مقام ابراہیم کی اوڑھ آگے خانہ کعبہ کے ایک حجرے میں رکھا ہوا ہے اسکے پیچھے کھڑے ہو کر حضرت نے دو رکعتیں پڑھیں اور یہ جگہ مکہ کے ہر جگہ سے افضل ہے اور جگہ حرم میں خواہ جگہ حرم سے باہر ہو علماء کا اسپر اتفاق ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہ طواف کے لواجب ہے قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر الروایہ میں ہے کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت میں پڑھے اور قل یا ایہا الکافرون دوسری رکعت میں اور امام شافعی کے نزدیک یہ سنت ہیں اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر الروایہ میں ہے کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت میں پڑھے اور قل یا ایہا الکافرون دوسری رکعت میں اور امام شافعی کے نزدیک یہ سنت ہیں اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون دوسری رکعت میں پڑھے اور قل یا ایہا الکافرون پہلی رکعت میں پڑھے اور قل ہو اللہ دوسری رکعت میں پڑھے اور قل یا ایہا الکافرون دوسری رکعت میں پڑھے اور قل ہو اللہ پہلی

اور مروہ سے صفا تک سعی سات بار سعی کی پس انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب آخر پھیرا مروہ پر ہوا تو فرمایا اگر میں پہلے اپنے امر کو جانتا جو پیچھے ہوا تو ہدی نہ لاتا اور اس کو عمرہ کر دیتا پس جو تم میں سے ہدی نہ لایا ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ کر دے سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑا ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ کیا ہمارا یہ حج ہر سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے آپ نے انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالا اور فرمایا عمرہ حج میں داخل ہو گیا دو بار نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ حلال ہو گئی ہیں رنگین کپڑے پہنے ہیں اور سرمہ لگایا ہے علی رضی اللہ عنہ نے اس کو برا جانا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے باپ نے مجھ کو حکم دیا ہے علی رضی اللہ عنہ عراق میں کہا کرتے تھے میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تصدیق کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا جو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا تھا میں نے آپ سے پوچھا کہ میں کیا کہوں آپ نے فرمایا کہو جو میں نے احرام باندھا ہے اللہ کے رسول کے احرام کی مثل میں نے کہا میرے ساتھ ہدی نہیں ہے آپ نے فرمایا تو احرام باندھ اور جو میں نے کہا ہے کہ اس کو عمرہ کر دے اور بال کتر لے پھر بیٹھ رہ جب منیٰ کو جانے لگے تو احرام باندھ لیا اور منیٰ کو چلے گئے اور جمرہ پر کنکریاں ماریں اور قربانی کی اور سر منڈایا اور مکہ کو آئے اور طواف زیارت کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی اور حج کو پورا کیا اور ہدی ذبح کی اور فرمایا کہ اسی طرح کرو جس طرح تمہارے نبی نے کیا ہے اور تم حلال ہو جاؤ جو کچھ تم پر حرام ہوا تھا وہ تم پر حلال ہو گیا مگر عورتوں سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا یہاں تک کہ منیٰ سے واپس آ کر طواف زیارت کر لو اور ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے ہدی کا جانور نہیں لایا ہے وہ طواف کر کے اور بال کتر کے حلال ہو جائے پھر احرام باندھ لے حج کا اور ہدی ذبح کرے اور جس نے ہدی لائی ہے وہ ایسا ہی کرے جیسا کہ ہم نے کیا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے ہدی کا جانور نہیں لایا ہے وہ طواف کر کے اور بال کتر کے حلال ہو جائے پھر احرام باندھ لے حج کا اور ہدی ذبح کرے اور جس نے ہدی لائی ہے وہ ایسا ہی کرے جیسا کہ ہم نے کیا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے ہدی کا جانور نہیں لایا ہے وہ طواف کر کے اور بال کتر کے حلال ہو جائے پھر احرام باندھ لے حج کا اور ہدی ذبح کرے اور جس نے ہدی لائی ہے وہ ایسا ہی کرے جیسا کہ ہم نے کیا ہے

وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَهْلَلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

اور ابو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہتے اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر کر کے گئے تھے وہاں سے کچھ ایک اونٹ حضرت کے لیے لائے پھر فرمایا حضرت نے حضرت علی کو

کر کیا کہا تھا تم نے وقت کہ لازم کیا تم حج یعنی وقت باندھنے احرام کے کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا حضرت علی نے کہا میں نے یا اللہ تحقیق میں احرام باندھا ہوں ساتھ اس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اسکے رسول تیرے نے فرمایا حضرت نے کہ پس تحقیق تو نے اچھا کیا تو میرے ہدی یعنی نیت کی ہے تو نے تو میں احرام عمرے کا باندھے ہوئے ہوں اور میرے ساتھ ہدی ہے پس احرام سے نہیں نکل سکتا میں تا کہ فارغ ہوں عمرے اور حج سے پس تم بھی احرام عمرہ کا کھولا جانے پس سب نے نٹ کر لائے انکو اور وہ کر لائے انکو نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہو کر سب نے کترو ائے بال اپنے یعنے جنکے ساتھ ہدی تھی وہ احرام عمرے کے سے نکل آئے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے مگر نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھے انکے ساتھ ہدی نہ حلال ہوئے جیسی ہو اون نے کترو ائے بال اپنے یعنے جنکے ساتھ ہدی تھی وہ احرام عمرے کے سے نکل آئے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے مگر نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھے انکے ساتھ ہدی نہ حلال ہوئے جیسی ہو اون نے تروید کیا یعنی آٹھویں تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوئے یعنے ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منیٰ کی پس احرام باندھا حاج کا صحابہ نے یعنی انھوں نے احرام عمرے سے نکل آئے تھے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بعد آفتاب طلوع ہوا اور رہو پنچے سنا میں یعنی نماز پڑھی منیٰ میں یعنے مسجد خیف میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی پھر ٹھہرے رہے یعنی ایسا ادا کرنے نماز فجر کے تھوڑی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب حکم کیا ساتھ خیمے کے تنا ہوا بالوں کا کہ کھڑا کیا جاوے حضرت کے لیے وادی نمرہ میں پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے منیٰ سے طرف عرفات کے اور نہیں گمان کرتے تھے قریش مگر یہ کہ حضرت کھڑے ہونگے جہ کے لیے نزدیک مشعر حرام کے جیسا کہ تھے قریش کرتے جاہلیت میں پس گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے میدان عرفات میں پس دیکھا خیمہ کہ تنا گیا تھا حضرت کے لیے نمرہ میں پس اترے اسمیں یعنے اور ٹھہرے یہاں تک کہ جب ڈھلی دوپہر حکم کیا ساتھ لانے قصواء کے کہ نام تھا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت کے لیے پھر آئے حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہوا اندر وادی نمرہ کے پھر خطبہ فرمایا وہ لوگوں کو اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے حرام ہیں تم پر یعنی آپس میں ایک دوسرے کا نہ خون کرے اور نہ مال کسی کا جو رہی دغا باز ہے کہا جاوے مانند اسکے تمہارے کے یعنی عزت کیجیو اسکی جیسے تم عزت کرتے ہو اس شہر تمہارے کے یعنی مکہ کے یعنے جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال کو یا خون کو یا سوا دینا اون سے یعنے میں اس شہر میں ہمیشہ اور ہر جگہ خون ناحق اور مال ناحق لینا آپس میں حرام ہے جیسا حرام ہے چیز دار ہونا چیز حرام جاہلیت کے نیچے قدموں کے میرے لکھی گئی ہے اور بیت جاہلیت باطل اور موقوف ہے یعنی جو کچھ کسی نے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا میں نے اور جو چیز جاہلیت کی تھیں ہے موقوف کیا اون خون جاہلیت کے موقوف ہے کیا اون خون سے قصاص یعنی نہ اسمیں لیوے نہ دیوے اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جو دیا ہے یا فی دیا ہے اوسکے زیادتی تمام کے اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہوں اپنے خونوں سے خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہے اور وہ دودھ پیتا تھا بچہ بنی سعد کے قتل کیا تھا اسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا میں نے اپنے سے وہ ربیٰ سود عباس بن عبدالمطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتوں کے پس تحقیق تم نے لیا ہے انکو ساتھ امان اللہ کے یعنے ساتھ عہد اللہ کے کہ تمنے اوسے کیا ہے ساتھ عہد کے تمنے اوسے کیا ہے بیچ رعایت حقوق انکے کے اور حلال کیا تمنے انکی شرمگاہوں کو ساتھ حکم اللہ کے کہ نا بچھاویں تمہارا بستر اوپر یہ کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر کسیکو کہ مکروہ جانتے ہو تم اسکے آنے کو یعنی نہ اذن دیویں گھر میں آنے کا کسی کو بے رضامندی تمہارے کسی خواہ مرد خواہ عورت پس اگر کریں یعنے اذن دیں آنے کا پس واسطے انکو مارنا بغیر سخت کے اور انکا حق تمپر روزی انکی ہے کھانا پینا اوسکے حکم میں داخل ہے مکان کا اور کپڑا کا موافق مقدور اپنے کے اور تحقیق چھوڑی ہے میں نے تم میں ایسی چیز کہ ہرگز نہیں گمراہ ہوتے بعد چھوڑنے میرے کے اگر تم مضبوط پکڑو اسکو یعنی عمل کرنے کے ساتھ اسکے اور عمل کرنے کے پر اگر اونچی کی ناک سے سو اسکے کہ حبشی غلام ہو کٹا ہوا کان تم سنو اور مانو اسکو جب تک قائم رکھے تم پر کتاب اللہ ہمارا اور تم سے پوچھے جاؤ گے یعنی میرے پہنچانے اور نہ پہنچانے سے احکام دین کے پس کیا جواب دوگے کہا صحابہ نے گواہی دینگے ہم یعنی بیشک پہنچا دیا تو نے رسالت کو اور ادا کی تو نے امانت اور خیر خواہی کی تو نے پھر اشارہ کیا حضرت نے ساتھ شہادت کے انگلی اپنی کے اس حال میں کہ اٹھاتا تھا اوسکو طرف آسمان کے اور جھکاتا تھا اوسکو طرف لوگوں کے اور کہتا تھا تو یعنی اے اللہ گواہ رہ یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنے بندوں کے اقرار پر کہ انھوں نے اقرار کیا ہے پہنچانے کا کہ وے کترو ائے بال مونڈا نا بالوں کا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہ نے بال کتروائے اسلیے کہ تا باقی بال حج میں مونڈو اور آیا مرتوبہ ہوئے طرف منیٰ کے اٹھویں تاریخ منیٰ میں جانا اور وہاں رہنا ہمارے نزدیک واجب نہیں ملکہ سنت ہے اور نہ ساتھ رہنے رات کے اونچی جگہ میں منیٰ اور آیا مرتوبہ ہوئے طرف منیٰ کے اٹھویں تاریخ منیٰ میں جانا اور وہاں رہنا ہمارے نزدیک واجب نہیں ملکہ سنت ہے اور نہ ساتھ رہنے رات کے اونچی جگہ میں منیٰ اور آیا تمام ایک پیالہ کا ہے درمیان عرفات کے کہ زمین حرم کی ہے اور تمام مہرانہ ہے اور عرفات متصل میں ہے اور نہیں گمان کرتے تھے قریش یعنے قریش گمان کرتے تھے کہ حضرت ٹھہرینگے ساتھ مشعر حرام کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ میں جسکو قریش جاہلیت میں کہتے تھے کہ فرد لفہ میں ٹھہرتے تھے اور اسکو کہتے تھے کہ یہ موقف ہے یعنے ٹھہرنے کا ہے پس ٹھہرے ساتھ عرفات میں جانتے تھے بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات میں کرتے تھے پس اونچا کیا گیا واسطے انکے خیمہ یعنی ٹھہرنے کا حضرت بمقام نمرہ میں پھر نزول کیا حضرت وہاں ٹھہرے اور عرفات میں پہنچے ڈھل جانے آفتاب کے پھر حکم کیا ساتھ اونٹنی قصواء کے پس کسی گئی واسطے حضرت کے پھر آئے حضرت بطن وادی میں پھر خطبہ پڑھا حضرت نے ساتھ لوگوں کے یعنی وعظ کہا انھوں کو اور حکم کیا انکو ساتھ چیزوں کے اور منع کیا انکو ساتھ چیزوں کے اور حکم کیا انکو ساتھ چیزوں کے اور منع کیا انکو ساتھ چیزوں کے یعنی امر و نہی کی انکو ساتھ چیزوں کے اور کہا حضرت نے کہ وقوف کیا ہے میں نے یہاں اور تمام عرفات وقوف کی جگہ ہے اور وقوف کیا ہے میں نے یہاں اور تمام مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے اور وقوف کیا ہے میں نے یہاں اور تمام منیٰ وقوف کی جگہ ہے پس وقوف کرو ساتھ طریقہ اپنے کے اور تحقیق میں نے تم میں ایسی چیز کہ ہرگز نہیں گمراہ ہوتے بعد چھوڑنے میرے کے اگر تم مضبوط پکڑو اسکو یعنی عمل کرنے کے ساتھ اسکے اور عمل کرنے کے پر اگر اونچی کی ناک سے سو اسکے کہ حبشی غلام ہو کٹا ہوا کان تم سنو اور مانو اسکو جب تک قائم رکھے تم پر کتاب اللہ ہمارا اور تم سے پوچھے جاؤ گے یعنی میرے پہنچانے اور نہ پہنچانے سے احکام دین کے پس کیا جواب دوگے کہا صحابہ نے گواہی دینگے ہم یعنی بیشک پہنچا دیا تو نے رسالت کو اور ادا کی تو نے امانت اور خیر خواہی کی تو نے پھر اشارہ کیا حضرت نے ساتھ شہادت کے انگلی اپنی کے اس حال میں کہ اٹھاتا تھا اوسکو طرف آسمان کے اور جھکاتا تھا اوسکو طرف لوگوں کے اور کہتا تھا تو یعنی اے اللہ گواہ رہ یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنے بندوں کے اقرار پر کہ انھوں نے اقرار کیا ہے پہنچانے کا کہ وے کترو ائے بال مونڈا نا بالوں کا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہ نے بال کتروائے اسلیے کہ تا باقی بال حج میں مونڈو اور آیا مرتوبہ ہوئے طرف منیٰ کے اٹھویں تاریخ منیٰ میں جانا اور وہاں رہنا ہمارے نزدیک واجب نہیں ملکہ سنت ہے اور نہ ساتھ رہنے رات کے اونچی جگہ میں منیٰ اور آیا تمام ایک پیالہ کا ہے درمیان عرفات کے کہ زمین حرم کی ہے اور تمام مہرانہ ہے اور عرفات متصل میں ہے اور نہیں گمان کرتے تھے قریش یعنے قریش گمان کرتے تھے کہ حضرت ٹھہرینگے ساتھ مشعر حرام کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ میں جسکو قریش جاہلیت میں کہتے تھے کہ فرد لفہ میں ٹھہرتے تھے اور اسکو کہتے تھے کہ یہ موقف ہے یعنے ٹھہرنے کا ہے پس ٹھہرے ساتھ عرفات میں جانتے تھے بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات میں کرتے تھے پس اونچا کیا گیا واسطے انکے خیمہ یعنی ٹھہرنے کا حضرت بمقام نمرہ میں پھر نزول کیا حضرت وہاں ٹھہرے اور عرفات میں پہنچے ڈھل جانے آفتاب کے پھر حکم کیا ساتھ اونٹنی قصواء کے پس کسی گئی واسطے حضرت کے پھر آئے حضرت بطن وادی میں پھر خطبہ پڑھا حضرت نے ساتھ لوگوں کے یعنی وعظ کہا انھوں کو اور حکم کیا انکو ساتھ چیزوں کے اور منع کیا انکو ساتھ چیزوں کے اور حکم کیا انکو ساتھ چیزوں کے اور منع کیا انکو ساتھ چیزوں کے یعنی امر و نہی کی انکو ساتھ چیزوں کے اور کہا حضرت نے کہ وقوف کیا ہے میں نے یہاں اور تمام عرفات وقوف کی جگہ ہے اور وقوف کیا ہے میں نے یہاں اور تمام مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے اور وقوف کیا ہے میں نے یہاں اور تمام منیٰ وقوف کی جگہ ہے پس وقوف کرو ساتھ طریقہ اپنے کے اور تحقیق میں نے تم میں ایسی چیز کہ ہرگز نہیں گمراہ ہوتے بعد چھوڑنے میرے کے اگر تم مضبوط پکڑو اسکو یعنی عمل کرنے کے ساتھ اسکے اور عمل کرنے کے پر

احکام حج کے بیان میں اور تعجب دلانے کثرت ذکر و دعا کے عرفہ میں اور دوسرے خطبہ پہلے کے اٹھویں تاریخ ذیحجہ کے یعنی ارشاد فرمایا ابن ربیعہ بن حارث نے اور حضرت کے چچا تھے حضرت کے بیٹے عبدالمطلب کے کہا میں تھا

ف ۱ حضرت خضر کی وفات کے بعد ان کی جگہ ولی ہوئے ۱۲ منہ

ف ۲ یہ حدیث ابن ماجہ میں بھی ہے ۱۲ منہ

بیعہ کا بیٹا ربیعہ ایاس کو قریش کے بہت سے آدمیوں کے ساتھ مدینہ بھیجا تھا جب ایاس مکہ میں آیا اور مدینہ میں لڑائی ہوئی مدینہ والے جیت گئے ایاس کو پکڑ لیا وہ مر گیا پس ایاس حضرت کے چچا کے بیٹے تھے انکے خون لینے کا حضرت کو حق تھا حضرت نے معاف فرمایا اور عباس بن عبدالمطلب چچا حضرت کے ایام جاہلیت میں سود کھاتے تھے اور سود لوگوں کا ذمہ تھا وہ بھی حضرت نے معاف فرمایا رجع ثم اذن بلال ثم اقام فصلی الظہر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینہما شیئا ثم رکب حتی اتی الموقف فجعل بطن ناقتہ القصواء الی الصخرات وجعل حبل المشاۃ بین یدیہ واستقبل القبلۃ فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذہبت الصفرۃ قلیلا حتی غاب القرص ودفع وقد شنق للقصواء الزمام حتی ان رأسہا لیصیب مورک رحلہ یشیر بیدہ الیمنی ایہا الناس السکینۃ السکینۃ کلما اتی حبلا من الحبال ارخی لہا قلیلا حتی تصعد حتی اتی المزدلفۃ فصلی بہا المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین ولم یسبح بینہما شیئا ثم اضطجع حتی طلع الفجر فصلی الفجر حین تبین لہ الصبح باذان واقامۃ ثم رکب القصواء حتی اتی المشعر الحرام فاستقبل القبلۃ فدعاہ وکبرہ وہللہ ووحدہ فلم یزل واقفا حتی اسفر جدا فدفع قبل ان تطلع الشمس وارخی الفضل ابن عباس حتی اتی بطن محسر فحرک قلیلا ثم سلک الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرۃ الکبری حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماہا بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ منہا مثل حصی الخذف رمی من بطن الوادی ثم انصرف الی المنحر فنحر ثلثا وستین بدنۃ بیدہ ثم اعطی عليا فنحر ما غبر واشرکہ فی ہدیہ ثم امر من کل بدنۃ بمضغۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمہا وشربا من مرقہا ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکۃ الظہر فاتی علی ابنی عبدالمطلب یسقون علی زمزم فقال انزعوا بنی عبدالمطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوہ دلوا فشرب منہ رواہ مسلم

یہ ان کی روایت ہے جو کہتے ہیں کہ ظہر کی نماز حضرت نے مکہ میں پڑھی پھر مکہ سے منیٰ کو روانہ ہوئے وہاں ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھی پھر وہاں سے عرفات میں آئے اور خیمہ نمرہ میں اترے اور یہ دونوں نمازیں ظہر اور عصر کی ملا کر پڑھیں نہ سنت نہ نفل پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ آئے میدان عرفات میں کھڑے ہونے کی جگہ میں کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصواء کا طرف پتھروں کے اور کیا جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے آگے اپنے اور سامنے ہونے قبلہ کے پھر رہے کھڑے رہے یہاں تک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہاں تک کہ غائب ہوا گردہ آفتاب کا اور بٹھایا اسامہ کو اور جلدی چلے یہاں تک کہ آئے مزدلفہ میں پھر نماز پڑھی آپنے مغرب کی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اور نہ پڑھی درمیان اُن دونوں کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹے رہے یہاں تک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے فجر ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اُنٹنی پر یہاں تک کہ آئے مشعر حرام پر پس ساتھ کھڑے ہوئے قبلہ کے دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس رہے کھڑے یہاں تک کہ صبح ہوئی خوب روشن ہو چکی پہلے نکلنے آفتاب کے اوپر سوار کیا فضل عباس کو یہاں تک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہے جمرہ کبریٰ کی یہاں تک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے پھینکیں اُس سات کنکریاں مانند کنکریوں خذف کے یعنی جو کہ کلیوں میں رکھ کر پھینکتے ہیں لڑکیاں کنکر مقدار اُنگلی کاہی کہ بقدر دانۂ باقلا کے تھیں پھینکے اُس کنکریوں سے مانند حضرت کے کنکریاں نالہ کے اندر سے پھر پھر سے طرف جگہ قربانی کرنے کے کہ منیٰ میں ہے پس فرمایا کہ حضرت نے ترسٹھ اونٹ ساتھ ہاتھ اپنے کے پھر دیئے باقی حضرت علی کو پس فرمایا کہ شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو ہدی میں اپنے کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھ لینے ایک ایک ٹکڑے گوشت کے ہر اونٹ میں سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی میں پس پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونوں صاحبوں نے اُس قربانی کے گوشت میں سے اور پیا دونوں نے اُسکے شوربے میں سے پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا پھر نماز پڑھی مکہ میں ظہر کی پھر آئے اولاد عبدالمطلب کے پاس جبکہ اپنے چچا عباس اولاد اُنکی کے پاس کہ پلاتے تھے پانی زمزم کا پس فرمایا کھینچو اے اولاد عبدالمطلب کے بیشک پانی زمزم کا بہت ثواب کی بات ہے پس اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کریں لوگ تم پر اور پانی پلانے تمہارے کے تو البتہ کھینچتا میں پانی ساتھ تمہارے یعنی خوف اسکا ہے کہ لوگ مجھے کھینچتے دیکھ کر سبب اتباع میرے کے کھینچیں گے اور ازدحام کرینگے اور نہ چھوڑے جاتا ہے ہاتھ سے ہاتھ تمہارے ساتھ کھینچنا پس دیا اولاد عبدالمطلب کے نے ڈول پس پیا حضرت نے اُس سے نقل کی ہے یہ مسلم نے پھر پڑھی نماز عصر کی الخ یعنے جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں وقوف

کرنے کے لیے یہ دونوں نمازیں ملا کر پڑھ لیتے ہیں اور انکے درمیان میں سنتیں و نوافل نہ پڑھتے تاکہ نہ باطل ہو جاوے جمع اسلیے کہ پے در پے ادا ان نماز وں کا واجب ہوا اور غائب ہوا گروہ آفتاب کا یہ تا کیا اور درمیان غروب کا ہونا کوئی گمان نکرے کہ غروب سے مراد غروب بعد وجب ہے اور درمیان تک آئے مزدلفہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان منیٰ اور مکے کے وہاں رات کو رہنا ہمارے نزدیک سنت ہے اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہے پھر جب حضرت نے وہاں پہونچکر نماز پڑھی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیر وں کے جیسا کہ ظہر و عصر عرفات میں پڑھیں تھیں اور یہ ہیئت ہے تینوں اماموں کا ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ساتھ ایک اذان اور ایک تکبیر کے میں اسلیے کہ عشا یہاں اپنے وقت میں ہے پس احتیاج جدید تکبیر کے واسطے زیادتی اعلام کے نہیں اور عصر عرفہ میں اپنے وقت میں نہیں ہوئی پس احتیاج ہوئی زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم میں اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہے اور شعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ میں وقوف یعنی ٹھہرنا وہاں کا واجب ہے ہمارے نزدیک اور صحیح نام ایک جگہ کا ہے درمیان منیٰ مزدلفہ اور منیٰ کے جب حضرت وہاں پہونچے تو سواری کو حرکت دی یعنی جلدی تھوڑی سی دور یعنی بقدر مسافت اس وادی کے اور سبب جلدی چلنے کا یہ تھا کہ عادت شریفہ یہ تھی کہ جس جگہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو وہاں سے جلدی گذرتے از راہ عبرت پس محسر میں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہاں سے جلدی گذرے اور بعضوں نے کہا کہ وہاں انصاری یا مشرکین عجم اکرتے تھے انکی مخالفت کی لیے جلدی چلنے پر کہی گئی تب کہ وہاں سے جلدی گذرے حضرت کی پیروی کے لیے اور پھر جیچ کی راہ سے راہ سے جاتے ہوئے تشریف لیگئے تھے وہ راہ اوسطی اور یہ راہ اور اسکو طریق ضب کہتے ہیں اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑوں کا ہے اور یہ راہ جا نکلتی ہے جمرہ کبریٰ یعنی عقبہ پر اور یہاں تک کہ آئے اس جمرہ پر کہ نیچے درخت کے ہے مراد وہی جمرۃ العقبہ کہ مذکور ہوا اور جمرہ کہتے ہیں مارنے کو وہاں کئی منارے ہیں کہ انپر سنگریزے مارتے ہیں مفصل بیان انکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور متمتع کیا ہے حضرت نے انکو کہ چھوڑ دیں احرام کو ذبح کریں یا تو باقی اونٹوں میں سے دیویا اور دنوں میں سے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھانا مستحب ہے اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور حواله کیا اس طواف کو طواف افاضہ و طواف کرتے ہیں یہ بھی ایک رکن ہے حج کا اور اسکا تمام ہونا ہے حج اور یہ طواف افضل ہے روز نحر کے اور بعد اسکے بھی ہے اور نماز پڑھی ظہر کی مکے میں اور ابن عمر سے ایک روایت آئی ہے کہ حضرت نے نماز ظہر کی منا میں پڑھی وجہ تطبیق کی دونوں میں یہ ہے کہ حضرت نے ملکے میں ظہر کی نماز پڑھی اور منا میں نفل پڑھی جس اسکو عبد اللہ بن عمر نے گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑھی یا یوں کہا جاوے کہ دونوں روایتیں جب تعارض ہوئیں تو دونوں ساقط ہوئیں پھر ترجیح دیگئی اسکو کہ حضرت نے ظہر پڑھی اسلیے کہ وہاں نماز پڑھنی افضل ہے واللہ اعلم بالصواب ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْحَصْبَاءَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا **متفق علیہ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں پس بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرے کے فقط اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے یعنی قرن کا یا حج اور عمرے کا پس جب آئے ہم مکے میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا فقط اور نہیں ہدی لایا پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام سے نکل آوے ساتھ سر منڈانے کے یا بال کتروانے کے اور جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا اور ہدی بھی ساتھ لایا ہے پس چاہیے کہ احرام باندھے حج کا ساتھ عمرے کے یعنی فعل کرے حج کو عمرے میں پس ہوئے قارن پھر نہ نکلے احرام سے یہاں تک حلال ہو دونوں سے یعنے تمام کرے افعال حج اور عمرے کے اور ایک روایت میں ہے کہ پس حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہو ساتھ ذبح کرنے ہدی اپنے کے یعنے دن عید کے اور جسنے احرام باندھا ہے حج کا یعنے برابر ہے کہ ہدی ساتھ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے ساتھ احرام عمرے کا باندھا ہو یا نہ باندھا ہو پس حلال نہیں کیے

تمام کرے حج اپنا یعنی مگر جو کوئی مگر کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتھ عمرے کے وہ نہ تمام کرے کہا حضرت عائشہؓ نے پس حائض ہوئی میں اور نہ طواف کیا تھا میں نے خانہ کعبہ کا یعنی واسطے عمرہ کے اور نہ سعی کی تھی نے درمیان صفا اور مروے کے یعنی اسلیے کہ نہیں صحیح ہوئی سعی مگر بعد طواف کے والا حیض میں سعی نہیں منع پس ہیشہ رہی میں حائض یہاں تک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندھا تھا میں نے مگر عمرے کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ گیسوؤں میں سر اپنا اور کنگھی کر دنیں یعنے کھلوں میں احرام عمرے کے سے اور صبا کروں اُن چیزوں کو کہ احرام ہوتی تھیں بسبب احرام کے اور احرام باندھوں حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دوں میں عمرے کو یعنی پھر جب فارغ ہوں حج سے تو احرام قضا عمرہ کا از دنیں کیا میں نے یہاں تک کہ اوا کیا میں نے حج اپنا جیسا ساتھ میرے عبدالرحمن بیٹے اپنی بکر کے کو اور حکم کیا مجکو یہ کہ عمرہ کروں بدلے عمرے اپنے کے تنعیم سے کہا حضرت عائشہؓ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اُن شخصوں نے کہ احرام باندھا تھا ساتھ عمرے کے یعنی طواف عمرے کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروے کے پھر احرام سے نکلے پھر کیا اوطواف پیچھے اسکے کے پھرے سات پھیرے یعنی طرف کے کعبے کے اور یہ طواف حج کے لیے کیا کہ اسکو طواف افاضہ کہتے ہیں اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو پس سوا اسکے نہیں کہ کیا اُنھوں نے طواف ایک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف تنعیم نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس کے ہے خارج حدود حرم سے یعنی حل میں ہے اور احرام عمرے میں شرط ہے کہ حل سے باندھا جاوے خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندھے اور غیر مکی حل سے اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو یعنی ابتداءً یا داخل کیا ایک کو دوسرے میں اُنھوں نے ایک ہی طواف کیا اپنے دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہیں قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمرے کے لیے جبکہ داخل ہو مکہ میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لیے حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ جبکہ مکے میں تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اسکا حاصل بھی یہی ہے کہ قارن طواف کرے اور دو بار سعی کرے صفا اور مروے میں اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی ۱۲

وعن عبداللہ بن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج فساق معہ الھدی من ذی الحلیفۃ وبدأ فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج فتمتع الناس مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج فکان من الناس من اھدی ومنھم من لم یھد فلما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من کان منکم اھدی فانہ لا یحل من شیء حرم منہ حتی یقضی حجہ ومن لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل ثم لیھل بالحج ولیھد فمن لم یجد ھدیا فلیصم ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اھلہ فطاف حین قدم مکۃ واستلم الرکن اول شیء ثم خب ثلثۃ اطواف ومشی اربعا ثم رکع حین قضی طوافہ بالبیت عند المقام رکعتین ثم سلم فانصرف فاتی الصفا فطاف بالصفا والمروۃ سبعۃ اطواف ثم لم یحل من شیء حرم منہ حتی قضی حجہ ونحر ھدیہ یوم النحر وافاض فطاف بالبیت ثم حل من کل شیء حرم منہ وفعل مثل ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ساق الھدی من الناس متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنے اول عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس لیجا ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک مکان کا ہے دو منزل پر مدینہ سے حضرت نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا پہلے احرام باندھا ساتھ عمرے کے پھر احرام باندھا ساتھ حج کے پس تمتع کیا لوگوں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنے ملایا عمرے کو طرف حج کے پس کچھ بھیجے لوگوں میں سے جنھوں نے کہ احرام عمرہ کا باندھا تھا اور کہ ہدی لائے اور بھیجے اُنمیں سے وہ تھے کہ نہیں ہدی لائے پس جبکہ آئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں فرمایا واسطے لوگوں کے یعنی عمرہ کرنے والوں کے جو ہو تم میں سے ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہووے اس سے یعنے احرام سے نہ نکلے یہاں تک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص کہ نہ تم میں سے ہدی لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروی میں اور کترواوے بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سے لیے احرام عمرے کے یعنی جو چیزیں منع نہیں احرام میں وہ اب مباح ہوئیں پھر احرام کرے ساتھ حج کے یعنے زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے بعد رمی جمار پہلے مونڈنے کے کہ وجب ہی متمتع کو واسطے شکر گذاری بالنسبت کے کہ توفیق ادائے عمرے اور حج کی ہوئی اس شخص کو بنا دے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن حج کے

۱۲ ان دونوں طوافوں کے بیچ میں السعی بین الصفا والمروۃ کرے کہ اسکو طواف القدوم بھی کہتے ہیں منہ

یعنی حج کے مہینوں میں بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ ساتویں آٹھویں یا نویں کو رکھے اور سات دن جبکہ پہلے طرف اہل اپنے کے یعنے فارغ ہوا فعال حج سے اگرچہ مکہ میں ہو پھر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جب آئے کہا میں یعنے طواف عمرے کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزوں سے یعنی افعال جو طواف کے ہیں ان سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے پھر جلدی چلے طواف کرنے میں تین بار اور چار بار ہلے اپنی مال یعنے کیا جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتے ہیں ان کو شوط کہتے ہیں پس سات شوط بطور مذکور کے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پھر پڑھے نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اس وقت کہ پوا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے پھر سلام پھیرا یعنی صلوۃ طواف پڑھی کہ وہ واجب ہے ہمارے نزدیک پھر پھرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پھر پھرے صفا و مروی میں سات بار پھر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز رہے تھے اس سے یعنے احرام سے نہ نکلے یہاں تک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنے دسویں تاریخ کو پس اب حلال ہوئی ساتھ حلق کے ہر چیز سوائے جماع کے اور چلے یعنی مکہ سے میں آئے پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنے طواف افاضہ پھر حلال ہوئی ہر چیز سے کہ باز رہے تھے اس سے یعنے اب جماع کرنا بھی حلال ہو گیا اور کیا مانند اس چیز سے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص نے کہ لایا ہدی اور متمتع تھا صحابہ میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور صحیح تر یہ ہے کہ حضرت قارن تھے تاویل اسکی یہ ہے کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہے یعنے نفع اٹھانا اور وہ قرآن میں موجود ہے کہ قارن متمتع ہوتا ہے عمرے کر ساتھ حج کے وعن ابن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الہدی ولجعلتہا عمرۃ فمن کان منکم لیس معہ ہدی فلیحل ولیجعلہا عمرۃ رواہ مسلم وہذا الباب خال عن الفصل الثانی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے عمرہ ہو کر فائدہ اٹھایا ہے نے ساتھ اسکے پس جو شخص کہ نہ ہو ساتھ اسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینوں حج کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے ف یہاں بھی تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اٹھانا اور باقی شرح حدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہے وعن الفصل الثالث عن عطاء قال سمعت جابر بن عبد اللہ فی نفر یحدث قال اہللنا اصحاب محمد بالحج خالصا وحدہ قال عطاء قال جابر فقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح رابعۃ مضت من ذی الحجۃ فامرنا ان نحل قال عطاء قال احلوا واصیبوا النساء قال عطاء ولم یعزم علیہم ولکن احلہن لہم قلنا لما لم یکن بیننا وبین عرفۃ الا خمس امرنا ان نفضی الی نسائنا فنأتی عرفۃ تقطر مذاکیرنا المنی قال یقول جابر بیدہ کانی انظر الی رسول اللہ یحرکہا قال فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال قد علمتم انی اتقاکم للہ واصدقکم وابرکم ولو لا ہدیی لحللت کما تحلون فحلوا فلو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الہدی فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علی من یعایتہ فقال بما اہللت قال بما اہل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاہد وامکث حراما قال واہدی لہ علی ہدیا فقال سراقۃ بن مالک یا رسول اللہ ألعامنا ہذا ام لابد قال لا بل ابدا رواہ مسلم روایت ہے عطاء سے کہ کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ کو بیچ کہنے آدمیوں کے کہ شریک تھے میرے ساتھ سننے میں کہا جابر نے کہ احرام باندھا ہے نبی صحابہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھ حج کے خالص یعنی بغیر آمیز تمتع عمرے کے کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی تاریخ کے گذری تھی بیچ کی پس حکم کیا ہمکو یہ کہ حلال ہو جاویں ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہوئے اور پہنچے جورو لوں کے پاس یعنے انسے صحبت کر کہا عطاء نے اور نہ وہ جبی حضرت نے صحبت کرنی اپنے ولیکن حلال کر دیں عورتیں ان پر یعنے حلال ہونیکا امر وجوب کے لیے تھا اور صحبت کرنیکا اباحت کے لیے کیا ہے یعنی بطریق مستحب کے جبکہ نہ ہو میان ہمارے اور میان عرفہ کے مگر پانچ راتیں حکم کیا ہمکو یہ کہ صحبت کریں ہم اپنی بی بیوں سے پھر حاضر ہوں میان عرفہ میں اس حالت سے کہ ٹپکتے ہوں عضو مخصوص ہماری منی کو یعنے قریب جماع کے ہو گئے ہوں اور اسکو جنابت کہتے تھے جاہلیت میں بلکہ باعث نقصان کا جانتے تھے جسمیں کہا عطاء نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اشارہ کرنے اونکے کے ساتھ ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اسکو کہا جابر نے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو فرمایا کہ تحقیق جانتے

کہ تحقیق میں بہت ڈرتا ہوں اس بات سے تمہارے خدا سے اور بہت بچتا ہوں تم سے اور بہت نیک ہوں تم سے اور اگر نہ ہوتی ہدی میرے ساتھ البتہ حلال ہو جاتا میں جیسا کہ حلال ہوئے ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا میں کام اپنے سے اس چیز کو کہ پیچھے جانا میں نے نہ لاتا میں ہدی کو یعنی اگر میں جانتا کہ تمہیں احرام سے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور میں بھی احرام سے نکل آتا میں حلال ہو جاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئے حضرت علی کام اپنے سے یعنی یمن کے قاضی وغیرہ ہو کر گئے تھے وہاں سے آئے پس فرمایا حضرت نے ساتھ کس چیز کے احرام باندھا تم نے کہا احرام باندھا ساتھ احرام کے کہ احرام باندھا ساتھ اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کے کہ قارن کو واجب ہے اور ٹھہرے ہو حالت احرام میں یعنی جیسا کہ ہے کیا ہدی کہا جابر نے کہ لائے وسطے حضرت کے یا وسطے اپنے حضرت علی ہدی پس کہا سراقہ بیٹے مالک کے بیٹے جعشم کے نے یا رسول اللہ آیا واسطے اس سال کے عمرہ کے یعنے جائز ہونا عمرہ کا حج کے مہینوں میں اسی سال ہوا یا ہمیشہ کو نقل کی ہے مسلم نے **ف** ساتھ حج کے خالص بات جابر نے جب عمرہ اپنے کی طرف حضرت عائشہ کی روایت ابھی گذر چکا ہے کہ بعضوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج اور عمرے کا اور بعضوں نے صرف حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ یا بعض صحابہ میں یا وہ صحابہ مراد ہیں کہ ہدی نہیں لائے تھے اور یہ ظاہر ہوا اور اشارہ کیا جابر نے دیدی تشبیہ دی ترک کے ملنے کو ساتھ ہاتھ کے ملنے کے کہ اسطرح ستر ملتے ہیں اور میں عادت عرب کی ہے کہ کلام کے کرنے میں اشارہ ساتھ اعضا کے کرتے ہیں ح **وَعَنْ** عائشۃ انما قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاربع مضین من ذی الحجۃ او خمس فدخل علینا وھو غضبان فقلت من اغضبک یا رسول اللہ ادخلہ اللہ النار قال او ما شعرت انی امرت الناس بامر فاذا ھم یتردون ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی ومعی حتی اشتریہ ثم احل کما حلوا رواہ مسلم اور روایت ہو عائشہ سے یہ کہ اُنھوں نے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی تاریخ کہ گذری تھی ذی حجہ سے یا پانچویں پھر آئے میرے پاس اس حالت میں کہ غصے تھے پس کہا میں نے غصہ لایا آپکو یا رسول اللہ داخل کیا ہے اسکو دوزخ میں فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق میں نے حکم کیا لوگوں کو یعنے بعضوں کو ساتھ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتھ عمرے کے پھر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر تحقیق میں پہلے سے جانتا کام اپنے سے جو کہ پیچھے جانی ہے میں نے نہ لاتا میں ہدی اپنے ساتھ یہاں تک خرید تا میں اسکو پھر حلال ہوتا جیسے حلال ہوئے لوگ نقل کی ہے مسلم نے

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

باب ہے بیان داخل ہونے مکے کا اور طواف کرنے کے **ف** یعنی اس باب میں ذکر کی ہے کیفیت داخل ہونے مکے کی کہ کس طرف سے داخل ہو اور کس طرف سے نکلے اور کس وقت آوے اور ذکر کی ہے کیفیت طواف کی اور متعلقات اسکے کی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا فعل ذلک اس کے معنی میں ملاک اور نقصان کے کہ رئیس شہر اشتر کو کہا ایسے کہ تحقیق میں کروہ ہلاک و ناقص کرتا ہوں گناہوں کو اور ہلاک کرتا ہوں اسکو ظلم و جبر سے کرے اسمیں ح

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** نافع قال ابن عمر کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ویصلی بہ الفجر ویدخل مکۃ نہارا واذا فرغ منھما مر بذی طوی وبات بھا حتی یصبح ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک متفق علیہ روایت ہو نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمر تھے نہ آتے مکے میں مگر رات گذرانی ذی طوی میں یہاں تک صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑھتے صبح داخل ہوتے مکے میں دن کو اور جب وقت نکلتے مکے سے گذرتے ذی طوی پر اور اسکو رہتے اُنہیں صبح تک اور ذکر کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے یہ نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** ذی طوی نام ایک جگہ کا ہے قریب مکے کے اندر حرم کے جب حضرت مکے میں آتے تو اترتے ذی طوی میں رہتے استراحت کے لیے پھر صبح کو نہاتے اور نماز پڑھتے ظاہر اراد نماز نفل ہے کہ وداع کے لیے پڑھتے تھے پھر جب مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی میں رہتے تا اسباب اور صحابہ سب اکٹھے ہو جاویں اور کہا ابن عمر نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکہ میں آنا دن کو تا اسکو دیکھے اور دعا کرے ح **وَعَنْ** عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما جاء الی مکۃ دخلھا من اعلاھا وخرج من اسفلھا متفق علیہ اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے طرف مکے کے یعنے حجۃ الوداع میں داخل ہوئے اُنمیں بلندی کی طرف سے اور نکلے نشیب کی طرف سے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** بلندی کی طرف سے کہ اسطرف ذی طوی ہے اور

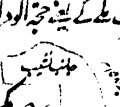

مسلاۃ مقبرہ مکہ کا بھی اسی طرف ہے اور نشیب دوسری جانب میں ح ان دونوں روایتوں میں منافاۃ نہیں اسلیے کہ نشیب کی طرف سے جو داخل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہاں رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے جو مولانا

وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَوْ كَانَ عُمَرُ كَانَ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہ کما تحقیق حج کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجکو عائشہ نے کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتھ اسکے حضرت نے اُسوقت کہ آئے مکہ مین یہ تھی کہ وضو کیا پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنے طواف عمرے کا کیا اسلیے کہ حضرت قارن تھے یا تمتع پھر نہوا عمرہ پھر حج کیا ابوبکرؓ نے یعنے بعد حضرت کے پس تھا اول اس چیز کا کہ شروع کیا ساتھ اسکے طواف خانہ کعبہ کا پھر نہوا عمرہ پھر حضرت عمرؓ نے پھر حضرت عثمانؓ نے کیا مانند اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وضو کیا یعنے وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلے گذر رہی تھا کہ حضرت ذی طوی مین غسل کرتے تھے اور طہارت شرط صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے بعد آنے کے مکہ مین عمرہ کیا ولیکن جو کہ ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے اور جو نہ لائے تھے وہ احرام سے نکل آئے پس مراد نہونے عمرے سے یہ ہے کہ حج کو فسخ یعنے موقوف کرکر عمرہ نہین کیا اور احرام سے باہر نہین آئے بلکہ احرام پر رہے اسلیے کہ قارن تھے دن بخ کے احرام سے نکلے اور عروہ نے یہ کلام واسطے رد کرنے اُن لوگون کے کیا کہ گمان کرتے تھے کہ حضرت نے حج کو فسخ کرکر عمرہ کیا یا یہ مراد ہے کہ سب صحابہ نے مزا عمرہ بعد حج کے نہین کیا بلکہ اکثر نے کیا اسی عمرے پر کہ حج کے ساتھ ملا ہوا تھا ۱۲ منہ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبوقت طواف کرتے حج کے یا عمرے کے اول آنے مین جاتے مکہ مین شروع طواف مین اور چلتے اپنی چال چار بار پھر نماز پڑھتے دو رکعت یعنی طواف کے پھر سعی کرتے درمیان صفا اور مروے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعبہ کے گرد جو انکا مکان پھرے تو اُنکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پس طواف کرنے مین تین بار تو حضرت جلدی چلتے تھے اسطرح کہ قدم پاس پاس رکھتے جلد جلد اور دوڑتے اور اچھلتے نہ تھے اور چار بار اپنی چال وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جلدی چلے مین پہ طواف کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیرون مین یعنی چلے طواف کی چال اپنی کے چار پھیرون مین اور تھے دوڑتے ببطن مسیل مین جبوقت کہ سعی کرتے درمیان صفا اور مروے کے نقل کی یہ مسلم نے ف سعی کرنے یعنے پھرنا درمیان صفا اور مروے کے سات باو واجب ہے ہمارے نزدیک اور رکن ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہ کا ہے درمیان صفا اور مروے کے اُسکے سرون پر نشان بنا دیے ہین سعی کرنے کے لیے اُسمین جلدی چلنا سنت ہے سب کے نزدیک وقت سعی کرنے کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ مین تو آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اسکو پھر چلے داہنے ہاتھ اپنے کی طرف پس جلدی چلے تین بار اور چلے جیسے کہ پہلوان چلتے ہین تین بار اور اپنی چال چلے چار بار نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے ابن عمرؓ سے احوال بوسہ دینے حجر اسود کے پس کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے اُسکو اور بوسہ دیتے تھے اُسکو نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ثُمَّ قَالَ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے ہون خانہ کعبہ کو مگر دو رکنون کو کہ جانب یمن کے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعبہ کے چار رکن ہیے چار کرنے ہین ایک تو وہ ہے کہ جسمین حجر اسود ہے

اور دوسرا سانے اسکے ہر رکن یمانی حقیقت مین یمانی بھی ہے لیکن تغلیباً دونون کو رکن یمانی کہتے ہین اور دو رکن اوہین ایک کو عراقی اور دوسرا شامی مگر دونون کو شامی کہتے ہین اور جس رکن مین حجر اسود ہے اسکو دوسری فضیلت ہے ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے اور دوسرے یہ کہ اسمین حجر اسود ہے اور رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہ دونون فضیلت رکھتے ہین شامیون پر اسی سبب سے خاص کیے گئے ہین ہاتھ تمام کے اور استلام کے معنی ہین لرنا یعنے چھونا یا تو ساتھ ہاتھ وغیرہ کے یا ساتھ بوسہ لینے کے یا ساتھ دونون کے پس رکن اسود کو بوسہ دیتے ہین یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتے ہین اور رکن یمانی کو فقط ہاتھ ہی سے چھوتے ہین اور دو رکن شامیون کو نہ بوسہ دیتے ہین نہ ہاتھ لگاتے ہین ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھ محجن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اونٹ پر حضرتؐ نے جو طواف کیا تو یہ خصوصیت آپکی ہوگی یا بسبب کسی عذر کے کیا پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہے اور طیبی اور شافعیؒ نے کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہے لیکن حضرتؐ نے سوار ہو کر ایسلیے کیا کہ تا سب لوگ دیکھین حضرتؐ کو اور ایک اشکال یہان اور وارد ہوتا ہے کہ یہ ثابت ہوا ہے بالاشتہار کہ حضرتؐ نے رمل کیا یعنی جلدی چلے مونڈھے ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جواب یہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم مین تھا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ مین دن نحر کے کہ اسکو طواف الرکن بھی کہتے ہین جو کہ فرض ہے تاکہ لوگ دیکھ کر افعال طواف کے سیکھین اور محجن کہتے ہین اس لکڑی کو کہ سر اسکا خمدار ہو اس لکڑی سے حضرتؐ اشارہ کرتے تھے اور اسکو چومتے تھے ۱۲ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اسکے ساتھ ایک چیز کے یعنے لکڑی کے کہ ہاتھ انکے مین تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہ بخاری نے ف حضرتؐ ازحام خلائق کے سبب ایسطرح اشارہ کرتے ہونگے ایسلیے ہمارے مذہب مین یہ ہر گز نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے سے تو اشارہ کرے ۱۲ وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کو لینے سوار اور اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کے ساتھ لکڑی خمدار سرے کی کہ ساتھ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے اس لکڑی کو نقل کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ سے بعضی روایتون مین بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی مین ہاتھ لگا کر چومنا اور بعضی مین اشارہ کرنا پس تطبیق انمین یون دیجاوے کہ کسی طواف مین بوسہ دیا ہو اور کسی مین ہاتھ لگا کر چوما ہو اور کسی مین اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے یا یہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہر کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہون اور کسی کے بعد ہاتھ لگا کر چومتے ہون اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہون بسبب ازدحام کے ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا اَتَيْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین ذکر کرتے تھے ہم لیکن لبیک کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین قصد کرتے تھے ہم مگر حج کو یعنے مقصود اصلی حج تھا نہ عمرہ پس نہ ذکر کرنے عمرے کے سے یہ نہین لازم آتا کہ نیت مین بھی نہ تھا پس جبکہ پہونچے ہم سرف مین حائض ہوئی مین پس تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین رو رہی تھی یعنے بگمان اسکے کہ حیض بازیکے گا حج سے پس فرمایا حضرتؐ نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا مین نے ہان فرمایا پس تحقیق یہ ایک چیز ہے کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اوپر بیٹیون آدم کے پس کر تو جو کرتے ہین حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہووے تو نقل کی بخاری اور مسلم نے

ف لفظ الطفیل مین حرف ی ساقط ہے ۱۲ منہ

ف سرف نام ایک جگہ کا ہے چھ کوس مکے سے ہے اور سوا اسکے کہ طواف کرے تو یعنی طواف نذر اور بسطرح سعی بھی نہ کرے حائض اسلیے کہ نہیں نجست ہے سعی مگر بعد طواف کے اور یہاں تک کہ پاک ہووے تو یعنی حیض سے اور نہانے تو طواف بھی کرنا اور یہ حدیث منافی ہے حضرت عائشہؓ کے پہلے قول کی ولم اہلل الا عمرۃ یعنی میں احرام باندھا تھا مین نے مگر عمرے کا یا الٰہی کچھ نہیں سمجھ میں آتا مگر یہ کہا جاوے گا قول حضرت عائشہؓ کا کہ نہیں نفی کرتے تھے ہم مگر حج مراد اس سے یہ ہے کہ نہیں تھا قصد اصلی ہمارا اس سفر سے مگر حج کوئی سی فہم قسموں اسکی سے کہ وہ قران ہو تمتع اور افراد ہیں پس بعضا ہم مین سے افراد کرنے والا تھا اور بعض تمتع کرنے والا اور بعضا قران کرنے والا اور بعضا مین نے قصد کیا تھا تمتع کا پس عمرہ کیا مین نے پھر جبکہ حائل ہوا محکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اسوقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نے محکو یہ کہ موقوف کروں اپنکو عمرہ کرون مین تمام افعال حج کے سوا طواف اور سعی کے بدیع ۱۲ ۔ وعن ابی ھریرۃ قال بعثنی ابوبکر فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہا قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رھط یؤذن فی الناس الا لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا بھیجا محکو ابوبکرؓ نے اس حج مین کہ امیر کیا تھا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حج کے لوگون پر پہلے حجۃ الوداع کے دن نحر کے حج جماعت کے کہ حکم کیا تھا اسکو کہ اعلام کرے لوگون مین خبردار ہو حج کرے بعد اس سال کے کوئی مشرک اور نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونے کے غزوات مین حج کو نہ جا سکے حضرت ابوبکرؓ کو امیر قافلہ حاجیون کا کر کے بھیجا اور حج ایک برس پہلے ہوا حجۃ الوداع کے پس جب ابوبکرؓ وہان پہونچے تو ایک جماعت کو کہ انمین ابوہریرہؓ بھی تھے دن نحر کے لوگون کی طرف بھیجا اور اس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کرے لوگون مین کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوے حج کرنا خاص مسلمانون ہی کے لیے ٹھہرا یہ بات بموجب اس آیت کے کہی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہ اعلام کرے کہ نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عبادت خدا کی نہ کرینگے ہم اُن کپڑون مین کہ جنمین گناہ کرتے ہین اس سے منع فرمایا بدیع ۱۲ ۔ الفصل الثانی فصل دوسری ۔ عن المہاجر المکی قال سئل جابر رضی اللہ عنہ الرجل یرمی الجمار یرفع یدیہ فقال قد حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نکن نفعلہ رواہ الترمذی وابوداؤد روایت ہے مہاجر مکی سے کہ کہا سوال کیے گئے جابرؓ حال اس شخص کے سے کہ دیکھے خانہ کعبہ کو اُٹھاوے دونون ہاتھ اپنے یعنے یہ شروع ہو یا نہین پس کہا جابرؓ نے کہ تحقیق حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تھے ہم کرتے یہ یعنے ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے دعا کرنے مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے

ف یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ کا کہ ہاتھ نہ اُٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کے لیے اور امام احمدؒ کے نزدیک ہاتھ اُٹھاوے اور دعا کرے طیبی ملا علی قاری نے مرقات مین مذہب امام ابوحنیفہؒ اور شافعی کا برخلاف اسکے نقل کیا ہے کہ ہاتھ اُٹھاوے پھر مناسک مین کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہے جو دیکھا تو اُنمین اسکو مکروہ لکھا ہے اور بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہے اور ہدایہ اور مختار سے بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہے ۱۲ مولف ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد دخل مکۃ فاقبل الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا تعلا حتی ینظر البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ویدعو رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یا داخل ہوئے مکہ مین پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کے پھر بوسہ دیا اسکو پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر آئے صفا کہ پاوے اونچے بعد نماز طواف کے پس چڑھے اسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے پھر شروع کیا ذکر کرتے تھے اللہ کا یعنے تکبیر و تہلیل کرتے تھے جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابوداؤد نے

ف اُٹھائے ہاتھ اپنے یعنے دعا کے لیے اور یہ جو عوام کرتے ہین کہ ہاتھ اُٹھاتے ہین وہان ہاتھ تکبیر کے جیسکہ نماز مین اُٹھاتے ہین کچھ اصل اسکی نہین ۱۲ ۔ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فیہ فلا یتکلمن الا بخیر رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وذکر الترمذی جماعۃ وقفوہ علی ابن عباس

ف یہ حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ طواف کے لیے طہارت شرط ہے جیسے نماز کے لیے اور شافعیہ کے نزدیک شرط نہیں ہے اور حدیث دلیل ہے شافعیہ کی کہ طواف کے لیے ستر عورت شرط نہیں ہے جیسے نماز کے لیے اور حنفیہ کے نزدیک شرط ہے اور حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ طواف کے لیے نیت شرط ہے جیسے نماز کے لیے اور شافعیہ کے نزدیک شرط نہیں ہے اور حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ طواف کے لیے وقت شرط نہیں ہے جیسے نماز کے لیے اور شافعیہ کے نزدیک شرط ہے اور حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ طواف کے لیے جماعت شرط نہیں ہے جیسے نماز کے لیے اور شافعیہ کے نزدیک شرط ہے اور حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ طواف کے لیے خطبہ شرط نہیں ہے جیسے نماز کے لیے اور شافعیہ کے نزدیک شرط ہے ۱۲ مرتب

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز کے ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اسمیں پس جس کوئی بولے اسمیں پس نہ بولے مگر ساتھ نیکی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہے یہ حدیث ابن عباس پر **ف** مانند نماز کے ہونے ثواب میں لیکن فرق یہ ہے کہ طواف میں کلام کرتے ہو اور کلام مفسد نہیں جیسے نماز میں مفسد ہے اور مراد یہ ہے کہ کلام اور جو چیزیں کہ حکم میں کلام کے ہیں منافی نماز کی جیسے کھانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کے نہیں اور جانا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہیں قصد کیا ہے طواف میں نجس کرنا قبلہ کی طرف اور نہیں شرط کیا گیا ہو واسطے اصل طواف کے وقت اور شرطیں نماز کی یعنی طہارت حقیقی اور حکمی اور ڈھکنا ستر کا متعرض نہیں ہے ایک شافعی کے مانند نماز کے یعنی یہ چیزیں جیسی نماز میں شرط ہیں ویسے ہی طواف میں بھی شرط ہیں اور ہمارے نزدیک واجب ہیں واسطے کہ مثل نماز ہونے سے نہیں لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کے کہا اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے ۱۲ ع ۱۲ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے پس سیاہ کر دیا اسکو گناہوں بنی آدم کے نے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یعنے لوگوں نے جو اسکو ہاتھ لگائے انکے گناہوں کی تاثیر سے سیاہ ہو گیا پس دیکھا چاہیے کہ جب پتھر میں یہ اثر ہوا گناہوں کا تو کیا حال ہوتا ہوگا انکے دلوں کا بسبب کرنے گناہوں کے معاذ اللہ منہ ۱۲ ع ۱۲ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اٹھاویگا اسکو اللہ دن قیامت کے کہ واسطے اسکے ہونگی دو آنکھیں دیکھے گا ساتھ انکے اور ہوگی زبان بولیگا ساتھ انکے گواہی دیگا اس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اسکو ساتھ حق کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ساتھ حق کے یعنے جسنے ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے بوسہ دیا ہوگا انکے لیے گواہی دیگا کہ اسنے مجھے بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث بھی محمول ہے ظاہر پر اسلیے کہ حق سبحانہ قادر ہے اوپر پیدا کرنے بینائی اور گویائی کے جمادات میں ۱۲ ع ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْلَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہیں یاقوتوں بہشت کے سے دور کیا اللہ تعالیٰ نے نور ان دونوں کا اور اگر نہ دور کرتا نور انکا البتہ روشن کر دیتے اس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** شاید حکمت انکے نور دور کرنے میں یہ ہو کہ تا ایمان غیب ہو ۱۲ ع ۱۲ **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ اَفْعَلُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعَتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبید بن عمیر سے یہ کہ ابن عمرؓ تھے غلبہ کرتے لوگوں پر اوپر ہاتھ لگانے رکنوں کے یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے غلبہ کرنا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ غلبہ کرتا ہو اسپر یعنے ہر ایک پر ان دونوں رکنوں سے کہتے ابن عمرؓ اگر کرو میں غلبہ انکار نکرے مجھ پر اسلیے کہ تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا کفارہ ہے واسطے گناہوں کے اور سنا میں نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے

یہ عبارت درست نہیں ہے یہ ہونا چاہیے تھا کہ ہر ایک پر ان دونوں رکنوں سے کہتے ابن عمرؓ اگر کرو میں غلبہ انکار نکرے مجھ پر اسلیے کہ تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا کفارہ ہے واسطے گناہوں کے اور سنا میں نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے

جو کوئی طواف کرے خانۂ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اُسکی یعنے واجبات وسنن وآداب اُسکے بجالاوے ہوگا ثواب اُسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردے کے اور ثنا میں بیٹھے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اُٹھاتا دوسری بار یعنے طواف میں مگر کہ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بسبب اُسکے گناہ اور لکھتا ہے اُسکے لیے بسبب اُسکے نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف غلبہ کرنے لوگون پر یعنے لوگون کو پہاڑ چیر کر وہان پہونچنے ہاتھ لگانے کے لیے لیکن اس طرح کہ لوگونکو ایذا نہ ہوتی اور اگر لوگون کو ایذا ہو کہ دھکیلتا ہوا وہان پہونچے تو گنہگار ہوگا ایسی صورت مین چاہیے کہ دور سے ساتھ ہاتھ کے اشارہ کرے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور سات بار اسمین تین احتمال ہین ایک تو یہ کہ سات شوط کرے یعنے سات بار گرد کعبہ کے پھرے کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ سات طواف کرے اور تیسرے یہ کہ سات دور تک طواف کرے پیچ منظہر حق وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن سائب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے درمیان دونون رکنون کے یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتُ اَبِیْ تِجْرَاۃَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِیْ حُسَیْنٍ نَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَسْعٰی بِالْبَیْتِ وَاِنَّ مِئْزَرَہٗ لَیَدُوْرُ مِنْ شِدَّۃِ السَّعْیِ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ السَّعْیَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نے کہا گئی مین ساتھ عورتون قریش کے گھر آل ابی حسین کے مین تاکہ دیکھین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ پھرتے ہون درمیان صفا اور مروے کے یعنی تاکہ مشرف ہوون اُنکے جمال باکمال سے اور مستفیض ہوون اُنکے عمل و برکت سے پس دیکھا مین نے اُنکو دوڑتے ہوئے درمیان صفا اور مروے کے اس حال مین کہ تحقیق تہ بند اُنکا البتہ پھرتا تھا یعنے گرد پانون اُنکے کے بسبب شدت دوڑنے کے اور سنا مین نے اُنکو کہ فرماتے تھے سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالےٰ نے لکھا ہے سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنہ مین اور نقل کی احمد نے ساتھ اختلاف کے ف لکھا ہے سعی کرنا امام شافعیؒ تو اُسکے معنی یہ لیتے ہین کہ فرض کیا اُنکے نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے فرض سے جو سعی نکرے اُسکا حج باطل ہوتا ہے اور امام اعظمؒ لکھنے کے معنی یہ لیتے ہین کہ واجب کیا اُنکے نزدیک سعی کرنی واجب ہے اُسکے ترک سے دم واجب ہوتا ہے یعنے دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہے پیچ منظہر حق وَعَنْ قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ عَلٰی بَعِیْرٍ لَا ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَا اِلَیْکَ اِلَیْکَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے قدامہ بن عبداللہ بن عمارؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتے ہوئے درمیان صفا اور مروے کے اونٹ پر نہ مارتا تھا اور نہ ہانکتا تھا اور نہ تھا کہنا ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ نقل کی شرح السنہ مین ف اوپر سے معلوم ہوا کہ سعی حضرتؐ نے سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سے اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ پا کی تطبیق اسمین یون دیجاوے کہ کسی سعی کے مین پیادہ پا سعی کی اور کسی مین سوار ہوا تعلیم کے لیے یا بسبب کسی عذر کے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پیادہ پا سعی کرنی شرط قدرت کے واجب ہے پس بلا عذر ترک کرے تو دم آتا ہے اور نہ مارتا تھا یعنی نہ لوگون کو مارتے تھے اور نہ ہانکتا یعنی ہاتھ سے ہٹاتے نہ تھے اُنکو اور نہ کہتے تھے ایک طرف ہو جاؤ جیسیکہ عادت ہے بادشاہون اور ظالمون کی اور مقصود اس سے طعن ہے اُن لوگون پر کہ یہ حرکت کرتے ہین پیچ منظہر حق وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ مضطبع کرنے والے تھے ساتھ چادر سبز کے یعنے سبز خطون کی چادر تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مضطبع اسکو کہتے ہین کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین کندھے پر ڈالے جیسے بانکے اوڑھتے ہین اور بسبب اس طرح کے اوڑھنے کا اوپر بند کر ہو چکا ہے پیچ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہٗ اَتَوْا مَکَّۃَ وَاَمَرَ الْجَیْشَ اَنْ یَّرْمُلَ ثَلٰثًا وَّیَمْشِیَ مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ لِیَرَی الْمُشْرِکُوْنَ قُوَّتَہُمْ ثُمَّ قَدْ قَرُبَ عَلَی عَوَاتِقِہِمُ الْیُسْرٰی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے نے عمرہ کیا جعرانہ سے کہ نام ہے ایک جگہ کا آٹھ کوس مکہ سے پس جلد چلے بیچ طواف خانہ کعبہ کے تین بار اور کیا اپنی چادروں کو نیچے اپنی بغلوں کے پھر ڈالا انکو اپنے بائیں مونڈھوں پر نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی اضطباع کیا جلد اوپر نہ ہوا اور اضطباع سنت ہے سارے طواف مین بخلاف رمل یعنے جلدی چلنے کے کہ وہ تین شوط مین ہوا اور نہین مستحب ہی اضطباع سوائے طواف کے اور یہ جو عوام ابتداء احرام سے اضطباع کرتے ہین حج مین یا عمرے مین اسکی کچھ اصل نہین بلکہ مکروہ ہی حالت نماز مین

الفصل الثالث

ف نصل میری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَکْتُ اسْتِلَامَ ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیِّ وَالْحَجَرِ فِیْ شِدَّۃٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُھُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھُمَا قَالَ نَافِعٌ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَبَّلَ یَدَہٗ وَقَالَ مَا تَرَکْتُہٗ مُنْذُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہین چھوڑا مین نے ہاتھ لگانا اُن دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بھیڑ مین اور نہ بھیڑ مین جبسے دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے ان دونون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو کہ لگاتے تھے حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتے تھے ہاتھ اپنے کو اور کہا نہین چھوڑا مین نے اسکو جبسے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے اسکو **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ یَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا شکایت کی مین نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنے پیادہ پا طواف نہین کرسکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھے پیچھے لوگون کے اس حال مین کہ تو سوار ہے پس طواف کیا مین نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے طرف پہلوے خانہ کعبہ کے یعنی متصل دیوار کعبہ کے پڑھتے تھے سورۂ طور و کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سورۂ طور ایک رکعت مین پڑھی جبسیکہ عادت شریف تھی یا دونون رکعتون مین پڑھی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیمار کو سوار ہوکر طواف کرنا جائز ہی اور بلا عذر نہین جائز اسلیے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہی **وَعَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ مَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عابسؓ بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتھر ہی نہ نفع پہونچا سکتا ہی اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تو نہ بوسہ دیتا مین تجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عمرؓ نے اسلیے کہا تا بعضے نو مسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب پوجنے انکے کے اور مراد حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہ کچھ نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نفع ہوتا ہی انکے چومنے سے کہ ثواب پاتا ہی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وُکِّلَ بِہٖ سَبْعُوْنَ مَلَکًا یَعْنِی الرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہین ساتھ اسکے ستر فرشتے یعنے رکن یمانی پر پس جو کوئی کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے درگذر کرنا گناہون سے اور عافیت دنیا و آخرت مین اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے کہتے ہین فرشتے قبول کرنا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کے لیے ہو اور رکن اسود

کے لیے افضل ہیں یا وہ اس سے ہوں اور ہمیں منافاۃ ہے اس میں اور اس حدیث میں جو پہلے گذری کہ حضرت درمیان دونوں کنوں کے رسمانے پڑھتے تھے اسلیے کہ جب پہونچے طرف رکن یمانی کے اور شروع کی یہ دعا چلنے میں تو شک نہیں کہ واقع ہوگی وہ درمیان ان دونوں کے اسلیے کہ ٹھہرنا دعا کے لیے طواف میں تو درست نہیں جیسا کہ عوام جاہل کرتے ہیں ۱۲ منہ ۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ سُبُوْعًا وَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِیَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَکُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَکَلَّمَ وَهُوَ فِیْ تِلْکَ الْحَالِ خَاضَ فِی الْخَیْرِ بِجَلَدِ الْخَائِضِ لِلْمَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے دور کیجاتی ہیں اس سے دس برائیاں اور لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے دس نیکیاں اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اسکے دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ بیچ اس حالت کے ہے یعنی حالت طواف میں داخل ہوتا ہے دریا بیچ حجت میں ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے مانند داخل ہونیوالے پانی کے ساتھ ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھا اور دوبارہ لائے اس کلام کو تا کہ بیان ثواب کریں غیر اول کے اور ظاہر معنی بلا تکلف یہ ہیں کہ کلام کرے سوائے ان کلمات کے مانند اوراد کے اور اخبار علماء اخیار کے اور اولیاء کرام کے واللہ اعلم ۱۲ منہ ۔ بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ باب ہے بیچ بیان ٹھہرنے کے میدان عرفہ میں ف عرفہ نام ہے مکان مخصوص کا اور آتا ہے بمعنی زمان کے بھی کہ روز عرفہ ہے اور عرفات سائم لفظ جمع کے فقط بمعنی مکان ہی کے آتا ہے اور جمع باعتبار جوانب واطراف کے ہے اور عرفہ اسکا نام اسلیے کہا گیا کہ حضرت آدم وحوا میں تعارف واقع ہوا اس مکان میں بعد اترنے کے جنت سے یا یہ نام اسلیے ہوا کہ جبرئیل (البیہقی بھاشا) معلم کرتے تھے حضرت ابراہیم کو افعال حج کے اور کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا تو نے وہ کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا میں نے اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہے دو رکنوں میں سے ۱۲ منہ ۔ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الثَّقَفِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ وَهُمَا غَادِیَانِ مِنْ مِنًی اِلَی عَرَفَةَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ یُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا یُنْکِرُ عَلَیْهِ وَیُکَبِّرُ الْمُکَبِّرُ مِنَّا فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہے محمد بن ابی بکر ثقفی سے یہ کہ انہوں نے پوچھا انس بن مالک سے اس حال میں کہ دونوں جاتے تھے صبح کے وقت منی سے طرف عرفات کے کہ کس طرح کرتے تھے تم اس دن میں یعنی عرفہ میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انس نے لبیک کہتا تھا ہم میں سے لبیک کہنے والا پس نہ انکار کیا جاتا تھا اسپر اور تکبیر کہتا تھا تکبیر کہنے والا ہم میں سے پس نہیں انکار کیا جاتا تھا اسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہے اس دن حاجیوں کے لیے مانند اوراد کے ولیکن سنت نہیں بلکہ سنت انکے لیے لبیک کہنی ہے جبتک کہ رمی کریں جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سے پیچھے نمازوں کے واجب ہے حاجیوں اور غیر حاجیوں کے لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرھویں کی عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پڑھنے والے پر فتوی اسی پر ہے ۱۲ منہ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًی کُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِکُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ کُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ کُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحر کیا میں نے اس جگہ اور منی تمام جگہ نحر کرنے کی ہے پس نحر کرو اپنے ڈیروں میں اور وقوف کیا میں نے یعنی ٹھہرا اس جگہ اور عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے اور وقوف کیا میں نے اس جگہ اور مزدلفہ تمام جگہ ہے وقوف کی نقل کی یہ مسلم نے ف نحر کیا میں نے اس جگہ اشارہ کیا حضرت نے طرف جگہ معین کے منی میں کہ جہاں حضرت نے نحر کیا تھا اور اب وہ جگہ معلوم ومعروف ہے اسکو منحر النبی کہتے ہیں پس اسکی طرف حضرت نے اشارہ کرکے کہا کہ میں نے تو یہاں نحر کیا ہے اور منی میں ہر جگہ نحر کرنا درست ہے اور اسیطرح عرفات میں اپنے وقوف کی جگہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ میں نے تو وقوف یہاں کیا ہے اور تمام عرفات میں یعنی سوائے بطن عرنہ کے وقوف درست ہے اور مزدلفہ میں کہ اسکو جمع بھی کہتے ہیں

آپنے وقوف کی جگہ بیان کر قریب شعر حرام کے ہو اشارہ کر کے فرمایا کہ میں نے تو بیان وقوف کیا ہو اور تمام مزدلفہ میں وقوف درست ہو یعنی سوائے وادی محسر کے اور اسمیں شک نہیں کہ حضرت کی جگہ افضل ہو ۱۲ ح ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ اَلْفًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو انہ وے آزاد کرنے کے اللہ تعالیٰ اسمیں بندے کو آگ سے جو عرفہ کے دن ہے یعنی اس عرفہ کے دن عرفات میں سب دنوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہو بندوں کو آگ سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ نزدیک ہوتا ہو یعنی ساتھ رحمت و مغفرت کے پھر فخر کرتا ہو ساتھ حاجیوں کے روبرو فرشتوں کے پس فرماتا ہو کیا چاہتے ہیں یہ لوگ یعنی جو کچھ چاہتے ہیں وہ دو گا نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری ۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يَرِيْ عَلَيْهِ عَمْرٌو مِنَ الْمَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہو عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنے ماموں سے کہ کہا جاتا تھا اسکو یزید بن شیبان کہا تھے ہم جس جگہ ٹھہرتے اپنی کے کہ تھی واسطے ہمارے بیچ میدان عرفہ کے کہ دور بیان کرتا تھا اسکو عمرو جگہ ٹھہرنے امام کی سے بہت دور پس آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے پھر کہا تحقیق میں ایلچی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے طرف تمہارے فرماتے ہیں حضرت واسطے تمہارے کہ ٹھہرو اوپر جگہ عبادت اپنی کے پر تحقیق تم ہو اوپر میراث کے یعنی متابعت کی میراث باپ دادا کی ابراہیم ہیں علیہ السلام نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف حاصل معنی حدیث کے یہ ہیں کہ عرب کے ہر قوم و قبیلہ کا الگ الگ زمانہ میں ایک موقف معین تھا عرفات میں کہ وہاں ٹھہرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ یہ موقف امام عبادت اس سے ہے پس انہوں نے چاہا کہ حضرت سے عرض کریں کہ ہم آپ کے پاس کھڑے ہوں حضرت نے دریافت کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرنیوالے ایک صحابی ہیں تا آخر کہ ابن مربع انکا نام تھا انکو یہ کہلا بھیجا کہ اپنے ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہارے باپ دادا سے چلا آتا ہو کہ مشاعر عبادت اس سے ہیں انتقال نکرو کہ عرفات تمام موقف ہیں دوری اور نزدیکی موقف امام سے کچھ فرق نہیں رکھتی پس یہ بات انکی تسلی کے لیے کہلا بھیجی تا آپسمیں خلاف و نزاع نہ واقع ہو ۱۲ ح ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ ۔ اور روایت ہو جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میدان ہو عرفہ کا جگہ ٹھہرنے کی ہو اور جو جگہ ہو منیٰ میں جگہ ذبح کرنے کی ہو جو جگہ ہو مزدلفہ میں جگہ ٹھہرنے کی ہو اور سب راہیں مکہ کی راہ ہو اور جگہ ذبح کرنے کی نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ف یعنی جس راہ سے کہ میں جاویں درست ہو اور جس جگہ کہ میں ہو ذبح کریں ہو اسلیے کہ ذبح کرنا مکہ حرم میں ہو ولیکن منیٰ میں عادت ہوئی ہو ذبح کرنے کی کہ دن نحر کے کہ دسویں ذیحجہ کی ہو منیٰ میں ہوتے ہیں وہاں ذبح کرتے ہیں اور مقصود اصل جواز ہو ورنہ آنحضرت کے وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ انکی افضل ہیں ۱۲ ح ۔ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہو خالد بن ہوذہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگوں کو دن عرفہ کے یعنی عرفات میں اونٹ پر کھڑے ہو کر دونوں رکابوں میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اونچے ہونے کے لیے رکابوں پر کھڑے ہوئے تا دور و نزدیک سب سنیں ۱۲ ح ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَكْثَرُ دُعَائِهٖ يَوْمَ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دعا دعاؤں کی دعا عرفہ کی ہے یعنی عرفات میں یا ہر جگہ کہ کہیں اور بہتر ہیں اس چیز کی کہ کہی میں نے اور نبیوں نے مجھ سے پہلے یہ ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے نہیں شریک کوئی اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے طلحہ بن عبیداللہ سے مرسل لاشریک لہٗ۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَاَى الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ قِيْلَ وَمَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اُسمیں بہت ذلیل اور بہت حقیر اور بہت غصہ میں ہوا اور بہت غصہ ہونے سے برابر دن عرفہ کے یعنی شیطان ہمیشہ بھلائیاں دیکھ کر آدمیوں سے غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے اور روز عرفہ کے سب دنوں سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہے اور نہیں ہے مگر اس سبب سے کہ دیکھتا ہے اترنا رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑے گناہوں کو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے یعنی اُسدن کفر مسلمانوں کی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کے تھی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نے دیکھا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتے ہیں اور برابر کرتے ہیں فرشتوں کی صفوں کو یعنے مشرکوں کی لڑائی کے لیے نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے اور شرح السنہ میں روایت کی یہ حدیث ساتھ لفظ مصابیح کے۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يَرْهَقُ فُلَانًا وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عِتْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوتا ہے دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کے یعنی فرشتوں کے ساتھ رحمت و احسان و کرم کے پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیوں کے روبرو فرشتوں کے اور فرماتا ہے دیکھو طرف میرے بندوں کے آئے میرے پاس میرے آگندہ بال گرد آلودہ چلتے ہوئے راہ دور سے یعنی ساتھ لبیک و ذکر کے گواہ کرتا ہوں میں تمکو کہ تحقیق بخشا میں نے اُنکو پھر کہتے ہیں فرشتے اے پروردگار ہمارے فلانا شخص ہے کہ نسبت برگناہ کیا ہے اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہیں فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا میں نے اُنکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاویں آگ سے برابر دن عرفہ کے نقل کی یہ شرح السنہ میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يَفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے قریش اور جو شخص کہ تابع تھے دین قریش کے کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں اور تھے قریش نام رکھے جاتے تھے حمس یعنے بہادر اور تھے تمام عرب ٹھہرتے تھے بمیدان عرفہ کے پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نے نبی اپنے کو یہ کہ آوے عرفات میں اور ٹھہریں اُسمیں پھر چلیں وہاں سے پس یہی معنی ہیں قول اللہ عزوجل کے پھر چلو جہاں سے کہ چلے ہیں لوگ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مزدلفہ حرم میں ہے اور عرفات حل میں ہے پس قریش اور جو کہ تابع اُنکے دین کے تھے مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اور اعلیٰ ترفع اور تفوق کے لوگوں پر اور کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ اور رہنے والے اُسکے حرم کے ہیں ہم حرم سے باہر نہیں نکلتے کہ اور سوائے قریش کے اور لوگ عرفات میں ٹھہرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو قریش منع کیے گئے اسلیے اور حکم ہوا کہ عرفات میں وقوف کیا کریں جیسے اور لوگ کرتے ہیں ۞ وَعَنْ عِبَادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا كُلَّ شَعِيْثٍ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّيْ اٰخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ

فاجيبت الى ما سألت قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما علمت ان امتي لما اعاد الدعاء رد الله عز وجل عشية قال فلما اصبحوا غداة المزدلفة اعاد الدعاء فاجيبت الى ما سألت قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم او قال تبسم فقال له ابو بكر وعمر بابي انت وامي ان هذه لساعة ما كنت تضحك فيها فما الذي اضحكك اضحك الله سنك قال ان عدو الله ابليس لما علم ان الله عز وجل قد استجاب دعائي وغفر لامتي اخذ التراب فجعل يحثوه على راسه ويدعو بالويل والثبور فاضحكني ما رايت من جزعه رواه ابن ماجة والبيهقي في كتاب البعث والنشور اور روايت ہے عباس بن مرداس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی واسطے امت اپنی کے عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق میں نے بخشا واسطے انکے سوائے حق بندوں کے پس تحقیق میں لونگا واسطے مظلوم کے حق انکا ظالم سے کہا حضرت نے اے پروردگار میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو نعمتوں جنت کی سے یعنی بدلے انکے حق کے کہ ظالم نے لیا ہو اور بخشدے واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی عرفہ کے شام کو پس جب صبح کی حضرت نے مزدلفہ میں پھر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نے مسکرائے پس کہا واسطے حضرت کے ابوبکر اور عمر نے قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہارے تحقیق یہ ہو وقت کہ نہیں تھے تم ہنستے ہیں یعنے مقتضاے حال اس ساعت کا نہیں ہے کہ ہنسو تم پس کس چیز نے ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوے اللہ تمہارے دانتوں کو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے قبول کی دعا میری اور بخشا واسطے امت میری کے لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھ ہلاکت اور ہلاکت کے لینے کھنا لگا واویلا اور ثبورا پس ہنسا یا محمد اس چیز نے کہ دیکھی میں نے اضطراب اسکی سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں مانند اسکے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشے گئے اور حق بندوں کے بھی لیکن یہ قابل قبول لگانے کے ہے کہ آنحضرت کے ساتھ تھے اس سال میں انکے لیے یہ بات ہوئی یا اسکے حق میں ہو کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج میں نہ واقع ہو یا محمول ہے اس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہو ادا ے حقوق سے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء بیچ یہ جاننا چاہیے کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کے زیادہ کریگا اللہ تعالے درجات جنت میں بہ شفاعت اسکے اور بخشے گا گنہگاروں کو بہ شفاعت اسکی پھر داخل کریگا انکو جنت میں اور جو لوگ کہ دوزخ میں ہونگے پس اثر حضرت کی شفاعت کا انکے حق میں یہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جائیگی مدت اور اسیطرح مغفرت اللہ تعالیٰ کی پہونچے گی انشاء اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کے تو درجے بلند ہونگے جنت میں زیادہ اس چیز سے کہ مستحق تھا اسکا بسبب عمل کے اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت میں بغیر عذاب کے یا اگر کریگا مدت اسکی عذاب کی پس یہ بھی ایک نوع ہے مغفرت کی ف مولانا ولی اللہ

باب الدفع من عرفة والمزدلفة باب ہے بیان پھرنے کے عرفات و مزدلفہ سے

الفصل الاول فصل پہلی

عن هشام بن عروة عن ابيه قال سئل اسامة بن زيد كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في حجة الوداع حين دفع قال كان يسير العنق فاذا وجد فجوة نص متفق عليه ہشام عروہ سے روایت ہے عروہ سے کہ کہا عروہ نے پوچھے گئے اسامہ بن زید کہ کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے حجۃ الوداع میں جسوقت کہ پھرے عرفات سے کہا تھے چلتے جلد پس جب پاتے راہ کشادہ دوڑاتے یعنی اپنی سواری اور سرعت سے

وعن ابن عباس انه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فسمع النبي صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا للابل فاشار بسوطه اليهم وقال يا ايها الناس عليكم بالسكينة فان البر ليس بالايضاع رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ وہ پھرے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دن عرفہ کے یعنے عرفات سے طرف منیٰ کے پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے زجر شدید یعنے ہانکنا جانوروں کا ساتھ آواز بلند کے اور مارنا اونٹوں کو پس

پس اشارہ کیا ساتھ کوڑے اپنے کے طرف لوگوں کے یعنے تاکہ متوجہ ہوں طرف حضرت کے اور سنیں بات حضرت کی اور فرمایا اے لوگو ان الدھیر ہی تم کو آرام سے چلنا اسلیے کہ تحقیق نیکی نہیں ہے دوڑانا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی نیکی فقط دوڑانے ہی میں نہیں ہے بلکہ ساتھ اوآنے افعال حج کے اور پرہیز کرنے ممنوعات کے ہے حاصل یہ کہ جلدی کرنی نیکیوں کی طرف خوب ہے لیکن بایں طرح کہ پہونچے طرف مکروہات کے اور مرتکب ہو کسی گناہ کا بس نہ مناسفات ہوئی اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں رفع **وَعَنْهُ** اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ اسامہ بن زید تھے پیچھے بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھایا فضل کو مزدلفہ سے منیٰ تک دونوں نے کہا ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہاں تک کہ پھینکی انکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کے جب پہلے انکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ میں یعنے عشا کے وقت میں دونوں اکٹھی پڑھیں ہر ایک اُنمیں سے ساتھ تکبیر کے یعنی مغرب کے لیے جدی تکبیر کہی اور عشا کے لیے جدی اور نفل نہ پڑھی درمیان اُن دونوں کے اور نہ پیچھے ہر ایک کے اُن دونوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ان نمازوں کے بعد جو نفل پڑھنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتوں کی اور وتروں کے بعد ان دونوں کے نہیں لازم آتی **رفع** یہ باب قصہ حجۃ الوداع میں جو بڑی حدیث جابر ہے گذری اور انمیں جو یہ جملہ ہے لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح میں ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ میں پڑھ چکے تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر نہ پڑھی چنانچہ ایک روایت میں جمع آیا ہے اور شیخ عابد سندھی نے بھی حاشیہ درمختار کے انمیں اختلاف نقل کر کے لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ بعد عشا کے سنتیں اور وتر پڑھی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر اپنے وقت میں سوائے دو نمازوں کے نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کے وقت میں پڑھی اور پڑھی نماز فجر کی اُس دن یعنے مزدلفہ میں دن نحر کے پہلے وقت اُسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوائے دو نمازوں کے ظہر اور نماز ظہر اور عصر کی بھی حضرت نے عرفات میں جمع کی ہیں کہ عصر ظہر کے وقت میں پڑھی اسکا ذکر یہاں نہیں کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا بسبب اسکے کہ دن تھا حاجت اُسکے بیان کرنے کی کچھ نہیں اور پہلے وقت سے مراد یہ ہے کہ تاریکی میں پڑھے پہلے وقت معمول سے کہ اُجالے میں پڑھتے تھے نہ یہ کہ پڑھی پہلے فجر کے اسلیے کہ پہلے فجر سے پڑھنی نماز فجر کی درست نہیں سب عالموں کے نزدیک **رفع** **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا میں اُن ضعیفوں میں تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو بیچ زمرے ضعیفوں اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضعیفوں سے مراد عورتیں اور لڑکے ہیں انکو حضرت نے پہلے روانہ کر دیا تھا منیٰ کو اُنمیں ابن عباسؓ بھی تھے اور حضرت بعد روشن ہونے صبح کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے سوار ہوئے سنت یہی ہے اور حضرت نے اہل کو بھیجدیا تا اپنا اپنا دین بسبب ازدحام کے یہ جائز ہے اور روایت میں آیا ہے چنانچہ وہ آگے آتی ہے کہ حضرت نے ان لوگوں کو آگے روانہ کیا اور فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنے آفتاب کے مذہب امام اعظمؒ کا بھی یہی ہے اور بعضی روایتوں میں مطلق آیا ہے کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو

اسپر امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے عمل کیا ہے کہ انکے نزدیک بعد آدھی رات کے رمی جمار جائز ہے شرح ۔ وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ انکو فضل بن عباس سے اور تھے فضل سوار پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے جبکہ چلے مزدلفہ سے منیٰ کو یہ کہا حضرتؐ نے فرمایا بیچ شام عرفہ کے اور صبح مزدلفہ کے لوگون کو جو وقت کہ بھیجے اونٹ سواریان اور مارکوٹ بہت کی لازم ہے تمکو چلنا ساتھ آہستگی کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکے ہوئے تھے اُنٹنی اپنی کو یہان تک کہ داخل ہوئے میدان محسر مین اور وہ ہے منیٰ سے فرمایا لازم ہے تمکو اُٹھالینا کنکریون کا یعنے اس میدان سے مانند کنکریون کے کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنے منارون پر اور کہا فضل نے کہ ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہان تک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جب پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی یہ مسلم نے ف فرمایا بیچ شام عرفہ کے یعنے جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلے اور اُسوقت فضل حضرتؐ کے ساتھ سوار تھے اور صبح مزدلفہ کے یعنے جبکہ مزدلفہ سے منا کو آتے تھے اور اسوقت فضل حضرتؐ کے ساتھ سوار تھے اور محسر منیٰ سے ہے یعنے وہ ایک جگہ ہے منیٰ کے قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتے ہین اسکو کہ چھوٹی لکڑی یا گٹھلی کھجور کی دونون شہادت کی انگلیون مین رکھ کر پھینکتے ہین اور مراد یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریان چنے چنے برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہان سے اُٹھالو اور کنکریان جس جگہ سے اُٹھاوین جائز ہے مگر وہ کنکریان کہ منارون پر ایک دفعہ ماری جاوین پھر اُنکو نہ اُٹھاوے اور اگر انہین سے بھی اُٹھاوے جائز ہے ولیکن خلاف اولی اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہے کہ اُن کنکریون سے رمی کرنی نہایت نوکرتی ہے لیکن یہ فعل برا ہے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ سات کنکریان اُٹھاوے کہ واسطے رمی جمرۃ العقبہ کے آج کام آوینگی یا ستر اُٹھاوے کہ سات تو آج کام آوینگی اور ترسٹھ اور دنون کے لیے کمعہ ح طیبی ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَاَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا

اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے اور آپؐ پر تھی تسکین چلنے مین اور حکم کیا لوگون کو ساتھ آہستہ چلنے کے اور جلدی چلائی اُنٹنی اپنی بیچ میدان محسر کے اور حکم کیا لوگون کو یہ کہ مارین ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنے چنے چنے برابر اور فرمایا حضرتؐ نے یعنے صحابہؓ کو کہ شاید کہ مین نہ دیکھونگا تمکو بیچے اس برس کے ف یعنے مین انتقال کرونگا احکام دین کے اور حج کے مجھسے معلوم کرلو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کیے احکام اور وداع کیا یارون کو اور سال آیندہ مین کر گیا رعوان سال ہجری ربیع الاول کو حضرت کا انتقال ہوا ۱۲ منہ

لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ اِلَّا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ هٰكَذَا بِالتَّاْخِيرِ وَتَاْخِيرُ کہا صاحب مشکوۃ نے کہ نہین پائی مین نے یہ حدیث بخاری اور مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتھ تقدیم وتاخیر کے لیے صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہے کہ صحیحین کی ہے اور اُسمین ہونہین پس چاہیے تھا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض پھر بھی باقی رہتا بسبب تقدیم وتاخیر کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری ۔ **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ** قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عُبَّادِ الْاَوْثَانِ اَلْحَدِيثَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ سے کہ کہا خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کے تھے پھرنے عرفات سے جبکہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردون کی بیچ چہرون اُنکے کے پہلے غروب ہونے کے یعنے چلنے عرفات سے پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور چلتے مزدلفہ سے بعد نکلنے آفتاب کے ہوتا گویا کہ

حاشیہ: ۱۲ منہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ۲۶ ہجری ذوالحجہ کی ۲۶ تاریخ کو ہوئی ہے

کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ہیں مردوں کی اوپر جو اُن کے اور تحقیق ہم نہیں چلینگے عرفات سے یہاں تک کہ غروب ہو آفتاب اور چلینگے ہم مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے طریقہ ہمارا مخالف ہو بت پوجنے والوں کے طریقہ کے اور شرک کرنے والوں کے طریقہ کے **ف** پگڑیاں مردوں کی یعنے آدھا آفتاب باہر ہوتا تھا اور آدھا غروب مشابہت پگڑی کے ساتھ اسلیے دی کہ آدھا کرہ پگڑی کی شکل ہوتا ہے اور اسیطرح مزدلفہ سے ایسے وقت چلتے کہ آدھا آفتاب طلوع ہوتا اور آدھا اندر اور بعید لفظ رواہ کے اصل نسخہ میں سفید سی چھوٹی ہوئی ہے اور ایک صحیح نسخہ میں لکھا ہے حاشیہ پر رواہ البیہقی اخرجہ فی شعب الایمان ولفظ البیہقی فخطبنا وساق نحوہ ثم ع ✱ **وعن** ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ غیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات لنا جعل یلطح افخاذنا ویقول ابنیی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آگے بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے منیٰ کو رات مزدلفہ کے میں یعنی عید الضحیٰ کی شب میں کہ ہم لڑکے تھے اولاد عبد المطلب کی سے سوار گدھوں پر شروع کیا حضرت نے کہ مارتے تھے ہماری رانوں پر یعنے ازراہ محبت کے اور فرماتے تھے اے چھوٹے بیٹو نہیں پھینکنا تم کنکریاں مناسے پہلے جمرۃ العقبہ پر یہاں تک کہ نکلے آفتاب نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ دلیل ہے اسپر کہ نہیں جائز ہے رمی رات میں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رح اور اکثر علما کا اور امام شافعی کے نزدیک دھی رات کے بعد سے جائز ہے اور بعد طلوع فجر کے رمی کرنی جائز ہے لیکن نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جائز ہے ساتھ کراہت کے اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہے ✱ ع ✱ **وعن** عائشۃ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا رواہ ابوداود اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رض کو یعنے مزدلفہ سے منیٰ کو رات عید قربان کے پس کنکریاں ماریں سارے پر یعنے جمرۃ العقبہ پر پہلے فجر کے پھر چلیں اور طواف کیا یعنے طواف فرض اور تمام یہ دن ایسا دن کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس یعنے انکی نوبت کا دن تھا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اسمیں اشارہ ہے طرف سبب بھیجنے انکے رات سے اور طرف سبب رمی کے رات سے اور طواف افاضہ کرنے کے دن میں نجلاف اور بیہودہ کہ انھوں نے رات آئندہ میں طواف افاضہ کیا اور شافعی رح نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے رمی جمرہ کے پہلے فجر کے اگرچہ افضل بعد فجر کے ہے اور اور روایتیں ہیں کہ یہ خصوصیت ام سلمہ ہی کو تھی اور اوروں کو درست نہیں پہلے فجر کے بسبب حدیث ابن عباس رض کے اور ممکن ہے کہ فجر سے مراد نماز فجر مع وقت ہو ✱ ع ✱ **وعن** ابن عباس قال یلبی المقیم والمعتمر حتی یستلم الحجر رواہ ابوداود وقال وروی موقوفا علی ابن عباس اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا لبیک کہے مقیم یا عمرہ کرنے والا یہاں تک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہ ابوداود نے یعنے مرفوع اور کہا ابوداود نے کہ روایت کی گئی یہ موقوف ہے ابن عباس رض پر **ف** مقیم یعنے جو کہ مکہ کا رہنے والا ہو عمرہ کرنے والوں میں سے اور یا عمرہ کرنے والا یعنے جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کرے پس احرام کے لیے ہے اور یہاں تک کہ بوسہ دے الخ مقصود یہ ہے کہ عمرے میں موقوف کرے لبیک وقت چومنے حجر اسود کے جیسیکہ حج میں موقوف کرتے ہیں ساتھ رمی جمرۃ العقبہ کے ✱ ع ✱

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** یعقوب بن عاصم بن عروۃ انہ سمع الشرید یقول افضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مست قدماہ الارض حتی اتی جمعا رواہ ابوداود روایت ہے یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سے یہ کہ اُسنے سنا شرید صحابی کو کہ کہا پھر افاضہ کیا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے عرفات سے پس نہ لگے پاؤں حضرت کے زمین کو یہاں تک کہ آئے مزدلفہ میں نقل کی یہ ابوداود نے **ف** مقصود یہ ہے کہ تمام راہ تیز حضرت سوار چلے پیادہ پا نہیں چلے نہ یہ کہ اصلا زمین پر اُترے ہی نہیں اسلیے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت راہ میں درہ پہاڑ کے طرف تشریف لیگئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگے ہے یعنے مزدلفہ میں پڑھینگے ✱ ع ✱ **وعن** ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان الحجاج بن یوسف عام نزل بابن الزبیر سأل عبد اللہ کیف تصنع بالوقوف یوم عرفۃ فقال سالم ان کنت ترید السنۃ

فَجَمَعَ بِالصَّلٰوتَيْنِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن شہاب سے کہ کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمر نے یہ کہ حجاج بن یوسف نے اس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیر کو بیٹھکے ہیں آنکر پوچھا عبداللہ بن عمر سے کہ کسطرح کریں ہم جب آئیں حج کرنے کے دن عرفہ کے یعنی نماز ظہر اور عصر کے پہلے وقوف کے پڑھیں ظہر میں یا پیچھے کہا سالم نے اگر ارادہ کرتا ہے تو سنت کا پس سویرے پڑھ یعنی ظہر و عصر دون عرفہ کے پس کہا عبداللہ ابن عمر نے کہ تھے صحابہ جمع کرتے درمیان ظہر و عصر کے واسطے اور کرتے طریقہ سنت کے کہا ابن شہاب نے کہا ہیں نے سالم کو کہ کیا کیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سالم نے کہ نہیں اتباع کرتے اسمیں یعنی اسطرح نمازیں پڑھنے میں مگر طریقہ پیغمبر کا نقل کی یہ بخاری **ف** حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے کہ جسنے ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندھکر قتل کیے تھے وہ عبدالملک بن مروان کیطرف سے عبداللہ بن زبیر پر چڑھکر آیا تھا مکہ میں اور انکو سولی پر کھینچا بعد ازاں عبدالملک نے اسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیوں پر اور حکم کیا اسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج میں عبداللہ بن عمر کے اقوال اور افعال کی اور پوچھتا رہتا اُنسے مسائل حج کے اور مخالفت انکی نکرنا پس اس حالت میں اُسنے یہ مسئلہ مذکور بھی پوچھا

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب ہے بیان پھینکنے کنکریوں کے منارون پر **ف** جمار اصل میں سنگریزون کو کہتے ہیں اور حجاج نام اُن سنگریزون کا ہے کہ منارون پر مارے جاتے ہیں اور جن منارون پر کہ وہ سنگریزے مارتے ہیں انکو جمرات کہتے ہیں بسبب پھینکنے حجاج کے انپر اور جمرات تین ہیں جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرۃ العقبہ عید کے روز نقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریاں مارتے ہیں اور گیارہویں اور بارہویں اور تیرہویں کو تینون پر اور انپر کنکریاں مارنی فرض ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے تھے کنکریاں سوار اپنی سواری پر دون نحر کے اور فرماتے کہ سیکھو افعال حج کے اسلیے کہ تحقیق میں نہیں جانتا شاید کہ میں حج نکرون پیچھے اس حج اپنے کے

نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا شافعی نے کہ مستحب ہے اسکو کہ پہونچے منی میں سوار یہ کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو دن نحر کے سوار اور جو کوئی پہونچے منی میں پیادہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہویں بارہویں کو رمی کرے سب جمرات کو پیادہ اور تیرہویں کو سوار اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو رمی کہ بعد اُسکے رمی ہے جیسکے رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کے اُسمیں افضل یہ ہے کہ پیادہ پاکر رے اسلیے کہ بعد اُسکے کھڑا رہنا ہے اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب ہے ساتھ عاجزی کے

اور کچھ کچھ حدیثون صحیحہ میں آیا ہے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ کی دن نحر کے سوار اور دونون میں رمی کی پیادہ سب پر بڑھ کر ہے

وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے منارے کو ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چھوٹی کنکریون کے

نقل کی یہ مسلم نے **ف** طور کنکریاں پھینکنے کا مختلف لکھا ہے لیکن صحیح تر یہ ہے کہ انگلی شہادت اور انگوٹھے کے سر سے پکڑکر لیوے چٹکی میں رکھکر پھینکے اور معمول بھی اب اسیطرح ہے

وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پھینکیں ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں منارے پر دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچھے دن نحر کے جسوقت کہ دوپہر ڈھلی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اگر کنکریاں منارون پر ڈال دے پھینکے نہیں تو کافی ہے لیکن ہر ایک خلاف رکھدینے کے کہ یہ کافی ہی نہیں اور منحوہ کہتے ہیں بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو اور پیچھے دن نحر کے یعنی ایام تشریق میں کہ تیرہویں تک ہیں بعد زوال کے رمی کرتے تھے کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنے گیارہویں کو نہیں ہوتا ہے مگر بعد زوال کے اور اسیطرح تیسرے دن بھر اگر مکہ کو جاوے

تو پہلے ہونے فجر تیرہویں کے چلا جاوے اور اگر دیر ہوئے فجر کے جاویگا تو رمی ضرور ہی اور اُسدن پہلے زوال کے بھی رمی جائز ہی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ اَتَی الْجَمْرَۃَ الْکُبْرٰی فَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَّسَارِہٖ وَمِنًی عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَرَمٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ وہ پہنچے طرف جمرہ کبری کے جو جمرہ عقبہ کے پاس کیا خانہ کعبہ کو بائیں طرف اپنے اور منی کو داہنے اپنے اور پھینکیں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے سات ہر کنکری کے پھر کہا ابن مسعود نے کہ اسطرح پھینکیں کنکریاں اُس شخص نے کہ اُتاری گئی اُسپر سورۂ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس کیا کعبہ کو بائیں اور منی کو داہنی طرف اور اور جمرات کو رمی کرے تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کھڑا ہووے ۔ اور بیہقی نے روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشکورا اور خاص سورۂ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اُسمیں اکثر افعال حج کے مذکور ہیں ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اِسْتِطْھَارَ ثَوْرٌ وَرَمْیُ الْجِمَارِ ثَوْرٌ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثَوْرٌ وَاِذَا اِسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجْمِرْ ثَوْرًا اَوْ ثَوْرَیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا طاق ہو یعنے ڈھیلے لیوے اور پھینکنا کنکریوں کا طاق ہی یعنے سات کنکریاں پھینکی اور پھرنا درمیان صفا اور مروے کے طاق ہی یعنے سات بار اور گرد پھرنا خانہ کعبہ کے طاق ہی یعنے سات بار اور جسوقت کہ وضو کی اگر کی لیوے ایک تمھارا پس چاہیے کہ طاق لیوے یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نے ف سات سات کنکریاں پھینکی جمرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے واجب ہی اور طواف میں سات بار پھرنا فرض ہی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک چار شوط یعنی پھیرے فرض ہیں اور باقی واجب ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ عَلٰی نَاقَۃٍ صَہْبَاءَ لَیْسَ مَضْرِبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَیْسَ اِلَیْکَ اِلَیْکَ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی قدامہ بن عبداللہ بن عمار سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرۂ العقبہ پر دن نحر کے سوار اُونٹنی صہبا پر نہ تھا اُس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہ شافعی و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے ف صہبا اُس اُونٹنی کو کہتے ہیں کہ سفیدی اُسکی ساتھ سرخی کے ملی ہو اسطرح کہ نوکیں بالوں کی سُرخ ہوں اور اندر سے سفید اور غیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ جیسے امیر دن کے آگے نقیب وجبردار اہتمام کرتے چلتے ہیں حضرت کے آگے معمول نہ تھا ع وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْیُ الْجِمَارِ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ لِاِقَامَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں مقرر کیا گیا ملنا مناروں کا اور پھرنا درمیان صفا اور مروے کے مگر واسطے قائم کرنے یاد خدا کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی ف ظاہر میں یہ فعل ایسے ہیں کہ انکا عبادت ہونا نہیں معلوم ہوتا ہی اسلیے فرمایا کہ یہ مقرر ہوئے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے یعنے نکتہ سنت ہی ساتھ ہر کنکری کے اور دعائیں مذکورہ سنت ہیں سعی میں ع وَعَنْہَا قَالَتْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَبْنِیْ لَکَ بَیْتًا یُظِلُّکَ بِمِنًی قَالَ لَا مِنًی مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا ہم نے یا رسول اللہ کیا نہ بنا دیں ہم آپکے لیے عمارت کہ سایہ کرے تمکو منا میں فرمایا نہیں منا جگہ ہی بٹھانے اونٹ اُس شخص کی کہ پہلے پہنچے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف معنی یہ ہیں کہ خصوصیت اسمیں ساتھ سبقت کے ہی نہ ساتھ مکان بنانے کے یعنی منی ایسی جگہ ہی کہ کسی کے لیے خصوصیت اسمیں نہیں جو پہلے پہنچے کسی جگہ منی میں مستحق اسکا وہی ہی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وَقُوْفًا طَوِیْلًا یُکَبِّرُ اللّٰہَ وَیُسَبِّحُہٗ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْ اللّٰہَ وَکَانَ یَقِفُ عِنْدَ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ رَوَاہُ مَالِکٌ

روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمرؓ جب ٹھہرتے ٹھہرتے نزدیک دو منارون کے پہلے کے تھہرا دراز اللہ اکبر کہتے اور سبحان اللہ کہتے اور الحمد للہ کہتے اور دعا مانگتے اللہ سے اپنے ہاتھ اٹھا کر اور نہ ٹھہرتے نزدیک جمرۃ العقبہ کے نقل کی یہ مالک نے ف مراد دو منارون پہلے سے جمرۂ اولیٰ اور وسطی ہے ابن عمرؓ جب آپ رمی کر چکتے تو ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتے وہان ٹھہرنا اور دعا وزاری کرنا اور تسبیحات مذکورہ پڑھنے مسنون ہین اور لکھا ہے علماء نے کہ بقدر پڑھنے سورۂ بقرہ کے کھڑے رہنا چاہیے اور بعضے اہل اللہ اتنے کھڑے رہتے ہین کہ اُنکے پانون ورم کر گئے ہین اور نہین ٹھہرتے تھے یعنے دعا کے لیے نزدیک جمرہ عقبہ کے نہ دن نحر کے اور نہ ایام تشریق مین اور اس سے نہین لازم آتا ہے ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ اسیطرح دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرح

بَابُ الْهَدْيِ

باب ہدی کے بیان مین ہدی کے ف ہدی ساتھ زبر ہ کے اور سکون دال کے نام اُن چار پایون کا ہے کہ حرم مین ذبح کیے جاتے ہین واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری دنبہ بھیڑ ہو خواہ گائے بیل مینس خواہ اونٹ اور عمرہ وغیرہ جو قربانی مین شرط ہے سو یہی انمین ہے کفایت کرتی ہے بکری اور مانند اسکے ہر جگہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو نہین کفایت کرتا اسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائے اور ہدی دو قسم پر ہے واجب اور تطوع یعنے نفل پھر ہدی واجب کی کئی قسمین ہین ہدی قرآن اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہے کہ بندہ ہدیہ بھیجتا ہے اسکو جناب حق سے اور نزدیکی حاصل کرتا ہے اللہ تعالےٰ سے بسبب اسکے یہ شرح ہے مولانا نے ملتقی الابحر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ لَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کے پھر منگوائی اُنٹنی اپنی پس زخم کیا اُسکی کوہان بیچ کنارے کوہان داہنے اسکی کے اور پونچھ ڈالا خون اسکا اور مارڈالا گلے مین دو جوتیون کا پھر سوار ہوئے اپنی اُنٹنی پر کہ نام اسکا قصوا تھا پس جبکہ اُٹھایا اُنٹنی نے آنحضرتؐ کو بیداء پر کہ نام ایک جگہ کا ہے لبیک کہی ساتھ حج کے نقل کی یہ مسلم نے

ف یعنے جب حضرتؐ حج کے لیے چلے اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہے پہنچے تو ظہر کی نماز پڑھی پھر منگوائی اُنٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کے لے چلے تھے پس نیزہ مارا اُسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچھ کر دو جوتیان اُسکے گلے مین ڈالین واسطے علامت ہدی کے تاکہ لوگ اس نشانی سے معلوم کرلین کہ ہدی ہے تعرض کرین قزاق اور گمراہ بھول جاوے تو لوگ پہونچا دیوین اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ جسپر یہ علامت نہ دیکھتے تو اسکو لوٹ لیتے اور جسکو دیکھتے اسطرح پر تو چھوڑ دیتے پھر شارع نے بھی اسکو روا رکھا واسطے اغراض مذکورہ کے اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنے یہ زخمی کرنا سنت ہے لیکن غنم مین یعنے بکری دنبہ بھیڑ مین ترک کرے اشعار کو اسلیے کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مارڈالنا مستحب ہے اور اشعار مطلق مکروہ ہے اور علمائے نے تاویل اسکی یہ کی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے اپنے زمانہ کے اشعار کو مکروہ کہا ہے کہ اسوقت مین لوگ بہت زخمی کر دیتے تھے کہ خوف ہوتا تھا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑھی اور باب صلوٰۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی مدینہ مین پڑھی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق بین یون ہو سکے کہ ابن عباسؓ نے حضرتؐ کے ساتھ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑھی ہوگی حضرتؐ کو نفل پڑھتے دیکھکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑھتے ہین اور لبیک بھی ساتھ حج کے لیے اور عمرے کی اسلیے کہ صحیحین مین انس سے آیا ہے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے ساتھ حج اور عمرے کے پس راوی نے فقط حج ہی ذکر کیا اسلیے کہ وہ اصل ہے یا یہ کہ سنا اُسنے عمرے کا ذکر کرنا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا مُسْتَعْفَرَ هكذا اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا ہدی بھیجی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار طرف

خلفہ کہ بہ بدن پھیر ہار دالا اُنکے گلے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ متفق ہین علما پر کہ استحباب یہ ہے کہ اشعار یعنے زخمی کرنا کہ یون مین نہین ہے اور تقلید یعنے ہار ڈالنا اُنکے سنت ہے خلاف ہر اسمین امام مالک کا ع ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَۃَ بَقَرَۃً یَوْمَ النَّحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہؓ کی طرف سے ایک گائے دن نحر کے نقل کی مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ نَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِہٖ بَقَرَۃً فِیْ حَجَّتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون کیطرف سے ایک گائے اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا گیا ہے کہ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرت نے اُنکے اذن سے قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کیطرف سے بغیر اذن اُنکے کے ۔ والمنین ذکرہ الطیبی ۱۲ اور شہور ائمہ کے نزدیک یہ ہے کہ گائے سات تک کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک ایک گائے یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والون کیطرف سے کفایت کرتی ہے پس یہ حدیث دلیل اُنکی ہو سکتی ہے اگر سات سے زیادہ کیطرف سے کی ہو اور اون کے نزدیک محمول ہے اسپر کہ سات کیطرف سے کی ہوگی ع ۱۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَلَّدْتُ بُدْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَہَا وَاَشْعَرَہَا وَاَہْدَاہَا فَمَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا بٹے مین نے ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے اپنے ہاتھ سے پھر ڈالے اُنکے گلے مین اور زخمی کیا اُنکو یعنے کوہان اُنکے زخمی کیے اور ہدی کر کے بھیجا اُنکو طرف خانہ کعبہ کے یعنے جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیون کا کر کے بھیجا اور اُنکے ساتھ اونٹ ہدی کے بھیجے پس نہ حرام ہوئی حضرتؐ پر کوئی چیز کہ حلال کی گئی اُنکے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرتؐ پر احکام احرام کے جاری نہوے اور حضرت عائشہؓ نے یہ بات اسلیے کہی کہ اُنھون نے سنا تھا کہ ابن عباس کہتے ہین کہ جو کوئی ہدی بھیجے حرام ہوتی ہین اُسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر یہانتک کہ پہونچے ہدی حرم مین اور ذبح کیجاوے پس یہ حدیث بیان کر کے قول ابن عباس کا رد کیا ع ۱۲ وَعَنْہَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ ہَدْیِہٖ مِنْ عِہْنٍ کَانَ عِنْدِیْ ثُمَّ بَعَثَ بِہَا مَعَ اَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا بٹے مین نے ہار اونٹون کی صوف کے کہ تھا میرے پاس پھر بھیجا اونٹون کو ہدی کر کے ساتھ باپ میرے کے یعنے حضرت ابوبکرؓ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بَدَنَۃً فَقَالَ ارْکَبْہَا فَقَالَ اِنَّہَا بَدَنَۃٌ فَقَالَ ارْکَبْہَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَۃِ اَوِ الثَّالِثَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہے اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر کہا اُسنے کہ تحقیق یہ ہدی ہے یعنے کیونکر سوار ہون اسپر وہ سمجھا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پھر کہا اُسنے کہ یہ ہدی ہے فرمایا سوار ہو وائے ہو تجکو یعنے مین کہتا ہون اور پھر تو عذر کرتا ہے یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ وَقَفْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْہَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ارْکَبْہَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْہَا حَتّٰی تَجِدَ ظَہْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی الزبیرؒ سے کہ کہا سنا مین نے جابرؓ بن عبداللہ سے کہ پوچھی گئی سوار ہونے ہدی کے سے پس کہا کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سوار ہو اُسپر اچھی طرح یعنے اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچے اُسکو جبکہ تو ناچار ہووے تو طرف اُسکے یہان تک کہ پاوے تو اور سواری نقل کی یہ مسلم نے ف اختلاف کیا ہے علما نے کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہے یا نہین بعضے تو کہتے ہین کہ اگر ضرر نہ ہو تو سوار ہووے اور حنفیہ کہتے ہین کہ اگر ضرورت پڑے تو سوار ہووے اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونے کا آیا ہے وہ محمول ہے ضرورت پر ع ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃَ عَشَرَ بَدَنَۃً مَعَ رَجُلٍ فَظَنَّ اَنَّہٗ یَسُوْقُہَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اَبْلُغُ عَلَیْہَا مِنْہَا قَالَ انْحَرْہَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَیْہَا فِیْ دَمِہَا ثُمَّ اجْعَلْہُمَا عَلٰی صَفْحَتِہَا

ولا تاکل منہا احدا من اہلک رفقتہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مع ابو جہل کے ساتھ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کے مکہ کو اور امیر کیا اُسکو اُنمین یعنے نگہبانی کرتا ہوا لیجاوے اور مکہ مین پہونچکر ذبح کرے پس کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا کرونگا مین اُس اونٹ کو کہ نہ چل سکے اُنمین سے یعنے بسبب تھک جانے کے یا دبلا پے کے قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اُسکو پھر رنگ دے دونون پاپوشین اُسکی خون اُسکے مین یعنے وہ پاپوشین کہ گلے مین ڈالین تین طریق پر کے پھر چھاپ دے تو اُن پاپوشون سے اوپر کنارے کو بان اُسکے کے اور نہ کھا اُسمین سے تو اور نہ کوئی رفیقون تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے ف پوچھا یہ دینے کو اسلیے فرمایا کہ تا جانین راہ چلنے والے کہ ہدی ہی پس کھاوین اُسمین سے فقیر نہ غنیا کہ کھانا اُسکا اغنیا پر حرام ہی اور نہ کھا تو اُسمین سے الخ برابر ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو اُنکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کرکے اپنے کھانے کے لیے ذبح نہ کرڈالین اور اگر کوئی کہے کہ جب کھا ویگا اُسکو کوئی قافلہ مین سے تو یون ہی ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کے رہنے والے اُنکے پیچھے منتظر ہونگے اور یون قافلے والے کہ بعد اُنکے آتے ہین وہ فائدہ اُٹھاتے ہین اس سے ۱۲ ع * راستے مین جو ہدی ہلاک ہونے لگے اور اُسکو ذبح کرے اُسکا تو یہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اُسکا کھانا اغنیا کو اور قافلہ والون کو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور درمختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونے لگے یا عیب دار فاحش ہو تو اور ہدی تمام مقام اُنکے کرے اور اُسکو جو چاہے سو کرے اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونے لگے تو ذبح کرے اُسکو اور چھوتی ہانکے خون مین رنگ کر اُسکی گردن پر چھاپ دے اور نہ کھاوے اُس سے وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہوا اُسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کے فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور قرآن اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہی اور سوائے اُنکے نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکھا ہی کہ یہ حکم اُس ہدی کا ہی کہ واجب کیا ہو اُسکو اپنے پر بعضے ہدی نفل تو کھانا اُسکا درست ہی انتہی پس اُنھون نے راستی کے ہدی کو وہان کے ہدی پر قیاس کرکے یہ لکھا ہی اور یہ ہی خلاف متون کے واللہ اعلم * مولانا * وعن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا نحر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حدیبیہ کے اونٹ سات کیطرف سے اور گائین سات کیطرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہی واسطے امام اعظمؒ اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہی شریک ہونا سات کا اونٹ مین اور گائی مین جبکہ سبکو قربت یعنے ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسکہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بھی ہدی یا قربت مختلفہ ہو جیسکہ بعضے ہدی کا ارادہ کرین اور بعضے قربانی کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر بعضے ارادہ کرین قربت کا اور بعضے گوشت کا تو بھی جائز ہی اور امام مالکؒ کے نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع * طیبی ۱۲ ع * وعن ابن عمر انہ اتی علی رجل قد اناخ بدنتہ ینحرہا قال ابعثہا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ وہ آئے ایک شخص کے پاس کہ بٹھایا تھا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تھا اُسکو کہا ابن عمرؓ نے کہ کھڑا کرلو اُسکو اور باندھو پانون اُسکے یعنے بایان الازم پر طریقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نحر کہتے ہین نیزہ مارنے کو اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین چھری سے گائین وغیرہ کے گلا کاٹنے کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا کرکے بایان زانو رسی سے باندھے اور اُسکے سینہ پر نیزہ مارے تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑے اور ابن ہمام نے لکھا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ کھڑا کرکے نحر کرنا افضل ہی اور اگر کھڑا نہ کرسکے تو بٹھا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنے سے اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پانون کھلے ذبح کرے * ع * وعن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحومہا وجلودہا واجلتہا وان لا اعطی الجزار منہا قال نحن نعطیہ من عندنا متفق علیہ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خبر گیری کرون مین

اُنکے اونٹون کی اور یہ کہ تصدق کرو مجھ اُنکے گوشت اور پوست اور جھولین اور یہ کہ نہ دون مین قصاب کو اُنمین سے یعنی مزدوری اُنکی اُنمین سے نہ دون فرمایا حضرتؐ نے ہم اُسکو دینگے یعنے مزدوری اُسکی اپنے پاس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد اونٹون سے وہ اونٹ ہین کہ حضرتؐ بطریق ہدی کے لیگئے تھے مکے مین بیچ حجۃ الوداع کے اور وہ سب سو تھے جیسا کہ اوپر گذرا اور جھول اور جمار اور کھال وغیرہ ہدی کی بعد دیدی قصاب کو اُسکی مزدوری مین نہ دی اور احساناً دیدے تو جائز ہے بالاجماع اور کھال کو بیچ کر قیمت اُسکی اگر بلا دیدے تو بھی جائز ہے اور ہدی کا دودھ نہ دوہے بلکہ اُسکی جھاتی پر ٹھنڈا پانی چھڑک دے تا دودھ منقطع ہو جاوے اور اگر دودھ بو للہ دیدے بیع ملتقی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم نہ کھاتے گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سے پھر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو یعنی بعد تین دن کے بھی پس کھایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابتداء اسلام مین لوگون کو احتیاج گوشت کی بہت تھی حضرتؐ نے حکم فرمادیا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کے جمع نکر رکھا کرو کھانے کے لیے بلا دیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہی اور قربانی کرنی سکو میسر ہوئی اجازت فرمادی کہ اگر بعد تین دن کے بھی جمع کرو مضائقہ نہین اور کما تمنی نے کہ مستحب ہو کھانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سے اور نہین جائز ہے سوائے اور ہدایا مین سے کھانا اسلیے کہ وہ کفارات ہین ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدْيِهٖ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهٖ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يَغِيظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ کے مین بیچ ہدایا اپنی کے اونٹ کہ تھا ابوجہل کا اُسکی ناک مین ایک نتھنی تھی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سونے کی تھی غصہ مین ڈالنے کی سبب اُسکے مشرکون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے سال ہجری مین عمرے کو تشریف لیچلے تھے کہ مشرکون نے حدیبیہ مین روکا اور کے مین نہ آنے دیا چنانچہ یہ قصہ مشہور ہے پس اس سفر مین جو حضرتؐ اونٹ اپنے ہدی کے لیگئے بیچ کرنے کے لیے اُنمین ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ بدر کی لڑائی مین غنیمت مین آیا تھا اُسکو حضرتؐ اسلیے لیگئے تا مشرک دیکھ کر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانون کے ہاتھ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرون کو مستحب ہے ح ع وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُونَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ اور روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کس طرح کرون مین ساتھ اُس جانور کے کہ قریب مرنے کے پہونچے جانورون ہدی کے مین سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اُسکو پھیر رنگ پاپوش اُسکی اُسکے خون مین یعنی جو کہ اُسکے ہار مین ہو اُسکو خون مین رنگ کر اُسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑ دے درمیان لوگون کے اور درمیان ہدی کے یعنے منع نکر فقرا کو اُسکے کھانے سے پس کھاوین وہ اُس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے ف کھاوین وہ اس سے یعنے فقرا سوائے ہم لیوں کے جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہو چکا ہے اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر یہ ہے کہ اختلاف بنسبت بین ہو اور ذات ایک ہو اسلیے کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہ دونون نام اُسکے قبیلے کے ہین ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَءُ

قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن قرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بہت بڑا دن دنوں مین نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہی پھر دن قر کا کہا راوی نے کہ راوی حدیث کا اور وہ دن دوسرا ہی یعنے گیارہوین تاریخ کا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونٹون نے کہ نزدیک ہوتے طرف حضرت کے تاکہ سکو ذبح کرین سے پہلے ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گرین کروٹین جانورون کی زمین پر کہا راوی نے پس بولے حضرتؐ بولنا آہستہ کہ نہ سمجھا مین اسکو جو کہا مین نے یعنی اُس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرتؐ نے کہا اُسنے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس ہدی مین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَذَكَرَ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِي بَابِ الْأُضْحِيَّةِ اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباس اور جابرؓ کی باب الاضحیہ مین ف بہت بڑا دن ایام کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہو کہ جملہ بزرگ ایام سے دن نحر کا ہی اسلیے کہ عشرہ افضل ہی اپنے سوا سے انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذی الحجہ کا ہی یہ بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذی الحجہ کا ہی اور بعضی سے معلوم ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہی انمین بالتطبیق یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذی الحجہ کو مقید کرین ساتھ اشہر حرم کے یعنے اشہر حرم مین عشرہ ذی الحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہ کہ عشرہ ذی الحجہ کا حرام مہینون مین افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی اور نہین بعید ہی یہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہی باعتبار حیثیت کے یعنے نفلون مین روزے رکھے جاتے ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرۂ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہی اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا افضل ہی اور عشرہ ذی الحجہ مین افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سے وہ افضل ہی اور پھر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ قرار و آرام پکڑتے ہین اس دن منی مین بعد رمی اٹھانے کے اذاے مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عرفہ افضل ایام ہی پس یہان بھی وہی مراد ہو کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہی اور تاکہ سکو انمین پہلے ذبح کرین یعنے واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرتؐ کے ہر ایک منتظر اسکا تھا کہ مجھے پہلے ذبح کرین اور یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا ع **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سلمہ بن لواع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم مین سے پس نہ صبح کرے پیچھے تیسرے دن کے اس حال مین کہ اُسکے گھر مین ہو کچھ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہؓ نے اے رسول خدا کے کرین ہم جیسا کہ کیا تھا ہمنے سال گذرے ہوئے مین یعنے نہ رکھین گوشت قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اُس سال مین لوگون پر تھی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا مین نے یعنے ساتھ منع کرنے کے جمع کرنے سے یہ کہ مدد کرو تم انکی یعنے اب حاجت نہیں ہی بھی نہیں اگر رکھو گے اجازت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک سال قحط شدید ہوا تھا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے رہنے والون سے اُس سال حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو تقسیم کرین جمع نکرکھین سال آیندہ مین جب حاجت نہیں تو اجازت دیدی رکھنے کی ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِ هٰذِهِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ فَجَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی نبیشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے ہم منع کرتے تمکو گوشت قربانی یا ہدی کے سے یہ کہ کھاؤ تم اسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنے تمہارے فقرا کو بھی پہونچے لایا اللہ تعالے وسعت پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنے ساتھ تصدق کرنے کے خبردار ہو اور تحقیق یہ دن یعنے منی کے کہ چار دن ہین دن ہین

کھانے اوپینے کے یعنی پس وہ حرام ہوا نہیں اور یاد کرنی خدا کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی یہ دن بہت یاد کرنے خدا کے ہیں بسبب قول اللہ تعالیٰ کے فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اٰبائکم او اشد ذکرا ۱۲ منہ

بَابُ الْحَلْقِ

باب ہے بیان سر منڈانے کے **ف** اس باب میں سر منڈانے کا ذکر ہے اور بال کتروانے کا بھی اور مولف نے اتفاق کیا ہے ساتھ بیان کرنے افضل کے کہ احرام سے نکلے تو سر منڈانا افضل ہے بال کتروانے سے اور تفصیل اسکی آگے ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور ثابت نہیں ہوا ہے منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے حج اور عمرے کے ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابن عمر

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَاَنَاسٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَقَصَّرَ بَعْضُھُمْ ۱۲ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع میں اور بعضے لوگوں نے بھی منڈایا صحابیوں میں سے اور کتروائے بال بعضے صحابیوں نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعضوں نے واسطے مناسبت حضرتؐ کے اور حاصل کرنے فضیلت کے سر منڈایا اور بعضوں نے عمل جاریہ کیا کہ بال کتروائے اور صحیحین وغیرہما میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے عمرۃ القضا میں بال کتروائے پس دونوں چیزیں حضرتؐ سے ثابت ہوئیں لیکن افضل سر منڈانا ہی ہے ۱۲ منہ

وَعَنِ ابن عباس

قَالَ قَالَ لِیْ مُعَاوِیَۃُ اِنِّیْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَۃِ بِمِقْصٍ ۱۲ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہؓ نے کہ تحقیق میں نے کترے بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مروے کے ساتھ پیکان تیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور بعضوں نے کہا کہ مشقص بڑی پھنی کو کہتے ہیں یا وہ پھنی جو مناسب تر اور ظاہر تر ہیں اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نہیں کتروائے اپنے حج میں بلکہ سر منڈایا پس یہ بال کتروانے جو معاویہ نے روایت کی عمرے میں تھے چنانچہ دلالت کرتا ہے اس پر یہ کہ نزدیک مروے کے اسلیے کہ اگر حج میں ہوتا تو کہتے منیٰ میں ۱۲ منہ

وَعَنِ ابن عمر

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ ۱۲ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع میں یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والوں پر عرض کیا صحابہؓ نے اور کتروانے والوں کے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ فرمایا یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والوں پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے بالوں کے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرتؐ نے اور کتروانے والوں پر بھی رحم کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے افضلیت سر منڈانے کی معلوم ہوئی کہ حضرتؐ نے کئی بار سر منڈانے والے کے لیے دعا کی اور کتروانے والوں کے لیے کبھی بار کے بعد ۱۲ منہ

وَعَنْ یحییٰ بن الحصین

عَنْ جَدَّتِہٖ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِیْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ مَرَّۃً وَاحِدَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے یحییٰ بن حصین سے کہ نقل کی اپنے دادے سے کہ کنیت اسکی ام الحصین ہے یہ کہ اس نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں کہ دعا کی واسطے منڈانے والوں کے تین بار اور واسطے کتروانے والوں کے ایک بار یعنے اخیر کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** صحیحین کی روایت کہ اسکے اوپر بندھ گئی اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے دو بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی اور تیسری بار میں کتروانے والوں کے لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت میں آیا ہے کہ چوتھی بار میں حضرتؐ نے دعا کی کتروانے والوں کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی اور ایکبار کتروانے والوں کے لیے خواہ تیسری ہی بار میں انکو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار میں بہرحال انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی اس میں یہ ہے کہ یہ دعائیں مجلسوں میں کی ہو کسی میں دو بار سر منڈانے والوں کے لیے اور تیسری بار کتروانے والوں کے لیے اور کسی مجلس میں تین بار سر منڈانے والوں کے لیے اور چوتھی بار کتروانے والوں کے لیے یا یہ کہ جس راوی نے جو سنا اور تحقیق ہوا اسکے نزدیک روایت کیا ۱۲ منہ

وَعَنْ انس

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنًی وَنَحَرَ نُسُکَہٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّہُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَہٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا

طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاهُ اِیَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَیْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ وَفَرِّقْهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَیْنَ النَّاسِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے منیٰ میں پھر آئے جمرۃ العقبہ کے پاس پھر آئے اپنے مکان میں کہ منیٰ میں تھا
اور ذبح کی ہدی اپنی پھر بلایا سر منڈنے والے کو کہ نام اسکا معمر بن عبداللہ تھا اور آگے کے سر منڈنے والے کے داہنی طرف اپنے سر کے پس منڈا سر حضرت کا پھر بلایا
حضرت نے ابوطلحہ انصاری کو اور دیے بال منڈے ہوئے انکو پھر آگے کے بائیں طرف سر کے اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر یہ دیے بال منڈے ہوئے ابوطلحہ کو اور فرمایا تقسیم
بالوں کو درمیان لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانے میں سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ داہنی
طرف سر منڈانے والے کی تبرا اور بیضوں نے کہا کہ داہنی طرف مونڈنے والے کی منبر ہے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِاَطْیَبِ مَا یَجِدُ بِطِیْبٍ فِیْهِ مِسْكٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں خوشبو کو ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندھنے کے یعنی احرام حج کا باندھنے یا عمرے کا یا دونوں کا دن نحر کے پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے یعنے بعد سر منڈانے رمی
کپڑے پہننے کے ساتھ خوشبوئی کے کہ اسمیں ہوتا مشک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ اول پیچ خوشبوئی احرام کے مشک و گلاب ہے اور دن نحر کے
احرام سے نکل آتے ہیں اور سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں سوائے عورت کے اور بعد طواف کے عورت بھی حلال ہو جاتی ہے یعنے جماع کرنا اس سے ع وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّهْرَ بِمِنًی رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ میں دن نحر کے یعنے بعد رمی اور ذبح کرنے کے اور طواف فرض کیا وقت چاشت کے پھر پھرے یعنے اسی روز اور نماز
پڑھے ظہر کی منیٰ میں نقل کی یہ مسلم نے ف باب حجۃ الوداع میں جابرؓ سے حدیث گذری اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی مکہ میں پڑھی اور اسے
معلوم ہوا کہ منیٰ میں پڑھی وجہ تطبیق کی جابرؓ کی حدیث کے فائدہ میں ذکر کی گئی ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری
ع عَنْ عَلِیٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے حضرت علیؓ
اور حضرت عائشہؓ سے کہ کہا دونوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جب احرام سے
نکلے تو سر نہ منڈاوے یا مطلق مراد ہے اسلیے کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے مانند ڈاڑھی منڈانے کے مرد کو مگر بضرورت جائز ہے عورت کو سر منڈانا ع وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَی النِّسَاءِ التَّقْصِیْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے عورتوں پر سر منڈانا سوائے اسکے نہیں کہ عورتوں پر ہے کتروانا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف یعنے عورتیں احرام سے نکلیں تو انپر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور واجب ہے انپر کتروانا
بالوں کا بخلاف مرد کے کہ واجب ہے انپر ایک انمیں سے اور سر منڈانا افضل ہے پر ہمارے نزدیک کتروانے میں تو واجب یہ ہے کہ بقدر ایک انگشت کے
سر سے چوتھائی سر کے بالوں کے کتروا دے اور تمام سر کے کترانے مستحب ہیں اور منڈانے میں چوتھائی سر کا منڈوانا واجب ہے اور سارے سر کا افضل ہے
تو یہ ہے اور اختیار کیا ہے ابن ہمام نے جو کہ اختیار کیا ہے امام مالکؒ نے کہ واجب ہے منڈوانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہے کہ ثواب بھی ہے ع وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ
لَیْسَ بِخَالٍ عَنِ الْفَضْلِ الثَّالِثِ اور یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے **بَابُ** باب ہے بیان متعلقات پہلے باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی
ع عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ
فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ
فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ

آتاہ رجل فقال حلقت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج واتاہ آخر فقال ذبحت قبل ان احلق قال احلق ولا حرج اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ یہ سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جمرہ اقوال کے مابین منی کے واسطے لوگوں کے کہ پوچھتے تھے مسائل حضرت سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا میں پس منڈوایا میں نے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے پس فرمایا کہ ذبح کر اب نہیں گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہیں جانتا تھا میں پس ذبح کی میں نے پہلے کنکریاں مارنے کے منارہ پر فرمایا باب پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ پس نہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے مقدم ہونے یا موخر ہونے مگر کہ فرمایا کر اور نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ منڈایا میں نے پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا پھینک نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا میں نے خانہ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا اب کنکریاں پھینک اور نہیں گناہ ۱۰ دن نحر کے چار چیزیں اس ترتیب سے کرنی چاہئیں کہ پہلے منیٰ میں پہونچا جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارے کا ہے سات کنکریاں مارے پھر جانور کی بیان اسکا اوپر ہو چکا ذبح کرے پھر سر منڈاوے پھر مکہ میں جا کر طواف کرے خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کہ ان چیزوں کا سنت ہے اکثروں کے نزدیک بموجب اس حدیث کے اور امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں پس نہیں آنا دم یعنے جانور ذبح کرنا انکے نزدیک اگر کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم اور امام مالک انہیں میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد نہ سنا جرح سے نہ نا گناہ کا ہے بسبب جہل و نسیان کے لیکن دم واجب ہے یعنے انہیں سے کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اسکے ذبح کرے اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباسؓ نے مثل اس حدیث کے اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہ معنی نہ سمجھے تو لیوں دم واجب کرتے واللہ اعلم ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منیٰ میں فرماتے نہیں گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے کہ کنکریاں پھینکیں میں نے پیچھے شام ہونے کے پس فرمایا نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری نے ف نزدیک امام اعظم کے اگر دن نحر کے تاخیر کرے کنکریاں پھینکنے میں غروب تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام سے انکے نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کے اسمیں تفصیل ہے کہ کنکریاں پھینکنے کے لیے یا بعد طلوع فجر کا دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اسارۃ کے یعنے جائز ہے لیکن بلا اور یا بعد طلوع آفتاب کے زوال تک وقت مسنون ہے اور ما بعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہے بغیر اسارۃ کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اسارۃ کے اور اسارۃ اس صورت میں ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے بس اگر جرواے اور مانند اسکے رات کو کنکریاں پھینکیں تو انکے حق میں اسارۃ نہیں چنانچہ اس حدیث میں جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو وہ شخص چرواہا اور مانند اسکے ہوگا اسکو فرمایا کہ گناہ نہیں اسلیے کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کرے رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کرے اور لیس دم لازم آتا ہے ابو حنیفہ کے نزدیک بخلاف صاحبین کے پھر وقت مسنون بیچ دونوں کے کہ بعد دن نحر کے ہیں بعد زوال سے غروب ہونے آفتاب تک ہے اور ما بعد غروب سے طلوع ہونے فجر تک وقت مکروہ ہے بعد طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحبؒ کے اور صاحبینؒ کے نزدیک باقی ہے اور وقت قضا کا باقی ہے اتفاقاً اور غروب ہووے آفتاب چوتھے دن کا یعنی تیرہویں کا تو فوت ہوتا ہے وقت ادا اور قضا کا بکے نزدیک ۱۲ ع **الفصل الثالث** فصل دوسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اَحْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے طواف افاضہ یعنے طواف فرض کیا پہلے سر منڈانے کے فرمایا اسکو اب سر منڈا لے یا کتروا لے اور نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا میں نے پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ

قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فکان الناس یاتونہ فمن قائل یا رسول اللہ سعیت قبل ان اطوف او اخرت شیئا او قدمت شیئا فکان یقول لا حرج الا علی رجل اقترض عرض مسلم وھو ظالم فذلک الذی حرج وھلک رواہ ابو داؤد و در ایت بہ سامہ بن شریک ست کہ گفت بیرون آمدم با رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج کردن را پس میامدند نزد او مردمان پس از میان کسی بود کہ میگفت یا رسول اللہ پیش از آنکہ طواف کنم بسعی آمدم یا پیش از آنکہ سعی کنم طواف کردم یا چیزی پیش کردم یا چیزی پس کردم پس میگفت نیست حرجی یعنی گناہی مگر بر کسی کہ ستم کند بر مسلمانی در آبروی او یا در مال او و او ستمگار باشد پس آن کس است کہ گناہگار شود و ہلاک گردد رواہ ابو داؤد و در ایت بہ سامہ بن شریک ست کہ گفت بیرون آمدم با رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج کردن را پس میامدند نزد او مردمان پس از میان کسی بود کہ میگفت یا رسول اللہ پیش از آنکہ طواف کنم بسعی آمدم یا پیش از آنکہ سعی کنم طواف کردم یا چیزی پیش کردم یا چیزی پس کردم پس میگفت نیست حرجی یعنی گناہی مگر بر کسی کہ ستم کند بر مسلمانی در آبروی او یا در مال او و او ستمگار باشد پس آن کس است کہ گناہگار شود و ہلاک گردد رواہ ابو داؤد

باب خطبۃ یوم النحر و ایام التشریق و التودیع باب در بیان خطبہ روز نحر و ایام تشریق و وداع

الفصل الاول فصل اول

عن ابی بکرۃ قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر قال ان الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شھرا منھا اربعۃ حرم ثلث متوالیات ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان وقال ای شھر ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ فقال لیس ذا الحجۃ قلنا بلی قال ای بلد ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال لیس البلدۃ قلنا بلی قال فای یوم ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس یوم النحر قلنا بلی قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا وفی شھرکم ھذا وستلقون ربکم فیسالکم عن اعمالکم الا لا ترجعوا بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللھم اشھد فلیبلغ الشاھد الغائب فرب مبلغ اوعی من سامع متفق علیہ در روایت ابی بکرۃ ست کہ کما خطبہ فرمود ما را بمکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم در روز نحر فرمود بتحقیق زمانہ یعنی برس پھر گردیدہ ہیئت خود را مانند وضع اینکہ آفرید خدا آسمانہا و زمین را یعنی برسان دہ مہینہ گردیدہ است ہیئت سال بحالت خود و ہر مہینہ بجای خود است و سال دوازدہ ماہ است از آنہا چہار ماہ حرمت ہستند سہ ماہ پیوستہ ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و رجب مضر کہ در میان جمادی و شعبان ست ہ فرمود حضرت کدام ماہ است گفتیم خدا و رسول او داناتر ہستند پس ساکت شد تا آنکہ گمان کردیم کہ نام خواہد کرد او را بغیر نام او گفت آیا نیست ماہ ذیحجہ گفتیم ہست گفت کدام شہر است گفتیم خدا و رسول او داناتر ہستند پس ساکت شد تا آنکہ گمان کردیم کہ نام خواہد کرد او را بغیر نام او گفت آیا نیست شہر بلدہ گفتیم ہست گفت کدام روز است گفتیم خدا و رسول او داناتر ہستند پس ساکت شد تا آنکہ گمان کردیم کہ نام خواہد کرد او را بغیر نام او گفت آیا نیست روز نحر گفتیم ہست گفت خونہای شما و مالہای شما و آبروہای شما بر شما حرام ہستند مانند حرمت روز شما در شہر شما در ماہ شما و زود باشد کہ ملاقات کنید پروردگار خود را پس سوال کند شما را از اعمال شما آگاہ باشید بازگشت نکنید بعد من گمراہ شوید کہ بعضی شما گردن بعضی را بزنید آگاہ باشید آیا رسانیدم گفتند آری گفت خدایا گواہ باش پس باید کہ برساند حاضر غائب را پس بسا کہ برسانیدہ شود بکسی کہ زیادہ یاد دارد از شنونده متفق علیہ

ف خطبہ فرمود ما را نبی صلی اللہ علیہ وسلم در روز نحر بمنی در میان ایام تشریق کہ بعد از روز نحر ست و ہمگی منی است و ہمگی محل قربان است و ہمگی محل رمی جمار است و ہمگی محل نحر است و ہمگی محل ذبح است و ہمگی محل وقوف است و ہمگی محل طواف وداع است و ہمگی محل نزول است و ہمگی محل حلق است و ہمگی محل طواف افاضہ است

النح مستحب ہے نزدیک شافعیہ کے خطبہ پڑھنا اول ایام نحر کے اور ہمارے نزدیک دوسرے دن نحر کے چنانچہ حدیثون صحیحہ مین قید دوسرے دن کی آئی ہے وہ معہود ہین ہمارے مذہب کے پر یہ خطبہ مذکورہ نصیحت کا ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسرے دن نحر کے واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین نے یضا بارہ مہینے کا برس ہو گیا جیسا کہ ابتداے پیدایش مین تھا جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض آخر آیت تک معنے کلام کے یہ ہین کہ عرب نے ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا تھا اسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کیا تھا اور ایک سیزدہ مہینے کا پس تاخیر کرتے تھے حج کو ہر دو برس مین ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے کہ بعد اسکے ہوتا پس قبدل ہوتے مہینے اسکے اور حلال ٹھہراتے مہینون حرام کو اور حرام ٹھہراتے غیر انکے کو مہینے پہلے مہینون حرام کے لڑتے نہ تھے اور بہت تعظیم کرتے تھے انکی لہذا جس سال حرام مہینون کو حلال کر ڈالا تھا یعنی اگرچہ واقع مین متلا محرم ہوتا اسکو وہ اپنے حساب سے محرم بجا نتے اور لڑتے اور ان مہینون کے غیر کو حرام ٹھہراتے اپنے حساب سے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا انما النسی زیادۃ فی الکفر الآیۃ پس بالفعل کیا اللہ تعالے نے اسکو اور مقرر کیا اسکو اصل ہیأت پر جس برس مین کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نے اُس برس مین بیچہ اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الزمان قد استدار کہیئتہ یعنے حکم کیا اللہ تعالی نے یہ کہ ہووے بیچہ اسوقت مین پس نا دیکھو اسکو اور کیا کرو حج اسوقت مین اور نہ تبدل کیا کرو ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے اور کہا بعضون نے کہ تھے عرب جب آتا مہینا حرام اور انکو اُسمین لڑنا منظور ہوتا حلال ٹھہرا لیتے اور ٹھہراتے جگہ اسکی اور مہینا یہان تک کہ ترک کر دی تھی خصوصیت مہینون کی اور اعتبار کیا تھا عدد انتہی پس گویا کہ تھے عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور السنۃ اثنا عشر شہرا جملہ مستانفہ ہے یعنے علمیہ ہے مہینے بارہ سلے جملہ پہلے کے اور چار مہینے باحرمت مین فرمایا اللہ تعالی نے فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی انمین منسوخ ہے اور تاویل کیا ہے انھون نے ظلم کو ساتھ ارتکاب معاصی کے انمین یعنے گناہ مکروانمین کہ بہت برا ہے مانند گناہ کرنے کے حرم مین اور حالت احرام مین اور مؤید ہے قول جمہور کا یہ کہ حضرت نے غیر طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سے حنین مین چ شوال اور ذیقعدہ کے اور بعضون نے کہا حرمت انکی اب بھی باقی ہے اور مضر نام قبیلہ کا ہے عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتے اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینے وغیرہ کو اسلیے پوچھا کہ لوگون کے نفسون مین حرمت مہینہ کی باقی تھی اور دن کی عید قربان کے تا کہ بتا کرین اُسپر جو کہ منظور تھا بیان کرنا پر لوگون نے سمجھا جواب مین کہ اللہ و رسول اُسکا خوب جانتا ہے از راہ ادب کے کہا اور تا کہ معلوم کرین کہ غرض اس سوال سے کیا ہے اور ایک روایت مین کفار آیا ہے بدلے ضلالا کے یعنے مشابہ کافرون کے نہو جاؤ اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگے ع وعن ذہرۃ قال سالت ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارمہ فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا نتحین فاذا زالت الشمس رمینا رواہ البخاری اور روایت ہے زہرہ سے کہا پوچھا مین نے ابن عمر سے کہ کسوقت پھینکون مین کنکریان منارون پر یعنے گیا ہون مین با ہون دیکھ کو فرمایا جسوقت پھینکے امام تیرا پس پھینک یعنی پیروی کر رمی مین اُسکی کہ بنسبت تیرے زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پھر عرض کیا مینے اُنپر مسئلہ یعنے جاہی مین تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تھے ہم انتظار کرتے یعنے وقت رمی کا پس جسوقت ڈھلتی دوپہر رمی کرتے ہم یعنے پھینکتے کنکریان نقل کی ہے بخاری نے وعن سالم عن ابن عمر انہ کان یرمی جمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل القبلۃ طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الوسطی بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ ثم یاخذ ذات الشمال فیسہل ویقوم مستقبل القبلۃ ثم یدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلا ثم یرمی جمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ ولا یقف عندہا ثم ینصرف فیقول ہکذا رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ البخاری اور روایت ہے سالم سے کہ ابن عمر سے یہ کہ وہ پھینکتے نزدیک کے منارے پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے پیچھے ہر کنکری کے پھر آگے بڑھتے یہان تک کہ آتے میدان پر پھر کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے دیر تک یعنے بقدر پڑھنے سورہ بقرہ کے اور دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھر پھینکتے بیچ کے بیچے پر سات کنکریان

[illegible]

اللہ اکبر کہتے جب پھینکنے کنکری پر چلتے بائین طرف یہان تک کہ آتے زمین نرم مین اور کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور کھڑے رہتے دیر تک پھر پھینکتے منارے عقبہ پر ناکے اندر سے سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے نزدیک ہر کنکری کے رہ نہ ٹھہرتے نزدیک اسکے پھر پھرتے اور کہتے اسطرح دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے تھے اُسکو نقل کیا بخاری نے **ف** ترتیب مذکور سے رمی کرنی ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ اسکو ترک نکرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک پھر موالات یعنے پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالکؒ کے مذہب مین واجب ہے اور ہدایہ مین لکھا ہے اگر کنکریان پھینکے جمرۃ العقبہ پر اوپر کے جانب سے تو کافی ہے لیکن یہ خلاف سنت ہے اور بطن وادی کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسرے کے پاس نہین حکمت اسکی کچھ معلوم نہین اگرچہ بعضون نے کچھ کہا ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنْىً مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا پروانگی مانگی عباسؓ بیٹے عبد المطلبؓ کے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو رہنے کی مکے مین راتون منیٰ کے مین بسبب پانی پلانے حاجیون کے پس اذن دیا حضرتؐ نے اُنکو متفق کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پر اُس زمانے مین کنوئے تھے ایک حوض بھرے رہتے تھے آب زمزم سے کہ کنوئین پر اگر بسبب ازدحام کے کوئی نہ پی سکے تو اُن حوضون مین سے پیوے اور اُسکے داروغہ عباسؓ بن عبد المطلب چچا حضرتؐ کے تھے اور نائب اُنکے کئی تھے وہ پلایا کرتے پس جن راتون مین کہ منا مین رہتے ہین اُنمین پروانگی چاہی حضرت عباسؓ نے کہ حکم ہووے تو مین رکھین یہان واسطے خدمت پانی پلانے کے حضرتؐ نے پروانگی دی اور رات کو منیٰ مین رہنا راتون معلومہ مین واجب ہے جمہور علما کے نزدیک اور سنت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعیؒ اور احمدؒ سے بھی یہی ہے اور معتبر بات کے رہنے مین اکثر رات ہو یعنے آدھی رات سے زیادہ اور ایسا ہی حکم اُس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہان مستحب ہے مانند لیلۃ المزدلفہ وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہین وہان رات کے رہنے کو دلیل اُنکی یہ حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرتؐ اجازت دیتے رات کے رہنے کی مکے مین اور کہا بعض علما ہمارے نے کہ جائز ہے اُسکو کہ مشغول ہووے پانی پلانے مین مانند عباسؓ کے اور اُسکو کہ اور عذر شدید ہو یہ کہ ترک کرے رات کو رہنا منیٰ مین مکے کے شیون مین انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہین جائز ہر ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور ساتھ عذر کے دور ہوتی ہووے سے اشارہ یعنے برائی ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل کے کہ پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباسؓ نے اپنے بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لے آ پینے خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی اپنی ماں کے پاس سے لینے پانی خاص کہ مستعمل ہووے فرمایا حضرتؐ نے پلا مجھکو لینے اسمین سے پس کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہین ہاتھ اپنے اسمین فرمایا پلا مجھکو لینے اسمین سے پس پیا حضرتؐ نے اُس پانی مین سے پھر آئے کوئین زمزم کے پاس اور لوگ لینے اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے لوگون کو اور محنت کرتے تھے پلانے مین پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم لینے غالب آوینگے تم پر لوگ پانی کھینچنے مین بسبب اتباع سنت میری کے اور نہین کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اُترتا مین لینے اُنٹنی پر سے کہ حضرتؐ سوار تھے اُس پر تاکہ لوگ دیکھین اور احکام سیکھین یہان تک کہ رکھتا مین رسی اپنے اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لوگ ڈالتے ہین ہاتھ اپنے اسمین گمان یہ ہے کہ اکثر لوگون کے ہاتھ ستھرے نہین ہوتے اور وہ اسمین ہاتھ ڈالتے ہین اسلیے آپکے واسطے الگ رکھے ہوئے پانی مین سے منگایا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ

کیا مضائقہ ہے اسی میں سے پلا دیں پیاس سے اور موافق اسکے ہے وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پینا بقیہ پانی وضو لوگوں کے ہاتھ سے ازراہ تبرک کے وہ منقول ہے انس سے بطریق مرفوع کے کہ تواضع سے ہے یہ کہ پیوے آدمی جھوٹے بھائی اپنے کے سے اور حدیث سورالموس شفا غیر معروف ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت اُٹنی پر سے اُترے نہیں پانی کھینچنے اور پینے کے لیے اور ایک اور روایت میں عطاء سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کرچکے تو کھینچا ڈول یعنے زمزم سے نہ کھینچا ساتھ اُنکے کسی نے پر پیا پھر ڈالا پانی ڈول کا کوئیں میں پس وجہ تطبیق کی اسمیں یہ ہے کہ اول آنحضرت بھیڑ کو دیکھ کر نہ اُترے پھر جب پھر دوبارہ تشریف لائے تو چھیڑ دیکھ کر پانی کھینچا اور پیا ہوع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَۃً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی اور عشا کی پھر سو رہے تھوڑا سا سونا محصب میں پھر سوار ہوئے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اسکا یعنے طواف الوداع نقل کی یہ بخاری نے

ف محصب اصل میں اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ جہاں سنگریزے بہت ہوں اور اب نام ایک جگہ معین کا ہے متصل منیٰ کے اور اسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں اسلیئے اسمیں کہا راوی نے کہ حضرتؐ نے نماز پڑھی محصب میں اور دوسری حدیث میں کہ نماز پڑھی ابطح میں اور اُترنا محصب میں بعد نکلنے کے منیٰ سے تھا تاکہ مومنین قبیلہ کو ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّہْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ قَالَ بِمِنًی قُلْتُ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ کَمَا یَفْعَلُ اُمَرَاؤُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبدالعزیز بن رفیع سے کہا پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہا مجھ خبر دے کسی بات کی کہ یاد رکھی تو نے بیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں پڑھی نماز ظہر کی آٹھویں تاریخ ذیحجہ کے کہا انسؓ نے کہ منیٰ میں کہا عبدالعزیز نے یعنے کہا میں نے انسؓ سے کہ پس کہاں پڑھی نماز عصر کی دن نفر کے یعنے چلنے کے کہ تیرہویں تاریخ ذیحجہ کی ہے کہا انسؓ نے کہ پڑھی نماز ابطح میں پھر کہا انسؓ نے کہ تو جیسا کہ کرتے ہیں سردار تیرے تقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرتؐ نے تو اسیطرح کیا ہے اور تو اُسطرح کر کہ جسطرح کرتے ہیں امرا تیرے مخالفت انکی نکر کہ باعث فتنہ انگیزی کا ہو اور یہ کچھ امر ضروری بھی نہیں اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرتؐ نے محصب میں پڑھی اور اسمیں سکوت ہے ظہر کی نماز سے یعنے اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی یا محصب میں کہ اسکو ابطح بھی کہتے ہیں پس تعارض نہیں دونوں میں۔ سوا ماج ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّۃٍ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اُترنا ابطح میں نہیں ہے سنت نہیں اُترے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطے کہ اُترنا اُسمیں تھا بہت آسان واسطے نکلنے حضرتؐ کے جب نکلے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ابطح میں حضرتؐ اسلیئے اُترے تھے کہ تا چھوڑ جاویں وہاں اسباب اپنا اور کہ میں جا کر طواف الوداع کریں پھر جب وہاں سے نکل کر مدینہ کو آنے لگیں تو آسان ہو کلنا کہ سکبار ہوں اور جاننا چاہیے کہ اختلاف ہے اسمیں کہ تحصیب یعنے اُترنا محصب میں سنت ہے یا نہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ سنن حج سے ہے اور تتمہ افعال حج سے ہے یہ قول ابن عمرؓ کا ہے اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا کہ ہم اُترنے والے ہیں انشاء اللہ کل کو نیف بنی کنانہ میں کہ وہاں مشرکوں نے آپسمیں عہد کیا تھا اور قسم کھائی تھی کہ ساتھ بنی ہاشم کے اور بنی عبدالمطلب کے مخالطت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہیں کرینگے یہاں تک کہ محمدؐ کو ہمارے سپرد نہیں کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کریں اسلام کی نشانیوں کو اُس مکان میں کہ ظاہر کی تھیں کافروں نے نشانیاں کفر کی اور شکر بجا لاوے خدا تعالےٰ کا ادا کریں اور طبرانی اوسط میں عمر بن الخطابؓ سے لایا ہے کہ اُنھوں نے فرمایا کہ جملہ سنت سے ہے اُترنا ابطح میں بیچ رات یوم النفر کے اور حکم کرتے تھے لوگوں کو اسکا اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ اُترنا آنحضرتؐ کا محصب میں بقصد اسکے تھا کہ دکھاویں مشرکوں کو قدرت باریتعالیٰ کی پس سنت ہوا وہاں اُترنا انتہی اور بعضوں نے کہا کہ سنت نہیں ہے

بلکہ ایک امر اتفاقی تھا کہ ابو رافع مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر وہاں اتفاقاً اور خیمہ آنحضرت کا وہاں اتر پڑا اور خیمہ آنحضرت کا وہاں کھڑا کیا بحسب اتفاق ورنہ اپنی کے بحسب امر حضرت کے اور یہ قول ابن عباسؓ اور عائشہؓ کا ہی جیسا کہ اس حدیث میں کہا جانا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے اگرچہ بطریق اتفاق کے تھا اترنا تو اچھا ہی ہوا وہاں اترنا اور صحابہؓ اور خلفاء راشدینؓ بھی اسپر عمل کرتے تھے اور اگر نہ اترے تو کچھ لازم نہیں آتا ہے **وَعَنْهَا** قَالَتْ خَرَجْنَا مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَحَاضَتْ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجُّونِ فَرَغْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ مَا وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ فِي آخِرِهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا احرام باندھا میں نے تنعیم سے ساتھ عمرے کے پس داخل ہوئی میں مکہ تو حائض ہوئی میں پس تمام کیا میں نے عمرہ اپنا یعنے جو کہ رہ گیا تھا بسبب ہونے حیض کے اسکی قضا کی جیسا کہ پیچھے باب قصۃ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح میں یہاں تک کہ فارغ ہوئی میں پھر حکم فرمایا لوگوں کو ساتھ کوچ کرنے کے پھر نکلے حضرت یعنے ابطح سے اور گذرے خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنے طواف وداع پھر نکلے طرف مدینہ کے کہا مؤلف نے کہ یہ حدیث نہیں پائی میں نے ساتھ روایت بخاری اور مسلم کے یعنے ایک کے اُن دونوں میں سے بلکہ ساتھ روایت ابوداؤد کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے بیچ آخر اُسکے کے **ف** پھر نکلے طرف مدینہ کے احتمال ہے کہ پہلے نماز فجر کے نکلے ہوں یا بعد نماز کے اور ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے یعنے ابوداؤد کی روایت میں اور صحاح کی روایت میں تھوڑا اختلاف ہے پس اسمیں اعتراضات ہیں صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول میں اور مخالفت کی ابوداؤد کی واللہ اعلم ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابن عباسؓ سے کہا تھے آدمی پھرتے تھے ہر طرف میں یعنے بعد حج کرنے کے لوگ اپنے اپنے ملک کیطرف چلے جاتے تھے خواہ طواف کرتے خواہ نہ کرتے یعنے قصد اسکے نہ تھے کہ مکہ میں آویں اور طواف وداع کریں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمہارا یعنے آفاقی یہاں تک کہ ہو آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے یعنے طواف کرے مگر موقوف کیا گیا ہے یعنے طواف وداع عورت حائضہ سے یعنے اور اسیطرح نفاس والی سے نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** اس طواف کو طواف صدر بھی کہتے ہیں اور طواف الصدر بھی یہ طواف واجب ہے اور مضائقہ نہیں ہے اسکا کہ اقامت کرے بعد اسکے جسقدر رہا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ وقت نکلنے کے کرے چنانچہ منقول ہے امام ابوحنیفہؒ سے کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پھر اقامت کرے عشا تک تو محبوب ترک ہے میرے نزدیک یہ کہ اور طواف کرے اور نہیں ہے طواف اہل مکہ پر اور نہ اُسپر کہ جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسیطرح اُسپر بھی نہیں ہے کہ جو مکہ میں آرہا اور پھر منظور ہوا اسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنے والے حج پر اور نہ عمرہ کرنے والے پر ہے اور اس طواف میں رمل یعنے اکڑ کر چلنا نہیں اور نہ بعد اسکے سعی ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کے میں پس کہا نہیں گمان کرتی میں اپنے کو مگر کہ روکنے والی تمکو یعنے کوچ کرنے سے ہے نیغو کہ میں حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہے نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک رہے اسکو اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہے دن نحر کے یعنے طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہاں فرمایا پس چل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رات روز نفر سے مراد وہی رات ہے کہ جسمیں حضرت محصب میں رہے تھے یعنے یہ تیرہویں کی رات اور وہ رات باب الحج میں منسوب ہوتی ہے ساتھ روز سابق کے نہ آیندہ کے پس رات روز نفر کے یعنے تیرہویں کی وہ ہے کہ بعد تیرہویں دن کے آتی ہے اور حضرت صفیہؓ نے یہ گمان کیا تھا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کے ہے کہ ترک اُسکا نہیں جائز بسبب عذر کے اور حضرتؐ نے جانا کہ اُنھوں نے طواف الزیارۃ نہیں کیا ہے اب ٹھہرا یہ گا اسلیئے یہ فرمایا کہ ہلاک کرے اسکو اور یہ جہل میں بد دعا ہے لیکن یہاں ارادہ دعاے بد کا نہیں بلکہ عادت عرب کی ہے کہ ایسے کلمات از راہ پیار کے

بولتے ہین اور پس چل لیتے مدینہ کو بغیر طواف وداع کے اسلیئے کہ وجوب اسکا ساقط ہی بسبب عذر کے اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہو الاصنابحی الخ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْاَحْوَصِ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قَالُوْا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِہٖ اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ عَلٰی وَلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِہٖ اَلَا اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَبَدًا وَلٰکِنْ سَتَکُوْنُ لَہٗ طَاعَۃٌ فِیْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَسَیَرْضٰی بِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ روایت ہی عمرو بن احوص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین یعنے دن سخر کے کہ کونسا دن ہی یہ عرض کیا صحابہ نے کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین تمھاری درمیان تمھارے حرام کی گئی ہین مانند حرمت اسدن تمھارے کے حج اس شہر تمھارے کے خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا مگر اپنی جان پر یعنے جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہی وبال اسکا اسی پر پڑتا ہی کہ وہ ماخوذ ہوتا ہی اسکے کرنے سے اور نہین بچے گا جانا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر اور نہ بیٹا اپنے باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوے بیچ اس شہر تمھارے کے یعنی کبھی کے ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمانبرداری بیچ ان چیزون کے کہ حقیر جانوگے اپنے عملون سے پس خوش ہوگا ساتھ اسکے یعنے گناہون کے کہ حقیر جانوگے تم اسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کیا ترمذی نے اسکو **ف** دن ہی حج اکبر کا حج اکبر نام ہی طلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ کہا بیضاوی نے کہ وہ دن عید کا ہی اسلیئے اسدن حج تام ہوتا ہی اور بڑے بڑے افعال حج کے اسمین ہوتے ہین اور یہ حج ابھی کہا گیا ہی کہ حضرت تلکرے ہوئے دن سخر کے نزدیک جمرات کے حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہ دن حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیئے لائے کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہین اور اوپر کی حدیث مین جواب صحابہ کا تھا اللہ و رسولہ اعلم اور اسمین یہ جواب مذکور ہوا کہ یہ دن حج اکبر کا ہی شاید کہ بمضمون الخ وہ جواب دیا ہو اور یہ جواب دیا ہو تحقیق خون تمھارے الخ یعنے جیسا اسدن اور اس شہر مین اسمین خون کرنے کو اور مال لینے کو اور بے آبروئی کرنے کو حرام و برا سمجھتے ہو اسیطرح سے ہر جگہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر الخ طاہر ترتیب یہ ہی کہ یہ نفی دیلیے نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے فرزند پر اور نہ فرزند اپنے باپ پر یعنے کوئی کسی کے ظلم کرنے سے ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہر یہ قول اللہ تعالے کے ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنے نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور خاص یہ دونون ذکر کیے گئے اسلیئے کہ قریب اقربا کے ہین پس جب یہ نہین ماخوذ ہوتے ساتھ فعل اسکے کے تو غیر انکے بطریق اولے نہین ماخوذ ہونگے پس گویا یہ تاکید ہی پہلے جملہ کی اور عبادت کیا جاوے یعنے فرمانبرداری کیا جاوے بیچ عبادت غیر خدا تعالے کے یعنے کوئی شیطان کے بہکانے سے عبادت غیر اللہ کے نہین کریگا کہ مین اور مراد یہ ہی کہ ظاہر مین نہین کرنے کا اسلیئے کہ کبھی جاتے ہین کفار کے مین خفیہ اور عملون اپنے سے یعنے قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند انکے کے اور حقیر جاننا صغائر کا مراد یہ کہ گناہ کرتے ہو اور انکو حقیر جانتے ہو ان عملون مین فرمانبرداری شیطان کی ہر کہ راضی ہوتا ہی شیطان کی اسنے اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کے ہوتے ہین ع ح قولہ لا یجنی جان علی نفسہ کو شارحین نے بدون لفظ الا کے نقل کیا ہی اور لکھا ہی کہ یہ نفی ہی بمعنی نہی کے یعنے نہ ظلم کرے کوئی ظلم کرنے والا اپنے نفس پر مراد یہ ہی کہ کوئی کسی پر ظلم نکرے اسلیئے کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہی حقیقت مین اپنے نفس پر کرتا ہی کہ مستحق عذاب کرتا ہی اسکو پس یہ لکھ کر لکھا ہی کہ ایک روایت مین یہ جملہ ساتھ لفظ الا کے آیا ہی یعنے لا یجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس حاجزے جو ابن ماجہ مین ہی لکھا لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب زاد اللہ شرفا کے نسخہ مین بھی لفظ الا کا ہی اسلیئے ترجمہ موافق اسکے کیا گیا ہی **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ تَقَعُ الشَّمْسُ عَلَی الْجَبَلَۃِ شَعْشَاءَ وَعَلَیْہِ بُرْدَۃٌ وَالنَّاسُ

بکر قائم رواہ ابوداؤد اور روایت ہو رافع بیٹے عمرو مزنی کے سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگوں میں اسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن نحر کے اوپر خچر کے کہ سرے اسکے بالون کے سرخ تھے اور اندرست سفید اور حضرت علی بیان کرتے تھے حضرتؐ کی طرف سے یعنی جو لوگ کہ دور تھے اُنکو حضرت علی سمجھاتے تھے جو کچھ کہ حضرتؐ فرماتے تھے اور بعضے بیٹھے نقل کی یا ابوداؤد نے **وعن** عائشۃ وابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل رواہ الترمذی فابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہو عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کے رات تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** تاخیر کی یعنے جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو سبکے لیئے یا عورتون کے لیئے اسلیئے کہ ثابت ہوا کہ حضرت نے طواف زیارت کیا دن نحر کے پھر نماز پڑھی مکے مین یا منیٰ مین کہا طیبی نے اول وقت اُسکا نزدیک شافعیؒ کے عید کی آدھی رات کے بعد ہوا اور اور ونکے نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے اور آخر وقت اُسکا جب طواف نہ کرے جائز ہمیشہ لیکن واجب ہوا بوحنیفہؒ کے نزدیک یہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اُسنے لازم آویگا اُسپر دم یعنے جانور ذبح کرنا **وعن** ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی الاشواط الثلاثۃ التی افاض فیہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رمل کیا پچھلے طواف زیارت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** رمل کہتے ہین کہ جلدی چلے چھاتی نکال کر مونڈھے ہلاتے ہوئے پس یہ حضرتؐ نے طواف زیارت مین کہ فرض ہے نہین کیا اسلیئے کہ طواف القدوم مین کر چکے تھے رمع مسئلہ طواف الزیارت کرے بغیر رمل اور سعی کے اگر سعی اور رمل کر چکا ہو پہلے اس طواف کے اور اگر یہ دونون چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کرے۔ درمختار **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رمی احدکم جمرۃ العقبۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء رواہ فی شرح السنۃ وقال اسنادہ ضعیف وفی روایۃ احمد والنسائی عن ابن عباسؓ قال اذا رمی الجمرۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء اور روایت ہو عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمھارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سنداد کے اور بال کترواوے پس حلال ہوئی اُسکے لیئے ہر چیز سوائے عورتون کے یعنے عورتون سے صحبت کرنی ابھی نہین حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کے حلال ہوئی نقل کی یہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے اور بیہقی روایت احمد اور نسائی کے ابن عباسؓ سے یون ہے کہ کہا جسوقت کہ مارے کنکریان جمرہ کو یعنے جمرہ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اُسکے ہر چیز سوائے عورتون کے **وعنہا** قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آخر یومہ حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ فلا یقف عندہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دن نحر کے یعنی عید قربان کے آخر روز مین اسوقت کہ نماز ظہر کی پڑھی پھر پھر کر آئے طرف منیٰ کے پھر ٹھہرے منیٰ مین راتون دن تشریق کے یعنے گیارہ ۱۱ مین بارہ ۱۲ مین تیرہ ۱۳ مین جبکہ دیر کرے ہوتے تھے کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈھلے دوپہر جمرہ کو یعنے مارے کو سات سات کنکریان تکبیر کہتے ساتھ ہر کنکری کے اور ٹھہرتے نزدیک پہلے مارے کے اور دوسرے کے یعنے وسطی کے اور دراز کرتے ٹھہرنا یعنی اذکار کے لیئے اور زاری کرتے یعنی ساتھ طرح طرح کے دعاؤن اور عرض حاجات کے اور بارتے تیسرے مارے کو اور نہ ٹھہرتے پاس اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس مین دلیل ہے اسپر کہ حضرتؐ نے ظہر کی نماز دن نحر کے کے ہی مین پڑھی اور طواف بعد ظہر کے کیا اور نہ ٹھہرتے تھے پاس اُسکے یعنے دعا کے لیئے نہ یہ کہ دعا نکرتے تھے پاس اُسکے یا بعد اُسکے یعنی ٹھہر کر دعا نکرنے تھے چلتے مین کرتے تھے **وعن** ابی الشداخ بن عاصم بن عدی عن ابیہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فرمیوا فی احدہما رواہ مالک والنسائی والترمذی وقال الترمذی

کتاب المناسک باب الخطبۃ یوم النحر

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی البدن بن عاصم بن عدی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے چرانے والے اونٹوں کے رات ترک کرنے شب باشی کے منی میں اخیر یہ کہ کنکریاں ماریں یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کے یعنی پہلے دن نحر کے پھر جمع کریں یا زنا دو دن کا پیچھے دن نحر کے پس ماریں دونوں دن کا مارنا جمع ایک کے ان دونوں میں سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ اجازت دی چرانے والوں کو یہ کہ رات کو نہ رہیں منی میں تشریق کی راتوں میں اسلیے کہ مشغول ہوتے ہیں چرانے میں اور اجازت دی یہ کہ کنکریاں ماریں دن عید کے جمرۃ العقبہ پر فقط پھر نہ ماریں عید کے دوسرے دن بلکہ ماریں تیسرے دن دونوں دن کا مارنا قضا اور ادا دونوں جائز ہے ائمہ کے نزدیک تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیسرے دن کے بدلے بھی اگر دوسرے دن میں ماریں نہیں درست اور تاخیر درست ہے کہ دوسرے دن کے بدلے بھی تیسرے دن ماریں ع **بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ** باب ہے بیچ بیان ان چیزوں کے کہ بچے اُسے محرم ف یعنی اس باب میں بیان ہے ان چیزوں کا کہ حرام ہے کرنا اُنکا محرم کو خواہ واجب ہو اسنے دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہے اُنکا کہ مباح ہے محرم کو کرنا اُنکا اور صدقہ واجب ہے کہ آدھی صاع یعنی دو سیر گیہوں دے یا ایک صاع جو یا کھجور کشمش سی چیز غیر معین ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ نَافِعٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا پہنے محرم قسم کپڑوں کے سے یعنے اور کیا نہ پہنے فرمایا نہ پہنو کرتے اور نہ باندھو عمامے اور نہ پہنو پائجامے اور نہ اوڑھو برانیاں اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشیں پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونوں ٹخنوں کے نیچے سے اور نہ پہنو کپڑوں میں سے اس چیز کو کہ لگی ہو اسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اسکو ورس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت میں اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے ف مراد ساتھ پہنے کرتوں اور پائجاموں کے پہنانا اُنکا طرح کہ معمول ہے پہننے کا جیسے کرتے کو گلے میں پہنتے ہیں اور پائجامہ کو پاؤں میں پس اسطرح پہننا منع ہے اور اگر اُنکو بدن پر ڈالے مانند چادر کے تو نہیں منع اسلیے اس صورت میں یہ نہیں کہینگے کہ کرتا پہنا اور پائجامہ پہنا اور نہ باراني مراد اس سے یہ ہے کہ ایسی چیز نہ اوڑھے کہ سر کو ڈھانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ باراني خواہ اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں اسکو پہننا اور اوڑھنا نہ کہتے ہوں مانند رکھ لینے کونڈے کے اور اُٹھا لینے گٹھری کے سر پر تو مضائقہ نہیں اور مراد نقاب سے اس جگہ مذہب حنفی میں وہ ٹوپی ہے کہ پیشت پا کے بیچ میں ہوتی ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہے کعب کا وضو میں دھونا فرض ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ جس پاس جوتی نہ ہو اور وہ موزہ پہن لے تو آیا واجب آتا ہے اُسپر فدیہ یا نہیں پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہیں ہے اُسپر کچھ اور کہا ابو حنیفہ اور ثوری اور علما نے کہ اُسپر فدیہ ہے جیسے کہ جب احتیاج ہو سر منڈانے کی تو سر منڈا دے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک قسم گھاس کی ہے زرد رنگ مشابہ زعفران کے اور زعفران اور ورس کے رنگ سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہے احرام میں اور نہ نقاب ڈالے یعنے منہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈھانکے اور منہ پر کوئی چیز اسطرح ڈھانکے کہ الگ رہے منہ سے تو جائز ہے مرد کو بھی منہ ڈھانکنا حرام ہے مانند عورت کے ہمارے نزدیک اور یہی کہا مالک نے اور احمد نے ایک روایت میں اور خلاف ہے اسمیں امام شافعی کا اور ہوں اگر سر کو لگے تو اُسمیں بیٹھنا منع ہے اور نہیں تو نہیں اور اسیطرح پردہ کعبہ کا اور خیمہ سر کو لگے تو منع ہے اُنکے نیچے کھڑا ہونا والا نہیں ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ جسکو قدرت نہ ہو وے محرم پاجامہ نہ پہنے اور جسکو قدرت کہ نہ ہووے تہ بند نہ پہنے پاجامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہنے موزے یعنے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا اور جس صورت میں تہ بند نہ ہو اور ازار پہنے تو نہیں ہے اسپر فدیہ امام شافعی کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ پاجامہ کو توڑ کر تہ بند کرے اور اگر بغیر پھاڑے پہنے گا تو دم آویگا اسپر یعنے جانور ذبح کرے ع **وَعَنْ** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَۃِ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ اَعْرَابِیٌّ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ وَھُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَۃِ وَھٰذِہٖ عَلَیَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّیْبُ الَّذِیْ بِکَ فَاغْسِلْہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّۃُ فَانْزِعْھَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ کَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ میں کہ ناگاہ آیا ایک شخص کہ اوپر تھا کرتہ اور وہ شخص رنگا ہوا تھا خلوق میں کہ ایک قسم کی خوشبو ہے زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے احرام باندھا تھا عمرے کا اس حال میں کہ یہ کرتہ میرے بدن پر تھا پس فرمایا کہ خوشبوئی کہ تجھ پر ہے پس دھوڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اتار ڈال اسکو پھر کر عمرے اپنے میں جیسا کرتا ہے تو بیچ احرام حج اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جعرانہ نام ہے ایک جگہ کا کہ ایک منزل ہے مکے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمرے کا دیا بیچ باندھا تھا اور دھوڈال دھونے کو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا احرام میں دو دن کو اور تین بار دھونے کو اسلیے فرمایا کہ خوب طرح چھوٹ جاوے والا واجب چھاڑنا اصل خلوق کا تھا جسطرح کہ ہو اور پھر کرتا یعنے پہنکر احرام عمرے کے میں اُن چیزوں سے کہ پرہیز کرتا ہے احرام حج میں اور محرم اگر سر میں یا غیر خوشبو کا لگاوے یا کفن نیت کے لیے لگاوے گا تو مکروہ ہوا اور نہیں تو نہیں پھر جاننا چاہیے کہ چیزیں احرام میں حرام ہیں اگر قصداً مرتکب انکا ہوگا تو واجب ہوگا اسمیں فدیہ علماء کے نزدیک اور اگر بھول کر مرتکب ہوگا تو نہیں لازم آنے کا اسپر فدیہ نزدیک شافعی رح اور ثوری رح اور احمد اور اسحٰق کے اور واجب ہوگا نزدیک ابوحنیفہ اور مالک کے رح ع **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکَحُ وَلَا یَخْطُبُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہیں لائق کہ نکاح کردے محرم کسیکا یعنے بولایت یا بوکالت اور نہیں لائق کہ منگنی کرے محرم نقل کی یہ مسلم نے **ف** امام شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک پہلی دونوں نہیان تحریمی ہیں اور تیسری تنزیہی ہے نہیں درست اُنکے نزدیک اپنا نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کردینا اور امام اعظم رح کے نزدیک تینوں نہیان تنزیہی ہیں اور دلیل انکی یہ ہے کہ آنحضرت نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح کیا ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال میں کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے یعنی عمرۃ القضا کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ ابْنِ اُخْتِ مَیْمُوْنَۃَ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھُوَ حَلَالٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَالْاَکْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّہٗ تَزَوَّجَھَا حَلَالًا وَظَھَرَ اَمْرُ تَزْوِیْجِھَا وَھُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰی بِھَا وَھُوَ حَلَالٌ لِمَا رُوِیَ فِیْ طَرِیْقٍ مَکَّۃَ اور روایت ہے یزید بن اصم بھانجے میمونہ کے سے کہ نقل کی میمونہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال میں کہ وہ احرام میں نہ تھے نقل کی مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ کہ اکثر یعنے تینوں امام اور تابعین اُنکے اسپر ہیں کہ حضرت نے نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام میں اور ظاہر ہوا امر نکاح اُنکے کا اُسوقت کہ وہ احرام میں تھے پھر ہم بستر ہوئے ساتھ اُنکے یعنے صحبت کی بغیر حالت احرام میں سرف میں مکے کی راہ میں **ف** نکاح میمونہ کا اور صحبت ہونی اُنسے سرف میں ہوئی اور سرف نام ایک جگہ کا ہے مکے کی راہ میں دس کوس مکے سے اور عجائب اتفاقات سے یہ ہے کہ وفات میمونہ کی بھی سرف ہی میں ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباس رض کی اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہیں حدیث ابن عباس

دلالت کرتی ہو اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہو کہ نکاح انکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہمارے علما نے ترجیح دی ہو ابن عباسؓ کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیے کہ عباسؓ ابن یزید سے افضل و اکمل ہین متفق ہین اسپر اور حدیث ابن عباسؓ کی بخاری و مسلم مین ہی رہا یہ کہ حدیث عثمانؓ کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہو اپنے نکاح کرنے اور غیر کے نکاح کرنے سے وہ تاویل کی گئی ہو کہ مراد یہ ہو کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سے اور مناسب حال اسکے کے نہین اسلیے کہ مشغول ہو عبادت مین نہ یہ کہ مراد تحریم ہو چنانچہ اس حدیث کے فائدہ مین بیان ہوگا ذکر بکا ہو اور جو قول کیا ہو شافعیہ نے حدیث ابن عباسؓ کی کو اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین بابن اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حال مین کہ وہ محرم تھے بہت بیتکلف ہو اور بلا علی قاری رح نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہو پس رجوع کرے اوزہ سمجھ مین آنے عوام کے اسپر اکتفا کیا **وَعَنْ** اَبِی اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابی ایوبؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے دھوتے سر اپنا حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** جائز ہو بلا خلاف محرم کے لیے دھونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر بمثل ہے دھوے تو اسپر دم آتا ہو بن خلوق فرق کرتا نزدیک ابو حنیفہ اور مالکؒ کے اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہو اور اگر سر دھوے صابون یا بیری کے پتون اور مانند انکی کے تو نہین ہو اسپر کچھ بیشک نزدیک شافعیؒ کے **وَعَنِ** ابْنِ عُتَیْبَۃَ بْنِ خَالِدٍ اَحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ کما پچھنے لگوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** جائز ہو جمہور علما کے نزدیک یعنی اگر بال نہ ٹوٹے بیع **وَعَنْ** عُثْمَانَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَھُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو عثمانؓ سے کہ حدیث کی سوا خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حق ایک شخص کے کہ دکھیں آنکھین اسکی یا صنعف بصارت ہو اور وہ ہو محرم اپکے سے اسکو ساتھ الوے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** تاج المصادر مین فرق تضمید کے مثل لیپ ہی کرنے کے لکھے ہین اور علما نے آنکھون کے اندر لگانے کے لکھے ہین بطور سرمہ کے اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل مین کہتے ہین پٹی باندھنے کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانے کو بھی کہتے ہین اگرچہ باندھا جاوے پھر جاننا چاہیے کہ اگر سرمہ لگاوے محرم اسطرح کا کہ اسمین کچھ خوشبو ہو تو اسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اسمین خوشبو نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہین اور نہین لازم ہوگا اسپر کچھ اور اگر پٹی باندھے کسی عضو پر سوا سر اور منہ کے تو نہین لازم ہوگا اسکے اوپر کچھ لیکن مکروہ ہو اور اگر ڈھانکے گا بوتھا سر یا منہ اپنا تو اسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے ڈھانکے گا تو صدقہ آویگا ۱۲ **وَعَنْ** اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ رَاَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا اَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ان حصین کی سے کہ کہا دیکھا مین نے اسامہ اور بلال کو اس حال مین کہ ایک انمین سے لیے ہاتھ مین نکیل اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اٹھائے ہوئے تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی آفتاب سے یہان تک کہ مارین کنکریان جمرۃ العقبہ کو نقل یہ مسلم نے **ف** سایہ کرتا تھا اپنے ساتھ کپڑے کے کہ اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت مین آیا ہو کہ اٹھائے ہوئے تھا مانند تاج کے اوپر سر مبارک کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہو محرم کو سایہ کرنا اپنے پر بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علما کا ہو اور مالک اور احمد مکروہ رکھتے ہین اسکو ع رح **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ مَکَّۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَھُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ وَاطْعِمْ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ اَدْعُمْ لِثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اَوِانْسُکْ نَسِیْکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اسپر اور وہ تھا حدیبیہ مین پہلے داخل ہونے مکے کے اور تھا وہ محرم اور وہ سلگاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تھین منہ پر پس فرمایا حضرت نے کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس منڈوا ڈال سر اپنا اور کھلا قدر فرق کے درمیان چھ مسکینون کے اور فرق

ف ترجمہ حدیث مذکور کا جو ہم نے لکھا ہو اسمین بعض مقامات ہین کہ ہمارے نسخہ مین نہین ہین اور ہمارے نسخہ مین ہین اور ہم نے لکھا ہو اور ہمارے نسخہ مین نہین ہین اور ہم نے نہین لکھا ہو

تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھے تین دن یا ذبح کرجانور لائق ذبح کرنے کے نقل کی یہ حدیث اصابہ فی کعب صحابی ہیں انصار میں اصحاب شجرہ سے انکا ایک بت تھا کہ پوجا کرتے تھے اسکو اوعبادہ بن صامت یا اُنکے تھے ایک نے عبادہ کعب کے پاس آتے دیکھا کہ کعب بت کو پوجکر گھر سے نکلے عبادہ گھر میں گئے اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گھر میں آئے تو دیکھا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہے غصہ میں آئے اور چاہا کہ عبادہ کو برا کہیں پھر سوچے اور دل میں کہا کہ اگر اس بت میں کچھ قدرت ہوتی تو اپنے تئیں بچا تا یہ سوچ کر مسلمان ہوئے اللہ تعالیٰ جب ہدایت کرتا ہے تو یوں کرتا ہے اور پہلے داخل ہونے کے یعنے اور وہ متوقع تھے کہ کعبے میں جانیکی جبتک ممانعت نہوئی تھی داخل ہونے سے کعبے میں بعد ازاں مشرکین نے منع کردیا اسکو صلح حدیبیہ کہتے ہیں اور صاع چار سیر کا ہوتا ہے پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہ کہ آدھا آدھا صاع یعنے دو دو سیر گیہوں ہر مسکین کو دے یا تین روزے رکھ یا جانور ذبح کرا اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ الرجوع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی النساء فی احرامھن عن القفازین والنقاب وما مس الورس والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا او خفین رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے عورتوں کو بیچ احرام انکے کے پہنے دستانوں کے سے اور ڈالنے نقاب کے سے یعنی اسطرح کی نقاب سے کہ منھ کو لگے اور پہنے اس کپڑے کے سے کہ لگی ہو منھ کو اور ورس اور زعفران اور چاہیے کہ پہنے بعد اسکے جو چاہے انواع کپڑوں سے کسنبا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پائجامہ ہو یا کرتہ ہو یا موزہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بعد اسکے یعنے بعد نکلنے کے احرام سے حضرت شیخ رحمہ نے تو یہ معنی لکھے ہیں اور ملا علی قاری رحمہ نے یہ معنی لکھے ہیں کہ بعد اس چیز کے کہ ذکر کی گئی یعنے سوائے چیزوں مذکورہ کے جو چاہے اقسام کپڑوں سے سو پہنے اور لکھا ہے کہ ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہے درمیان زعفرانی کپڑے اور کسنبی کے اور ہمارے مذہب میں دونوں منع معلوم ہوتے ہیں خزانۃ الاکمل و دالوالجی وغیرھما میں لکھا ہے کہ اگر پہنے محرم زنگار ہو کسنبی یا ورس کا یا زعفران کا چھپتا تا یکدن یا زیادہ تو اسپر دم لازم ہوتا ہے اور اگر کم ایکدن سے پہنے تو صدقہ دینا آتا ہے پس لازم یہ ہے کہ حمل کیجاوے یہ حدیث اوپر کسنبی دھوئے ہوئے کے کہ جسمیں خوشبو نہو اور کہا طیبی نے کہ زیور کو کپڑوں میں کہا مجازاً

وعن عائشۃ قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمات فاذا جاذونا سدلت احدانا جلبابھا من رأسھا علی وجھھا فاذا جاوزونا کشفناہ رواہ ابوداؤد وکذا ابن ماجۃ معناہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا قافلہ گذرتا ہمپر یعنے عورتوں پر اور ہوتیں ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے یعنے اور بسبب احرام کے منھ کھلے ہوتے پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے آگے سے ڈالتے ایک ہماری چادر اپنے سر سے اوپر منھ اپنی کے یعنے اسطرح کہ منھ کو لگتی پس جسوقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہمسے کھولدیتیں ہم منھ اپنا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے

وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدھن بالزیت وھو محرم غیر المقتت یعنی غیر الطیب رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں نقل کی یہ ترمذی نے ف مقتت اس تیل کو کہتے ہیں کہ پھول اسمیں ڈال کر پکایا جاوے تا خوشبودار ہوجاوے یا ملایا جاوے اسمیں تیل خوشبو کا پھر جاننا چاہیے کہ محرم اگر سارے عضو پر تیل لگاوے خوشبو کا مانند بنفشہ اور گلاب کے اور روغنیہ وغیرہ کے تو اسپر دم یعنے جانور ذبح کرنا لازم آتا ہے اتفاقاً اور اگر تیل لگاوے زیتون کا یا تلوں کا کہ اسمیں خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوے تو اسپر دم لازم آویگا نزدیک ابوحنیفہؒ کے اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اختلاف اس صورتمیں ہے کہ ہوں دونوں تیل خالص غیر خوشبو سے بغیر پکائے ہوئے پس جو خوشبودار ہو کہ جسمیں پھول گلاب وغیرہ کے ڈال کر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اسکے کے اتفاقاً اور اسطرح جبکہ مورد یت پکایا ہو اپس اسمیں بھی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورتمیں ہے کہ تیل بہت لگاوے اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون

یا تلوں کا تو اُسپر صدقہ آویگا اتفاقاً پھر یہ دم وغیرہ دونوں تیلوں کے استعمال سے جب لازم ہوتا ہے کہ استعمال کرے اُنکو بطور خوشبو لگانے کے اور اگر استعمال کرے اُنکو بطور دوا کے تو نہیں آتے کا اُسپر کچھ بالاجماع بخلاف استعمال کرنے مشک اور خوشبویوں کے کہ اُنکے استعمال سے بہر نوع دم لازم آتا ہے خواہ بطور خوشبو کے استعمال کرے خواہ بطور دوا کے بوجہ مختار **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** نافع **اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ رِیْحَ قَطِرَانٍ فَقَالَ لِنَافِعٍ** ثوبا یا نافع فالتفت علیہ برسا فقال تلق علی ھذا فانک تنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسہ المحرم رواہ ابوداؤد روایت ہے نافع سے یہ کہ ابن عمرؓ نے پائی سروی پس کہا ڈال مجھ پر کوئی کپڑا اے نافع پس ڈالی میں نے اُنپر یا رانی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجھ پر یا تو تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنے اُسکو محرم نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ اگر پہنے ہوئے کپڑے کو اُسطرح استعمال کرے کہ معمول ہی اُسکے استعمال کرنے کا تو منع ہوا ورنہ نہیں پس یا رانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہیں چنانچہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا ہی اور ابن عمرؓ نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب اُنکا یہی ہوگا کہ مطلق پہنے سے ہوئے کے استعمال سے پرہیز کرتے ہونگے اور یا اسلیے منع کیا کہ سر ڈھانک دیا ہوگا ش مولانا **وَعَنْ** عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ **قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِنْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ** وسط راسہ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے مالک کے سے ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہے کہا سینگی لگوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچوں بیچ سر اپنے میں حالت احرام میں بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابن بحینہ دوسری صفت ہے عبد اللہ کی اسلیے لفظ مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہیں اور ابن بحینہ میں الف لکھا جاتا ہی اور بحینہ ماں تھیں عبد اللہ کی اور بیوی مالک کی اور سر میں سینگی لینے سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس یہ مجہول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہ پچھنے لے کہ وہاں بال نہ ہوں تو جائز ہی بغیر فدیہ کے ح مسئلہ چوتھائی سر سے کم منڈاوے یا پچھنوں وغیرہ کے سبب سے بال چوتھائی سر سے کم کے ٹوٹیں تو صدقہ دے یعنی ایک بھوکے کو کھلاوے یا دو سیر گیہوں دے اور چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا پچھنے بلا عذر لے اور اُس سے بال اسقدر ٹوٹیں تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اُسکے ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے چوتھائی یا چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کے پچھنے لے اور اسقدر بال ٹوٹیں تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کو ذبح کرے بکری یا چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنے اگر پچھنوں کی جگہ سے بال منڈواوے پچھنوں کے لیے تو دم آتا ہی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صدقہ صاحبینؒ کے نزدیک پچھنوں کی جگہ سے مراد ہی دونوں کنارے گردن کے اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوے تو دم آتا ہی اتفاقاً اور اگر سارے سے کم منڈواوے تو صدقہ مذکورہ آتا ہی اور اگر بال ٹوٹیں تو کچھ نہیں آتا منہ مناسک ملا علی **وَعَنْ** انس **قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَھْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِہٖ** رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہی انسؓ سے کہ سینگی لگوائی یعنی بھری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تھے محرم پشت قدم پر بسبب درد کے کہ تھا اُنکے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یہ پچھنے لینے متصور ہیں بغیر ٹوٹنے بالوں کے پس نہیں اشکال کسی اور معہذا عذر بھی تھا ع **وَعَنْ** ابی رافع **قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِھَا وَھُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَیْنَھُمَا** رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن اور روایت ہی ابی رافع سے کہ نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے اسوقت کہ تھے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتھ اُنکے لیعنے تصرف میں لائے اور وہ تھی بغیر احرام کے اور تھا میں پیغام پہونچانے والا درمیان حضرت کے اور میمونہؓ کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی ف اوپر کی حدیث ابن عباسؓ کی گذری اُس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حالت احرام میں میمونہؓ سے نکاح کیا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام میں کیا جاننا چاہیے

کردہ حدیث بخاری و مسلم میں آئی ہو اور یہ دونوں میں سے ایک میں بھی نہیں ہو پس نہیں پہونچتی ہو یہ اُسکے درجہ کو ع در شرح حدیث یزید گبالا گذشت **بَابُ مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَمَا يَجْتَنِبُ الصَّيْدِ** باب ہو چیز بیان محرم کے کہ بے شکار سے ف محرم کو شکار کرنا اور راہ دکھانی اور کو اور اشارہ کرنا طرف شکار کے حرام ہو سب علما کے نزدیک اور اگر ان افعال میں سے کچھ بھی کریگا لازم ہوگا اُسپر بدلہ یعنے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلوں کے بحسب قیمت اُس جگہ کے کہ شکار کیا ہو یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اُس سے اگر موضع شکار میں نہو اُسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے ہدی اگر آسکے اُسمیں پس ذبح کرے اُسکو حرم میں اور اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدھا صاع گیہوں ہوں اور اگر کھجور یا جو ہوں تو ایک صاع یعنے چار چار سیر دے کم اس سے نہ دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اطعام ہر فقیر کے ایک ایک روزہ پھر اگر بچ رہے کم طعام فقیر سے اُسکو دیدے اُسکو یا ایک روزہ رکھے بدلے اُسکے اور قصداً شکار کرنے والا اور بھول کر کرنے والا برابر ہیں اور اگر زخمی کرے شکار کو یا کاٹے عضو اُسکا یا اُکھاڑے بال اُسکے بدلا دے اُس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اُسکی سے اور اگر اُکھیڑے پر اُسکے یا کاٹے ہاتھ یا دو ں اُسکے پس ایسا ہو جاوے کہ بچانے کے پنجہ کو بلی وغیرہ سے پس اُسپر قیمت پوری ہو اور اگر دودھ دوہے اُسکا پس قیمت دے اسکے دودھ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑے تو اُسکی قیمت دے اور بیچ کھانے محرم کے شکار کو تفصیل ہو کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کھانا اُسکا محرم کو حرام ہو بالاتفاق اور اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے یا محرم کے لیے باذن اُسکے یا بغیر اذن اُسکے اُسمیں کئی مذاہب اور اقوال ہیں علما کے مذہب بعضے صحابہ کا کہ حکم بھی ایسا ہیں اور بعضے تابعین کا یہ ہو کہ حرام ہو محرم پر کھانا شکار کا مطلق اور دلیل اُنکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہو اور مذہب امام شافعی رح اور احمد کا یہ ہو کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اُسکے لیے شکار کرے ساتھ اذن اُسکی کے یا بغیر اذن اُسکی کے تو حرام ہو اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے اور اگر کچھ اُسمیں سے محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے بھیجے حلال ہو اور مذہب امام ابو حنیفہؒ اور علماء اُنکے کا یہ ہو کہ حلال ہو کھانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے اور حکم نکرے ساتھ اُسکے اور راہ نہ بتاوے اور اشارہ نکرے طرف اُسکے اور مدد نکرے شکار کرنے پر وہ یا کوئی اور محرم اگرچہ اُسکے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہو اسپر اور مراد شکار سے ہو حیوان وحشی بحسب اصل خلقت کے کہ پیدا ہوتا ہو نسل اُسکی جنگل میں ہو پس جائز ہو محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائیں اور اونٹ اور مرغ اور بطخ گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلا آتا ہو بسبب ذبح کرنے کبوتر کے اور ہرن پلے ہوئے کے اور شکار کرنا موذی درندہ کا حلال ہو محرم و غیر محرم کو خواہ اُسکو کھاتے ہوں یا نہ کھاتے ہوں بحسب اثر آیت شریفہ کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ آخر آیت تک پر جنگل کے جانور جو کھائے جاتے ہیں حرام ہو شکار کرنا اُنکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کھائے نہیں جاتے ہیں اُنکو تقسیم کیا ہو صاحب بدائع نے دو قسم پر ایک تو وہ ہیں کہ ایذا دیتے ہیں طبعاً اور ابتدا کرتے ہیں ساتھ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتے اور بھیڑیے اور مانند اُنکے پس جائز ہو محرم کو قتل کرنا اُنکا اور نہیں آتا اُسپر کچھ اور ایک وہ ہیں کہ ابتدا نہیں کرتے ساتھ ایذا کے اکثر مانند چرغ وغیرہ کے پس جائز ہو محرم کو مارنا اُنکا اگر چہ ٹکریں اُسپر اور نہیں آتا اُسپر کچھ اور اگر چھوٹے ٹکریں تو نہیں مباح محرم کو یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مارنے کے اگر مارے گا اُنکو ابتدا تو لازم ہوگا اُسپر بدلہ لہذا ع ملتقی **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ** متفق علیہ روایت ہو صعب بن جثامہ سے یہ کہ اُنھوں نے بطریق تحفہ کے بھیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت تھے ابواء یا ودان میں پس پھیر دیا حضرت نے اُنپر پس جبکہ دیکھی حضرت نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرہ اُسکے کے یعنے ناخوشی اور غم معلوم کیا بسبب نہ قبول کرنے کے فرمایا ہم نے نہیں پھیر دیا اُسکو تم پر مگر اسلیے کہ تھے ہم احرام باندھے ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابواء اور ودان نام ہو جگہوں کا درمیان

مکہ اور مدینہ کے اور ظاہر آیہ حدیث دلیل ہے انکی کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو حرام کہتے ہین محرم کے لیے اور مذہب ہمارے مذہب حضرت عمرؓ اور ابوہریرہؓ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا یہی ہے پس ہمارے نزدیک مراد یہ ہے کہ گورخر زندہ شکار کر کے بھیجا تھا اسکا لینا محرم کو درست نہین اسلیے پھیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہے کہ گوشت گورخر کا بھیجا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ان گورخر کی بھیجی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ٹکڑا اسکا بھیجا ان روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان بھی گوشت اسکا مراد ہو جواب یہ کہ اون زندہ گورخر بھیجا ہوگا وہ نہ لیا پھر ران اور گورخر کی کہ اسکو بعضون نے گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نے نکڑا اسکا کہا بھیجا اور بڑی دلیل ہماری یہ حدیث ہے کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرتؐ نے حکم کیا ابوبکر کو کہ وہ اسکو ہمراہیون کو اور شافعیہ جو کہتے ہین کہ پھیر دیا گمان اسکے کہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ فَلَمَّا رَاٰہُ رَکِبَ فَرَسًا لَہٗ فَسَاَلَھُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَھُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ رُمْحَہٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَہٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَعَقَرَہٗ ثُمَّ اَکَلَ بَعْضُھُمْ وَاَبٰی بَعْضُھُمْ فَاَکَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ قَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْکُمْ اَحَدٌ اَمَرَہٗ اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْھَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْھَا قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِھَا اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے سال حدیبیہ مین پیچھے رہ گئے وہ بعضے اپنے یارون کے ساتھ اور یار انکے محرم تھے اور ابوقتادہ تھے غیر محرم پس دیکھا انکے یارون نے گورخر پہلے انکے دیکھنے سے پس جب دیکھا یارون انکے نے گورخر کو چھوڑ دیا اسکو یہان تک کہ دیکھا اسکو ابوقتادہ نے پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پھر مانگا یارون سے یہ کہ دیویں اسکو کوڑا اسکا پس ندیا انھون نے کوڑا پھر لیا ابوقتادہ نے کوڑا اپنے گھوڑے سے آخر کر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اسکو پھر کھایا اور کھایا ساتھ والون نے پھر پشیمان ہوئے یعنے گمان اسکے کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہین پس جبکہ ملے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ سے یعنے حکم اسکا کہ آیا کھانا اسکا درست تھا ہمکو یا نہین فرمایا کہ ہے تمھارے پاس اسمین سے کچھ کہا انھون نے ہمارے ساتھ ہے پایون اسکا پس لیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا اسکو متفق کی یہ بخاری و مسلم نے اور ہے ایک روایت ان دونون کے یہ کہ پس جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرتؐ نے کیا تم مین سے کسی نے حکم کیا تھا ابوقتادہ کو یہ کہ حملہ کرے گورخر پر یا اشارہ کیا تھا طرف اسکے کہا انھون نے کہ نہین فرمایا پس کھایا جو باقی رہا ہو اسکے گوشت مین سے ف کھایا اسکو اور ایک روایت صحیحین مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھایا اس سے تطبیق انہین یون دیجاوے کہ اول حضرتؐ نے نہ کھایا ہوگا بخوف اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب یہ امر تحقیق ہو گیا نوش فرمایا اور حکم کیا تھا یعنے صریح حکم کیا تھا یا دلالت کی تھی یعنی راہ بتائی تھی اسکی طرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہ ہے کہ دلالت زبان سے ہوتی ہے اور اشارہ ہاتھ سے اور بعضون نے کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہے اور اشارت حاضر مین اور دلالت حرام ہے محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہے حرم مین نہ حل مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ صید حلال ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد نہ کی ہو اور اسمین رد ہے انکا کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو منع کرتے ہین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَھُنَّ فِی الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ اَلْفَاْرَۃُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ پھر کہ مارے انکو محرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچھو اور کتا کاٹ کھانا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کوے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہے کہ وہ اکثر مردار نجاست کھاتا ہے جیسا کہ روایت آئندہ مین آیا ہے اس سے نکل گیا کوا کھیتی کھانے والا کہ رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہے اور چونچ اور پانون اسکے

ف یہان سے معلوم ہوا کہ بعض نسخون مین جو کوے کا ذکر ہے وہ کاتب کا سہو ہے اصل کا ہونا ہے ۱۲

چیرنے پھاڑنے کتے کاٹنے کے حکم میں ہیں سب جانور درندے حملہ کرنے والے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاویں حل میں بھی اور حرم میں بھی یعنے بغیر احرام کے ہو مارنے والا یا احرام باندھے ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کاٹ کھنا اور چیل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہے مارنا اُس کتے کا کہ جسمیں منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اُس کتے کا کہ جسمیں نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا اُن جانوروں کا کہ مذکور ہوا حصر انھیں پر نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانوروں کا مانند چیونٹی اور مچھر اور بسو اور چیچڑے اور کھٹمل اور مانند انکے کے اور اگر مارے جوں تو دے جو چاہے ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادَ لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے تمھارے بیچ احرام کے حلال ہے جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا ہو واسطے تمھارے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی **ف** یعنے اگر تم حالت احرام میں شکار کرو گے یا تمھارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنے والا محرم نہ ہو تو نہیں دست ہوگا کھانا اُسکا دلیل پکڑی ہے اس حدیث کے مالک اور شافعی نے اسپر کہ حرام ہے گوشت اُس شکار کا کہ شکار کیا ہو اُسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابوحنیفہ نے یہ یعنی لیے ہیں کہ اگر بطریق ہدیہ کے بھیجا جاوے طرف تمھارے شکار تو اُسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بیچے تو نہیں حرام ہوگا معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمھارے تو نہیں درست کھانا اسکا پس نہیں حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اُسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر مدد دلالت یا اشارے اُسکے کے **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَادُّ مِنْ صَيْدِ الْبَرِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** کہا عالموں نے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیے کہا کہ یہ شبیہ ہے شکار دریا کے اس بات میں کہ بغیر ذبح کے درست ہے پس نہیں جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اُسپر بسبب مارنے اُسکے کے تصدق یعنے صدقہ دے جو چاہے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہیں اکثر علما انتہی اور بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیے کہ یہ شکار دریا کا ہے اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہے بموجب اس قول اللہ تعالے کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ ع ح

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مار ڈالے محرم درندے حملہ کرنے والے کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حملہ کرنے والے کو یعنے جو کہ قصد کرے مار ڈالنے اور زخمی کرنے کا مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے وغیرہ کے ع **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابرؓ بن عبداللہ سے حال جانور بجو کا کیا شکار ہے وہ پس کہا ہاں پس کہا میں نے کہ کھایا جاوے کہا کہ ہاں پس کہا میں نے کہ سنا ہے تمنے اسکو بیچ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہاں نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** شکار ہے وہ یعنی شکار ہے کہ کھانا اُسکا محرم کو حرام ہے یا نہیں اور کھانا گوشت بجو کا نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک نہیں درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ

هُوَ صَيْدٌ وَيُعْقَلُ فَتَمُوتُ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال جانور چرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہے اور دیوے بیچ اسکے دنبہ یا مینڈھا جسوقت کہ پہونچے اسکو محرم نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی اگر محرم نے احرام کی حالت میں چرغ کو شکار کیا یا خرید اسکو اسکے بدلے ایک دنبہ یا مینڈھا دیا آتا ہے وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ وَفِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے خزیمہ بن جزی سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال کھانے چرغ کے سے فرمایا کیا کھاتا ہے چرغ کو کوئی یعنی نہ چاہیے کسیکو کھانا اور پوچھا میں نے حضرت سے حال کھانے بھیڑیے کا فرمایا کیا کھاتا ہے بھیڑیے کو وہ کوئی کہ اسمیں ہو بھلائی یعنے ایمان یا تقوی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہیں اسناد اسکی قوی ف یہ حدیث اگرچہ اصح المرسلین صحیح ہو اگرچہ ضعیف ہو باعتبار سند کے اور فوت دی ہے اسکو روایت ابن ماجہ کی نے کہ لفظ اسکے یہ ہیں ومن یاکل الضبع اور موقوف ہوا اسکی یہ حدیث کہ حضرت نے منع فرمایا ہر کھانے ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیوں کے سے کہ درندوں میں سے ہو اور یہ ہر ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلوں کے بیچ تحریم اور اباحت کے مکروہ تحریمی ہے نزدیک ابو حنیفہ کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ طلحہ بن عبید اللہ کے اور ہم تھے محرم پس ہدیہ بھیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتے تھے پس بعضوں نے ہم میں سے کھایا یعنے اسلیے کہ جائز ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکایا ہو اور بعضوں نے ہم میں سے پرہیز کیا یعنے اس گمان پر کہ محرم کو کھانا شکار درست نہیں پس جب جاگے طلحہ موافقت کی ان شخصوں کی کہ کھایا تھا اسکو کہا طلحہ نے پس کھایا ہے اسکو ہے شامل اسکے کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ مسلم نے ف موافقت کی یعنے ساتھ قول کے یا فعل کے یعنے یا تو یہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ بھی کھا رہا ہوا کھایا اور مراد جانور سے یا تو نمس ہے کہ کنی تھے یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جاعت کو

باب الاحصار وفوت الحج

باب ہے بیان روکنے محرم کے اور فوت ہو جانے حج کے ف روکنے محرم کے ہمارے نزدیک جب باز رکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکے یا محرم عورت کا یا خاوند اسکا راہ میں مر جاوے تو چاہیے اسکو یہ کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے اسکی طرف سے حرم میں بیچ وقت معین کے اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہونے اسکے بغیر سر منڈانے اور بال کتروانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بھیجے اور تینوں امامون کے نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کے ہوتا ہے پس مرض اسکے نزدیک باقی رہتا ہے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرے کے اور فوت ہونے حج کے یعنی احرام باندھے ہوئے تھا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنے عرفات بیچ زمانہ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر یوم نحر کے ہے اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہاں ایک عجیب مسئلہ ہے کہ اگر کوئی پہونچے وہاں اخیر رات نحر کے مین اور نماز عشا کی پڑھی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاؤنگا عرفات کو تو فوت ہو گی عشا اور مشغول ہونگا عشا مین تو فوت ہو گا وقوف پس بعضوں نے تو کہا ہے کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اس سے وقوف اور بعضوں نے کہا کہ چھوڑ دے نماز اور جاوے طرف عرفہ کے بوجہ ملتقی مسئلہ در مختار مین لکھا ہے کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چھوڑ دے نماز اور جاوے عرفات کو

الفصل الأول

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أَحْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا روکے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتوں سے یعنے بعد حلال ہونے کامل کے اور ذبح کی ہدی اپنی یہاں تک کہ عمرہ کیا

اگلے سال نقل کی یہ بخاری نے **ف** روکے گئے یعنے عمرے کا احرام باندھکر ملکے کو چلے تھے مشرکون نے روکا حدیبیہ مین جو حضرتؐ احرام سے نکل آئے اور واو وجامع نسائی الخ مین بطلق جمع کے لیے ہو یعنے مذکورہ وانا وغیرہ ترتیب سے نہین مذکور ہوا و صحیحین مین ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے احرام سے نکلے حدیبیہ مین جبکہ روکا انکو مشرکون نے اور حضرتؐ تھے احرام باندھے ہوئے عمرے کا پس نحر کیا یعنے ہدی ذبح کی پھر سر منڈایا پھر فرمایا اپنے اصحاب کو کہ کھڑے ہو پس نحر کرو پھر سر منڈاؤ اور ہدایہ مین ہو کہ پھر احرام سے نکلے کمال ابن ہمام نے کہ اس قید سے یہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سے نکلنا محصر پر ذبح ہونے ہدی کے پس اگر محصر یعنی روکنے والے نے ہدی بھیجی اور کہدیا کہ فلانے دن ذبح کرنا اور اسنے گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنے کوئی چیز ممنوع احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اُس روز نہ ذبح ہوئی تھی لازم ہوگا اسپر بدلہ یعنے جانور ذبح کرنا و غیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہ حرم ہو اور جائز ہو امام شافعیؒ کے نزدیک ذبح کرنا ہدی روکنے کا جہان روکا جاوے اور حنیفہؒ کہتے ہین کہ نہ ذبح کرے محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا مین اتفاق ہو دونون کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ روکنے کی جگہ ذبح کرنے کو کہتے ہین دلیل انکی یہ ہو کہ حضرتؐ نے اور صحابہؓ نے حدیبیہ مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہو اور حنیفہؒ یہ جواب دیتے ہین کہ ممکن نہ تھا ہدی کا پہونچنا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح کی اور بعضے کہتے ہین کہ کچھ حدیبیہ حل مین ہو اور کچھ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلے سال یعنے ساتوین برس ہجری مین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنے روک جاوے تو قضا اُسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اُسکی واجب ہو اور شافعیؒ کے نزدیک اُسپر قضا نہین اور اگلے سال کے عمرے کا نام عمرۃ القضا ہونا موئد ہی ہمارے مذہب کا ح ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہو عبد اللہؓ بن عمرؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے عمرے کے لیے پس روکا کفار قریش نے ورے خانہ کعبہ کے پس ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہدی اپنے کے اور سر منڈوایا اور کتروائے بال یارون اُنکے نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یارون اُنکے نے یعنے بعضے یارون نے بال کتروائے اور بعضون نے سر منڈائے اور ہدایہ مین لکھا ہو کہ نہین لازم ہو سر منڈانا بال کتروانے محصر پر نزدیک ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے اور ابو یوسفؒ نے کہا کہ کرنا چاہیے ایک چیز کو انمین سے اور اگر نہ کریگا تو احرام سے نکل آئیگا اور نہین آویگا اُسپر کچھ ع **وَعَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

مسوربن مخرمہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا پہلے سر منڈانے کے اور حکم کیا اپنے صحابیون کو ساتھ اسکے یعنے ساتھ نحر کے پہلے سر منڈانے کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ حَبْسُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حِيْسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہو ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھون نے کہا گیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے قول اُنکا کہ اگر روکا جاوے ایک تمھارا حج کرنے سے یعنے مانع ہو کوئی عذر بڑے رکن حج کے سے کہ وہ وقوف عرفہ ہو اور مانع ہو طواف اور سعی سے تو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروے مین پھر حلال ہووے ہر چیز سے یعنے جو کچھ احرام مین کرنا حرام تھا وہ درست ہوا یہان تک کہ حج کرے اگلے سال پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر نہ پاوے ہدی نقل کی یہ بخاری نے **ف** جاننا چاہیے کہ فائتؔ یعنے جسکا حج فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اُسپر قضا ہے حج کی سال آیندہ مین اور عمرہ ہو اُسپر اور نہ دم یعنے جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنے سے روکا جاوے راستے مین تو حرم مین ہدی بھیجے جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سے نکل جاوے اور سال آیندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہو اور اگر قارن ہو تو دو عمرے کرے اور اگر وہان پہونچکر روکا جاوے

ف یعنے محصر کو کہ احرام باندھ چکا ہو اگر بیطاقتی کا یا کوئی دشمن روکے یا بیماری کا ہو اور محصر وہ کہ جسکا احرام بیماری کا ہو جس سے طاقت جاتی رہی ہو

ف یعنے یارون نے کہ بعضون نے سر منڈائے اور بعضون نے بال کتروائے

ف یعنے جسکا حج فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اُسپر قضا ہے حج کی سال آیندہ مین اور عمرہ ہو اُسپر اور نہ دم یعنے جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنے سے روکا جاوے راستے مین تو حرم مین ہدی بھیجے جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سے نکل جاوے اور سال آیندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہو اور اگر قارن ہو تو دو عمرے کرے اور اگر وہان پہونچکر روکا جاوے

یعنے بوقت عرفہ کا بسبب عذر کے رہ جانا ہو طواف و سعی کر سکتا ہو طواف و سعی کرے یعنی عمرہ کر کر احرام سے نکل آوے اور سال آیندہ مین قضا حج کی کرے پھر ہدیے ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نپاوے اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہی اور اگر ہو فائت قارن یعنے حج اور عمرے کی نیت کی ہو تو وہ طواف کرے واسطے عمرے کے اور سعی کرے اُسکے لیے پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اُسکے لیے اور سر منڈواوے یا بال کتروا دے اور باطل ہوگا اُس سے دم قرآن کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اُسکا اور ساقط ہوگا اُس سے دم اُسکا اور اگر ساتھ لایا ہو ہی کرے اُسکو جو چاہے اور ان سب فوت کرنے والون پر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِّ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا داخل ہوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا واسطے اُسکے شاید کہ تو ارادہ رکھتی ہی حج کا یعنے ہمارے ساتھ پس ہم بھی جاتے ہین کہ چلے تو حج کے لیے ہمارے ساتھ کہا اُسنے یعنے ہان ارادہ رکھتی ہون و لیکن قسم ہی اللہ کی نہین پاتی مین اپنے تئین مگر بیمار اپنے مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کے نہین جانتی کہ حج پورا کر سکون گی پس فرمایا واسطے اُسکے کہ حج کر تو یعنے احرام حج کا باندھ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سے اُس جگہ ہوگا کہ روکے تو مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جس جگہ مجکو مرض پیدا ہوا اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کی طرف پس اُس جگہ احرام سے باہر نکل آؤنگی مین اور تینون امام جو کہتے ہین کہ احصار یعنے رکنا بسبب مرض کے نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے سبب ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرت اُسکو ساتھ شرط کرنے کے کیونکہ بیفائدہ تھا اور امام اعظم جو کہتے ہین کہ احصار بسبب مرض کے بھی ہوتا ہی وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کے کہ آگے آتی ہی اور دلیل اُنکی یہ ہی کہ ابن عمرؓ نے منکر تھے شرط کرنے کے اور کہتے کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمھارے نبی کی اور یہ بھی کہتے کہ فائدہ شرط کرنے کا یعنی اس عورت کے حق مین یہ تھا کہ جلدی احرام سے نکل آوے ایسے کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کر نکلتی یعنی جب پہونچتی ہدی اپنی جگہ پر اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا مگر لو دست نہین کہ احرام سے باہر نکلے یہان تک کہ ذبح کیجاوے ہدی اسکی جو ہمراہ مین مگر یہ کہ شرط کرے یعنے اگر شرط کرے کہ جہان مین رکون وہان احرام سے نکل آؤن تو بیحرج رکنے کے حلال ہو جاتا ہی بغیر ذبح ہونے ہدے کے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبَدِّلُوا الَّذِيْ نَحَرُوْا اَمَامَ نَحْرِهِمْ بِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہؓ کو یہ کہ بدلین ہدی کے جانورون کو وہ جانور کہ ذبح کیے تھے سال حدیبیہ کے مین بیچ عمرہ القضا کے نقل کی **ف** یعنے پہلے وقت احصار یعنے رکنے کے کہ جانور ہدی کے ذبح کیے تھے سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجالاوین اور جانور بدلے اُنکے ذبح کرین نافع کرنا حرم مین واقع ہوا سلیے کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہو مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہی اور یہ بس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ مین غیر حرم مین تھا ظاہر ہی اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بھی حرم مین تھا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہی پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے فضیلت کے تھا اور امر واسطے استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوٰۃ کے مین ہندی چھوٹی ہوئی ہی اور ایک نسخہ مین لاحق کر دیا ہی لفظ ابو داؤد کا اور ایک نسخہ مین یہ عبارت زیادہ ہی وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ح ع **وَعَنِ** الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا اَحْسَنُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنے پانون اُسکا یا لنگڑا ہو جاوے پس تحقیق ہو گیا حلال

یعنے جائز ہو اسکو ترک کرے احرام کو اور پھر آوے اپنے وطن کی طرف اور لازم ہو اسپر حج اگلے سال نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے ایک روایت مین یا بیمار ہوجاوے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور صابح مین کہا بغوی نے کہ یہ ضعیف ہے ف یا بیمار ہو یعنے جسکو حادث ہو بعد احرام کے کوئی مانع سوائے احصار دشمن کے تو بھی جائز ہو ترک کرنا احرام کا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ احصار یعنے رکنا بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذہب ابوحنیفہؒ کا ہے اور یہ ضعیف ہے یعنے سند بغوی کی ضعیف ہے پس اسکی سند ضعیف ہونے سے یہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بھی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنے ترمذی کو اور پر ضعیف کہنے بغوی کے اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کے صحیح بھی ہے اور تورپشتی نے کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہے ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةٌ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حج عرفہ ہے یعنے بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کے وقوف عرفات کا ہے جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کے مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اُسنے حج دن منیٰ کے تین ہین یعنے گیارھوین بارھوین تیرھوین کہ انکو ایام تشریق کہتے ہین ان تین دنون مین منیٰ مین رہتے ہین اور رمی کرتے ہین پس جو شخص کہ جلدی کرے دو دن کے پس نہین گناہ اُسپر او جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہین گناہ اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے وقف یا حج یعنے حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سے اگر جماع نکیا ہے وقوف کے اور جسنے وقوف نکیا یعنی ٹھہرا عرفات مین یہان تک کہ فجر ہوگئی واجب ہوا اسپر یہ کہ نکل آوے احرام سے ساتھ افعال عمرے کے اور حرام ہوا اسپر ہمیشہ احرام باندھے رہنا سال آیندہ تک او جو شخص جلدی کرے الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون ستارون پر بارھوین تاریخ پھینکے دوپہر کے اگر چلا آیا مکہ مین پس نہین اُسپر کچھ گناہ اور ساقط ہوا اُسسے تیرھوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنا تیرھوین کی اور جو کوئی بارھوین تاریخ ستارون کو کنکریان نا کرے منیٰ ہی مین ٹھہرا رہا یہان تک کہ تیرھوین تاریخ بھی تینون ستارون کو کنکریان مارین تو اُسپر بھی گناہ نہین یعنے دونون باتین برابر ہین جائز ہونے مین اگرچہ تاخیر افضل ہے بسبب کثرت عبادت کے اور آیا ہے کہ اہل جاہلیت دو فریق تھے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو پس یہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل و تاخیر دونون برابر ہین اور کسی مین گناہ نہین ع ح

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب ہے بیان حرمت حرم مکہ کے محفوظ رکھے اسکو اللہ تعالیٰ آفات سے ف حرم کہتے ہین اُس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکے کے ہے بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بھی اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہے اور حرم اسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب بزرگی اُسکی کے حرام کی ہین اللہ تعالیٰ نے اسمین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہ او سبب حرم ہونے کا بعضون نے یہ کہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بھیجا تو وہ ڈرتے تھے شیطان سے کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو تانگہبانی اُنکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتے کھڑے ہوئے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہ کھڑے رہنے فرشتون کی تھی وہ حرم ہوئی اور بعضون نے کہا کہ حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبہ کے کھڑا کر دیا اُسسے زمین ہر طرف سے پس جتنی زمین وش ہوئی بسبب وشی حجر اسود کے وہ حرم ہوئی اور حدون حرم کے اوپر منارے بنے ہوئے ہین علامت کے لیے ہر طرف نگر جانب جدہ اور جعرانہ کے نہین ہین ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کہ بیمار ہو یا اور کوئی عذر ہو جس سے کہ وہ حج نہ کر سکے تو اسکو چاہیے کہ کسی کو اپنی طرف سے حج کے لیے بھیجے اور اسی طرح جو شخص کہ مر جائے اور اسکے ذمہ حج فرض ہو تو اسکے وارثون کو چاہیے کہ اسکی طرف سے حج کرین اور اسی طرح جو شخص کہ حج کرنے پر قادر نہ ہو اسکو چاہیے کہ کسی کو اپنی طرف سے حج کے لیے بھیجے اور اسی طرح جو شخص کہ حج کرنے پر قادر نہ ہو اسکو چاہیے کہ کسی کو اپنی طرف سے حج کے لیے بھیجے

وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقُبُوْرِنَا وَلِبُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ رواہ ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کہ نہیں ہے ہجرت ولیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل میں باقی ہے اور جسوقت کہ بلائے جاؤ تم کسی لیے یعنے مدد کرنے امام جہاد کے لیے نکلنے کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہ شہر یعنے ساری زمین حرم حرام کیا اسکو اللہ تعالے نے یعنی حرام کی لوگوں پر تبتک اسکی اور واجب کی اُنپر تعظیم اسکی اُسدن سے کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو یعنے حرمت اسکی قدیم سے ہے پس وہ حرام کیا گیا ہے ساتھ حرمت اللہ تعالی کے قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہیں حلال ہوا قتال اُسمیں کسی کے لیے پہلے مجھسے اور نہیں حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنے ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے نہ تھا کہ کاٹا جاوے درخت خاردار اسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اُس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اسکا یعنی نہ متعرض ہوا جائے ساتھ شکار کرنے اور دہشت دلانے اور برانگیختہ کرنے کے اور نہ اُٹھایا جاوے لقطہ اسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اسکو یعنی اسکو جائز ہے اُٹھانا اسکا اور نہ کاٹی جاوے گھاس اسکی پس کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنے اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہے اُسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے قبروں اور مکانوں اُنکی کے ہے یعنے اُنکو اضطرار پڑتا ہے اسکی بیچ گھاس کے لوہے اور سونے چاندی کے اور واسطے گھروں اُنکے کے یعنی گھروں کی چھتوں میں کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنے اسکو اکھاڑو جائز ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کے یہ ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اسکا اور نہ اٹھاوے گرمی چیز اسکی مگر تلاش کرنے والا

ف نہیں ہجرۃ الخ یعنے جب حضرت ہجرت کر گئے سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرۃ فرض تھی اُسپر کہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب تھا پس نہیں حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہے اجر بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام کے اور نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اسکا چہ جائے ویسا درخت اور بایں معنی ہے کہ جو کوئی کاٹے گھاس حرم کی یا درخت اسکا کہ مملوک نہیں اور آپ سے اُگا ہو پس لازم ہوتی ہے قیمت اُسکی مگر خشک گھاس کے کاٹنے میں قیمت نہیں دینی آتی لیکن کاٹنا اسکا بھی درست نہیں اور چرائی بھی سبز اور خشک گھاس حرم کی مگر اذخر کہ اسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور کماۃ یعنے کھنبی بھی مستثنے ہوا اسلیے کہ نباتات سے نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے چرانا حیوانوں کا حرم کی گھاس میں اور لقطہ اُس چیز کو کہتے ہیں کہ پڑی پاوے اور مالک اُسکا معلوم نہ ہو تو حکم اسکا غیر حرم میں یہ ہے کہ تعریف کرے یعنے لوگوں کے مجمع میں کہتا پھرے کہ کسی کی چیز ہمنے پائی ہے پھر اگر مالک نہ ملے اور یہ فقیر ہو تو اپنے کام میں لاوے اور اگر غنی ہو تو صدقہ دیدے بعد ازاں اگر مالک آجاوے تو اسکو قیمت اُسکی دیوے اور حرم کے لقطہ میں نہیں ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث میں فرمایا یہانتک کہ مالک ملے پس خرچ نکرے اسکو اور نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہوتا ہے اور یہ مذہب شافعیؒ کا ہے اور اکثر علما نے فرق نہیں کیا ہے درمیان لقطہ حرم اور غیر اُسکے کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور دلیل اُنکی اور حدیثیں ہیں کہ مطلق آئی ہیں چنانچہ باب لقطہ کے میں آوینگی انشاء اللہ تعالی اور معنی اس حدیث کے اُنکے نزدیک یہ ہیں کہ ایک برس کامل تک مکے میں بھی تعریف کرے جیسیکہ اور جاے کرتے ہیں اور مخصوص ساتھ ایام موسم کے نہیں ہے حاصل یہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہ نہ لیجاوے کہ وہاں تعریف مخصوص ایام موسم ہی پر ہے واللہ اعلم

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں حلال واسطے کسی کے یہ کہ اُٹھاوے سلاح میں ہتھیار نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے ہتھیار اُٹھانا مکہ میں بدون ضرورت کے نہیں درست ہے یہ قول جمہور علما کا ہے اور حسن نے کہا کہ مطلق ہتھیار اُٹھانا مکہ میں مکروہ ہے یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ع **وَعَنْ** انس اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَہٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اقْتُلُوْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں دن فتح کے اور اُنکے سر مبارک پر تھا خود پس جب کہ اُتارا اُسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑے ہوئے ہے پردے کعبے کے فرمایا مارڈالو اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنے ہوئے تھے میں داخل ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکہ میں بغیر احرام کے جائز ہے اور اُسکو کہ نہ ارادہ رکھتا ہو نسک یعنے حج یا عمرے کا اور یہ صحیح قول شافعی کا ہے اور دشمنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سے بغیر احرام کے اور یہ بھی ہے کہ احرام واسطے تعظیم اُس جگہ کے ہے پس برابر ہے حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کے داخل ہوئے دن فتح مکے کے تو حلال ہو گیا تھا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے انہا تحل لاحد قبلی الخ اور مارڈالنا اُسکو کہ طیبی نے کہا مرتد ہو گیا تھا ابن خطل اور مارڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اُسکی اور ایک لڑکی گانا سدھائی تھی کہ ہجو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام اُنکے کی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اُسکے مارڈالنے کا اس سے مالک اور شافعی نے دلیل پکڑتے ہیں اس پر کہ جائز ہے قائم کرنا حدود اور قصاص کا بیچ حرم مکے کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ جائز نہیں وہ کہتے ہیں کہ اُسکو مارا بسبب مرتد ہونے کے اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کے لیے کیا تو حمل کرینگے اُسکو قتل اُسکو بیچ ساعت مباح ہونے حرم کے ہوا ہو ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یعنے مکے میں دن فتح مکے کے بغیر احرام کے اور اُنپر تھی پگڑی سیاہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خود پہنے ہوئے ہونگے اور اُسپر عمامہ باندھا ہوگا اور احرام باندھے کی تقریر ابھی گذر چکی اور اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ وَفِیْہِمْ اَسْوَاقُہُمْ وَمَنْ لَیْسَ مِنْہُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جسوقت کہ پہنچیگا بیچ میدان ایک زمین کے دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے یعنے سب کے سب دھنسائے جاوینگے کہا میں نے یا رسول اللہ کسطرح سے دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے اور اُنمیں ہونگے بازاری اُنکے اور وہ شخص کہ نہیں انمیں سے یعنے کافر میں اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک اُنکے نہیں ہونگے بلکہ ضعیف اور قیدی اُنکے ہونگے اور فرمایا دھنسائے جاوینگے ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے پھر اُٹھائے جاوینگے اپنی نیتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ خبر دی ہے حضرت نے آخری زمانے کے حال کی کہ حضرت امام مہدی کے وقت میں یہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اُسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دھنسائے جاوینگے الخ یعنے وہ دھنسائے جاوینگے پس داخل ہونگے اُنمیں یہ بھی اگرچہ قصد انکا اُنکا سا نہیں ہونے کا اسلیے کہ اُنھوں نے بڑھائی بھیڑ اُنکی اور مدد کی اُنکی فساد اُنکے پر پھر اُٹھائے جاوینگے سب اپنی نیتوں پر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکھتا ہوگا دوزخی ہوگا ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی اور پتلی کا حبشیوں میں سے

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مقدیون ہو کہ خرابی کعبہ کی حبشی کے ہاتھ ہوگی اور یہ جائے غبرۃ ہو کہ کعبہ باوجود اسقدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھ سے خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہو ساتھ وجود اس خانہ مبارک کے ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہو ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا گویا کہ میں دیکھتا ہوں خراب کرنے والے کعبہ کے کو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ بڈھا اکھاڑیگا خانہ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی یہ بخاری نے ف افجح ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اسکو کہتے ہین کہ نیچے اسکے آپسمین نزدیک ہون اور ایڑیان دونون پنڈلیان دور دور ۱۲ **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہو یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہو اسمین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بند کرنا لغ لینے خریدے غلہ گرانی مین اس نیت سے کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہ حرام ہو ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہو جیسا کہ فرمایا کجروی ہو یعنے میل کرنا ہو حق سے طرف باطل کے جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہو وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نذقہ من عذاب الیم ۱۲ مسئلہ مکروہ ہو احتکار یعنے بند کرکھنا قوت آدمیون اور جانورون کے کا نیت مذکورہ سے اُس شہر مین کہ ضرر کرے شہر والون کو ملتقی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مکے کے یعنی جب نکالدیا ہو نے وہان سے دین فتح مکے کے کیا خوب شہر ہو تو اور بہت محبوب ہو تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتے مجکو تجھمین سے نہ رہتا مین کہین سوائے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہو باعتبار سند کے ف یہ دلیل ہو جمہور کی اسپر کہ مکہ افضل ہو مدینہ سے اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہو کما یجیء

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو عبداللہ بیٹے عدی بیٹے حمراء کے سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اوپر حزورہ کے پس فرمایا قسم ہو اللہ کی تحقیق تو البتہ بہتر ہو زمین خدا کا اور بہت محبوب ہو مین خدا کا طرف خدا کے اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجھسے نہ نکلتا یہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حزورہ نام ایک جگہ کا ہو مکے مین وہان حضرت نے کھڑے رہ کر مکے کو خطاب کرکر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہو اسپر کہ لائق ہو مومن کو یہ کہ نہ نکلے مکے سے مگر جبکہ نکالا جاوے اُس سے حقیقۃً یا حکماً اور حکماً سے مراد ہو ضرورت دینی یا دنیوی اور اسلیے کہا گیا ہو کہ داخل ہونا مکے مین سعادت ہو اور نکلنا اُس سے شقاوت مع اس مسائل مین جو علماء نے اختلاف کیا ہو ملا علی رح نے اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہو اور در مختار مین لکھا ہو کہ مکروہ ہو مجاورت کے اور مدینہ کی یعنے رہنا انہین اسکے لیے کہ اعتماد رکھتا ہو اپنے نفس پر یعنے جانتا ہو کہ مجھسے گناہ نہین ہونے کا تو وہان رہے والا نہ رہے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم فقولوا ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیہا ساعۃ من نہار وقد عادت حرمتہا الیوم کحرمتہا بالامس ولیبلغ الشاہد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال انا اعلم بذلک منک یا ابا شریح ان الحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ متفق علیہ وفی البخاری الخربۃ الجنایۃ روایت ہی ابی شریح عدوی سے یہ کہ انہوں نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال میں کہ وہ بھیجتا تھا لشکر طرف مکہ کے یہ روانگی دی واسطے میرے اے امیر تا بیان کروں بیچ تیرے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سنا اسکو کانوں میرے نے اور یاد رکھا اسکو دل میرے نے اور دیکھا اسکو آنکھوں میری نے جبوقت کہ فرمایا اسکو تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اسپر پھر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہی اسکو اللہ نے اور نہیں بزرگی دی اسکو لوگوں نے پس نہیں حلال واسطے اس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اسمیں یعنی اگرچہ لائق قتل کے ہو اور جو کہ لائق قتل کے نہو اسکو ہر جگہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہیں حلال کہ کاٹے اسمیں درخت پس اگر کوئی رخصت ڈھونڈھے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمیں پس کہو واسطے اسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہیں اذن دیا واسطے میرے اسمیں مگر ایک ساعت دن سے اور ہو گئی تعظیم اسکی آج کے دن جیسی دن خطبہ مذکورہ فرمانے کے مانند تعظیم اسکی کے پیچ کل گذری ہوئی کے یعنے سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچا دے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا تجکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے میں خوب جانتا ہوں اسکو یعنی اس حدیث کو تجھسے اے ابو شریح تحقیق حرم نہیں پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے یعنے اگر کوئی فساد دین میں کرے یا اور کوئی قصور کرے جسیکا مال کسیکا ملت کرے یا جی کسیکا ضائع کرے اور پھر حرم میں بھاگ کر چلا آوے بدلہ اسکا اس سے ساقط نہیں ہونے کا حاصل یہ کہ عبداللہ بن زبیر گنہگار ہوا کہ طاعت امام سے نکل گیا ہی اگر حرم سے نکل آویگا وہاں سزا اسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی میں اسکو مار دونگا ۱۲ منہ وعن عیاش بن ابی ربیعۃ المخزومی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال ہذہ الامۃ بخیر ما عظموا ہذہ الحرمۃ حق تعظیمہا فاذا ضیعوا ذلک ہلکوا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگی یہ امت ساتھ بھلائی کے جب تک کہ تعظیم کرینگی اس حرمت کی یعنی حرمت کہ اور حرم اسکے کی حق تعظیم اسکی کا اور جبوقت کہ ضائع کرینگے اس تعظیم کو ہلاک ہو جاوینگے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسمیں کچھ مسائل کہ متعلق حج کے ہیں لکھے جاتے ہیں حج عبادت کا افضل ہی حج فقیر کے سے اور حج نفل اولے ہی فرمانبرداری والدین کی ہے بخلاف حج نفل کے کہ اس سے فرمانبرداری والدین کی افضل ہی اور بنا ناسر اکا افضل ہی حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ میں یعنے صدقہ افضل ہی یا حج نفل برابر یہ میں ترجیح بھی ہی افضلیت حج کو لیے کہ اسمیں مال بھی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بھی ہوتی ہی اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجون پر اور مغفرت کیجاتی ہی اسمیں ہر شخص کی بلا واسطہ اور اسمیں اختلاف ہی کہ حج سے بڑے گناہ بھی جھڑتے ہیں یا نہیں بعضوں نے کہا کہ ہاں جھڑتے ہیں جیسے حربی مسلمان ہوتا ہی تو اللہ تعالیٰ کے سب گناہ جھڑتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے گناہ جھڑتے ہیں اور بندوں کے حق نہیں معاف ہوتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہی تو اللہ تعالیٰ کے گناہ

ف ان اعمال کی تفصیل جو موسم حج میں حاجیوں کی ہوتی ہیں اور جو تجربہ کار حاجیوں کو معلوم ہیں اور جو کتابوں میں مذکور ہیں اور جو مسائل حج کے متعلق ہیں اور جو حکمتیں حج کی ہیں اور جو فضیلتیں حج کی ہیں اور جو آداب حج کے ہیں اور جو مناسک حج کے ہیں اور جو مواقیت حج کے ہیں اور جو مواضع حج کے ہیں اور جو مشاعر حج کے ہیں اور جو مقامات حج کے ہیں اور جو مواقف حج کے ہیں اور جو مساجد حج کے ہیں اور جو مشاہد حج کے ہیں اور جو مزارات حج کے ہیں اور جو مساکن حج کے ہیں اور جو مطاعم حج کے ہیں اور جو مشارب حج کے ہیں اور جو ملابس حج کے ہیں اور جو مراکب حج کے ہیں اور جو مراکز حج کے ہیں اور جو مدارس حج کے ہیں اور جو مکاتب حج کے ہیں اور جو مطابع حج کے ہیں اور جو مکاتیب حج کے ہیں اور جو مراسلات حج کے ہیں اور جو مخابرات حج کے ہیں اور جو مکالمات حج کے ہیں اور جو مناظرات حج کے ہیں اور جو مباحثات حج کے ہیں اور جو مجادلات حج کے ہیں اور جو مخاصمات حج کے ہیں اور جو مشاجرات حج کے ہیں اور جو مقاتلات حج کے ہیں اور جو مصالحات حج کے ہیں اور جو مہادنات حج کے ہیں اور جو معاہدات حج کے ہیں اور جو مواثیق حج کے ہیں اور جو مواعید حج کے ہیں اور جو مواثیق حج کے ہیں اور جو مواعید حج کے ہیں

معاف ہوتے ہین نہ بندون کے اور کسا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہے اہل سنت کا اسپر کہ بڑے گناہون کو نہین جاتی ہے مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہے ساقط ہونے دین کے اگرچہ حق اللہ تعالیٰ کا ہو مانند دین نماز اور زکوٰۃ کے مگر ہان گناہ دیکر ادا کرنے قرض کا اور تاخیر کرنے نماز کا اور مانند انکے کا ساقط ہو جاتا ہے اور جو کہ حرم کے گناہ کے قائل ہوئے ہین مراد انکی یہی ہے اور مستحب ہے دخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہ ہو ایذا اسکو یا اور کو اور نہین جائز خریدنا کعبہ کے غلاف اور پردے کا نہ شیبہ سے بلکہ لیوے تو امام سے لیوے یا اسکے نائب سے اور جائز ہے اسکو پہننا انکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہین سے کوئی کسیکو قتل کر کر حرم مین آن بیٹھے تو اسکو قتل نکرے جبتک کہ وہان سے باہر نہ نکلے مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کرے تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہے اور اگر قتل کرے خانہ کعبہ مین تو اسمین قتل نکیا جاوے اور مکروہ ہے استنجا کرنا آب زمزم سے نہ نہانا اور مکہ افضل ہے مدینہ سے مگر جس قطعہ زمین پر کہ لگے ہین اعضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یعنے دفن کیے گئے ہین اسپر وہ مطلق افضل ہے حتے کہ کعبہ سے اور عرش و کرسی سے بھی اور زیادت حضرت کی قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضون نے کہا ہے کہ واجب ہے اسکے لیے کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کرے زیارت سے اگرچہ حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکھتا ہے جاہے حج پہلے کرے جاہے زیارت جبتک کہ نگذرے مدینہ پر سے اور اگر مدینہ پر سے گذرے تو پہلے حضرت کی زیارت ہی کرے بالفور اور چاہیے کہ نیت کرے ساتھ زیارت کے زیارت حضرت کی مسجد کی بھی اسلیے کہ فرمایا ہے حضرت نے کہ نماز اسمین بہتر ہے ہزار نمازون سے بیچ غیر اسکی کے سوائے مسجد حرام کے یعنے اسمین لاکھ نمازون کا ثواب ہوتا ہے اور اسیطرح اور عبادتون کا بھی ثواب وہان زیادہ ہوتا ہے مسائل و مختارین سے لکھے گئے پھر چاہا مین نے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اسکے ایک جا لکھون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کے فائدہ دینمین متفرق لکھے جا چکے ہین مگر اکٹھے لکھنے مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہے پس اس غرضہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحٰق صاحب زادہ اللہ شرفا کا کہ اسمین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابون سے بہت اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اسکو ہندی زبان مین کر کر ایک فصل مین لکھتا ہون

فصل جاننا چاہیے جو کوئی ارادہ حج کا کرے اسکو چاہیے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادا ے فرض کا ارادہ کرے کچھ خیال نام نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی پھر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہے تو جب جہاز مین بیٹھ کر طرف مکہ معظمہ کے جانے لگے میقاتی یلملم احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہے اول فقط احرام حج کا باندھنا کہ اسکو افراد کہتے ہین دوسرے یہ کہ احرام عمرے کا باندھے اور پھر مکہ معظمہ مین پہونچکر افعال عمرے کے حج کے مہینون مین کر کر احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھکر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہین تیسرے یہ کہ احرام دونون کا باندھے و یہ صورتین مکہ شریف مین پہونچکر افعال عمرے کے بجا لاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آوین افعال حج کے کر کر احرام سے نکلے اسکو قران کہتے ہین اور یہ امام اعظم رح کے نزدیک افراد و تمتع سے بہتر ہے جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتھ پاؤن کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کرائے اور بسین لیوے اور اگر عادت سر منڈانے کی ہو تو سر بھی منڈوا دے والا انگھی کرے اور اگر بیوی یا لونڈی ساتھ ہووے تو صحبت کرے پھر دھو کر یا نہا دے اور نہانا افضل ہے اور باندھے لنگ اور اوڑھے چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہے اور اگر دونون دھوئی ہوئی ہون یا پہنے ایک کپڑا کہ اوس سے ستر ڈھنک جاوے تو بھی جائز ہے اور خوشبو لگاوے اور پڑھے دو رکعتین پھر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہے تو یون کہے اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یون کہے اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے تو بھی کافی ہے پھر لبیک کہے پس جب لبیک کہے بہ نیت حج یا عمرے کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہ ہین لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کرنا جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک لبیک

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک

الیک وللعمل لبیک بک الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا ہے خصوصاً بعد نماز کہ خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت طے کرنے قافلہ سے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر اور وقت اترنے کے بلندی سے جنگل مین غرضکہ اس سفر کو طے نماز کا ہے جیسکہ نماز مین وقت انتقالات کے تکبیر کہتا ہے ایسی اس غرض وقت اترنے کے چڑھنے بلندی و پستی سے لبیک کو ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزون سے پرہیز کرے سیا ہو کرتا پہنے مانند کرتہ اور انگرکھے اور جامہ اور فرغل اور جبا اور قبا اور پائجامہ اور بالائی اور موزہ اور ازار بند اور ٹوپی اور مانند انکے کے اور مراد پہننے سے اسطرح کا پہننا ہے کہ جسطرح عادت ہو انکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہین مثلاً کرتہ یا پائجامہ کو بدین نہ پہنے اور اگر انکو ڈورے لے یا طور لنگ کے باندھے تو مضائقہ نہین اور محرم رنگین کپڑا پہنے رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند انکے کے لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے کے شہوت سے اور بیان ہمبستری کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کے نکرے اور فسق فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے اور نہ صید وہ حشی نکارے حتی کہ اشارہ بھی نکرے شکار کی طرف اور نہ بتاوے اسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنے والے کی اور شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہے اور استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور داڑھی کے بلکہ تمام بدن کے دور نکرے نہ منڈاوے اور نہ کتراوے اور نہ اکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے خطمی وغیرہ سے نہ دھووے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گھر کے اور کجاوے کے سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن سے اور منہ اور سر کسی چیز سے نہ ڈھانکے اور جون نہارے اور مارنا کتے ایک جانورون کا حالت احرام مین جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ صدقہ وہ یہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چڑی اور کھچوا اور بھیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بھڑ اور پسو اور سانڈھیا اور درندہ حملہ کرنے والا اور جانور سوذی اور فرائض حج کے چار ہین اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت بعد از زوال سے فجر عید الضحی تک ہے اور تیسرے طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی کے کرنا بہتر ہے اور ایام نحر سے تاخیر کرنے مین دم لازم آتا ہے اور چوتھے ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندھے اور بعد ازان وقوف عرفہ کرے اور بعد ازان طواف الزیارۃ اگر ایک بھی انمین سے فوت ہو گا حج نہین ہوئے گا اور واجبات حج کے یہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے اور کنکریان مارنی ستارون پر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکے کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانے اور احرام میقات باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضون نے اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان صفا اور مروے کے صفا سے شروع کرنا اور سعی درمیان صفا اور مروے کے پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکے کا قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات شوط کے دو رکعتین پڑھنین اور ترتیب درمیان رمی جمرہ اور حلق اور ذبح کے اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم کعبہ طواف کے اندر آجاوے اور سعی درمیان صفا اور مروے کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنے حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ انکے ترک سے دم لازم آوے وہ بھی واجب ہین اور سوائے ان سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائین یا بکری یا مانند انکے اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو انمین نہین کفایت کرتا مگر ندنہ یعنے اونٹ یا گائین اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین ہے کھانا مستحب ہے اور سوائے انکے مین سے اسکو کھانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اسپر دس روزے لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور سات جبکہ واپس ہو وطن کو یا جبکہ روزہ دن عرفہ کے واقع ہو اور سات روزے بعد از فراغ حج کے کہ جہان چاہے رکھے اور اگر پہلے سر منڈانے کے ہدی پر قادر ہو تو اسپر ہدی ہی لازم ہے

اسوقت روزہ بدل نہیں ہوئے گا اور جسوقت ارادہ کے مین جاتی گا کرے تو نماز ہے اور یہ مستحب ہی اور جانب بلندی مکہ معظمہ کے کہ ثنیہ علیا ہی داخل ہووے اور وہان سے مکہ مین بہتر ہی رات کے جانے سے اور جبکہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد رکھنے سامان کے جہان کہنا معظمہ ہو اور بہتر اور مستحب ہی کہ وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کے سے کہ اسکو باب السلام بھی کہتے ہین مسجد مین جاوے اس حال سے کہ متواضع افتادہ کرنے والا اور ذلیل جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنے والا اور عزم کرنے والا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد حرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور مفرد غیر مکے کے لیے سنت ہی بجالاوے اسطرح کہ اول منہ حجر اسود کی طرف کر کے تکبیر و تہلیل کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور بوسہ دینے کے دونو ہاتھ اٹھاوے جیسکہ وقت تکبیر تحریمہ کے اٹھاتے ہین اور بوسہ دینا اس صورت مین ہی کہ کسیکو ایذا نہوے اگر بسبب ازدحام کے بوسہ نہ دیسکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو دو ہتھیلیون سے اشارہ کر کر انکو چومے اور تکبیر و تہلیل و تحمید کرے اور درود پڑھے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھرے اور طواف بہیات مضطباع کرے یعنے چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین مونڈھے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اول تین پھیرون مین رمل بھی کرے یعنے جلد چلے مونڈھے ہلا کر اور سینہ نکال کر جیسے پہلوان چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اسطرح کرے کہ جو پہلے کیا تھا یعنے بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجر اسود کے ہی بوسہ نہ دے بلکہ ہاتھ ہی لگاوے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہی اور یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑھے اور اگر بسبب ازدحام کے وہان نہ پڑھ سکے تو مسجد مین جہان چاہے وہان پڑھے اور اول رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جا کر پانی پیٹ بھر کر پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل اور درود پھر پڑھے اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کے سعی بین صفا اور مروے کے کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہی پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑے اور بیت اللہ کی طرف منہ کرے اور ہاتھ اٹھاوے دعا کے لیے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروے کے اترتے اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہونچے تو قریب نصف سے میل دوسرے تک جلد چلے اور پھر اپنی چال مروے پر چڑھے اور سامنے قبلہ کے کھڑا ہو کر جیسے تکبیر وغیرہ صفا پر کی تھی مروے پر بھی کرے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروے پر اور شرط سعی کی یہ ہی کہ بعد طواف کے ہو اگر پہلے طواف سے سعی کی پھر کرنا سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لیے شرط نہین ہی لیکن اولی ہی طواف کے لیے طہارت ضرور ہی اور وقت طواف اور سعی کرنے کے بانگ نماز کی مکروہ ہی اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام مین جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ بہتر ہی واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹھہرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتوین ذیحجہ کو کہ مین امام خطبہ پڑھتا ہی اسمین بیان ہی ہمارے احکام حج کا مانند نکلنے کے طرف منی کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنے کے منی مین اور غیرذالک اسکو سنے کہ بہتر ہی اور اسیطرح روز عرفہ کے عرفات مین اور گیارہین کو منی مین احکام حج کے خطبہ مین بیان ہوتے ہین انکو بھی سنے پھر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹھوین ذیحجہ کو احرام حج کا باندھ کر بعد طلوع آفتاب کے منی مین آوے اور اگر ظہر پڑھ کر آوے تو بھی مضائقہ نہین اور رات کو منی مین رہے اور نویں عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑھ کر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹھوین تاریخ منی مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی اور عرفات مین جس جگہ کہ چاہے اترے سوائے بطن عرنہ کے اور اترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہی اور اسدن بعد زوال کے نہا دھو کر سنت ہی اور عرفات مین وقوف کرے کہ فرض ہی بدون اسکے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام کے نماز ظہر اور عصر کی جمع کر کے

حاشیہ طلاشتیکہ اور بابد یکبار اورین زنان مشاوران بجا نیاورین ۱۲ منہ

حاشیہ طلاشتیکہ اور بابد یکبار اورین زنان مشاوران بجا نیاورین ۱۲ منہ

اور استغفار و لبیک و تہلیل و تسبیح و ثنا اور درود ساتھ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑھے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام کے مزدلفہ میں آوے اور درمیان آوین استغفار و لبیک اور حمد اور درود اور اذکار سے پڑ رہتا شور مزدلفہ مین آکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی جمع کرے اور رات کو مین رہے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی اور مستحب ہی کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور بیدار ہونے فجر کے تاریکی مین نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ مین جہان چاہے سوائے وادی محسر کے بلکہ جب اس وادی سے گذرے تو جلد وہان سے گذر جاوے بعد فجر کے وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منی کو روانہ ہوا اور وہان پہونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول سنگریزہ مارے تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کتروا دے بعد ازان مکہ مین آکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہی ہے اس وقت حاجت سعی کی نہین اور اگر پہلے سعی نہین کی ہی تو بعد طواف الزیارہ کے سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانے کے مستحب ہی کہ ناخن کتروا دے اور بعین لولوے اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈوانے کے جو چیز کہ حرام ہوئی تھی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارۃ کے حلال ہوینگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منی مین آکر رات کو رہے پھر ایام منی مین دن کو مکہ مین جاکر طواف اور زیارۃ کعبہ کرتا رہے اور رات کو منی مین رہے اور دوسرے دن نحر کے یعنے گیارہوین کو تینون جمرات یعنے منارون پر رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کے ہی اسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتے ہین اسپر سات سنگریزے مارے اور بعد ازان اس جمرہ پر کہ متصل اسکے ہی اسکو جمرہ وسطی کہتے ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت مارنے ہر سنگریزے کے تکبیر کہتا رہے اور اسیطرح تیسرے دن یعنے بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنے تیرہوین کو اگر وہان رہے تو اسپر رمی تینون جمرات کے لازم ہی اور اگر کوچ کیا تو رمی اس سے ساقط ہوئی اور وقت رمے کا گیارہوین بارہوین تیرہوین مین بعد زوال کے ہی لیکن تیرہوین کو اگر پہلے زوال سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہی اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہی اور گیارہوین اور بارہوین مین پہلے زوال سے رمی کرنی جائز نہین اور مستحب ہی کہ سنگریزے چھوٹے ہون بہت بڑے نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ مین سے لیوے اور چکی مین پاٹکر پھینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اسکے رمی ہی یعنے رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کے پیادہ پا کرے اور جو رمی کہ بعد اسکے رمی نہین یعنے رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اسمین یکسان ہی اور شب نالہ مین کھڑے ہو کر طرف بلندی کے رمی کرے اور اسوقت نی دائین ہاتھ کی طرف ہو اور کعبہ بائین ہاتھ کیطرف اور اگر سنگریزے منارون پر نہ پڑین تو درست نہین منارون پر یا نزدیک پڑین یا درسنگریزے دائین ہاتھ سے پھینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سبکے سب ڈالدے جائز نہین اگر ڈالیگا تو وہ ایک ہی گنکا پھینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کے وادی محسب مین آکر ایک دو ساعت ٹھہر کر مکہ مین طواف الصدر کے لیے جاوے اگر وہان سے آنا منظور ہو اور اگر یہان ٹھہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہی اور اس طواف مین سعی نہین ہی اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بھر کر پیوے کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کی طرف کرتا رہے اور وہ پانی منہ اور سر اور بدن پر بھی ملے اور پھر طرف بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور منہ اپنا ملتزم سے لگا دے اور کعبہ کے پردون کو پکڑ کر گریہ وزاری بہت سی کرے اور اسوقت بھی ساتھ تکبیر و تہلیل اور اذکار اشغال اور حمد و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالے سے طلب کرے اور منہ اپنا کعبہ کی طرف کر کے پچھلے پانون مسجد سے باہر نکلا دے جسطرف چاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہی واجب نہین اور ایک سال مین مکہ سے ادا ہوتا ہو اور وقت اسکا تمام سال ہی مگر ایام حج مین مکروہ ہی غیر قارن کو اور ایام حج کے یہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہی اور واجبات عمرہ مین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروے کے دوسرے سر منڈانا یا بال کتروانے اور شرائط اور سنن اور آداب اسکے وہی ہین

حج مین ہین اور احکام جنایات کے یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب اپنے سر پر ہمیشہ کیا کرے یا استعمال زیت کیا کرے یا پہننے کپڑے ایسا ہوا تمام روز اصطلح کی عادت ہو کے پہننے کی یا ڈھانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی یا زیادہ اُس سے یا ایک انمل یا بال زیر ناف کے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن دونون ہاتھون کے یا دونون ہاتھ پاؤن کے یا ایک ہاتھ پاؤن کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پھرے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے بیوی کا یا چھوے اُسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانے کو یا طواف زیارت کو ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہے اگر تلبید کرے یعنے گوند وغیرہ سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اُسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے بنا پہننے کپڑے ایسا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے تا پانچ ترشواوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے رمی ایک منارے کا تینون منارون مین سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر منڈے پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہے اور صدقہ آدھا صاع گیہون ہے یعنے دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا ایسا ہوا سانحہ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتون مین محرم پر لازم ہے کہ ایک چیز کرے تین چیزون مین سے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا تین روز رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اُسکی طرف پس اُسپر بدلہ لازم آتا ہے یعنے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلون کے بحسب قیمت اُس جگہ کے کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اُس موضع کے کہ قریب ہو اُس سے اگر موضع شکار مین نہ ہو اُسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے ہدی اگر اُسکے اُسمین پس ذبح کرے اُسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے اُسکا غلہ اور دیوے ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنے چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصد کرنے والا اور بھول کر کرنے والا اور عالم اور جاہل اور رغبت کرنے والا اور بجبر کرنے والا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبو بہت سی کھاوے تو دم لازم آتا ہے اور سونگھنے خوشبو کی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کے سے محرم پر کچھ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے جون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین مین سے پکڑ کر مارے کچھ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین ڈالے اس نیت سے کہ جوئین مر جاوین اور جوئین بہت مرین تو اُسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونے کے لیے ڈالے اور نیت جوؤن کے مرنے کی نہو اور وہ مرین تو اُسپر کچھ لازم نہین ہوتا للہ الحمد تمام ہوئے مسائل حج کے اب لکھتا ہون حج کی **فصل** تیسرے وقت احرام کے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ اور پڑھے بعد احرام کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ لَکَ مُحَرَّمِیْ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّیْبِ وَکُلِّ شَیْءٍ حَرَّمَتْہُ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی اَدَاءِ الْعُمْرَۃِ کَمَا اَعَنْتَنِیْ عَلٰی اَدَاءِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِکَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْھُمْ وَاَکْرَمْتَھُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰھُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ اور پڑھے وقت داخل ہونے حدود حرم کے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَاَمْنُکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اور پڑھے جبکہ

وکیسے مدکو اللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِی فِیْھَا قَرَارًا وَّ رُزْقًا فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا وَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور پڑھے وقت دیکھنے بیت اللہ کے اللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ بِرًّا وَّ مَھَابَۃً اور پڑھے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ جَمِیْعَ اَبْوَابِ فَضْلِکَ وَ اَبْوَابِ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اور پڑھے جبکہ قریب ہو حجر اسود کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور پڑھے وقت ابتدا طواف کے اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَ وَفَاءً بِعَھْدِکَ وَ اتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور پڑھے نزدیک دروازے بیت اللہ کے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَ ھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَ ھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ وَ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اور نزدیک رکن عراقی کے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ اور پڑھے نزدیک پنالہ کعبہ کے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ بِکَاْسٍ مِّنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَّا اَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور پڑھے نزدیک رکن شامی کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ وَ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا اٰخر آیت تک اَللّٰھُمَّ فَنَجِّنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِکْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَفْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَّ قِنِّیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت کھڑے ہونے پر دروازہ کعبہ کے یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ اَنْزِلْ عَلَیَّ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَی الْمَرْءِ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَ الْتَزَمْتُ بِعَتَبَتِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ اَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَ بَشَرِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنْ سُجُوْدٍ لِّغَیْرِکَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَسْاَلَۃِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ اٰبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی اور پڑھے بعد دو رکعتوں طواف کے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَ رِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ سَقَمٍ وَّ اَتِمَّ رُشْدِیْ فِی الْاِخْلَاصِ وَ الْیَقِیْنِ وَ الْمُعَافَاۃِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ اور پڑھے جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ اَعَزَّ جُنْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور پڑھے وسیان صفا اور مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفہ کے عرفات میں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدٰى وَنَقِّنِي بِالتُّقٰى وَاغْفِرْ لِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى اور بھی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَكَيِّنَّا بِالتُّقٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى اَللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا صَالِحًا مُبَارَكًا اور پڑھے عرفہ کی رات میں سو کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِئُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رَوْحُهُ سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ مِنْ سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ اور پڑھے جب دیکھے دیوار مدینہ منورہ کی اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُولِكَ فَاجْعَلْهُ لِي وِقَايَةً مِنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوءِ الْحِسَابِ اور پڑھے نزدیک دروازہ مدینہ کے رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا اور کہے نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَرَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِكَ وَأَصْحَابِكَ الطَّاهِرِينَ وَأَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ **بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى** باب ہے بیان حرم یعنے گرد و مدینہ کے محفوظ رکھے اسکو اللہ تعالیٰ ف حدیثیں بیچ حرام ہونے مدینہ اور گرد و اسکے کے آئی ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے اسمیں ہمارے نزدیک معنے اسکے حرام ہونے کے یہ ہیں کہ اسکی تعظیم و تکریم کرے نہ یہ کہ وہ حرام ہے مانند مکے کے پس ہمارے نزدیک حرام نہیں درخت کاٹنے مدینے اور گرد و اسکی کے اور نہ شکار کرنا اسمیں اور یہ تینوں امام کے نزدیک یہ چیزیں حرام ہیں و مان بھی بغیر ضمان کے یعنے بدلہ نہیں آتا ع **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل کی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہیں لکھا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن کے اور اس چیز سے کہ اس صحیفہ میں ہے کہا حضرت علیؓ نے صحیفہ میں یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے درمیان عیر کے تور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ میں بدعت یعنے جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کی یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کیے جاتے اس سے یعنے کامل قبول نہیں ہوتے فرض اور نہ نفل عہد مسلمانوں کا ایک ہی ہے حاصل کر سکتا ہے ساتھ اسکے ادنا انکا پس جو شخص کہ توڑے مسلمان کے عہد کو پس اسپر بھی ہے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی نہیں قبول کیے جاتے اس سے فرض اور نہ نفل اور جو شخص کہ موالات کرے ایک قوم سے بغیر اذن صاحبوں اپنے کے پس اسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی نہیں قبول کیے جاتے اس سے فرض اور نہ نفل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یہ بھی ہے کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنے کے یعنے کہے کہ میں فلانے کا بیٹا ہوں اور واقع میں اسکا نہیں یا نسبت کرے اپنے کو طرف غیر مالکوں اپنے کے پس اسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کیے جاتے اسسے فرض اور نہ نفل ف اس چیز کی کہ اس صحیفہ میں ہے آیا ہے کہ لوگوں نے آپسمیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہے حضرت علیؓ کو ساتھ اور صحیفہ کے یعنے کتاب کے سوائے قرآن کے اسکے جواب میں حضرت علیؓ نے یہ فرمایا کہ نہیں لکھا ہے میں نے حضرتؐ سے سوائے قرآن کے اور اس چیز کے کہ صحیفہ میں ہے اور صحیفہ سے مراد ورق کاغذ ہے کہا اسمیں احکام دیات کے اور اور بعضے احکام لکھے تھے اور وہ حضرت علیؓ کی تلوار کے غلاف میں رہتا تھا اور ان احکام میں یہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہے یعنے بزرگ قدر ہے اور ممنوع ہے اسمیں ایسی چیز کرنی کہ جاعت اسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کے حرام بمعنی حرم کے ہے یعنے مدینہ مانند حرم مکے کے ہے جو چیزیں کہ حرم مکہ میں کرنی حرام ہیں مدینہ میں بھی حرام ہیں اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور تور کے ہے کہ یہ دو پہاڑ ہیں دونوں طرف مدینہ مطہرہ کے اور لفظ صرف کے معنی ہیں فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کے معنی ہیں نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضوں نے کہا شفاعت اور بعضوں نے کہا توبہ اور عہد مسلمانوں کا ایک ہے الخ یعنے ایک یہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اس صحیفہ میں کہ عہد و امان مسلمانوں کا مانند شریف کے ہے سعی حاصل کر سکتا ہے ساتھ اسکے ادنا انکا یعنے ادنا بھی اشخاص عہد امان دینے کا رکھتا ہے اور انکے امان دینے سے اور دون کو سعی کرنی انکے عہد پورا کرنے میں لازم ہوتی ہے حاصل یہ کہ جو کوئی مسلمانوں میں سے ہے اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کے امان دیوے کسی کافر کو اور عہد کرے اس سے اور اپنی پناہ میں لاوے تو نہیں جائز ہے کسیکو توڑنا اسکا اور جو کوئی توڑے مسلمان کے عہد کو یعنے قتل کرے اس کافر کو یا لیلیوے مال اسکا تو اسپر بھی لعنت ہے الخ اور جو شخص کہ موالات کرے یعنے دوستی کرے جاننا چاہیے کہ ولا دو قسم پر ہے ایک تو ولاء موالات وہ یہ ہے کہ عادت عرب کی تھی کہ آپسمیں دوستی رکھتے تھے اور عہد باندھتے تھے اور قسم کھاتے تھے کہ نیک و بد میں آپسمیں شریک اور ممد و معاون رہینگے اور آپسمیں ایک دوسرے کے دوست سے دوستی رکھینگے اور دشمن سے دشمنی اور ایام جاہلیت میں امر ناحق و باطل پر بھی مدد کرتے تھے اور اسلام میں امر حق ہی پر مدد کرتے تھے اور اکثر اہل عجم عرب میں آنکر صحابہؓ سے عقد موالات باندھتے تھے اور دوسرے ولاء عتاقت ہے کہ جسنے غلام آزاد کیا ہے اس غلام پر حق ولا ثابت ہوا کہ وقت نہونے عصبہ اس غلام کے وہ آزاد کرنے والا وارث اسکا ہوتا ہے کہ ذوی الفروض سے جو کچھ بچتا ہے وہ لیتا ہے پس احتمال ہے کہ مراد موالات سے یہاں قسم اول ہو پس معنے یہ ہونگے کہ ایک شخص کے موالی یعنے دوست مذکور ہوں تو نہ چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹھہراوے بغیر اذن موالی اپنے کے اسلیے کہ اسمیں ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہے مسلمانوں کو اور احتمال یہ بھی ہے کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی نسبت کرے اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنے والے اپنے کی طرف تو مستحق ملعنت ہوتا ہے جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہے غیر باپ کیطرف نسبت کرنے میں اسصورت میں قید بغیر اذن موالیہ کے بنا بر غالب کے ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہے اپنے مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہیں دیتا پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر مالک اذن دیدے تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اسلیے

کہ جو محمد لازم آویگا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ نے کچھ نہیں لکھا حضرت سے سوائے قرآن کے اور صحیفہ مذکورہ کے پس حضرت علی کے قول سے یہ
باطل ہوتا ہے اور اشیعہ کا کہ حضرت صلعم کو آنحضرت نے وصیت کی تھی ساتھ خلافت کے اور اور اسرار کے اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزیں بتائیں کہ
اور وں کو نہیں بتائیں پس یہ سب دعوی باطل ہیں اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے لکھنا علم کا ع ح ۞ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ
شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں حرام کرتا ہوں
درمیان دونوں کناروں سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاویں درخت خاردار اسکے یا مارا جاوے شکار اسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے انکے اگر ہوتے وہ
مومنین اسکے کے دنیا اور عقبیٰ میں اگر جانیں یعنے اسکی بھلائی کو تو نہ چھوڑیں اسکو اور نہ جاویں اسکے اور کہیں واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا اسکو
کوئی بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اسمیں اس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اس سے یعنے نہیں ضرر کریگا مدینہ کو ہونا اسکا بلکہ مفید ہوگا اسکو اور
نہیں ثابت رہیگا یعنے نہیں صبر کریگا کوئی اسکی سختی اور بھوک پر اور اسکی مشقت پر مگر ہونگا میں واسطے اسکے شفاعت کرنے والا اور فرمایا کہ
گواہ ہونگا یعنے اسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ کاٹا جاوے اخ حمل کیا ہے اسکو علما ہمارے نے نہی تنزیہی پر اور بے خوفی سے
یعنے جسکو کوئی بضرورت چھوڑیگا وہ اسمیں نہیں داخل ہے اور اخیر حدیث میں بشارت ہے اوپر خاتمہ بخیر ہونے والوں مدینہ کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ لائق
مومن کو یہ ہے کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنے کے حرمین شریفین میں اور نہ نظر کرے طرف ظاہر کی نعمتوں اور جگہ کی کے اسلیے کہ اصل نعمت آخرت کی
ہے بحسب اس حدیث کے اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ
وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہیں صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا میں واسطے اسکے شفاعت کرنے والا ان فریقوں کے
نقل کی یہ مسلم نے ۞ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ
وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْا
اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے لوگ جسوقت دیکھتے یا پہل لاتے اسکو
طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ لیتے اسکو حضرتؐ کہتے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے پھلوں ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے شہر ہمارے کے
اور برکت دے واسطے ہمارے صاع ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے مد ہمارے کے یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور دوست تیرا اور نبی تیرا
اور تحقیق میں بندہ تیرا اور نبی تیرا ہوں اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تھی تجھ سے واسطے مکے کے یعنے جو کہ اس آیت میں مذکور ہے فاجعل افئدۃ من الناس الخ اور میں دعا
کرتا ہوں تجھ سے واسطے مدینہ کے مانند اس چیز کے کہ دعا کی ابراہیم نے تجھ سے واسطے مکے کے اور مثل اسکے ساتھ اسکے یعنے دو چند اسکے کہ دعا کی ابراہیم نے پھر کہا
ابو ہریرہؓ نے بلاتے حضرتؐ بہت چھوٹے لڑکے کو اپنے اہلبیت میں سے پس دیتے اسکو وہ پھل نقل کی یہ مسلم نے ف برکت کے معنی میں زیادہ ہونے کے اور
ہیں کہ پس برکت میوے کی تو ظاہر ہے اور برکت شہر کی یہ ہے کہ وسعت ہو شہر میں اور لوگ اسمیں بہت سے ہوں سو قبول ہوئی دعا حضرتؐ کی کہ مسجد بھی
بڑھائی گئی اور شہر بھی بڑھا اور خوب آباد ہوا مسلمانوں سے اور صاع اور مد نام پیمانوں کے ہیں انکی برکت سے مراد یہ ہے کہ فراخی ہو رزق میں اور حضرت صلی اللہ

ع یعنی جو حضرت اسمیں فوت ہوئے
آخر شد ۱۲

علیہ وسلم جب ایسا نہ تعالیٰ کے امن میں سیکڑوں مرتبہ بڑا ہے خلیل سے لیکن حضرت نے یہ صفت اپنی بیان فرمائی اور اپنے کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطے تواضع کے اور حضرت نیا پھل لڑکے کو کھلنے دیتے تھے کہ ناوہ خوش ہو جاوے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَدَعَا لِاَھْلِھَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَازِمَیْھَا اَنْ لَّا یُھْرَاقَ فِیْھَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلَ فِیْھَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلْفٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نے بزرگی دی مکے کو یعنے ظاہر کی بزرگی اسکی پس گردانا اسکو حرام اور تحقیق میں نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونوں طرفوں اسکی کے ساتھ اسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے اسمیں اور نہ اٹھایا جاوے اسمیں ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اسمیں درخت مینے پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانور کے نقل کی مسلم نے ف کہا تورپشتی نے کہ حرمۃ المدینۃ جو فرمایا مراد اس تحریم سے تعظیم ہے دلو احکام کہ متعلق ہیں ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہ قول حضرتؐ کا ہے کہ نہ جھاڑا جاوے اسمیں درخت مگر واسطے کھانے جانوروں کے اور حرم مکے کے جو درخت ہیں انکے پتے جھاڑنے کسی حال میں درست نہیں اور شکار کرنا مدینہ میں بھی جھاڑا نے حرام جانا ہے اور جمہور صحابہؓ نے نہیں انکار کیا ہے پرند جانوروں کے شکار کرنے کا مدینہ میں اور نہیں پہونچی ہے ہمکو اسمیں نہی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی ایسے طریق سے کہ اعتماد کیا جاوے اسپر انتہے کلام ۱۲ ملا علی رحمہ اللہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے جو چاہے انکی شرح میں دیکھ لے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلَی الْقَصْرَۃِ یَعْنِی الْعَقِیْقَ فَوَجَدَ عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُہٗ فَسَلَبَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَہٗ اَھْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْہُ اَنْ یَّرُدَّ عَلٰی غُلَامِھِمْ اَوْ عَلَیْھِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِھِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَی اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عامر بن سعد سے کہ سعد سوار ہوئے طرف محل اپنے کے کہ عقیق میں تھا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تھا درخت یا جھاڑتا تھا پتے اسکے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اس غلام کے پس جب پھرے سعد یعنے طرف مدینہ کے آئے انکے پاس مالک غلام کے پس گفتگو کی انسے یہ کہ پھیر دیں انکے غلام پر یا پھیر اس چیز کو کہ لی ہے غلام انکے سے یعنے کپڑے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہ کہ پھیر دوں میں چیز کو کہ دلوائی ہے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہ کہ پھیر دیں اسپر نقل کی یہ مسلم نے ف سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہیں کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یا اسپر یہ شک راوی ہے کہ ان مالکوں نے علی علامہم کہا یا بجاے علی غلامہم کہا یعنے ہمکو دیدو جو کچھ کہ لیا ہے ہمارے غلام سے اور دلوائی ہے یعنے اون دیا ہے اسکا کہ جو کوئی دیکھے کسی کو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینے میں چھین لیوے کپڑے اسکے یہ حدیث منسوخ ہے یا تاویل کی گئی ہے کہ یہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کے تھا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک کا و شافعی میں یہ ہے کہ نہیں لازم آتا مدبر لیجے شکار مدینے کے اور کاٹنے درخت اسکی کے بلکہ یہ حرام ہے نہیں لازم آتے بدلے کے اور کہا بعضوں نے کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکے کے اور بعضوں نے کہا کہ حرام بھی نہیں انتہی یہ مذہب ہمارا ہے لیکن مکروہ ہے ۱۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْ بَکْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا فَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تپ میں ہوئے ابوبکرؓ اور بلال پھر آئی میں معمول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی میں نے انکو پس فرمایا آپ نے اے اللہ دوست کر تو طرف ہمارے مدینہ کو مانند دوستی ہماری کے مکے کو بلکہ زیادہ تر اس سے اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اسکی کے اور مد اسکے اور نکال اسکی تپ کو یعنے شدت و کثرت تپ کو اور اسکی وبا کو اور رکھ اسکو جحفہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے حالت تپ میں پوچھا کہ کیا حال ہے آپکا وہ اسوقت آواز بلند سے ذکر کرتے تھے اور اسکی ہوائے موافق کا اور مکانات کا اور لطافت

پہاڑ دیکھا وغیرذلک کرنے لگے حضرت عائشہؓ نے یہ حال حضرت سے عرض کیا آپ حضرت نے دعاے مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اُس زمانہ مین وہان یہود رہتے تھے اور آیا ہے کہ زمین مدینہ مین پہلے ہجرت سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم سے وبا اور بیماری بہت تھی پس جگہ کہا حضرت نے اُسکو کہ زمین کفار مین بہاوے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے بعد دعا کرنی کفار پر ساتھ امراض موت وہلاک کے اور خراب ہونے شہرون اُنکے کے ع ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَدِیْنَۃِ فَتَرَ رَأَیْتُ امْرَأَۃً سَوْدَاءَ ثَائِرَۃَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی تَرَکَتْ مَہْیَعَۃَ فَتَأَوَّلْتُ اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِیْنَۃِ تَنْقُلُ اِلٰی مَہْیَعَۃَ وَہِیَ الْجُحْفَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ؎ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے بیچ حدیث خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مقدمہ مدینہ کے کہ دیکھی مین نے ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سے یہان تک کہ اُتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہے پس تعبیر کی مین نے اُسکی یہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا ہے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** سُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ ذُہَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَہْلِیْہِمْ وَمَنْ اَطَاعَہُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّہُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَہْلِیْہِمْ وَمَنْ اَطَاعَہُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّہُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَہْلِیْہِمْ وَمَنْ اَطَاعَہُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّہُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سفیان بن ابی زہیرؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین یعنے بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چھوڑین اُسکو اور فتح کیجاویگی شام پھر آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے پیغمبر اسلام مین فتح ہوینگے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اُنکی کے مدینہ سے مع اہل وعیال اور تابعداروں کے نکل کر وہان جاکر رہینگے اور اگر جانین حقیقت حال کی اور سعادت سبدار دعاد کی تو وہان سے نہ نکلین ع ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَہِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا گیا ہون مین ساتھ ہجرت کرنے کے ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہے سب بستیون پر کہتے ہین اُسکو یثرب اور وہ مدینہ ہے دور کرتی ہے آدمیون کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غالب آتی ہے سب بستیون پر یعنے جو کوئی اُسمین رہتا ہے غالب ہوتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہرون کو یہ خاصیت ہے اُس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اُسمین آتا ہے اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہے پہلے قوم عمالقہ آئی اُسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد ازان یہود آئے وہ غالب ہوئے عمالقہ پر پھر انصار پہونچے وہ غالب ہوئے یہود پر پھر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئے اُنکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سے مغرب تک لے لیا اور اُس شہر کا نام پہلے یثرب اور اثرب تھا اور پرون سجدہ کے جب حضرت وہان تشریف لائے تو اُسکا نام مدینہ رکھا بسبب تمدن اور اجتماع لوگون کے اُسمین اور منع فرمایا کہ اُسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلیے کہ وہ مشتق ہے ثرب سے بمعنی ہلاکت وفساد کے یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تھا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہے کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ دس بار مدینہ کہے تا مدارک تلافی اُسکی کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ استغفار کرے اور مراد برے آدمیون سے اہل کفر وشرک ہین کہ وہان سے

بسبب قوت اسلام کے کمالے گئے تشریح **وعن جابر بن سمرۃ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ سمی المدینۃ طابۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اللہ تعالیٰ نے نام اسکا رکھا اوپر زبان حبیب اپنے کے طابہ اور ایک روایت میں ہے طیبہ یعنی پاک و خوش کہ پاک ہے ہمیشہ ستون شرک سے اور موافق ہے ہوا اسکی طبیعتوں سلیم کو اور خوش ہیں رہنے والے اسکے **وعن جابر بن عبد اللہ** ان اعرابیا بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصاب الاعرابی وعک بالمدینۃ فقال یا محمد اقلنی بیعتی فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وتنصع طیبہا متفق علیہ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے رہنے پر پاس حضرت کے پس پہونچی اعرابی کو تپ مدینہ میں یعنے شدت کی تپ ہوئی اسکو مکروہ جانا اسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہاں سے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نے پھر نکل گیا اعرابی یعنے مدینہ سے بغیر اذن حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے دور کرتا ہے میل اپنے کو اور خالص کرتا ہے اچھے اپنے کو یعنی کمال ایمان کا ہے برے آدمی کو اور خالص کرتا ہے آدمی پاک کو آدمی بلیدیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت نے انکار کیا بیعت کے پھیر دینے کا اسلئے کہ نہیں جائز تھا پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرت کے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ نکالنا مدینہ کا برے آدمیوں کو اور خالص کرنا اچھوں کو یا تو حضرت کے زمانے میں تھا یا اخیر زمانے میں ہوگا کہ جب دجال نکلے گا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلے گا اور جاویگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہر زمانے میں ہو وقت ہو **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارہا کما ینفی الکیر خبث الحدید رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دور کریگا مدینہ شریروں اپنے کو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہوں یا دروازوں مدینہ کے فرشتے نگہبان ہیں نہیں داخل ہوگی اسمیں نہ طاعون اور نہ دجال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** طاعون نام ایک بیماری کا ہے غیر وبا کے وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینے میں نہیں ہوتی یہ صریح معجزہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ نے المسوی اور حضرت شیخ نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہے اور لکھا ہے کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ لیس نقب من انقابہا الا علیہ الملائکۃ صافین یحرسونہا فینزل السبخۃ فترجف المدینۃ ثلث رجفات فیخرج الیہ کل کافر و منافق متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شہر مگر کہ پائمال کریگا اسکو دجال سوائے مکہ اور مدینے کے نہیں کوئی راہ راہوں مدینہ کے سے یا ہر ایک مکہ اور مدینے کے سے مگر کہ اوپر ہیں فرشتے صف باندھے نگہبانی کرتے ہیں اسکی یہاں اترے گا دجال زمین شور میں کہ باہر ہے مدینے سے پس ہلیگا مدینہ ساتھ رہنے والوں اپنے کے تین بار ہلنا پس نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن سعد** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مکر کریگا مدینہ والوں سے کوئی مگر کہ گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہے نمک پانی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کے بیماری دق اور سل کی سے ہلاک ہوگیا ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتے سفر سے پس دیکھتے طرف دیوارون مدینہ کے دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے دابہ پر لیتے گھوڑے یا خچر یا مانند اسکے پر جلد چلاتے اُسے بسبب محبت مدینہ کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ اُحد پس فرمایا یہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اُسکا اور تحقیق مین حرام کرتا ہون اُس جگہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تحقیق یہ ہے کہ یہ محمول ہے ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے علم اور فہم اور محبت وعداوت جمادات مین بھی جیسیکہ لائق حال اُنکے کے ہین خصوصا محبت انکی انبیا اور اولیا کے ساتھ خصوصاً سید انبیا اور سلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہین اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اُسکو سب چیز دوست رکھتی ہے اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اُسکے ہین چنانچہ رونا تنہ کھجور کا حضرت کی مفارقت سے دلیل صریح ہے اس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون یعنے بزرگ کرتا ہون پس حرام سے یہ نہین مراد ہے کہ مانند مکہ کے حرام ہے یعنے اُسکے درخت کاٹنے وغیر ذلک درست نہین ح ع **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو نقل کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَاءَ مَوَالِیْہِ فَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ فَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَۃً اَطْعَمَتْنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہو سلیمان بن ابی عبداللہؒ سے کہ کہا دیکھا مین نے سعد بن ابی وقاصؓ کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنے گردے مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعدؓ نے کپڑے اُسکے پس آئے مالک اُسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اُسکے کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرائی ہے یہ حرم اور فرمایا ہے کہ جو شخص پکڑے اُس کیلو کہ شکار کرتا ہو اُسمین پس چاہیے کہ چھین لے اسباب اُسکا پس نہین پھیرونگا مین تمہیں وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجکو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دونون مین تمکو مول اُسکا یعنے ازراہ احسان کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** صَالِحٍ مَوْلًی لِلسَّعْدَیْنِ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِیْدًا مِنْ عَبِیْدِ الْمَدِیْنَۃِ یَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَخَذَ مَتَاعَھُمْ وَقَالَ لَاُبَقِّیَنَّ اَنَّ الْیَوْمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی اَنْ یُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ شَیْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْہُ شَیْئًا فَلِمَنْ اَخَذَہٗ سَلَبُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو صالح سے کہ غلام آزاد تھا سعد کا یہ کہ تحقیق سعد نے پائے کچھ ایک غلام غلامون مدینہ کے سے کہ کاٹتے تھے درخت مدینہ کا پس لیا سعد نے اسباب اُنکا اور کہا یعنے غلامون کے مالکون کو کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے تھے یہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کے سے کچھ اور فرمایا

جو کاٹے اُسمین سے کچھ پس اسباب اُسکا واسطے اُس شخص کے ہو کہ پکڑے اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف صواب یہ ہے عن صالح عن مولے لسعد لفظ عن گھٹنے والوں سے رہ گیا ہے یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہین ہے بلکہ صالح مولی توامہ کا ہے اُسنے مولی سعد کے سے روایت کی ہے ع وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَیْدَ وَجٍّ وَعِضَاھَہٗ حَرَمٌ لِلّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ وَجٌّ ذَکَرُوْا اَنَّہٗ مِنْ نَاحِیَۃِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ اَنَّہٗ بَدَلٌ اَنَّھَا اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار وج کا اور درخت خاردار اُسکے حرام ہین حرام کیے گئے ہین واسطے اللہ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ وج ذکر کیا علمانے کہ تحقیق وہ ایک جانب ہے طائف کے اور کہا خطابی نے لفظ انہ بدل انہا کے ف واسطے اللہ کے یعنے بموجب حکم اللہ تعالے کے یا واسطے دوستون اُسکے کے یعنے غازیون کے اور لکھا ہے علمانے کہ حرمت وج کی بطریق حمے کے تھی یعنے اُسمین رونہ رکھے ہوئے تھے غازیون کے گھوڑون کے اسلیے حرام تھا اُسمین جانا شکار کے لیے اور تعرض سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیون کو نہ یہ کہ حرمت اُسکی بطریق حرم کے تھی اور اگر بطریق حرم کے تھی تو ایک وقت مخصوص مین تھی پھر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی نے کہ نہ شکار کیا جاوے اُسمین اور نہ درخت اُسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنے بدلہ اسمین نہین ذکر کیا ہے ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مرے مدینہ مین پس چاہیے کہ مرے مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اُس شخص کے کہ مرے مدینہ مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف اول جملہ حدیث کے صفحہ یہ ہین کہ جو کوئی طاقت رکھے مدینہ مین یہان تک کہ آوے اُسکو موت پس چاہیے کہ رہے اُسمین یہان تک کہ مرے اُسمین کہ مین شفاعت اُسکی کرونگا اگر گنہگار ہوگا گنہگار ہوگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اُسکے بلند کرواؤنگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہے کہ جیسے وہان کے رہنے والون کے لیے ہوگی ویسی اورون کے لیے نہین ہونے کی والا شفاعت عام حضرتؐ کی سب مسلمانون کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہے کہ جسکی عمر پڑی ہو یا کثف وغیرہ سے معلوم ہو کہ موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہے تا اس نعمت عظمی کو پہونچے کیا خوب دعا ہے حضرت عمرؓ کی اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الٰہی دولت سے بے زر وبے پر کو بھی نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ مِنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابُ الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیون اسلام کی سے خراب ہونے مین مدینہ ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنے قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سب کے پیچھے ویران ہوگا یہ فضیلت حضرتؐ کی برکت سے مدینہ کو حاصل ہوئی ع وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنِّیْ ھٰجِرٌ ھٰذِہِ الثَّلٰثَۃَ نَزَلَتْ وَفِیْ دَارِھِمْ مَلِکُ الْمَدِیْنَۃِ اَوِ الْبَحْرَیْنِ اَوْ قِنَّسْرِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے جریر بیٹے عبداللہ کے سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالے نے وحی کی طرف میرے کہ جو نسی ان بستیون مین سے اُترو گے تم یعنے رہنے کے لیے پس ہی گھر ہجرت تمہاری کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہ ترمذی نے ف بحرین ایک جزیرہ ہے دریاے عمان مین اور قنسرین نام ہے ایک شہر کا شام کے شہرون مین سے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے اختیار دیا کہ ان تین جگہون مین سے جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ مین لکھا ہے کہ پہلے ہجرت کرنے سے حضرتؐ اختیار دیے گئے ان جگہون مذکورہ کے رہنے مین پھر آخر کو مدینہ معین ہوا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری روایت ہو ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں داخل ہونے کا مدینہ میں خوف دجال کا اور مدینہ کے اس دن یعنی دن نکلنے دجال کے سات دروازے ہونگے یعنے سات راہیں ہونگی ہر دروازے پر دو دو فرشتے ہونگے یعنے داہیں باہیں محافظت کے لیے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ متفق علیہ اور روایت ہو انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یا الٰہی گردان مدینہ میں دوچند اس برکت سے کہ گردانی تو نے مکے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے مدینہ کی قوت میں بہ نسبت قوت مکے کے دوچند برکت دے اور یہ منافی نہیں ہونے مکے کی افضل اس سے باعتبار زیادہ ہونے حسنات کے ع **وعن** رجل من ال الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمۃ ومن سکن المدینۃ وصبر علی بلائہا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیمۃ ومن مات فی احد الحرمین بعثہ اللہ من الآمنین یوم القیمۃ اور روایت ہو ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کی سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس شخص نے زیارت کی میری قصد کر کر ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کے دن قیامت کے اور جو شخص کہ رہا مدینہ میں اور صبر کیا اسکی سختیوں پر ہوگا میں واسطے اسکے یعنے طاعت اسکی کے گواہ اور شفاعت کرنے والا یعنے اسکے گناہوں کی دن قیامت کے اور جو شخص کہ مریگا بیچ ایک کے دونوں حرموں میں سے یعنے مکہ و مدینہ کے اٹھاویگا اسکو اللہ تعالیٰ امن والوں میں سے یعنے امن میں ہوگا خوف بڑے سے دن قیامت کے **ف** قصد کر کے یعنے خاص میری زیارت ہی کے لیے آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سنانے اور دکھانے اور مانند اسکے کے حاصل کہ کوئی غرض دنیوی بھی دریں ضمن محض میری زیارت کے لیے آیا ع **وعن** ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی رواہا البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہو ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی پیچھے مرنے میرے کے ہوگا مانند اس شخص کے زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کی یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی اسلیے کہ حضرت حیات النبی ہیں اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہ ہے کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر شریف میرے کی واجب و لازم ہوتی ہے اسکے لیے شفاعت میری اور اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق مظلم کیا مجھ کو اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے قصد کیا طرف مکے کے یعنے حج کے لیے پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونے کا میری مدینہ تو اسکے لیے دو حج مبرور یعنے مقبول لکھے جاتے ہیں ع جذب القلوب **وعن** یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا وقبر یحفر بالمدینۃ فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئسما قلت قال الرجل انی لم ارد ہذا انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مثل القتل فی سبیل اللہ ما علی الارض من بقعۃ احب الی ان یکون قبری بہا منہا ثلث مرات رواہ مالک مرسلا اور روایت ہو یحیی بن سعید سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ میں پس جھانکا ایک شخص نے قبر میں اور کہا بری خوابگاہ مومن کی ہے یعنے یہ قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بری ہے وہ چیز کہ کہی تو نے کہا اس شخص نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا اسکا سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا میں نے قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہو کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین میں پر کوئی جگہ کہ محبوب تر ہو نزدیک میرے کہ ہو قبر میری اس جگہ سے تین بار فرمائی حضرت نے یہ بات روایت کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **ف** بری ہے وہ چیز

لیئے ایسے کہ بڑا کہا تو سند قبر مومن کو باوجودیکہ قبر اسکی باغ ہو یا غون جنت کے سے اُسنے کہا کہ یہ ارادہ مین نے نہین کیا کہ قبر مطلق بُری خواہگاہ ہو بلکہ یہ ارادہ کیا تھا مین نے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ مین بہتر ہی کہ مرنے سے حضرت نے اسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی مانند شہید ہونے کے راہ خدا مین پھر ذکر کی فضیلت اسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ مین برابر ہی کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتھ اس عبارت کے کہ نہین نہین پس الوع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ بِوَادِ الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَّحَجَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا عمر بن خطاب نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنے والا پروردگار میرے کیطرف سے یعنی فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین ہی کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز اسمین مانند عمرہ اور حج کے ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہی مدینہ کے جنگلون مین سے اور کہہ عمرہ حج مین یعنی وہان کی نماز کو گن برابر عمرے کے کہ حج مین ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہی اُس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکھتی ہی اور فضائل مدینہ منورہ کے سوائے فضائل مذکورہ کے اور بھی بہت منقول ہین لکھا ہی علمائے کہ حکیم مطلق جل وعلا نے بیچ مٹی اور میوون اس شہر پاک کے شفا رکھی ہی اکثر حدیثون مین آیا ہی کہ مدینہ کے غبار مین شفا ہی ہر بیماری سے اور بعضے طرق مین آیا ہی کہ شفا ہی جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتھ اس خاک پاک کے کرین اور مدینہ منورہ مین صحابہ اور تابعین سے یہ بات ارتا چلی آتی ہی اور بیچ لیجانے اس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہین اور اکثر علمانے اس علاج کو تجربہ کیا ہی شیخ مجد الدین فیروز آبادی فرماتے ہین کہ مینے خود اسکا تجربہ کیا ہی کہ میرا غلام برس دن کامل سے عارضہ تپ مین گرفتار تھا مینے یہ مٹی تھوڑے سے پانی مین ڈالی اور اس غلام کو پلائی اُسی دن صحت پائی اور مین نے بھی بعضے حضرت شیخ عبد الحق نے تجربہ اس معالجہ کا کیا جن ایام مین کہ مین وہان وارد تھا گرفتار ہوا ساتھ عارضہ آماس قدمون کے کہ باتفاق طبیبون کے اس سے خوف ہلاک کا ہی طلب شفا کے ساتھ اسی خاک پاک کے تھوڑے سے دلو مین ساتھ بہت سہل طرح کے اس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنی مدینہ کے میوون سے صحیحین کی حدیث مین آئی ہی کہ جو کوئی سات کھجورین عجوہ کہ ایک قسم ہی کھجور کی نہار منہ کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسے تا ثیر نہین کریگا اور بزرگی اس شہر کی یہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو وصیت کی تھی اُس شہر شریف کے رہنے والون کی تعظیم و تکریم کے کہ لائق ہمارے سیری کو کہ محافظت کرین حرمت ہمسایون میرے کی اور بیچ رعایت حقوق اُنکے کے قصور نکرین اور جو کچھ اُنسے صادر ہو عفو نکرین اور حتی المقدور درگذر کرین جیتا کہ یہ پیر نہ کرین کبار سے یعنی جبکہ کبیرہ کرین تو جبکہ کچھ حکم شریعت ہو بیچ حق اللہ کے اور حق بندون کے قائم کرین جو کوئی حفاظت اُنکے حرمت کی کریگا روز قیامت کے مین اسکا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہونگا اور جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہی دوزخ مین کہ اُسمین پیپ و لہو دوزخیون کا جمع ہوتا ہی اور آیا ہی کہ ایک دفعہ حضرت نے اپنے دست مبارک اُٹھائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتھ میرے اور میرے شہر والون کے بدی کا خیال کرے بدی اسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا مجھے ڈرایا اور نسائی مین آیا ہی کہ جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اسکو اللہ اور ہوگی اُسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کوئی عمل اسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل اور آداب وہان کے یہ ہین کہ جسقدر وہان رہے اسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اُسمین کرے اور خیرات کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور طاعات مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرہ شریفہ سے نہ اُٹھاوے اور اگر باہر مسجد کے ہو قبہ شریفہ پر نظر رکھے ساتھ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ حکم اسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنے کا طرف کعبہ کے ہی اور نزدیک ادب

فوق کہ نظر کرنے سے طرف قبہ کے باہر شہر سے مشتاق پاتے ہین دریافت کرنا اُسکا موقوف اُسی حالت پر ہو بیان اُسکا نہین ہو سکتا
ع ذوق این می نشناسی بخدا تا نہ چشی ہ اور اوب وہان کا یہ ہو کہ جسقدر شب بیداری وہان ہو سکے اگرچہ ایک شب ہو ہاتھ سے نہ دے
کہ قدر اُس رات کی شب قدر سے کم نہین ہو بلکہ زیادہ اور چاہیئے کہ اُس شب مین کہ ایک ہی شب ساری عمر مین ہو درود بکثرت حضرت ؐ
پر بھیجے بلکہ تمام شب اُسمین مشغول رہے اور اگر نیند آنے لگے ساتھ خیال جمال باکمال حضرت ؐ کے لذت حاصل کرکر اُسکو دفع کرے جب
حضرت ؐ کے جمال باکمال کا خیال کریگا تو نیند کہان اور کچھ کہان ع قرار چیست صبوری کدام و خواب کجا ہ اور اور آداب وہان کے
یہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل ہونے سے مسجد شریف مین وقت نکلنے تک ہر بری چیز اور خلاف اولے سے نگاہ رکھے
اور ہمیشہ تصور اسکا رکھے کہ کس جناب مین حاضر ہون اور اگر کوئی مخل اُسکی اوقات کا ہو اُس سے کنارہ کش ہووے اور اکثر فکر
کلام مختصر پر بقدر ضرورت کے اور آداب مسجد کے اوپر گذر رکھے ہین مثل تھوک وغیرہ نڈالنے کے وہان پر ضرور ملحوظ رکھے اور مسجد مین آنے
پہلے صلے روضۂ شریفہ اور منبر کے درمیان مین نہ بچھوا رکھے بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اس فضیلت کا ہو سب سے پہلے وہان آوے
اور بیٹھے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اُس مسجد مین کہ جگہ اُترنے قران اور جبرئیل کی ہو اگرچہ ایکبار ہو قصور نکرے اور اگر ہو سکے تو پڑھے اور
مطالعہ کرے یا کسی سے سُنے اُن کتابون کو بھی کہ بیچ خصلتون اور فضیلتون حضرت ؐ سید کائنات ؐ کے ہین علیہ افضل الصلوات
واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات حضرت ؐ کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کرے
اُسمین مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا حضرت امیر حمزہ چچا حضرت ؐ کے کی
اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کنون ؐ اور تمام مکانات حضرت ؐ کے کی کرے لیکن کلام اسمین ہو کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت
حضرت ؐ کے کرے یا روز جمعہ کے فقط جیسا کہ اب عادت ہوئی ہو امام نووی اور تابعین انکے نے کہا کہ ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذرے
اگرچہ باہر مسجد سے ہو کھڑا رہے اور سلام وصلوٰۃ بھیجے حضرت ؐ پر اگرچہ کئی بار گذر واقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے
بجالاوے اور وہان کے لوگون کی محبت وتعظیم ضرور ملحوظ رکھے اگرچہ ساتھ فسق وبدعت کے منسوب ومطعون ہون اسلیے کہ شرف
حضرت ؐ کے ہمسائگی کا کافی ہو اور یہ شرف ساتھ کسی بدعت وگناہ کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم نہین کرتا اور بعد
فارغ ہونے کے زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنے کا کرے چاہیئے کہ رخصت ہووے مسجد نبوی سے ساتھ نماز اور دعا کے جہان مصلے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اُسکے بعد از ان زیارت قبر مقدس کے ساتھ آداب زیارت کے کرے اور واسطے حاصل ہونے سعادت
کونین کے اپنے لیے اور جسکے لیے چاہے اللہ تعالے سے دعا کرے اور قبول ہونا اِن عبادات کا اور پہونچنا اہل وعیال مین ساتھ سلامتی کے
طلب کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم انا نسالک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللھم لا تجعل ھذا آخر العھد بنبیک وسجدہ وحرم
ویسر لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ وردنا الی اھلنا سالمین غانمین آمنین اور علامتون قبولیت
اور حصول مقصود سے غلبہ رونے کا ہی اُسوقت بلکہ گریہ وزاری تمام اوقات مین باعث ذوق اور نشان امیدواری ہی
ع این دلم باغ ست وچشمم آبروش ہ ابر گرید باغ خند دشاد وخوش ؛ اور اگر رونا غلبہ نکرے سعی تکلف رونے مین کرے اور
جو مضمون کہ ذوق ورقت لاوین سوچکے کہ رونا اس مقام مین بہروجہ علامت قبولیت کی ہو اور بعد ازان روتا ہوا اور غمگین دعا کی مفارقت سے
پھرے اور وقت رخصت کے پچھلے پاؤن نہ پھرے کہ یہ خاص کعبہ ہی کے لیے ہو اور وقت رخصت کے جسقدر ہو سکے تصدق کرے

اور وقت پھرنے کے آداب کہ وقت پھرنے کے سفر سے آتے ہین رعایت کرے اور جب اپنے شہر پہونچے یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک خیر ہذا الہلال وخیر ما فیہا واعوذ بک من شر ہذا الہلال وشر ما فیہا اللھم اجعل لنا بہا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر مین آوے پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ واعز جندہ فلا شیء بعدہ اور پہلے آنے کے خبر پہونچنے کی خیریت سے اپنے اہل کو پہونچاوے اور یکایک گھر مین نہ چلا آوے اور نہ رات کو آوے بہترین اوقات وقت چاشت ہی یا آخر روز پہلی رات کے اور پہلے گھر مین آنے سے قصد مسجد کا کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اگر وقت مکروہ ہو اور دعا کرے اور شکر نعمت سلامتی سے پہونچنے کا بجالاوے اور کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات اور جو کوئی آگے آوے مصافحہ کرے اور اگر گلے ملے تو بھی جائز ہے بشرطیکہ ملنے والا امرد نہو اور جب گھر مین آوے دو رکعت نماز پڑھے اور شکر اور دعا اور حمد وثنا سے موے بجالاوے اور گھر والون کی خبر پوچھ کر مسجد یا کسی اور جگہ مین قریب گھر کے آنکر بیٹھے تا لوگ ملنے کو آوین پس جو کوئی ملنے کو آوے اُس سے بتواضع اور خوشی سے پیش آوے اور دعا کرے خصوصاً شہر مین آنے سے پہلے کہ دعا مسافر کی خصوصاً حاجی کی پہلے پہونچنے سے شہر مین مستجاب ہے اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکھے مانند بجانے دف ومزامیر کے منع کرے اور خلاصہ تمام آداب اور روح تمام افعال حج کے ادا۔

افضل اوضاع یہ ہے کہ بعد پھرنے کے اس سفر مبارک سے قصد کرے اوپر تجدید توبہ کے اور لازم کرے تقوی کو اور کوشش کرے بیچ حاصل کرنے نیکیون ظاہر و باطن کے اسلیے کہ کہا ہے علمانے کہ علامت حج مبرور کی یہ ہے کہ جس حالت سے گیا تھا بہتر اُس سے ہوکر پھرے اور دلیل اور علامت اُسکی یہ ہے کہ حریص ہو اوپر اتباع سید انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل اُسکے سے اور سرگرم ہو محبت آخرت اور اہل اُسکے مین یح فی الترجمۃ وجذب القلوب ۔ تمام ہوا دوسرا ربع ساتھ مدد و توفیق

وقوۃ اللہ تعالے کے صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

تمت